شادی بیاہ کے موقع پر دیا جانے والا مستند، مفید
دلچسپ اور نادر و نایاب تحفہ

دُلہن
انمول تحفہ

مصنف
حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی

شاکر پبلی کیشنز لاہور

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

شادی بیاہ کے موقع پر دیا جانے والا مستند، مفید دلچسپ اور نادر و نایاب تحفہ

دُلہن
انمول تحفہ

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے

★ بہترین شوہر کا انتخاب ★ بننے سنورنے کی شرعی حیثیت

★ نکاح۔۔۔ نگاہ اسلام میں جہیز شریعت کے آئینے میں

★ دوران امید کیے جانے والے اعمال اور احتیاطیں ★ بچوں کی دیکھ بھال اور تہذیب و تعلیم

★ خاوند کے حقوق قرآن وحدیث کی روشنی میں ★ ماں، بیٹی، ساس، بہو اور بیوی کا مثالی کردار

★ گھر کو سنوارنے کے زریں اصول ★ انتہائی اہم دلچسپ اور مفید گھریلو چٹکلے

★ بیماریاں اور ان کا دوا، دعا، دم اور پرہیز سے علاج

★ اور بھی بہت کچھ جو آپ کے لئے پڑھنا ضروری اور مفید ہے

مصنف حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی عفی عنہ

شاکر پبلی کیشنز
38 اردو بازار لاہور
فون 042-37224266

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوقِ ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

انمول تحفہ

دُلہن

باہتمام	ملک محمد شاکر
سن اشاعت	محرم/نومبر 2014
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	ورڈز میکر
قیمت	-/320 روپے

ملنے کا پتہ

نظامیہ کتب گھر
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور 0301-4377068

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور فون 042-7246006

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5558320

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
051-5536111

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

الاھداء

بنام

عالم نبیل فاضل جلیل، خطیب پاکستان، مبلغ اسلام

استاذی واستاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا محمد اکرم طاہر صاحب زید مجدہٗ

فاضل اسلامک یونیورسٹی بھیرہ شریف

(خطیب اعظم بھلوال)

☆☆☆

الانتساب

بنام

اقلیم فقر و درویشی، منبع جود و عطا، فخر ملت، رہبر امت

آفتاب ولایت، پیر طریقت، رہبر شریعت

حضور پیر سید غلام حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ عالیہ سلہو کے شریف (گوجرانوالہ)

خاکپائے اولیاء

حافظ ظفر اقبال چشتی عفی عنہ

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
الاھداء	۳
الانتساب	۴
مؤلف کا پیغام..... دُلہن کے نام	۳۳
سسرال جانے والی لڑکی کیلئے یاد رکھنے کی باتیں	۳۵
عرض مؤلف	۳۶
فیضانِ نظر	۳۷
مقدمہ: از قلم	۳۸
تقریظ جلیل	۴۱
کلمات تحسین	۴۴
کتاب ایک نظر میں	۴۶
حصہ اوّل	۴۶
آغاز منزل سے..... منزل مقصود تک	
باب نمبر 1	۴۶
باب نمبر 2	۴۶
باب نمبر 3	۴۶
باب نمبر 4	۴۶
باب نمبر 5	۴۷
باب نمبر 6	۴۷
باب نمبر 7	۴۷
باب نمبر 8	۴۷
باب نمبر 9	۴۷
حصہ دوم	۴۸
حصہ سوئم	۴۸
حصہ چہارم	۴۸
حصہ پنجم	۴۸
حصہ ششم	۴۸
کتاب پڑھنے کا طریقہ	۴۹
حصہ اوّل	۵۰
آغاز منزل سے..... منزل مقصود تک	
باب نمبر 1	۵۱
(الف) بہترین شوہر کی تلاش	
شوہر کے انتخاب کے لیے سنہری اصول	۵۱
(۱) مضبوط اور اہم بنیادیں	۵۲
فائدہ	۵۲
(۲) والدین کی اہم ذمہ داری	۵۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
(٣) دین میں یکسانیت	٥٤
(٤) دنیاوی مال و دولت پر نظر نہ رکھی جائے	٥٤
(٥) نیک عورت کے لیے نیک مرد کا انتخاب	٥٥
(٦) دیندار مرد کو ترجیح دینا ہی سود مند ہے	٥٥
(٧) فانی مادیت اور عارضی مراتب سے پرہیز کریں	٥٦
(٨) دین میں افراط و تفریط کا شکار نہ ہو	٥٦
(٩) عورت کی رائے کا خیال رکھا جائے	٥٦
(١٠) صالحہ عورت کا نیک مرد کو نکاح کی دعوت دینا	٥٧
(١١) نمازی مرد کو ترجیح	٥٧
(١٢) بدمذہب سے شادی کی ممانعت	٥٨
(١٣) بدکار و بدباطن سے شادی کا نقصان	٥٨
(ب) رشتہ تلاش کرتے وقت دعاؤں کی ضرورت	٥٩
(١) بوقت تہجد دعا مانگی جائے	٥٩
(٢) نماز حاجت کی ادائیگی	٥٩
(٣) مقبول اوقات میں دعا کرنا	٥٩
(٤) اسم اعظم کے ذریعے دعا مانگی جائے	٦٠
(٥) غائبانہ دعا کرنا	٦٠
(٦) نیک گمان رکھنا	٦١
(٧) آب زم زم پینا ایک مجرب نسخہ ہے	٦١
(٨) دوران تلاش لڑکی کے لیے مخصوص دعائیں	٦١
(٩) شادی کے لیے مجرب وظائف	٦٢
(ج) لڑکی کی شادی میں تاخیر کی وجوہات	٦٢
(١) رشتہ لے کر رشتہ دینے کا رواج	٦٢
(٢) ذات پات پہ اڑ جانا	٦٣
(٣) حسب و نسب	٦٣
(٤) حرص و لالچ	٦٤
(i) اچھی سے اچھی بری کا مطالبہ	٦٤
(ii) شرعی حق مہر سے واقف نہ ہونا	٦٤
(iii) اعلیٰ عہدے کی خواہش	٦٤
(iv) عمر میں تفاوت	٦٥
(v) خواتین کا نوکری کرنا	٦٥
(vi) ستارے ملانے کی رسم	٦٥
درس ہدایت	٦٦
(د) انتخاب زوج کے لیے مشورے کی ضرورت	[illegible]

Marfat.com

عنوان	صفحہ
قرآن کریم میں مشورے کا حکم	۶۶
تشریح	۶۶
حدیث رسول میں مشورے کا حکم	۶۶
مشاورت کے فضائل	۶۷
(i) مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے	۶۷
(ii) مدد الٰہی نصیب ہوتی ہے	۶۷
(iii) مشورہ رحمت الٰہی ہے	۶۷
(iv) جن کاموں میں مشاورت جائز نہیں	۶۷
(v) مشاورت کے لیے موزوں افراد	۶۸
مشاورت کی اہمیت	۶۸
(i) اللہ کریم کا فرشتوں سے مشورہ کرنا	۶۹
فائدہ	۶۹
قابل توجہ بات	۶۹
(ii) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب سے مشورہ	۹
مشاورت کی برکات	۷۰
(i) اہل خانہ کی رضامندی	۷۰
(ii) اطمینان قلب کا حصول	۷۰
(iii) [illegible] سے بچنا	۷۱
[illegible] مستقل کبھی نیک بخت نہیں	۷۱
[illegible]	۷۱

عنوان	صفحہ
(ہ) رشتہ کے سلسلے میں اللہ کریم سے مشاورت	۷۲
(i) استخارے کا مقصد	۷۲
(ii) استخارے کے بارے میں نظریہ رسول	۷۳
(iii) خیر و بھلائی طلب کرنا	۷۳
(iv) استخارہ کرتے وقت ملحوظ خاطر رکھنے کی باتیں	۷۳
(v) استخارہ کے بارے میں اہم گزارشات	۷۳
صحابی کو شادی کی غرض سے استخارہ کرنے کا حکم	۷۳
استخارہ کا بہترین وقت	۷۴
سات بار استخارہ کرنے کا حکم	۷۴
کن امور میں استخارہ مشروع نہیں	۷۴
استخارہ کرنے کی وجوہات	۷۵
(vi) نماز استخارہ کا مستحب طریقہ	۷۵
(vii) استخارے کی دعا	۷۵
(و) نسبت طے کرنا	۷۶
منگنی کے پروگرام میں زائد از ضرورت رسومات	۷۷
(i) اخراجات کی بھرمار	۷۷
(ii) قسم قسم کے پکوان کی تیاری	۷۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
(iii) کپڑے دینے کی رسم	۷۷
(iv) تحائف کا لین دین	۷۸
ناجائز رسومات	۷۸
(i) مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی کی ممانعت	۷۸
(ii) اختلاط مردوزن	۷۸
(iii) ناچ گانے اور تصویر بینی کا رجحان	۷۸
(iv) وڈیو فلم بنانا	۷۹
ماں باپ کے لیے ضروری امور	۷۹
(i) والدین انتہائی احتیاط سے کام لیں	۷۹
(ii) بچوں کی شادیاں شریعت کے دائرے میں رکھ کر کریں	۷۹
ذرا سوچئے.....!	۷۹
منسوب ہونے کے بعد.....لڑکی کو محتاط رہنے کی ضرورت	۸۰
(i) خلوت اختیار کرنا جائز نہیں	۸۰
(ii) منگیتر سے موبائل پر گفتگو کرنے سے پرہیز کریں	۸۱
سبق	۸۱
ہونے والے شوہر کو دیکھنے کی اجازت	۸۱
انتہائی دلخراش صورتحال	۸۲
(ز) نکاح سے پہلے طبی معائنہ کی ضرورت	۸۲
جنسی طبی جانچ کروانے کی بنیادی وجہ	۸۳
باب نمبر 2:	۸۴
یوم شادی اور رسومات	
(الف) وہ دن.....جس کا انتظار تھا	۸۴
(i) لڑکی کی رائے کی اہمیت	۸۴
(ii) لڑکی سے رائے لینے کا مناسب طریقہ	۸۴
(iii) لڑکی کی رائے لینے کی وجہ	۸۴
(iv) اضافی بوجھ کی رسم	۸۵
(ب) شادی کی ابتدائی رسومات اور ان کی تقسیم	۸۵
فضول رسومات	۸۵
(i) شادی کارڈ تقسیم کرنا	۸۵
(ii) چراغاں کرنا	۸۶
(iii) گانا باندھنا	۸۶
ناجائز رسومات	۸۶
(i) ڈھولکی اور گیت	۸۶
(ii) وڈیو اور فوٹوگرافی	۸۷
جائز رسومات	۸۷
(i) قرآن خوانی / محفل ذکر و نعت کا انعقاد	۸۷
(ii) دلہن کو مائیوں بٹھانا	۸۷
زرد کپڑے پہننا	۸۸

عنوان	صفحہ
مفتی احمد یار خان رضی اللہ عنہ کا فتویٰ	۸۸
نامحرم کو ابٹن ملنا کیسا؟	۸۸
مائیوں کے بعد گھر سے باہر نکل سکتے ہیں یا نہیں؟	۸۸
(iii) مہندی کی رسم	۸۹
تیل مہندی کی رسم کب ناجائز ہوتی ہے	۸۹
(ج) غیر شرعی رسومات کی تباہ کاریاں	۸۹
(د) بننے سنورنے کے لیے بیوٹیشن کا انتخاب	۹۰
(i) میک اپ کی اقسام	۹۰
(ii) بیوٹیشن کے انتخاب میں احتیاطیں	۹۱
(iii) پردہ.....عورت کی زینت ہے	۹۱
تبرج کا معنی و مفہوم	۹۱
افسوس! صد افسوس!	۹۲
پردہ عزت کی ضمانت ہے	۹۲
یاد رکھیں.....عریانی تہذیب ہماری نہیں	۹۲
صحابیات کو آئیڈیل بنالو	۹۲
(iv) فیشن پرستی باعث وبال ہے	۹۳
پلکنگ کی شرعی حیثیت	۹۳
عورت کی زینت بالوں سے ہے	۹۳
ناخن بڑھانا	۹۴
نقلی بال لگانا	۹۴
[illegible] تراشنا	۹۴

عنوان	صفحہ
(ہ) بارات.....دلہن کے دروازے پر	۹۵
(i) پھول نچھاور کرنا	۹۵
(ii) ملنی کرنا	۹۵
(iii) بارات کو روک لینا	۹۵
باب نمبر 3: رسم نکاح	۹۶
(الف) ضرورت نکاح	۹۶
(i) مرد و عورت ایک دوسرے کے شریک حیات ہوتے ہیں	۹۶
(ii) سلسلہ خاندان جاری رہتا ہے	۹۶
(iii) معاشرے میں عزت کی ضمانت	۹۷
(ب) اہمیت نکاح	۹۷
(i) عبادت کی تکمیل کا ذریعہ	۹۷
(ii) نکاح نہ کرنے کی وجہیں	۹۷
(iii) شادی شدہ حالت میں اللہ سے ملاقات	۹۷
(iv) مسکین بیوی کون سی ہے؟	۹۸
(ج) فضیلت نکاح	۹۸
(i) نکاح سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے	۹۸
(ii) نیک عورت بہترین نفع ہے	۹۸
(iii) نظر کی حفاظت کا ذریعہ	۹۹
(د) حق مہر	۹۹

Marfat.com

عنوان	صفحہ
(i) حق مہر کا حکم......قرآن میں	۹۹
(ii) حق مہر کا حکم......حدیث میں	۹۹
(iii) حق مہر کا مالک کون ہوتا ہے؟....	۱۰۰
(iv) حق مہر کی ادائیگی انتہائی ضروری ہے	۱۰۰
(v) حق مہر......شریعت کے آئینے میں	۱۰۰
(vi) حق مہر کتنا ہونا چاہیے؟	۱۰۱
(vii) مہر کی اقسام	۱۰۱
(۱) مہر مؤجل	۱۰۱
(۲) مہر معجل	۱۰۱
(۳) مہر مؤخر	۱۰۲
اہم نکتہ	۱۰۲
(ہ) ضیافت کی برکات	۱۰۲
(i) جنت میں سلامتی سے داخلہ	۱۰۲
(ii) جنتی بالاخانے ملیں گے	۱۰۲
(iii) مہمان کی عزت کرنے والا مومن ہے	۱۰۳
(و) کھانے کی سنتیں اور آداب	۱۰۳
(i) بسم اللہ پڑھ کر کھانا	۱۰۴
(ii) دائیں ہاتھ سے کھانا	۱۰۴
(iii) گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر کھانا..	۱۰۴
درس ہدایت	۱۰۴
(iv) انگلیاں چاٹنے کا حکم	۱۰۵
(v) کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو	۱۰۵
(vi) کھانا کھا کر شکر ادا کرنا	۱۰۵
(vii) کھانے کے بعد کی دعا	۱۰۵
باب نمبر 4	۱۰۶
(الف) وہ رسومات جو دلہن کے گھر ہوتی ہیں	
(i) دودھ پلائی کی رسم	۱۰۶
(ii) تحفے تحائف دینا	۱۰۶
(iii) سلامیاں دینا	۱۰۶
(۱) سلامی بطور ہدیہ	۱۰۷
(۲) سلامی بطور قرض	۱۰۷
درس ہدایت	۱۰۷
(iv) وری دکھانا	۱۰۸
(v) باپ کی طرف سے بیٹی کو اہم نصیحتیں	۱۰۸
(vi) ماں کی طرف سے بیٹی کو نصیحتیں ..	۱۰۹
بیٹی کے لیے ماں باپ کا پیغام	۱۰۹
(ب) رخصتی	۱۱۰
(i) دلہن کے سر پر قرآن رکھنا	۱۱۰
احتیاط	۱۱۰
(ii) دلہن کا چاول پھینکنا	۱۱۰
(iii) رخصتی کا طریقہ	۱۱۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
بیٹی کے لیے الوداعی اشعار	۱۱۱
(ج) جہیز..........................	۱۱۲
(i) جہیز کی شرعی حیثیت	۱۱۲
(ii) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز	۱۱۲
(iii) ہم نے اپنے آپ کو امتحان میں ڈال لیا ہے..........................	۱۱۳
(iv) جہیز ایک قبیح رسم ہے	۱۱۴
(v) جہیز کے لیے لڑکے والوں سے پیسے لینا کیسا ہے؟	۱۱۵
(vi) جہیز کے لیے امام محمد کا انتخاب	۱۱۵
باب نمبر 5	۱۱۶
(الف) سسرال میں دلہن کی آمد پر رسومات	
(i) منہ دکھائی کی رسم	۱۱۶
احتیاط	۱۱۶
(ii) گود بٹھائی کی رسم	۱۱۶
(ب) شب زفاف	۱۱۷
(i) دخول سے پہلے ایک ساتھ نماز پڑھنا	۱۱۷
فائدہ..............................	۱۱۷
(ii) خوشبو کا استعمال..................	۱۱۸
(iii) [illegible]........................	۱۱۸
[illegible] حرام ہے	۱۱۹

عنوان	صفحہ
(ج) دلہن کو ہدایات	۱۱۹
(i) نماز عشاء کی بروقت ادائیگی	۱۱۹
جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کا نقصان	۱۲۰
(ii) عشاء کے بعد فضول گفتگو سے پرہیز	۱۲۰
سونے سے پہلے کی دعا	۱۲۱
(iii) بروقت غسل	۱۲۱
جنبی قرآن نہ پڑھے.......................	۱۲۱
رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے	۱۲۱
درس ہدایت	۱۲۲
(iv) نماز فجر کی بروقت ادائیگی	۱۲۲
فرشتے جمع ہوتے ہیں..................	۱۲۲
دعوت عمل	۱۲۲
نماز فجر کے لیے جلدی اٹھنے کی تدابیر .	۱۲۳
(v) سحر خیزی کے فوائد..................	۱۲۳
(د) ولیمہ	۱۲۴
(i) ولیمہ واجب ہے	۱۲۴
(ii) ولیمہ کی دعوت قبول کرنا ضروری ہے	۱۲۴
(iii) حضرت صفیہ اور زینب کا ولیمہ ..	۱۲۵
(و) مکلاوہ	۱۲۵
مکلاوہ کی رسومات	۱۲۵
(i) کھانے کا انتظام	۱۲۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
(ii) جوتا چھپائی کی رسم	۱۲۶	(iv) مال کی کمی سے پریشان نہ ہو	۱۳۶
(iii) کپڑے دینے کی رسم	۱۲۶	(v) روزی تنگ ہونے پر مایوس نہ ہو	۱۳۶
باب نمبر 6:	۱۲۷	(vi) سسرال والوں کی طرف سے طعن	
(واپسی) دلہن سسرال میں		وتشنیع پر بددل نہ ہو	۱۳۶
(الف) کامیاب بیوی کے کرنے کے		شوہر کے دل میں جگہ بنانے کے طریقے	۱۳۷
کام	۱۲۷	(i) محبت بھری نگاہ	۱۳۷
(i) شوہر کی فرمانبرداری کرے	۱۲۷	(ii) خوشبو کا استعمال	۱۳۷
(ii) معاف کرنے کی عادت بنائے	۱۲۸	(iii) لمس کا احساس	۱۳۸
(iii) شکر ادا کرتی رہے	۱۲۸	(iv) خوبصورت جاذب نظر چہرہ	۱۳۸
(iv) سادگی اپنائے	۱۲۹	(v) حقوق کی رعایت	۱۳۸
(v) بدنظمی سے بچے	۱۲۹	خوشگوار گھریلو زندگی کے آداب	۱۳۹
(vi) کفایت شعاری اختیار کرے	۱۳۰	(i) شوہر کا استقبال	۱۳۹
(vii) خندہ پیشانی سے پیش آئے	۱۳۰	(ii) بچوں کی تربیت	۱۴۰
(viii) سخاوت کرنے کی عادت اپنائے	۱۳۰	(iii) سلیقہ شعاری	۱۴۰
(ix) بدگمانی سے بچے	۱۳۱	(iv) چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں	۱۴۱
(x) نامحرم سے گفتگو میں احتیاط کرے	۱۳۲	(v) ساس سے محبت بھرا رویہ	۱۴۱
(xi) اپنی کمیوں کو خوبیوں میں بدلے	۱۳۲	(vi) نند سے دوستانہ سلوک	۱۴۱
(xii) خاموشی کی عادت اپنائے	۱۳۳	(vii) جٹھانی، دیورانی کے ساتھ سگی	
کامیاب بیوی کے لیے نہ کرنے کے کام	۱۳۳	بہنوں جیسا رویہ	۱۴۱
(i) خاوند کو ناراض نہ کرے	۱۳۴	(viii) شوہر کی مزاج شناسی	۱۴۲
(ii) شوہر کا مال بلا اجازت خرچ نہ		(ix) اچھا دل پسند کھانا پکانا	۱۴۲
کرے	۱۳۴	(x) گھر کے کام کاج	۱۴۳
(iii) ناشکری نہ کرے	۱۳۵	(xi) شوہر کی روانگی کے وقت دعا میں	۱۴۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
باب نمبر 7	۱۴۵	دوران حمل چیک اپ کروانا	۱۵۳
(الف) امید کی کرن (حمل)		دوران حمل خطرہ کی علامتیں	۱۵۳
حاملہ عورت کی فضیلت	۱۴۵	(1) خون آنا	۱۵۳
حمل کی نشانیاں	۱۴۵	(2) خون کی شدید کمی	۱۵۳
والدین اچھی نیتیں کریں	۱۴۶	(3) زہرباد کی علامتیں	۱۵۴
حمل کے دوران کیے جانیوالے اعمال	۱۴۷	بچہ/ بچی کا پوچھنا (الٹرا ساؤنڈ کروانا)	
☆ چار برس کی عمر میں پندرہ پارے سنا		کیسا	۱۵۴
دیئے	۱۴۷	حمل نہ ہونے کی صورت میں علاج	
☆ ماں اپنی اولاد کیلئے کون سی دعا		کروانا	۱۵۵
کرے	۱۴۸	بانجھ پن کی وجوہات	۱۵۵
مشتبہ غذا سے بے چینی	۱۴۸	۱- پیدائشی بانجھ پن	۱۵۵
حمل کے دوران احتیاطیں	۱۴۹	۲- کمزوری یا غذا کی کمی	۱۵۵
(i) گھر میں تصاویر نہ لگائیں	۱۴۹	۳- پرانا انفیکشن	۱۵۵
(ii) والدین اپنے افعال واحوال		۴- مردوں میں بانجھ پن کی بیماری	۱۵۵
درست کریں	۱۴۹	دوا سے علاج	۱۵۶
(iii) زمانہ حمل کی چند طبی احتیاطیں	۱۵۰	دعا سے علاج	۱۵۷
حمل کے دوران طبی مسائل	۱۵۱	☆ دعا مومن کا ہتھیار	۱۵۷
(1) معدہ یا سینے میں جلن	۱۵۱	☆ حصول اولاد کیلئے اہم دعائیں	۱۵۷
(2) متلی اور الٹیاں	۱۵۱	قرآن سے علاج	۱۵۸
(3) پیروں کی سوجن	۱۵۱	گھریلو علاج	۱۵۹
(4) کمر کے نچلے حصے میں درد	۱۵۲	حمل نہ ہونے کی صورت میں نذر (منت)	
دوران غذا کی ضرورت	۱۵۲	ماننا	۱۵۹
[illegible] سے خون کی کمی	۱۵۲	نذر کا لغوی معنی	۱۶۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

نذر کا شرعی معنیٰ ۱۶۰
نذر کی اقسام ۱۶۰
نذر جائز ۱۶۰
نذر ناجائز ۱۶۰
نذر کے شرعی احکام ۱۶۰
نذر کو پورا کرنیوالوں کے متعلق احادیث ۱۶۱
اپنے نفس کو مشقت میں ڈالنے والے
کاموں کی نذر کی ممانعت ۱۶۱
نذر و نیاز کا مقصد ۱۶۱
(ب) بچے/ بچی کی پیدائش ۱۶۲
(i) زچگی ۱۶۲
بچہ کی پیدائش سے پہلے ماں کے پاس کیا
چیزیں تیار ہونی چاہئیں ۱۶۲
(ii) حمل کے نویں مہینے میں احتیاطیں . ۱۶۲
(iii) پیدائش کی تیاری ۱۶۳
(iv) ذیل کی صورتوں میں ہسپتال کی
ضرورت ۱۶۳
(v) ولادت میں آسانی کیلئے آیات .. ۱۶۴
حمل میں آسانی کیلئے تدابیر ۱۶۵
باب نمبر 8 .... ۱۶۶
(الف) بچے کی پیدائش کے بعد
کے کام
(i) کان میں اذان پڑھنا ۱۶۶
ام الصبیان سے محفوظ بچہ کون سا ہے؟ . ۱۶۶
(ii) گھٹی دینا ۱۶۷
(iii) نام رکھنا ۱۶۷
دعوتِ عمل ۱۶۷
نیک ہستیوں سے موسوم نام ۱۶۸
اللہ کریم کے پسندیدہ نام ۱۶۸
توجہ فرمائیے ۱۶۸
نام محمد کی برکات ۱۶۸
(iv) عقیقہ کرنا ۱۶۸
عقیقہ کے جانوروں کی تعداد ۱۶۹
جانور کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں ۱۶۹
اہم نکتہ ۱۶۹
جو عقیقہ نہ کر سکے؟ ۱۷۰
(v) ختنہ کرنا ۱۷۰
ختنہ کرنے کی مدت ۱۷۰
(vi) سر منڈوانا ۱۷۰
زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں سر
منڈوانے میں فرق ۱۷۱
(ب) بچوں کی بہترین پرورش ۱۷۱
(i) بچے کا پہلا تحفہ ۱۷۱
(ii) ماں کا دودھ کیوں اہم ہے؟ ۱۷۱
(iii) نوزائیدہ بچے کو دودھ کب پلایا . ۱۷۳
جائے؟ ۱۷۳

عنوان	صفحہ
(iv) دن میں بچے کو کتنی بار دودھ پلایا جائے؟	۱۷۴
(v) بچے کو دودھ پلانے کے دوران ماں کی غذا کیسی ہونی چاہیے؟	۱۷۴
(vi) بچے کے لیے دیگر اہم غذائیں	۱۷۵
(vii) بیمار بچے کو دودھ پلانے کی احتیاطیں	۱۷۶
(viii) بچوں کو صحت مند رکھنے کے لیے زریں اصول	۱۷۷
۱- عمدہ صحت بخش غذا	۱۷۷
۲- صفائی	۱۷۸
۳- ٹیکے	۱۷۹
اہم نکتہ	۱۷۹
(ix) بچے کو فیڈر اور چوسنی سے بچایئے	۱۷۹
(x) دوران پرورش کرنے کے کام	۱۸۰
باب نمبر 9: تعلیم و تربیت	۱۸۳
(الف) تعلیم	۱۸۴
(ب) تربیت	۱۸۴
(الف) تعلیم	۱۸۴
علم کی فضیلت قرآن کی روشنی میں	۱۸۴
علم کی فضیلت حدیث کی روشنی میں	۱۸۴
علم کی تقسیم	۱۸۵
(۱) دینی علوم	۱۸۵
(i) کلمہ طیبہ	۱۸۵
(ii) بنیادی عقائد کی تعلیم	۱۸۶
(iii) قرآن کریم کی تعلیم	۱۸۶
(iv) حدیث رسول کی تعلیم	۱۸۷
(v) ارکان اسلام کی تعلیم	۱۸۸
(vi) فقہ کی تعلیم	۱۸۸
چند جدید مسائل	۱۸۹
(۲) دنیوی تعلیم	۱۸۹
کمپیوٹر کی تعلیم	۱۸۹
سائنسی اور فنی تعلیم	۱۹۰
(ب) تربیت	۱۹۱
تربیت کی اقسام	۱۹۱
(۱) اخلاقی تربیت	۱۹۲
(i) سب سے بہتر انسان	۱۹۲
(ii) جھوٹ سے بچایئے	۱۹۲
(iii) چوری سے بچایئے	۱۹۳
(iv) گالی گلوچ اور بدزبانی سے بچایئے	۱۹۴
(v) عیب جوئی سے بچایئے	۱۹۴
(vi) الٹا نام لینے سے بچایئے	۱۹۵
(۲) جسمانی تربیت	۱۹۵
(i) کھانے پینے کے آداب سکھایئے	۱۹۵
(ii) جلدی سونے کی عادت ڈالیے	۱۹۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
(iii) متعدی امراض سے بچایئے	۱۹۶
(iv) ورزش کرایئے	۱۹۷
(v) صفائی کی عادت ڈالیں	۱۹۷
(vi) جسمانی تربیت میں احتیاطی تدابیر	۱۹۷
(۳) ذہنی وعقلی تربیت	۱۹۸
(i) تعلیمی ذمہ داری	۱۹۸
(ii) فکری ذہن سازی	۱۹۹
(iii) عیش وعشرت سے بچایئے	۲۰۰
(iv) موسیقی اور فحش گانے سننے سے بچایئے	۲۰۰
(۴) نفسیاتی تربیت	۲۰۰
(i) شرمیلے پن سے بچایئے	۲۰۱
(ii) خوف وڈر دور کیجئے	۲۰۱
(iii) احساس کمتری سے بچایئے	۲۰۲
(iv) بغض وحسد سے بچایئے	۲۰۲
(v) غصہ سے بچایئے	۲۰۳
(vi) غفلت ولا ابالی سے بچایئے	۲۰۳
(۵) معاشرتی تربیت	۲۰۴
(i) تقویٰ	۲۰۴
(ii) اخوت	۲۰۵
(iii) ایثار	۲۰۵
(iv) عفوودرگزر	۲۰۶
(v) صبر	۲۰۶
(vi) والدین کی عزت	۲۰۶
(vii) بڑوں کا ادب	۲۰۷
(viii) مختلف آداب سکھایئے	۲۰۷
بچے کی تربیت میں مختلف کردار	۲۰۸
بچے کی تربیت میں ماں کا کردار	۲۰۸
ماں کے فرائض	۲۰۸
بچے کی تربیت میں ماحول کا کردار	۲۰۹
حصہ دوم	۲۱۱
اسلام میں بیوی پر خاوند کے حقوق	
خاوند کا پہلا حق	۲۱۳
خاوند کی اجازت کی اہمیت اور ضرورت	۲۱۳
تنبیہ	۲۱۴
عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے	۲۱۴
بہت بڑی غلطی	۲۱۴
سب سے بہترین بیوی	۲۱۵
بیوی فضول خرچی سے پرہیز کرے	۲۱۵
خاوند کا دوسرا حق	۲۱۶
خاوند جو بھی حکم دے بیوی اسے بجا لائے	۲۱۶
خاوند کی فرمانبرداری کا ثواب	۲۱۶
ساری مخلوق کی دعا لینے والی بیوی	۲۱۷
مقام غور	۲۱۷
اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کیلئے خاوند	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
کی اطاعت ضروری ہے	۲۱۸
خاوند کا تیسرا حق	۲۱۸
اجازت کے بغیر باہر نکلنے والی عورت پر فرشتے لعنت کرتے ہیں	۲۱۹
چار قسم کی عورتیں جہنم میں جائیں گی	۲۱۹
پہلی وہ عورت جو جنت میں جائے گی	۲۱۹
دوسری وہ عورت جو جنت میں جائے گی	۲۱۹
تیسری وہ عورت جو جنت میں جائے گی	۲۱۹
چوتھی وہ عورت جو جنت میں جائے گی	۲۲۰
پہلی وہ عورت جو جہنم میں جائے گی	۲۲۰
دوسری وہ عورت جو جہنم میں جائے گی	۲۲۰
تیسری وہ عورت جو جہنم میں جائے گی	۲۲۰
چوتھی وہ عورت جو جہنم میں جائے گی	۲۲۰
خاوند کی اجازت کی ضرورت	۲۲۱
زینت ظاہر کر کے نکلنے کی سزا	۲۲۱
خاوند کا چوتھا حق	۲۲۱
خاوند کی مدد کی فضیلت	۲۲۱
خاوند کی خدمت میں دوہرا اجر	۲۲۲
کون بہتر ہے	۲۲۳
پہلی وہ عورت	۲۲۳
دوسری وہ عورت	۲۲۳
[illegible] عورت	۲۲۳
[illegible]	۲۲۳
پہلی وہ عورت	۲۲۳
دوسری وہ عورت	۲۲۳
پہلی وہ عورت	۲۲۳
دوسری وہ عورت	۲۲۳
ایک وہ عورت	۲۲۴
دوسری وہ عورت	۲۲۴
خاوند کا پانچواں حق	۲۲۴
شوہر کی خوشی میں..... جنت پنہاں ہے	۲۲۴
سعادت مند خاوند	۲۲۵
اللہ کے نزدیک بہترین عورت	۲۲۶
تین طرح کے آدمیوں کی کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی	۲۲۶
خاوند کا چھٹا حق	۲۲۶
ملعونہ عورت	۲۲۶
اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتا ہے	۲۲۷
فرشتے ناراض ہو جاتے ہیں	۲۲۷
جنسی تعلقات کے مطالبے پر.....فوراً لبیک کہے	۲۲۸
اپنی سرگزشت کی حفاظت کریں	۲۲۸
شیطان سے بچنے کی دعا	۲۲۹
خاوند کا ساتواں حق	۲۲۹
احسان فراموشی کا نقصان	۲۲۹
عورتوں کی دوزخ میں کثرت کس وجہ	

عنوان	صفحہ
سے ہے	۲۳۰
اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں ..	۲۳۰
خاوند کا آٹھواں حق	۲۳۲
عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ	
نہ رکھے	۲۳۲
خاوند کی اطاعت کی وجہ سے..... باپ کو	
جنت نصیب ہوگئی	۲۳۳
خاوند کا نواں حق	۲۳۴
عزت کا خیال رکھنے والی عورت جنت میں	
جائے گی	۲۳۴
عورت شوہر کی عزت کی حفاظت کرے	۲۳۴
عذاب میں گرفتار عورتیں	۲۳۵
پہلی وہ عورت	۲۳۵
دوسری عورت	۲۳۵
تیسری عورت	۲۳۶
چوتھی عورت	۲۳۶
پانچویں عورت	۲۳۶
چھٹی عورت	۲۳۶
درس عبرت	۲۳۶
حصہ سوئم	۲۳۷
مثالی کردار	
مثالی بیٹی	۲۳۸
بیٹیوں کے صدقے..... رفاقت رسول	

عنوان	صفحہ
نصیب ہو جائے گی	۲۳۹
ایک بیٹی کی پرورش پر..... انعام	
خداوندی	۲۳۹
درس ہدایت	۲۳۹
مثالی بیٹی..... شرم وحیاء کی پیکر ہوا کرتی	
ہے	۲۴۰
حیا والیوں کی..... اللہ تعالیٰ تعریف فرماتا	
ہے	۲۴۰
حیاء جنت میں لے جاتی ہے	۲۴۱
حیا برائیوں سے بچاتا ہے	۲۴۱
نصیحت کے پھول	۲۴۱
مثالی بیٹی..... والدین سے حسن سلوک	
کرتی ہے	۲۴۱
والدین سے حسن سلوک کرنے والا......	
خوش نصیب ہے	۲۴۲
سب سے پیارا عمل	۲۴۳
درس عمل	۲۴۴
مثالی بیٹی..... صالحات امت کو اپنا	
آئیڈیل سمجھتی ہے	۲۴۴
منی دلہن..... عبادت میں مشغول ہوگئی	۲۴۴
درس ہدایت	۲۴۵
افسوس، صد افسوس!	۲۴۵
ایک دلچسپ اور قابل سبق واقعہ	۲۴۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
درسِ عمل	۲۴۷
وصال خاوند کے بعد کمال کی..... وفا..	۲۴۷
درس ہدایت	۲۴۹
مثالی بیوی	۲۵۰
مثالی بیوی..... وفا کی پیکر ہوا کرتی ہے	۲۵۱
قرآن کریم میں وفا کی فضیلت	۲۵۱
وفاداری..... پرہیزگار عورتوں کی صفت ہے	۲۵۲
سرکار دو جہاں اور حضرتِ خدیجہ کی ایک دوسرے سے وفا	۲۵۲
وفا ہو تو ایسی ہو	۲۵۲
مثالی بیوی..... کثرت کلام سے پرہیز کرتی ہے	۲۵۲
منہ پھاڑ..... ناپسندیدہ لوگ ہوتے ہیں	۲۵۴
زیادہ گفتگو..... رب تعالیٰ کے غضب تک لے جاتی ہے	۲۵۵
دعوتِ فکر	۲۵۶
کثرت کلام..... جہنم میں گرا دے گی.	۲۵۶
مثالی بیوی..... مکر و فریب نہیں کرتی...	۲۵۷
عورتوں کے مکر کا ذکر قرآن میں	۲۵۷
[illegible] بہت گھٹیا خصلت ہے....	۲۵۸
[illegible] گناہ نہیں ہے	۲۵۹
[illegible]	۲۵۹

عنوان	صفحہ
اے بہن ذرا سوچ تو سہی......	۲۶۰
مثالی بیوی..... خوشحالی میں شکرگزار ہوتی ہے	۲۶۰
شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے	۲۶۱
نعمتوں کا احترام..... شکر ہے	۲۶۱
شکر ادا کرنے کی برکت	۲۶۲
شوہر کی ناشکری پر وعید	۲۶۲
درس ہدایت	۲۶۳
شوہر کی ناشکری..... سخت گناہ ہے...	۲۶۳
ناشکری باعث عذاب ہے	۲۶۴
درس عبرت	۲۶۴
مثالی بیوی..... بدحالی میں صابرہ ہوتی ہے	۲۶۴
صبر رحمان کی خوشنودی کا باعث ہے ..	۲۶۴
صابرین سے..... اللہ محبت کرتا ہے...	۲۶۵
کامل نمونہ پر نظر رکھیے	۲۶۶
پریشانیاں..... گناہوں کی معافی کا سبب ہوتی ہیں	۲۶۶
درس ہدایت	۲۶۷
حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے	۲۶۷
مثالی بہو	۲۶۸
مثالی بہو..... نرم مزاج ہوتی ہے	۲۶۸
اچھے اور نرم انداز گفتگو کا..... فائدہ ...	۲۶۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ
محبوب بننے کا نسخہ	۲۶۹
درسِ عمل	۲۶۹
کوے اور کوئل میں کون سا...... فرق ہے؟	۲۷۰
مثالی بہو...... خاموشی اختیار کرتی ہے	۲۷۰
خاموشی...... سلامتی کی ضمانت ہے	۲۷۰
خاموشی عبادت کی کنجی ہے	۲۷۱
خاموشی...... آخرت پر ایمان کی علامت ہے	۲۷۱
دانا کا قول	۲۷۲
خاموشی نجات کی ضمانت ہے	۲۷۲
سرکار دو جہاں کی...... وصیت	۲۷۲
مثالی بہو...... خدمت کا جذبہ رکھتی ہے	۲۷۳
مثالی بننا ہے تو...... احسان مت جتلایئے	۲۷۴
درس ہدایت	۲۷۵
خدمت کا جذبہ اپنایئے...... جنت پایئے	۲۷۵
مثالی بننا ہے تو...... سیرت صالحات کو پڑھیے	۲۷۶
بہو...... مثالی بننے کے لیے درج ذیل گر اپناتی ہے	۲۷۷
☆ یاد رکھیے کہ	۲۷۸
مثالی ماں	۲۷۹
مثالی ماں...... حسن اخلاق کا پیکر ہوتی ہے	۲۷۹
نامہ اعمال میں سب سے وزنی چیز	۲۸۰
حسن خلق...... جنت میں لے جانے کا ذریعہ	۲۸۰
جنت میں گھر کی ضمانت	۲۸۰
برے اخلاق والا...... سرکار کی قربت سے محروم ہوگا	۲۸۱
بداخلاقی...... یہودیوں کی فطرت	۲۸۲
دعوت فکر	۲۸۳
مثالی ماں لعن وطعن اور گالی گلوچ نہیں کرتی	۲۸۳
لعنت کرنا...... مومن کو قتل کرنے کے مترادف ہے	۲۸۳
لعنت کرنا...... دوزخ میں ڈال دے گا	۲۸۴
درس عبرت	۲۸۵
اے میری ماں!...... ذرا سوچیے	۲۸۵
حضرت ابودرداء کی نصیحت	۲۸۵
گالی دینا...... گناہ ہے	۲۸۶
درس ہدایت	۲۸۶
مثالی ماں...... طہارت وصفائی کا خیال رکھتی ہے	۲۸۶
بچوں کی تربیت اور صفائی کی عادت	

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شروع سے ہی ہونی چاہئے	۲۸۶	درس عبرت	۲۹۴
ناخنوں کی ستھرائی	۲۸۷	جھگڑا چھوڑیئے..... جنت میں گھر لیجئے	۲۹۵
لباس کی ستھرائی	۲۸۸	فائدہ	۲۹۵
گھر کی صفائی	۲۸۸	اللہ کریم..... بہتر عوض عطا کرتا ہے	۲۹۶
گھر کا چہرہ خوبصورت ہو..... یہی اسلام		درس ہدایت	۲۹۶
کو مطلوب ہے	۲۸۸	جھگڑوں سے بچنے کی دعا	۲۹۶
مثالی ساس	۲۸۹	جھگڑوں سے بچنے کا نسخہ	۲۹۶
مثالی ساس..... عفو و درگزر کی پیکر ہوا		دعوت فکر	۲۹۷
کرتی ہے	۲۸۹	مثالی ساس..... جذبۂ انتقام نہیں رکھتی	۲۹۷
معاف کرنے کے متعلق حکم خداوندی...	۲۸۹	انتقام نہ لینا..... محبوب دو جہاں کی سنت	
فائدہ	۲۹۰	ہے	۲۹۷
معاف کرو..... اللہ تمہیں معاف کرے گا	۲۹۰	درسِ عمل	۲۹۸
معافی اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ..	۲۹۰	انتقام نہ لینے والے کا اللہ مددگار ہوتا	
معاف کر دینے کی عظیم مثال	۲۹۱	ہے	۲۹۸
مثالی ساس!..... معاف کیجئے خدا تمہیں		حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے	
معاف کرے گا	۲۹۲	کمال کر دیا	۲۹۹
معافی کی عظیم اور قابل عمل مثال	۲۹۲	بہترین انتقام کون سا ہے؟	۳۰۰
سبق حاصل کیجئے	۲۹۳	دعوت فکر	۳۰۱
مثالی ساس..... تنازعات میں نہیں پڑتی	۲۹۳	انتقام لینے کی سوچ سے مزید ڈنک لگتے	
جھگڑوں کے نقصانات	۲۹۳	ہیں	۳۰۱
اللہ کی نظر رحمت سے محرومی	۲۹۴	تذکرۂ صالحات امت	۳۰۱
گھر کی تعمیر..... جھگڑے کی نذر		ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	۳۰۳
....	۲۹۴	نام و نسب	۳۰۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
نکاح مبارک	۳۰۳
خدمات	۳۰۴
تشریح وتوضیح	۳۰۴
درسِ عمل	۳۰۵
مزاج شناس بیوی	۳۰۶
یاد رکھیے کہ	۳۰۷
درسِ عمل	۳۰۷
غمگسار بیوی	۳۰۷
اطاعت گزار بیوی	۳۰۸
درسِ عمل	۳۰۸
سچی مشیرہ	۳۰۹
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا عظیم مشورہ	۳۰۹
درسِ عمل	۳۱۰
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا.....بحیثیت بیوی	۳۱۰
رب کائنات کی طرف سے سلام	۳۱۱
جنت کی افضل ترین عورت	۳۱۳
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاداری	۳۱۳
وصال مبارک	۳۱۴
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۳۱۵
رشتے کا انتخاب	۳۱۵
فائدہ	۳۱۵
عقیدت جبرائیل علیہ السلام	۳۱۶
امتیازی اعزازات	۳۱۶
اوصاف حمیدہ	۳۱۷
سخاوت	۳۱۷
ایک لاکھ بانٹ دیئے	۳۱۸
غریبوں کی خیر خواہی	۳۱۸
عبادت وریاضت	۳۱۸
سادگی وانکساری	۳۱۹
درسِ عمل	۳۱۹
علمی مقام	۳۲۰
سب ازواج سے بڑی عالمہ	۳۲۰
صحابہ کرام کی مشکل حل کرتی تھیں	۳۲۰
دعوت فکر	۳۲۱
آپ کے صدقے.....امت پر احسان خداوندی	۳۲۱
درس ہدایت	۳۲۲
مقام ومرتبہ	۳۲۲
تمام عورتوں پر فضیلت	۳۲۲
فائدہ:	۳۲۳
محبوبہ محبوب خدا	۳۲۳
جنت کی بشارت	۳۲۳
وصال مبارک	۳۲۴
ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	۳۲۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نام ونسب	۳۲۵	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	۳۳۴
قبول اسلام	۳۲۵	شان وعظمت	۳۳۴
نکاح	۳۲۵	فرشتے کی بشارت	۳۳۴
مقام ومرتبہ	۳۲۵	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا.....حضور صلی اللہ	
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تعریفی		علیہ وسلم کے مشابہ	۳۳۵
کلمات	۳۲۶	ذوق عبادت	۳۳۶
دعوت فکر	۳۲۷	سیدہ فاطمہ کا ذوق نماز	۳۳۶
آپ کی صفات	۳۲۷	راہ عمل	۳۳۶
ایثار وقربانی	۳۲۷	حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذوق	
اطاعت گزاری	۳۲۷	عبادت	۳۳۶
دعوت عمل	۳۲۸	دعوت فکر	۳۳۷
غریب خانہ..... جنت بن سکتا ہے	۳۲۸	سہاگ رات اور ذوق عبادت	۳۳۷
دعوت عمل	۳۲۹	درس ہدایت	۳۳۸
سخاوت	۳۲۹	ایثار وسخاوت	۳۳۸
صدقہ کی فضیلت	۳۲۹	سائلین کی حاجت روائی	۳۳۸
روٹی کا لقمہ	۳۳۰	لمحہ فکریہ	۳۳۸
گوشت کا ٹکڑا پتھر بن گیا	۳۳۰	خاتون جنت اور امور خانہ داری	۳۳۹
درس عبرت	۳۳۱	راہ عمل	۳۳۹
عزیز بہنو	۳۳۲	زہد وتقویٰ	۳۳۹
قابل افسوس رویہ	۳۳۲	درس ہدایت	۳۴۰
ہے ناں حیرت کی بات	۳۳۲	حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا	۳۴۲
[illegible]	۳۳۳	شادی	۳۴۲
[illegible] مبارک	۳۳۳	دعوت فکر	۳۴۳

عنوان	صفحہ
مقام و مرتبہ	۳۴۳
چلتی پھرتی جنتی عورت	۳۴۴
فائدہ......	۳۴۴
خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کا صلہ......	۳۴۴
خالی کپی..... گھی سے بھر گئی	۳۴۴
آفتاب نبوت کی کرنیں..... ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر پر	۳۴۸
سیرت و کردار	۳۴۸
محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۵۰
حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا صبر..... اور مالک کائنات کا اجر	۳۵۱
صبر کو اپنایئے..... جنت کا پھل پایئے .	۳۵۲
فائدہ......	۳۵۲
یہ خنجر..... مشرک کے پیٹ میں اتار دوں گی	۳۵۳
دعوت فکر	۳۵۳
حصہ چھارم	۳۵۴
نجاستوں کا بیان	
نجاست کے معنی ومفہوم	۳۵۴
نجاست کی اقسام	۳۵۴
(1) نجاست حکمیہ	۳۵۴
(2) نجاست حقیقیہ	۳۵۵
نجاست غلیظہ کا حکم	۳۵۵
نجاست خفیفہ کا حکم......	۳۵۵
احکام شرعیہ	۳۵۵
ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ	۳۵۶
جب اور جنابت کے احکام	۳۵۷
جنبی اور جنابت کے معنی ومفہوم	۳۵۷
جب/جنبی	۳۵۷
جنابت	۳۵۷
جنبی کیلئے احکام شرعیہ	۳۵۷
☆ حالت جنابت سے جلدی نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے	۳۵۷
نمونہ اسلاف	۳۵۸
جلدی غسل نہ کرنے کا وبال	۳۵۸
جنبی کیلئے نماز وقرآن کریم پڑھنا جائز نہیں......	۳۵۹
دینی کتب کو چھونا ممنوع ہے	۳۵۹
درود پاک اور دعائیں پڑھنا	۳۵۹
اذان کا جواب دینا......	۳۶۰
آیت قرآنی والی انگوٹھی پہننا	۳۶۰
مسجد میں داخل ہونے کا حکم......	۳۶۰
جنبی کا بدن اور پسینہ پاک ہے	۳۶۰
جنبی کیلئے کھانا پینا اور سونا	۳۶۰
سرکار کی سنت مبارکہ	۳۶۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حالت جنابت میں مصافحہ کرنا جائز ہے	۳۶۱
جنبی کے ساتھ لیٹنا جائز ہے........	۳۶۲
حالت جنابت میں جو کام ناجائز ہیں .	۳۶۲
بوقت غسل احتیاط کی ضرورت	۳۶۲
غسل کا طریقہ	۳۶۳
حیض کے احکام ومسائل............	۳۶۳
حیض کا ذکر قرآن میں	۳۶۴
حیض کا شرعی معنیٰ	۳۶۴
اذٰی کا معنیٰ ومفہوم	۳۶۴
تنبیہ..................	۳۶۵
شان نزول	۳۶۵
حیض کی ابتداء..............	۳۶۵
احکام شرعیہ	۳۶۵
حیض کی مدت..................	۳۶۶
حائضہ کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا وغیرہ	۳۶۶
جنبی اور حائضہ کا پسینہ اور جوٹھا پاک ہے..................	۳۶۶
حیض کی بدبو کیسے زائل کی جائے	۳۶۶
حیض میں قضاء ہونے والی نمازیں معاف ہیں..................	۳۶۷
حیض کے رنگ	۳۶۷
ایک غلط فہمی کا ازالہ..................	۳۶۸
حائضہ اور حیض کے متعلق اہم معلومات	۳۶۸
ماؤں کی اہم ذمہ داری	۳۶۸
حیض آنے کی عمر..............	۳۶۹
دوران حیض.....درد میں کیا کرنا چاہئے	۳۶۹
حیض میں بے قاعدگی کا علاج	۳۷۰
ایام حیض میں احتیاط کی ضرورت	۳۷۰
سینٹری یا پیڈز یا نیپ کنز استعمال کرنے کے کیا فائدے ہیں	۳۷۰
دوران حیض کثرت خون	۳۷۰
تنبیہ!	۳۷۱
نفاس اور اس کے احکام	۳۷۱
نفاس کیا ہے	۳۷۱
حیض ونفاس والی کیلئے جن کاموں کی ممانعت نہیں..............	۳۷۱
حیض ونفاس والی کیلئے جو کام حرام ہیں	۳۷۲
حیض کی صورت میں جماع کرنے پر وعید	۳۷۲
''احکام شرعیہ''	۳۷۲
معلم کیلئے حکم	۳۷۲
حیض ونفاس والی نماز کے اوقات میں کیا کرے؟	۳۷۲
نفاس والی کو اشتباہ..............	۳۷۳
ایک غلط فہمی کا ازالہ..............	۳۷۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حیض اور نفاس میں فرق	۳۷۴	اسباب	۳۸۳
استحاضہ اور اس کا بیان	۳۷۵	علاج	۳۸۳
استحاضہ کیا ہے؟	۳۷۵	لہسن سے علاج	۳۸۳
استحاضہ کے احکام	۳۷۵	دودھ سے علاج	۳۸۳
"احکام شرعیہ"	۳۷۶	3-حیض کا درد کے ساتھ آنا	۳۸۴
حصہ پنجم	۳۷۸	دوائی سے علاج	۳۸۴
بیماریاں اور ان کا علاج		تعویذ سے علاج	۳۸۴
حیض اور اس کا علاج	۳۷۹	گڑ اور گاجر سے علاج	۳۸۵
حیض...... اور اس کی علامتیں	۳۷۹	کھمبی سے علاج	۳۸۵
حیض...... اور اس کے مسائل	۳۷۹	تعویذ سے علاج	۳۸۵
کامیاب علاج	۳۸۰	پستان کے مسائل اور ان کا حل	۳۸۶
استعمال کرنے کا طریقہ	۳۸۱	چھاتیاں...... بڑی کیسے ہوں؟	۳۸۶
بیماری حیض...... اور اس کی اقسام	۳۸۱	یہ طریقہ...... پسندیدہ نہیں	۳۸۶
1-حیض کا زیادہ آنا	۳۸۱	شرعی نقطہ نظر	۳۸۷
حیض اور...... اس کے اسباب	۳۸۱	بڑی چھاتیوں کا مسئلہ اور چھوٹی چھاتیوں	
حیض...... اور اس کی علامات	۳۸۲	کا فائدہ	۳۸۷
حیض...... اور اس کا علاج	۳۸۲	پستانوں کی اہم ورزشیں	۳۸۸
حیض کا علاج...... تلاوت قرآن سے .	۳۸۲	پستانوں کے ورم اور درد کا علاج	۳۸۸
غذا سے علاج	۳۸۲	پستانوں کے بڑے ہونے کی عمر کیا ہے؟	۳۸۸
شہد سے علاج	۳۸۲	(الف) بچی کی صحت	۳۸۹
چھوہارے سے علاج	۳۸۲	(ب) وراثت	۳۸۹
پرمنگنیٹ آف پوٹاش	۳۸۳	سینے کا سرطان اور اس کا علاج	۳۹۰
2-حیض کا بند ہو جانا	۳۸۳	سینے کا سرطان	۳۹۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
علامات	۳۹۰
گڑھایا مسامات	۳۹۰
گلٹیاں	۳۹۰
معائنہ خود کیجئے	۳۹۰
فائدے کی باتیں	۳۹۲
جلے ہوئے پر ٹوتھ پیسٹ لگائیں	۳۹۲
پانی پینے کا صحیح فائدہ	۳۹۲
لیکوریا اور اس کا علاج	۳۹۲
شرعی حکم	۳۹۲
مسائل شرعیہ	۳۹۳
اسباب	۳۹۳
علامات	۳۹۳
علاج	۳۹۴
انجیر سے علاج	۳۹۴
دم سے علاج	۳۹۴
دوائی سے علاج	۳۹۴
پرہیز	۳۹۴
بیر سے علاج	۳۹۵
بھنڈی سے علاج	۳۹۵
بانجھ پن اور اس کا علاج	۳۹۵
اسباب	۳۹۵
تشخیص	۳۹۶
علاج	۳۹۶

عنوان	صفحہ
دوائی سے علاج	۳۹۶
دم سے علاج	۳۹۶
راہنما اصول	۳۹۶
پرہیز سے علاج	۳۹۷
نامردی اور اس کا علاج	۳۹۸
نامردی کی وجوہات	۳۹۸
علاج	۳۹۸
دوائی سے علاج	۹۸
تلاوت قرآن سے علاج	۳۹۸
دم سے علاج	۳۹۹
شہد سے علاج	۳۹۹
زیتون سے علاج	۳۹۹
نامردی کی چند ایک وجوہات	۳۹۹
علاج	۳۹۹
سرعت انزال اور اس کا علاج	۴۰۰
اسباب	۴۰۰
علاج	۴۰۰
دوائی سے علاج	۴۰۰
پرہیز سے علاج	۴۰۰
دم سے علاج	۴۰۱
کمر کا درد اور اس کا علاج	۴۰۲
کمر درد کی وجوہات	۴۰۲
کمر درد کا علاج	۴۰۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
آنکھوں کی حفاظت	۴۰۴	یاد رہے کہ	۴۱۰
آنکھوں کی حفاظت کے چند مفید نسخے	۴۰۴	کنگھی کیسے کریں؟	۴۱۲
مناسب غذا کا استعمال	۴۰۴	بال خوبصورت اور مضبوط بنانے کے گر	۴۱۲
احتیاط کی ضرورت	۴۰۴	موسم کے مطابق پانی کا استعمال	۴۱۲
آرام سے صفائی کریں	۴۰۴	تیل کا استعمال	۴۱۳
معقول روشنی کا انتظام	۴۰۵	سرکہ کا استعمال	۴۱۳
کچھ مفید ہدایات	۴۰۵	چڑچڑے پن سے بچیں	۴۱۳
دانتوں کی صفائی رکھیں	۴۰۵	خوبصورتی کی حفاظت	۴۱۳
جسمانی ورزش	۴۰۵	جلد کی حفاظت	۴۱۴
صبح کی سیر	۴۰۵	جلد کی حفاظت کے اصول	۴۱۴
آنکھیں احتیاط سے دھوئیں	۴۰۵	جلد کی صفائی	۴۱۴
سرسوں کے تیل سے مالش	۴۰۵	صابن کا استعمال	۴۱۴
تولیہ صرف اپنا استعمال کریں	۴۰۶	دھوپ سے بچاؤ	۴۱۵
گرم پانی سے بچیں	۴۰۶	وضو کی برکت	۴۱۵
بالوں کی حفاظت کیسے کریں؟	۴۰۷	غذا کا استعمال	۴۱۵
بال کیوں گرتے ہیں؟	۴۰۷	جلد کی اقسام	۴۱۵
ناقص غذا	۴۰۷	(۱) چکنی جلد	۴۱۶
بالوں میں تیل نہ لگانا	۴۰۸	احتیاطی تدابیر	۴۱۶
وٹامن بی کی کمی	۴۰۸	(۲) خشک جلد	۴۱۶
وٹامن ڈی کی کمی	۴۰۸	(۳) ملی جلی جلد	۴۱۷
علاج	۴۰۹	بڑھاپا	۴۱۸
مہندی کی افادیت	۴۱۰	بڑھاپے کی نشانی	۴۱۸
مہندی بالوں کیلئے فائدہ مند ہے	۴۱۰	پھر کیا ہوتا ہے	۴۱۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اس عمر میں کیا کریں؟	۴۱۹	یاد رکھیں کہ	۴۲۴
لباس مناسب ہو	۴۱۹	بچوں کو صحت مند رکھنے کیلئے راہنما	
مصالحے دار غذا سے پرہیز کریں	۴۱۹	اصول	۴۲۴
چائے سے پرہیز کریں	۴۱۹	عمدہ صحت بخش غذا	۴۲۴
اپنی صحت پر توجہ دیں	۴۱۹	صفائی	۴۲۵
عمدہ غذا کا استعمال کریں	۴۱۹	غسل	۴۲۵
اچھے مشروبات کا استعمال کریں	۴۲۰	ہاتھوں کی صفائی	۴۲۵
ورزش نہ چھوڑیں	۴۲۰	جوتے کا استعمال	۴۲۵
بیماریوں کا فوری علاج کروائیں	۴۲۱	ناخن کی صفائی	۴۲۵
صحت مند رہنے کا راز اپنائیں	۴۲۱	بیماری میں احتیاط	۴۲۶
بڑھاپے کی پریشانیوں میں اضافہ کرنے		گندگی سے بچاؤ	۴۲۶
والے عوامل	۴۲۱	دانتوں کی صفائی	۴۲۶
پریشان رہنا	۴۲۱	بیماری سے بچاؤ کے ٹیکے	۴۲۶
ذہنی الجھاؤ	۴۲۲	اہم بات	۴۲۶
ذہنی الجھاؤ کی علامات	۴۲۲	(۴) قے	۴۲۷
ان مسائل کا حل	۴۲۲	(۵) خسرہ	۴۲۷
بچوں کی پیدائشی بیماریاں اور انکا علاج	۴۲۳	خسرہ کا سبب	۴۲۷
(۱) ناف سے پیپ نکلنا	۴۲۳	علامات	۴۲۷
احتیاط	۴۲۳	علاج	۴۲۸
علاج	۴۲۳	خسرہ کی روک تھام کیلئے اقدامات	۴۲۸
(۲) پیلا بخار	۴۲۳	تنگدستی کو دور کرنے کیلئے عظیم وظیفہ	۴۲۹
احتیاط وعلاج	۴۲۳	کالی کھانسی	۴۲۹
[illegible] کی	۴۲۴	علامات	۴۲۹

عنوان	صفحہ
علاج کی ضرورت	۴۳۰
احتیاط	۴۳۰
(۶) بچوں کا فالج (پولیو)	۴۳۰
علامات	۴۳۰
علاج	۴۳۱
حصہ ششم	۴۳۲
گھر کو سنوارنے کے زریں اصول	
پودوں کی حفاظت کیلئے انڈوں کے چھلکے استعمال کریں..................	۴۳۲
چائے کی پتی کا استعمال..............	۴۳۳
اگر سالن میں مرچ زیادہ ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے	۴۳۳
اگر سالن میں نمک زیادہ ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے	۴۳۳
لہسن چھیلنے کا آسان طریقہ..........	۴۳۳
مچھلی صاف کیسے کریں؟	۴۳۴
مچھلی کی بدبو دور کرنے کا طریقہ	۴۳۴
پالش کیے ہوئے فرنیچر کی صفائی کیسے کریں؟	۴۳۴
چینی کے برتنوں کی حفاظت کا طریقہ	۴۳۴
پھولوں کو بڑا کرنے اور داغوں سے بچانے کا طریقہ	۴۳۴
چوہوں کو کیسے بھگائیں	۴۳۵
لیموں کو تازہ رکھنے کا طریقہ..........	۴۳۵
لوہے کی اشیاء کو زنگ سے بچانے کا طریقہ	۴۳۵
تھرماس کی صفائی کرنے کا طریقہ	۴۳۵
پلاسٹک یا نائلون کو سخت کرنا	۴۳۵
پیاز کی سنہری رنگت	۴۳۶
چاولوں کو کیڑوں سے بچانے کا طریقہ	۴۳۶
کپڑوں کو زیادہ دیر تک استعمال کرنے اور پھٹنے سے بچانے کا طریقہ	۴۳۶
گوشت کو محفوظ کرنے کا طریقہ	۴۳۶
ٹماٹروں کو تازہ رکھنے کا طریقہ	۴۳۶
سبزیوں کو تازہ رکھنے کا طریقہ	۴۳۷
پھلوں کے چھلکوں کی افادیت........	۴۳۷
آٹے کو خمیر سے بچانے کا طریقہ	۴۳۷
کیلے کی طبی افادیت	۴۳۷
جوتے کو کھلا کرنے کا طریقہ	۴۳۷
لکڑی کے دروازوں اور چارپائیوں کی حفاظت کا طریقہ	۴۳۸
چاندی کے برتنوں کی حفاظت کیسے کریں؟.........................	۴۳۸
استری کی حفاظت کا طریقہ..........	۴۳۸
دیمک ختم کرنے کا طریقہ............	۴۳۸
کریلوں کی کڑواہٹ کیسے دور کی جائے	۴۳۸

Marfat.com

عنوان	صفحہ
گوشت کو گلانے کا طریقہ	۴۳۸
چاولوں کو نکھارنے کا طریقہ	۴۳۹
ربڑ کی چیزوں کو محفوظ کرنے کا طریقہ	۴۳۹
اسٹیل کے برتنوں کی صفائی کیسے کریں؟	۴۳۹
انڈوں کی حفاظت کا طریقہ	۴۳۹
دودھ، دہی اور پنیر کو تازہ رکھنے کا طریقہ	۴۳۹
سیاہی کے دھبے دور کرنے کا طریقہ	۴۴۰
خون کے داغ دھبوں کو دور کرنے کا طریقہ	۴۴۱
سالن اور چکنائی کے نشان دور کرنے کا طریقہ	۴۴۱
پان اور چائے کے داغ دھبے دور کرنے کا طریقہ	۴۴۲
پھلوں کے داغ دھبوں کو دور کرنے کا طریقہ	۴۴۳
مٹی اور کیچڑ کے داغ دھبوں کو صاف کرنے کا طریقہ	۴۴۳
استری کے جلنے کے داغ دور کرنے کا طریقہ	۴۴۳
کپڑوں سے زنگ کے داغ دور کرنے کا طریقہ	۴۴۴
[illegible] رنگ اور تارکول کے داغ دھبے صاف [illegible]	۴۴۴
قالین صاف کرنے کا طریقہ	۴۴۵
پان اور تمباکو کے داغ دھبوں کو دور کرنے کا طریقہ	۴۴۵
پیتل کے برتن صاف کیسے رکھیں جائیں؟	۴۴۵
کپڑوں کو کیڑوں سے کیسے بچایا جائے	۴۴۶
ایلومینیم کے برتن صاف کرنے کا طریقہ	۴۴۶
اونی کپڑے نرم اور گرم بنانے کا طریقہ	۴۴۶
شیشے اور چینی کے برتنوں کو چمکدار بنانے کا طریقہ	۴۴۶
تانبے کے برتنوں کو صاف کرنے کا طریقہ	۴۴۷
اسٹین لیس اسٹیل کے برتنوں کو صاف کرنے کا طریقہ	۴۴۷
فرش سے داغ دھبے دور کرنے کا طریقہ	۴۴۷
فریج کی صفائی کا طریقہ	۴۴۸
باورچی خانے کی صفائی کا طریقہ	۴۴۸
مکھی اور مچھر کو بھگانے کا طریقہ	۴۴۹
یادداشت بڑھانے کا طریقہ	۴۵۰
مچھلی کا مصالحہ دار قورمہ	۴۵۰
سامان	۴۵۰
ترکیب	۴۵۰
گاجر کا حلوہ	۴۵۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
سامان	۴۵۱
ترکیب	۴۵۲
مچھلی کا پلاؤ	۴۵۲
سامان	۴۵۲
ترکیب	۴۵۲
گاجر کا مربہ	۴۵۲
سامان	۴۵۲
ترکیب	۴۵۲
گوشت کے رول	۴۵۳
سامان	۴۵۳
ترکیب	۴۵۳
چپل کباب	۴۵۳
سامان	۴۵۳
ترکیب	۴۵۳
کریلے کا اچار	۴۵۴
سامان	۴۵۴
ترکیب	۴۵۵
قیمے کے سموسے	۴۵۵
اجزاء	۴۵۵
ترکیب	۴۵۵
قیمے اور آلو کے کٹلس	۴۵۵
اجزاء	۴۵۵
ترکیب	۴۵۵
قیمہ اور انڈا	۴۵۶
اجزاء	۴۵۶
ترکیب	۴۵۶
اختتامیہ	۴۵۶

Marfat.com

مؤلف کا پیغام......دُلہن کے نام

اللہ تعالیٰ تجھے عطا کرے قلب و نظر کی روشنی
نور اخلاق سے بنے سسرال میں تو سارے گھر کی روشنی

سسرال میں جانا مبارک تجھے شوہر کا پانا مبارک تجھے
کبھی حکم شوہر سے غفلت نہ کرنا، یہ ہے تیرے ہمسفر کی روشنی

اپنے خاوند کو نہ دینا جواب ورنہ شرمندگی ہو گی یوم حساب
شیریں لسانی اور خندہ پیشانی ہے نئے سفر کی روشنی

ماں سے بڑھ کر ساس ہے اور باپ سے بڑھ کر خسر
نندیں ہیں بہنیں تیری، خاوند ہے تیرے گھر کی روشنی

گر سسرال تجھ سے خفا رہیں، ناراض خدا اور رسول خدا رہیں
پھر تو ہی بتا ہے کس کام کی؟ تیرے علم و ہنر کی روشنی

بالوں کی کٹنگ نہ کرنا کبھی اور پلکنگ نہ کرنا کبھی
آنچل کو سر پہ رکھنا سدا، یہ ہے تیری عزت و سر کی روشنی

بغض و حسد، غیبت و چغلی اور غصہ حرام ہیں
ان سے سدا، یہ تو ہیں نار سقر کی روشنی

درازیٔ زباں، یہ گھر میں شام و سحر جھگڑے تیرے
یہ تجھ کو زیبا نہیں، یہ تو ہیں شیطان کے شر کی روشنی

Marfat.com

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ فرمان قرآن ہے
تکریم ہے تیرے حجاب میں، شرم و حیا ہے تیری نظر کی روشنی
آئیں مشکلیں تو صبر کر کیونکہ "اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ"
نہ جھلسائے گی تجھے محشر میں آگ، اجر بے حساب ہے صبر کی روشنی
تو پیکر حسنات ہو سدا تیرے لب پہ تبسم کی برسات ہو سدا
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ہے فرمان خدا، بڑی اعلیٰ ہے شکر کی روشنی
صدائے ظفر سن تو ذرا! زندگی میں نمازیں نہ کرنا قضا
ہیں سب نمازیں اجالا تیرا، شیر خدا سے پوچھ نماز عصر کی روشنی

Marfat.com

سسرال جانے والی لڑکی کیلئے یادرکھنے کی باتیں

1-شوہر کے گھر میں قناعت والی زندگی گزارنے کا اہتمام کرے۔
2-شوہر کی بات توجہ سے سنے اور اس کی ہر بات پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔
3-اپنی زینت و جمال کو سنوار کر رکھے کیونکہ بری ہیئت نفرت کا باعث ہوتی ہے۔
4-شوہر کے دل میں جگہ بنائے۔
5-وقت پر کھانے کا اہتمام کرے۔سلیقہ شعاری کو اپنائے۔
6-وضو اور غسل کا بروقت اہتمام کرے۔
7-گھر کا ماحول پرسکون بنائے۔
8-شوہر کے گھر اور مال کی حفاظت کرے۔
9-شوہر کی نافرمانی نہ کرے۔
10-شوہر کے رازوں کی حفاظت کرے۔
11-غم وخوشی میں شوہر کو خوش رکھے۔
12-عزت واحترام کا لبادہ اوڑھ کر ہر کسی کی نگاہوں میں قابل تکریم بنے۔
13-سسرالی رشتوں کی قدر کرنا سیکھے۔

Marfat.com

عرض مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۔ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ کریم کا کروڑہا شکر ہے کہ جس نے اس عظیم کاوش کی توفیق عطا فرمائی۔ شادی ایک ایسا امر ہے جس سے ہر شخص کا واسطہ پڑتا ہے۔ اسی لئے میں نے اس موضوع کو اہم سمجھا اور ''گلشن خطیب'' (جس کی پانچ جلدیں چھپ چکی ہیں) کو کچھ عرصہ روک کر ''**تحفۂ شادی مبارک**''، ''**تحفۂ دلہن**'' اور ''**تحفۂ دولہا**'' پر لکھنا شروع کیا۔

الحمدللہ! تحفہ دُلہن میں شادی سے متعلق تمام امور پر بحث کر کے اس کے احکام و مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ عصر حاضر میں عورت کو اپنے مقام و مرتبے کو برقرار رکھنے کے لیے عظیم صالحات کے بے مثال نمونوں سے رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ مختلف بیماریاں اور ان کے علاج بیان کیے گئے ہیں۔ عورت کی زندگی میں رونما ہونے والے امور کے متعلق اسے مکمل رہنمائی فراہم کی ہے۔ گھریلو زندگی کو سنوارنے کے زریں اصول بیان کیے گئے ہیں۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور معاونین و متعلقین کے لیے مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ امید ہے کتاب ''تحفہ دُلہن'' پڑھ کر آپ کے دل کو تسکین ملے گی اور معلومات کا ایک خزانہ آپ کے ہاتھ آئے گا...... تاہم اگر تشنگی محسوس کریں تو ''تحفہ شادی مبارک'' اور ''تحفہ دولہا'' کا مطالعہ کریں۔

دعاؤں کا طلبگار

غبارِ راہِ طیبہ

حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی

Marfat.com

فیضانِ نظر

منبع رشد و ہدایت، عظیم المرتبت پاسبان ناموس رسالت
منظور نظر حضور ضیاء الامت، ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت
استاذ العلماء والفضلاء حضور پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب
قدس سرہ العزیز

مقدمہ: از قلم

مجاہد العلماء، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد خالد صاحب
سینئر مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَہُ الْبَیَانَ وَاَخْرَجَہٗ مِنَ الظُّلُمَاتِ وَالطُّغْیَانِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ اَمَّا بَعْدُ!

اسلام دین فطرت ہے۔ شریعت اسلامیہ میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ ازدواجی زندگی کے متعلق بھی دین اور شریعت نے ہمیں مکمل تعلیمات فراہم کی ہیں۔ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم کی زندگیاں ہمارے لئے کامل واکمل نمونہ ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّ رَحْمَۃً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ O (پ:۲۱، الروم:۲۱)

اور (اس کی قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے پیدا فرمائیں تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں تاکہ تم سکون حاصل کرو ان سے اور پیدا فرما دیئے تمہارے درمیان محبت اور رحمت (کے جذبات)، بے شک اس میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ عورت کی تخلیق مرد کے سکون واطمینان کے لیے کی گئی ہے۔ عورت انسانی تہذیب وتمدن کی رواں دواں

Marfat.com

گاڑی ہے۔ اگر یہ اسلامی پلیٹ فارم پر سیدھی چلتی رہے تو اس مادی دنیا کا اصل زیور و حسن عورت ہی ہے۔ اگر عورت مرد کی زندگی میں نکھار اور سوز و گداز پیدا کر دے تو مرد بھی اس عورت کے لیے دنیا کے ریگزاروں کو گلزاروں اور سنگستانوں کو گلستانوں میں تبدیل کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد کرتا ہے۔

افسوس! عصر حاضر میں شادی خانہ آبادی ہو یا شاداں و فرحاں زندگی بہر صورت ناکام ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ جس کی وجہ ہماری خواتین کی تعلیمی کمزوریاں ہیں۔ شادی سے پہلے لڑکیاں ٹی وی...... کیبلو اور انٹرنیٹ...... ڈش انٹینا...... گندے لٹریچر کی سٹڈی...... اخلاق سوز فلمیں اور ڈرامے وغیرہ دیکھنے میں مصروف رہتی ہیں۔ گندے لٹریچر اور ناول کا مطالعہ عورت اور مرد کے اخلاق کو تباہ کرنے میں پیش پیش ہیں۔

عورت جب بگڑ جاتی ہے تو مرد کی زندگی میں فساد و خرابی پیدا کر دیتی ہے۔ یہ سارے گلستانوں کو خارستانوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔ سکون و اطمینان کو بے چینی و قلق میں تبدیل کر دیتی ہے۔ مرد کو ہر آن و ہر لحظہ برائی کے عمیق گڑھوں میں دھکیل دیتی ہے۔

عورت کا اصل مرکز و محور اس کا گھر ہوتا ہے وہ گھر کو جنت بھی بنا سکتی ہے اور جہنم کدہ بھی۔ اسلام نے عورت کو ہر طرح کے ظلم و ستم، ناانصافی و تعدی، وحشت و بربریت، بے حیائی و آوارگی اور فحاشی و عریانی سے نکال کر پاکیزہ ماحول اور صاف ستھری زندگی عطا فرمائی ہے۔ اسلام نے عورت کو جتنے حقوق و مراتب دیے ہیں دنیا کے کسی مذہب اور کسی تہذیب میں عورت کو یہ مرتبہ نصیب نہیں ہوا۔

اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی، بیوی کے مقدس رشتے اور پاکیزہ لڑی میں پرویا ہے۔ اگر عورت اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو نیک اور پرہیزگار ہو تو شوہر کو اپنے سر کا تاج بنا کر رکھتی ہے۔ گھر کو امن و آشتی کا گہوارہ بنا کر رکھتی ہے۔ اور اگر عورت بدکار ہو، [illegible] و فاجرہ ہو تو فلمی اداکاراؤں کی پیروی کرتے ہوئے شوہر کے سامنے بدخلقی سے [illegible] ہے۔ عورت کی بدخلقی اور زبان درازی کے باعث شوہر اور اس کے والدین کی

Marfat.com

ساری خوشیاں غارت ہو جاتی ہیں۔

کتاب ھذا میں عورت کی زندگی کو کامیاب بنانے اور اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

صحابیات و صالحات رضی اللہ عنہن کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے عقل کے بند تالے کھل جاتے ہیں اور ان کی نقالی بلندیوں تک پہنچا دیتی ہے اس لیے ان کی زندگیوں کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ عصر حاضر کی عورت امت مسلمہ میں قابل مثال بن جائے۔

شادی سے پہلے عورت کی زندگی میں ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ہوتا مگر شادی کے بعد زندگی کا طویل سفر بے انتہا آزمائشوں کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ جس میں کبھی شوہر کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی...... کبھی ساس کے جھگڑے...... کبھی نند کی بے رخی...... کبھی دیورانی، جٹھانی سے ناچاقیاں تو اس ضمن میں اگر عورت کی زندگی اسلامی رنگ میں رنگی ہوگی...... اسلامی سانچے میں اس کی تربیت ہوئی ہوگی...... صحابیات وصالحات کی زندگی کی پیروی کا جذبہ ہوگا تو اس کی زندگی میں آنے والی ہر رکاوٹ خود بخود دور ہو جائے گی۔

اس کتاب میں عورت کی زندگی سے متعلق تمام امور کو شامل کرنے کی سعی کی گئی ہے شوہر کے حقوق...... کامیاب گھریلو زندگی کے آداب...... بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت...... گھر کو سنوارنے کے زریں اصول...... کھانے پکانے کی مہارت...... صفائی ستھرائی کا طریقہ الغرض عورت کی زندگی کو کامیاب بنانے کے لیے مؤثر تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

اللہ رب العزت اس کتاب کو ہر گھر کی زینت بنائے۔ اس کتاب کے مؤلف، ناشر، کمپوزر، معاونین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

خاکپائے درہمر شد

محمد خالد حسین چشتی

مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ کینٹ

۲۰ شوال ۱۴۳۵ھ/17 اگست 2014ء

Marfat.com

تقریظ جلیل

مبلغ اسلام، خطیب پاکستان، استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا مختار احمد رومی صاحب

مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف (سرگودھا)

صدیقی المکرم علامہ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی صاحب کی مایہ ناز تصنیف ''تحفہ شادی مبارک'' کے بعد ان کی قابل تعریف کوشش **''تحفۂ دُلہن''** ہمارے سامنے ہے۔

میں نے اس کتاب کا چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عورت کے لیے اپنی زندگی کو ہر قدم پر کامیاب بنانے اور سنوارنے کے لیے اس کتاب میں بیش قیمت خزانہ موجود ہے جس کی بے انتہا ضرورت ہے...... جس میں والدین کی فرمانبرداری...... شوہر کے حقوق کی ادائیگی...... بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت...... معاشرتی آداب اور رسم و رواج...... روزمرہ کے معاملات...... بیماری و مشکلات میں مکمل رہنمائی و علاج...... گھریلو زندگی کو سنوارنے...... اللہ عزوجل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے حصول...... دنیا و آخرت میں سرخرو ہونے کے لیے وہ تمام اصلاحی پہلو درج کیے گئے ہیں جن سے عورت ظاہری و باطنی خامیوں و کوتاہیوں کو درست کر کے عزت و مرتبت کے مقام پر فائز ہو سکتی ہے۔

تمام خواتین سے گزارش ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنی زندگیوں کو اعمال و اخلاق، کردار و گفتار سے مزین کریں۔ دعا ہے اللہ کریم اس سلسلے کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر مصنف اور معاونین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

Admireable words written by

Dr. Neelam saba M.B.B.S Gynacologist F.C.R.S

F.J.M.C Lahore

اللہ رب العزت نے مرد و عورت پر مشتمل ایک چھوٹے سے خاندان (House) کے اجتماع کو کائنات کا حصہ بنایا۔ یہ خاندان میاں اور بیوی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے محبت، مودت، الفت، راحت، ہمدردی اور غمگساری جیسے پاکیزہ جذبات سے آشنا (Acquainted) ہوں تو ان کی زندگی راحت و سکون پر مشتمل اعلیٰ و ارفع مقام حاصل کر لے گی۔ حافظ ظفر اقبال چشتی کی کتاب **"تحفۂ دلہن"** میں وہ تمام مسائل اور وسائل اور طریقے بیان کر دیئے گئے ہیں جن سے خاندان کی بہتری، فروغ (Brightness)، نشو و نما اور تعلق (Relation) میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

Knowledge is light (علم روشنی ہے) اور روشنی سے اندھیرے دور ہوتے ہیں۔ عورت کو وہ تمام معلومات (Informations) حاصل ہونی ضروری ہیں جن سے وہ اپنی زندگی کے چراغ کو ہمیشہ روشن رکھ سکے۔

اگر بیوی خوش گفتار...... سلیقہ شعار...... مزاج شناس...... عقلمند...... خندہ پیشانی سے ملنے والی...... صابرہ...... شاکرہ...... عابدہ...... زاہدہ...... عالمہ...... رشتوں کی قدر کرنے والی ہوگی تو یقیناً اس کی زندگی نہ صرف اس کے کردار (Character) کو بلند کرے گی بلکہ دوسروں کی نظر میں بھی وہ قابل عزت (Respectable) اور قابل قدر بھی جائے گی۔

عصر حاضر میں لڑکی کو شادی سے پہلے ہی اپنی دینی تربیت پر توجہ دیتے ہوئے دینی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ ایک مسلمان عورت علامہ موصوف کی کتاب **"تحفۂ دلہن"**

Marfat.com

کے مطالعہ (Study) سے انشاءاللہ وہ تمام گر اور طریقے سلیقے (Methods) سیکھ لے گی جو اس کی زندگی میں آنے والی آزمائشوں اور رکاوٹوں کو عبور کرنے کے لیے کارآمد (Useful) ہوں گے۔ تمام عورتوں سے گزارش (Request) ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنی زندگیوں کو کامیاب و کامران بنائیں۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ علامہ موصوف کو اسی طرح دین کا کام کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے اور ان کو صحت کاملہ عطا کر کے ان کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

Dr.Neelam saba

M.B.B.S

09/08/2014

Marfat.com

کلمات تحسین

ازقلم: محترمہ ومکرمہ مسز محمد یٰسین صاحبہ (ایم اے۔ بی ایڈ)
پروفیسر گورنمنٹ ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ

اللہ کریم نے عورت کو تخلیق فرما کر بزم زندگی کو معنویت اور رعنائی بخشی۔ عورت کو ہر زمانے میں پھولوں کی مہک، سورج کی چمک، بہاروں کی لہر، آبشاروں کی نغمہ سرائی، کائنات کی دلکشی سے تشبیہ دی جاتی رہی ہے۔ عالم رنگ و بو میں عورت کی قدر یہ ہے کہ اگر عورت نہ ہوتی تو انسانیت و شرافت نہ ہوتی۔ علم و ہنر نہ ہوتا، ادب و تہذیب نہ ہوتی۔

ہاں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر عورت کو اسلامی تعلیمات سے دور رکھا جائے تو یہ مصائب و مکروہات جھیلتی ہے۔ پستیوں کے گڑھے میں گرتی ہے، جہالت، بے حیائی، رسوائی و تباہی کا شکار ہو جاتی ہے۔ **''تحفۂ دُلہن''** حافظ محمد ظفر اقبال چشتی نظامی کی ایک عظیم کاوش ہے۔

موصوف نے اپنی کتاب **''تحفۂ دُلہن''** میں عورت کی ایسی تابدار خوبیوں سے متعارف کروایا ہے کہ جس سے عورت کی تقدیر بدل کر اسے عظمت و رفعت کی معراج تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ عورت بحیثیت ماں، بیٹی، بیوی، بہن، ساس، بہو اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس سلسلے میں عورت کی بہترین تربیت اور اصلاح کے لیے حضرت سیدہ خدیجہ، سیدہ عائشہ، سیدہ سودہ، سیدہ فاطمہ اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہن کی سیرت و کردار کے بے مثال نمونے بیان کیے ہیں۔ کامیاب زندگی گزارنے کے سنہرے اصول بیان کر کے عورت کیلئے گھر کو جنت نما بنانے کے طریقے بتا دیئے ہیں۔

Marfat.com

امت مسلمہ کی تمام خواتین خواہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتی ہوں۔ اس کتاب سے استفادہ کر کے اپنی زندگی میں خوشگوار تبدیلی لا سکتی ہیں اللہ کریم عورت کو بحیثیت ماں، بحیثیت بہن، بحیثیت بیٹی، بحیثیت بہو، بحیثیت بیوی، بحیثیت ساس اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں عزت واحترام کی سب سے اونچی مسند پر سرفراز فرمائے۔ اور موصوف کی اس کاوش کو قبول ومنظور فرمائے۔ ہم سب کو دینی کتب پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ ہم سب کے گھروں کو خوشیوں اور مسرتوں کا گہوارہ بنائے۔ ہمیں باہمی حقوق وفرائض پہچاننے کی توفیق نصیب فرمائے۔

(آمین یارب العالمین)

مسز محمد یٰسین (ایم اے۔ بی ایڈ)
پروفیسر گورنمنٹ ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ
۱۱ شوال ۱۴۳۵ھ
8 اگست 2014ء

Marfat.com

کتاب ایک نظر میں

حصہ اوّل

آغاز منزل سے...... منزل مقصود تک

باب نمبر 1

بہترین شوہر کی تلاش...... رشتہ تلاش کرتے وقت دعاؤں کی ضرورت واہمیت...... لڑکی کی شادی میں تاخیر کی وجوہات...... انتخاب زوج کے لیے مشورے کی ضرورت...... استخارے کے بارے میں اہم گزارشات...... نسبت طے کرنے اور نکاح سے پہلے طبی معائنہ کروانے پر بحث کی گئی ہے۔

باب نمبر 2

وہ دن...... جس کا انتظار تھا...... بننے سنورنے کی حیثیت...... پردہ...... اور مختلف رسومات کی شرعی حیثیت کے مطابق بحث کی گئی ہے۔

باب نمبر 3

ضرورت نکاح...... اہمیت نکاح...... فضیلت نکاح...... حق مہر...... ضیافت کی برکات...... کھانے کی سنتیں اور آداب بیان کیے گئے ہیں۔

باب نمبر 4

وہ رسومات جو دلہن کے گھر ہوتی ہیں...... باپ کی طرف سے بیٹی کو اہم نصیحتیں...... ماں کی طرف سے بیٹی کو نصیحتیں...... رخصتی اور جہیز کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

باب نمبر 5

سسرال میں دلہن کی آمد پر رسومات...... شب زفاف...... دلہن کو ہدایات...... ولیمہ اور مکلاوہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

باب نمبر 6

(واپسی) دلہن سسرال میں...... کامیاب بیوی کے کرنے کے کام...... کامیاب بیوی کے نہ کرنے کے کام...... شوہر کے دل میں جگہ بنانے کے طریقے...... خوشگوار گھریلو زندگی کے آداب بیان کیے گئے ہیں۔

باب نمبر 7

امید کی کرن (حمل)...... حمل کے دوران کیے جانے والے اعمال...... دوران حمل احتیاطیں اور طبی مسائل...... دوران حمل خطرہ کی علامتیں...... حمل نہ ہونے کی صورت میں علاج دوا، دم اور قرآن سے اور گھریلو علاج بیان کیے گئے ہیں...... حمل نہ ہونے کی صورت میں نذر (منت) ماننے کی شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے۔

باب نمبر 8

بچے کی پیدائش کے بعد کرنے کے کام مثلاً کان میں اذان پڑھنا...... گھٹی دینا...... نام رکھنا...... عقیقہ کرنا...... ختنہ کرنا سر منڈوانا وغیرہ...... بچوں کی بہترین پرورش...... بچوں کو صحت مند رکھنے کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔

باب نمبر 9

بچوں کی تعلیم و تربیت...... دینی علوم (قرآن و حدیث، عقائد، ارکان اسلام، فقہ وغیرہ) دنیاوی علوم (کمپیوٹر، سائنس اور فنی تعلیم) سکھانا، تربیت کی مختلف اقسام مثلاً اخلاقی تربیت...... جسمانی تربیت...... ذہنی تربیت...... نفسیاتی تربیت...... معاشرتی تربیت اور بچے کی تربیت میں مختلف کردار بیان کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

حصہ دوم

اسلام میں بیوی پر خاوند کے حقوق مثلاً (عفت وعصمت کی حفاظت......حق زوجیت کی ادائیگی...... مال خرچ کرنے......فرمانبرداری......گھر کی حفاظت وغیرہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔

حصہ سوئم

مثالی کردار مثلاً عورت بحیثیت ماں، بحیثیت بہن، بحیثیت بیٹی...... بحیثیت بہو......بحیثیت ساس کیسی ہونی چاہئے۔تذکرہ صالحات امت مثلاً حضرت سیدہ خدیجہ، سیدہ فاطمہ، سیدہ سودہ، سیدہ ام سلیم، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہن کے مثالی کردار بیان کیے گئے ہیں۔

حصہ چھارم

نجاستوں کا بیان مثلاً جنابت......حیض......نفاس......استحاضہ کے احکام ومسائل بیان کیے گئے ہیں۔

حصہ پنجم

مختلف بیماریاں مثلاً حیض...... پستان کے مسائل...... سینے کا سرطان...... لیکوریا...... بانجھ پن...... نامردی...... کمر کا درد......آنکھوں کی حفاظت...... بالوں کی حفاظت......جلد کی اقسام...... بڑھاپا......بچوں کی پیدائشی بیماریاں اوران کا علاج بیان کیا گیا ہے۔

حصہ ششم

گھر کو سنوارنے کے زریں اصول مثلاً پودوں کی حفاظت......لہسن چھیلنے کا طریقہ......نمک مرچ زیادہ ہو تو کم کرنے کے طریقے...... کیڑے مکوڑے بھگانے کے طریقے......مختلف قسم کے داغ دھبے دور کرنے کے طریقے وغیرہ اور کھانے کے قسم قسم کی تراکیب بیان کی گئی ہیں۔

Marfat.com

کتاب پڑھنے کا طریقہ

عورت اپنی ازدواجی زندگی کے آغاز سے ہی حقیقی اور عملی مراحل میں قدم رکھتی ہے۔ایک خاندان ہی معاشرے کی بنیاد ہوتا ہے اگر گھر کی زندگی صحیح ہو جائے تو باہر کی زندگی بھی پرسکون ہو جاتی ہے۔خواتین کی ہر قدم پر رہنمائی کے لیے اس کتاب کو مختلف حصوں میں تشکیل دیا گیا ہے۔امید ہے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کامیاب ازدواجی زندگی آپ کا راستہ دیکھ رہی ہوگی۔

☆ کتاب کا مطالعہ کرنے سے پہلے یہ نیت کرلیں کہ آپ اس کتاب کو پڑھ کر اپنی عملی زندگی کو کامیاب بنائیں گی۔

☆ کتاب کا مطالعہ کر کے دعا کریں کہ اللہ آپ کو اس میں موجود اہم گزارشات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

☆ کتاب کو اول تا آخر ترتیب سے پڑھ لیں اور پھر جب بھی کسی موقع پر ضرورت پیش آئے اس کتاب کے مطلوبہ حصے کو پڑھ کر رہنمائی حاصل کرلیں۔

☆ مطالعہ کے دوران ایک قلم ہاتھ میں رکھیں اور ضروری امور یاددہانی کے لیے الگ لکھ لیں۔

☆ کتاب انسان کی بہترین ساتھی ہے۔آپ جب بھی فارغ ہوں وقتاً فوقتاً اس کا مطالعہ کرتی رہیں تاکہ ذہن سازی ہوتی رہے۔

☆ اپنی دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کتاب کے مطالعہ کی ترغیب دیں اور ان کی زندگیوں کو کامیاب بنانے میں اپنا حصہ شامل کریں۔

☆ کتاب کا مطالعہ کر کے کتاب کے مؤلف اور معاونین کے لیے بھی دعائے خیر کرتی رہیں۔

اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے اللہ ہم سب کی زندگیوں کو کامیاب اور خوش وخرم بنائے اور دنیا و آخرت میں سرخرو کرے۔(آمین ثم آمین)

Marfat.com

حصہ اوّل

آغاز منزل سے...... منزل مقصود تک

ازدواجی زندگی کو امن وسکون اور محبت ومودّت کا گہوارہ بنانے کے لیے ابتداء ہی سے ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے۔ جس سے زندگی میں حتمی اور یقینی نکھار پیدا ہو جائے۔

اسلام نے عورت کو ذلت وپستی کے گڑھوں سے نکال کر اعلیٰ وارفع مقام سے سرفراز کیا۔ وہ عورت جو گھر کی زینت اور نعمت تھی۔ افسوس صد افسوس! آج وہ غیر مسلموں کی اندھا دھند تقلید کے باعث قیامت خیز گناہوں میں مبتلا ہوتی جا رہی ہے۔ اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت سے وہ اپنے حقوق وفرائض سے ناآشنا ہے۔

یاد رہے کہ گھر میں عورت کی حکومت ہوتی ہے۔ اگر وہ شوہر کی فرمانبردار ہو...... والدین کا ادب واحترام کرنے والی ہو...... اپنے فرائض میں کوتاہی نہ کرتی ہو...... پردہ اس کی زینت ہو...... صبر اس کا ہتھیار ہو...... بچوں کے لیے بہترین ماں ہو...... عزیز و اقارب کے لیے شفقت ومحبت کا مثالی نمونہ ہو...... اسلامی قوانین کی پابند ہو...... سچائی اور ایمانداری اس کی رگوں میں بسی ہو...... تو ایسی عورت نہ صرف دنیا میں اپنی حکومت کو کامیاب بناتی ہے بلکہ آخرت میں بھی سرخرو ہوگی۔

''تحفہ دلہن'' کے حصہ اول ''آغاز منزل سے...... منزل مقصود تک'' میں کامیابی و کامرانی حاصل کرنے کے لیے عورت کی زندگی میں شامل تمام امور پر بحث کی گئی ہے۔ جس کے مطالعہ سے ہر عورت مکمل رہنمائی حاصل کر سکتی ہے۔

Marfat.com

باب نمبر 1

(الف) بہترین شوہر کی تلاش

اللہ رب العزت نے انسانی زندگی کو مختلف رشتوں میں تقسیم کیا ہے۔ ان تمام رشتوں میں سے ایک اہم اور مقدس رشتہ ازدواجی رشتہ ہے۔ اسی رشتے کے تحت خاندانی نظام پروان چڑھتا ہے۔ معاشرتی زندگی کی ابتداء خاندانی نظام سے ہی ہوتی ہے۔ ایک بہترین خاندان ہی ترقی یافتہ معاشرے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

عورت معاشرے کی ایک اہم اور بنیادی اکائی ہے اگر اس کے لیے بہترین شوہر منتخب کیا جائے تو زندگی کی گاڑی اپنی منزل کی طرف کامیابی سے سفر کرتی جاتی ہے۔

شوہر کے انتخاب کے لیے سنہری اصول

اسلام سے پہلے عورت کی زندگی اجیرن تھی۔ زمانہ جاہلیت میں مرد اپنی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے عورت کو ذلت و رسوائی کے گڑھے میں دھکیل دیتے تھے۔ اسلام کی آمد سے عورت پستی کے گڑھے سے نکل کر اعلیٰ مقام تک پہنچ گئی۔ اسلام نے عورت کو مختلف قسم کے پاکیزہ رشتوں سے منسلک کر کے اس کی عزت کی حفاظت کی ضمانت فراہم کی۔ ان میں سے اہم رشتہ ازدواجی رشتہ ہے۔ اسلام نے عورت کے لیے بہترین شوہر کو منتخب کرنے کے لیے سنہری اصول پیش کیے ہیں تاکہ عورت کی زندگی پرسکون ہو اور اس کے حقوق کی ادائیگی میں کوئی لغزش نہ آئے۔

بہترین شوہر کے انتخاب کے لیے سنہری اصول درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

(ا) مضبوط اور اہم بنیادیں

شوہر اپنی بیوی کے لیے نگران کی حیثیت رکھتا ہے۔ جبکہ بیوی شوہر کے سامنے نہ کوئی طاقت رکھتی ہے اور نہ ہی کوئی اختیار۔ اگر شوہر ذمہ دار نہ ہو اور اسلامی اصولوں کے مطابق بیوی کے حقوق پورے نہ کرے اور دین کے تقاضوں سے ناواقف ہو تو عورت غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ اسلام نے بہترین شوہر کو منتخب کرنے کے لیے بہت مضبوط اور اہم بنیادیں فراہم کی ہیں اگر اسلام کی پیش کردہ بنیادوں سے ہٹ کر فیصلے کیے جائیں تو نہ صرف دینی و دنیوی بلکہ اخروی نقصانات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۖ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (پ:۱۸، النور:۲۶)

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے (مخصوص) ہیں اور پلید مرد پلید عورتوں کے لیے ہیں اور (اسی طرح) پاک وطیب عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے (مخصوص) ہیں اور پاک وطیب مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں (سو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی وطہارت کو دیکھ کر خود سوچ لیتے کہ اللہ نے ان کے لیے زوجہ بھی کس قدر پاکیزہ وطیب بنائی ہوگی) یہ (پاکیزہ لوگ) ان (تہمتوں سے کلیتاً بری ہیں جو یہ (بدزبان) لوگ کہہ رہے ہیں۔ ان کے لیے (تو) بخشائش اور عزت وبزرگی والی عطا (مقدر ہو چکی) ہے (تم ان کی شان میں زبان درازی کر کے کیوں اپنا منہ کالا اور اپنی آخرت تباہ وبرباد کرتے ہو)

فائدہ

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں پوری انسانیت کے لیے یہ قانون جاری کر دیا ہے کہ اگر

Marfat.com

مرد وعورت کے خیالات ایک جیسے ہوں تو ان کو آپس میں جوڑ دیا جائے۔ خاندانی نظام کی مصلحت اور بہتری کے لیے اسلام کی مقرر کردہ بنیادوں کو سامنے رکھا جائے کیونکہ اگر مرد وعورت کے مزاج میں فرق ہو...... ان کے خیالات میں تضاد ہو...... رجحانات میں عدم موافقت پائی جائے...... اخلاقیات میں یکسانیت نہ ہو تو زوجین ایک دوسرے پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث ان کی زندگی تباہی وبربادی کے دہانے پر پہنچ جاتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"روحیں اکٹھے کیے گئے لشکر ہیں، جس نے ایک دوسرے کو پہچان لیا ان میں الفت پیدا ہو گئی اور جنہوں نے پہچاننے سے انکار کر لیا ان میں اختلاف ہو گیا۔" (صحیح البخاری، الرقم: ۳۳۳۶، صحیح مسلم، الرقم: ۲۶۳۸)

(۲) والدین کی اہم ذمہ داری

والدین کی یہ اہم ترین ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی تعلیم وتربیت کریں پھر اس کے لیے نیک، پرہیزگار، دیندار شوہر کو منتخب کریں کیونکہ وہ صالح ومتقی ہوگا تو اللہ عزوجل کے بیان کردہ اس فرمان پر عمل کرنے والا ہوگا۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○ (پ:۴، النساء:۱۹)

اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کرو، پھر اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے۔

اگر والدین اپنی بیٹی کے لیے نامناسب شریک حیات کو منتخب کریں گے تو یہ اس کی [illegible] ہوگی کیونکہ بدکردار شوہر کا نقصان بیوی ہی برداشت کرتی ہے۔

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
''نکاح غلامی ہے، ذرا دیکھ لو کہ اپنی بیٹی کس کے ہاتھ تھما رہے ہو؟''

(احیاء العلوم:۲/۶۶)

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''عورتوں کی بھلائی چاہو! یہ تمہاری اسیر ہیں۔''

(مسند احمد:۵/۷۶، سنن ابن ماجہ، الرقم:۱۸۵۱)

(۳) دین میں یکسانیت

لڑکی کے لیے شوہر کو منتخب کرتے وقت سب سے زیادہ دین میں یکسانیت کا خیال رکھا جائے اسلام میں حسب ونسب اور مال و دولت کی کوئی وقعت نہیں بلکہ دین کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے جس رشتے کی بنیاد رکھی جائے وہ مضبوط اور مستحکم رشتہ ہوتا ہے۔ اگر دین میں برابری کو سرفہرست رکھا جائے تو دیگر معنوی اور مادی برابریوں اور قابلیتوں کی تلاش میں دین رکاوٹ نہیں بنتا لیکن اگر دین میں یکسانیت کو پس پشت ڈال دیا جائے تو محض دنیاوی اور مادی قابلیتیں دین کا متبادل نہیں بن سکتیں۔ اس لیے سب سے پہلے دین کو دیکھا جائے تاکہ حقیقی اور ابدی خوشیوں کی راہ میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بن سکے۔

(۴) دنیاوی مال و دولت پر نظر نہ رکھی جائے

بہترین شوہر کو منتخب کرتے وقت دنیاوی مال و دولت پر نظر نہ رکھی جائے کیونکہ کفو کے لیے مالدار ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس لیے دیندار، بااخلاق اور نکاح پر قدرت رکھنے والے مرد کو ترجیح دی جائے۔ اور پھر یہ اللہ کریم کا وعدہ ہے کہ وہ غریب شوہروں کو دولت سے نواز کر انہیں بے نیاز کر سکتا ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر سچ کہنے والا کوئی نہیں ہو سکتا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش

Marfat.com

رضی اللہ عنہا کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا۔ حضرت ابوحذیفہ نے ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کی شادی حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے کرائی جبکہ اس وقت سالم ایک انصاری خاتون کے غلام تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا۔

(۵) نیک عورت کے لیے نیک مرد کا انتخاب

اگر عورت نیک اور پرہیزگار ہو تو اس کے لیے نیک اور پرہیزگار شوہر کا ہی انتخاب کیا جائے۔ کیونکہ اگر نیک عورت کی شادی بد باطن اور خبیث شخص سے ہو جائے تو وہ بہت جلد اس کی خباثت سے تنگ آ جائے گی اور وہ مرد بھی عورت کی پرہیزگاری اور نیک نیتی سے گھٹن محسوس کرے گا اور اس کو برداشت نہ کر سکے گا جس کے باعث وہ عورت کی زندگی تباہ برباد کر دے گا۔ لیکن اگر نیک عورت کے لیے نیک شوہر کو منتخب کیا جائے تو ان کی زندگی میں موجود یکسانیت کے باعث وہ خوشگوار اور کامیاب زندگی گزاریں گے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تمہارے پاس ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کا رشتہ منظور کر لو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بہت زیادہ بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔"

(سنن ترمذی، الرقم: ۱۰۸۵، سنن ابن ماجہ، الرقم: ۱۹۶۷)

(۶) دیندار مرد کو ترجیح دینا ہی سودمند ہے

عورت کے لیے بہترین شوہر کا انتخاب کرتے ہوئے یہ دیکھ لینا چاہئے کہ وہ شخص اسلامی احکامات کی تعمیل کرنے والا ہو...... اس کے نواہی سے بچنے والا ہو...... اخلاقی بگاڑ سے بچتا ہو...... ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچتا ہو...... نیک اور پرہیزگار ہو...... اپنی بیوی سے حسن سلوک کرنے والا ہو...... اس کے ساتھ امانت کا برتاؤ کرنے والا ہو

کیونکہ ایسے دیندار مرد کو ترجیح دینا ہی دینی و دنیوی اعتبار سے سود مند ہے۔

(۷) فانی مادیت اور عارضی مراتب سے پرہیز کریں

اسلام میں دنیاوی اعلیٰ منصب داری...... مالداری...... فانی مادیت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ عارضی مراتب کسی کام کے نہیں ہیں۔ نکاح کا عہد کوئی سودے بازی نہیں ہے نہ ہی عورت صرف خرید و فروخت کے سامان جتنی قدر رکھتی ہے اس لیے اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی کرتے وقت محض اعلیٰ منصب اور دنیاوی و فانی مادیت کا لالچ کرے اور صرف مال دولت کی خاطر اپنی بیٹی کو ذلت و پستی کے گڑھے میں پھینک دے۔ خوش بخت عورت وہ ہوتی ہے جس کے لیے ایسے شخص کا انتخاب کیا جائے جو اعلیٰ اور عظیم صفات کا حامل ہو۔

(۸) دین میں افراط و تفریط کا شکار نہ ہو

ایسا شخص جو دین میں افراط و تفریط کا شکار ہو، رضائے الٰہی چاہنے کی بجائے انتہا پسندی کا طالب ہو جائے۔ اپنے فرائض سے کوتاہی کرتے ہوئے ہر وقت اندھی تقلید کا شکار ہو۔ ایسا شخص کبھی بھی عورت کے لیے راحت و سکون کا باعث نہیں ہو سکتا۔ اس لیے میانہ روی برتنے والے شخص کو منتخب کیا جائے۔ جو رضائے الٰہی کے لیے تگ و دو کرنے والا ہو اور وہ بیوی کی راحت اور روزی کے حصول میں کوتاہی کرنے والا نہ ہو۔

(۹) عورت کی رائے کا خیال رکھا جائے

عروت خواہ کنواری ہو یا غیر کنواری، اس کا ولی اس کو ایسے شخص سے شادی کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا جس کو یہ ناپسند کرتی ہو۔ عورت کی زندگی کے اہم ترین معاملے میں اس کی ذاتی ترجیحات بھی قابل اعتبار اور لائق شمار ہیں۔ اسلام نے عورت سے رائے لینے اور اس پر عمل کرنے کی شرائط عائد کی ہیں۔ کیونکہ ازدواجی زندگی جبر و اکراہ سے قائم نہیں کی جا سکتی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رنڈوی اپنے متعلق اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' (صحیح مسلم، الرقم:۱۴۲۱)

(۱۰) صالحہ عورت کا نیک مرد کو نکاح کی دعوت دینا

ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کی ایک بیٹی بھی وہاں تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے آپ کو نکاح کے لیے پیش کیا۔ حضرت انس کی بیٹی کہنے لگی: ہائے کتنی بے حیا اور فحش گو ہے! تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے کہا:

''وہ تجھ سے بہتر ہے، اس نے نبی کی خواہش کی اور اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا۔'' (صحیح بخاری، الرقم:۵۱۲۰)

گویا اگر کوئی مرد نیک، پرہیزگار، امانتدار اور دیندار ہو تو عورت ایسے صالح اور نیک مرد کو نکاح کی دعوت دے سکتی ہے۔ اور اگر وہ رضائے الٰہی کی خاطر حسن نیت کے ساتھ ایسا کرے گی تو چاہے اس کی درخواست قبول نہ ہو وہ ثواب کی حقدار ضرور ٹھہرے گی۔ لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا کوئی ولی یا وکیل موجود نہ ہو اور اگر ولی یا وکیل موجود ہو تو وہ اس کے پیغام اور اس کی خواہش کا اظہار کرے۔

(۱۱) نمازی مرد کو ترجیح

ارکان اسلام کا پابند شخص ہی حقیقی طور پر کامیاب شخص کہلاتا ہے۔ لڑکی کے لیے شوہر کا انتخاب کرتے وقت نمازی مرد کو ترجیح دی جائے کیونکہ عبادات کا تارک شخص خواہ وہ نماز و روزہ کی فرضیت کا قائل ہو یا نہ ہو ایسے شخص سے بیٹی کی شادی کرنا سراسر غلطی ہے۔ اور اگر وہ ان عبادات کا سرے سے ہی منکر ہو تو وہ بلاشبہ کافر ہے۔ ایسے شخص سے

Marfat.com

نکاح جائز ہی نہیں۔ ایسے شخص سے شادی کرنا کسی کافر سے شادی کرنے کے مترادف ہے اس لیے انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہوئے عبادات کے عامل شخص سے شادی کرنی چاہیے۔

(۱۲) بدمذہب سے شادی کی ممانعت

بدمذہب شخص جو گستاخ رسول ہو، گستاخ صحابہ اور گستاخ اولیاء ہو ایسے شخص سے شادی کرنے کی وجہ سے اولاد میں بھی بدمذہبی کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدمذہب سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

''ان (یعنی بدمذہبوں) کے ساتھ نہ نکاح کرو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ، نہ پیو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھو۔''

(کنز العمال، کتاب الفضائل: ۱۱/ ۷۶۵)

(۱۳) بدکار و بدباطن سے شادی کا نقصان

اگر والدین اپنی بیٹی کی اچھی تربیت کریں۔ اسے نیک و متقی پرہیزگار بنائیں وہ لڑکی اپنے والدین کے گھر میں تو اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کر رہی ہو تو پھر اگر ایسی لڑکی کی شادی بدکار و بدباطن سے کردی جائے جو نہ تو عزت و شرافت کا خیال رکھتا ہو اور نہ ہی اسے قرابت داری کا احساس ہو تو ایسے شخص کے ساتھ نیک عورت کے لیے زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کی دنیا و آخرت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ وہ شوہر کی فرمانبرداری کرے گی تو نماز و روزہ، تسبیحات کو چھوڑ دے گی اور طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہو جائے گی۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے ایسے شوہر کا انتخاب کریں جو نیک...... پرہیزگار...... متقی...... دیندار...... اوامر الٰہی پر عمل کرنے والا...... نواہی سے بچنے وال...... حسن معاشرت کا دلدادہ...... رضائے الٰہی کا متوالا...... اخلاقیات کا نمائندہ ہو۔

Marfat.com

(ب) رشتہ تلاش کرتے وقت دعاؤں کی ضرورت

جیون ساتھی کا انتخاب انتہائی سخت اور مشکل مرحلہ ہے۔ ایسے وقت میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے۔ عموماً لوگ دو چار جگہ پر رشتہ دیکھنے کے بعد اگر بات نہ بنے تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور انتہائی نامناسب جگہ پر بغیر سوچے سمجھے رشتہ کر دیتے ہیں۔ جس کے باعث شادی کے بعد ناخوشگوار حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لڑکی کو چاہئے کہ رشتہ تلاش کرنے کے دوران بارگاہ الٰہی میں خلوص نیت سے اچھے رشتے کے لیے دعائیں مانگتی رہے اور والدین کو چاہئے کہ خوب غور و فکر اور چھان بین کے بعد رشتہ فائنل کریں۔

رشتہ تلاش کرتے وقت دعاؤں کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ چند اہم دعائیں اور وظائف ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱) بوقت تہجد دعا مانگی جائے

رات کے آخری حصے میں اللہ کریم اپنے بندوں پر خاص طور پر نظر کرم فرماتا ہے اور یہ ندا دیتا ہے کہ اے میرے بندے مجھ سے مانگو میں عطا کرتا ہوں اور یہ وقت خاص طور پر قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو رشتے نہ ملنے کی وجہ سے پریشان ہیں وہ تہجد کے وقت کم از کم دو رکعت نفل ادا کر کے بارگاہ الٰہی میں دامن پھیلائیں اور گڑگڑا کر اپنی حاجت کے لیے دعا مانگیں۔

(۲) نماز حاجت کی ادائیگی

مکروہ اور ممنوع اوقات کے علاوہ کوئی بھی وقت مقرر کر لیں اور نماز حاجت کے لیے دو رکعت یا جتنی اللہ توفیق دے نفل پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں انتہائی عاجزی سے دعا مانگیں اور بار بار گڑگڑا کر اپنا مدعا پیش کریں۔

(۳) مقبول اوقات میں دعا کرنا

اللہ رب العزت ہر لمحہ ہر وقت اپنے بندے کی پکار کو سنتا ہے البتہ بعض اوقات ایسے

Marfat.com

ہوتے ہیں جن میں خصوصیت کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے۔ ان مقبول اوقات میں دعا کا اہتمام کرنے سے دعا کی قبولیت یقینی ہو جاتی ہے۔ چند مقبول اوقات درج ذیل ہیں۔

☆......مسافر کی دعا۔ (سفر میں)

☆......والدین کی دعا۔

☆......اذان اور تکبیر کے درمیان دعا کرنا۔

☆......فرض نماز کے بعد دعا کرنا۔

☆...... جمعہ کے دن خاص گھڑی میں دعا کرنا (یعنی عصر سے مغرب تک خاص قبولیت کا وقت ہوتا ہے)

☆......اذان کے بعد دعا مانگنا۔

☆......تلاوت کے بعد خاص طور پر ختم قرآن کے بعد دعا کرنا۔

☆......بارش برسنے کے وقت۔

(۴) اسم اعظم کے ذریعے دعا مانگی جائے

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ جس چیز کا اللہ کریم سے سوال کیا جائے اللہ عزوجل اس کو پورا فرماتا ہے۔

وہ اسم اعظم درج ذیل آیات میں ہیں۔

(i) لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ٥

(ii) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ٥

(iii) الٓمّٓ٥ اللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ٥

(۵) غائبانہ دعا کرنا

وہ لوگ جو رشتہ نہ آنے کی وجہ سے پریشان ہیں ان کو چاہئے کہ وہ دوسروں کے بہتر رشتوں کے لیے دعا کریں کیونکہ جو دوسروں کے حق میں دعا کرتا ہے وہ دعا اس کے اپنے حق میں قبول ہوتی ہے۔ انسان کو جس چیز کی خواہش ہو اور وہ اس کے لیے دعا کا

Marfat.com

طالب ہوتو وہ اسی چیز کے لیے دوسروں کے حق میں غائبانہ طور پر دعا کرے۔

(۶) نیک گمان رکھنا

ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ جیسا گمان رکھیں گے وہ ہمارے ساتھ ویسا ہی معاملہ پیش کرے گا۔اس لیے ہمیشہ نیک گمان کے ساتھ اللہ کریم سے دعا مانگنی چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ عزوجل اپنے بندے کے لیے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔اور اسے بہترین شریک حیات عطا فرمانے پر قادر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔''

(۷) آب زم زم پینا ایک مجرب نسخہ ہے

رشتہ تلاش کرتے وقت ایک مجرب نسخہ یہ ہے کہ شادی کی نیت سے آب زم زم پیا جائے۔وہ لوگ جن کے رشتے نہیں مل رہے ان کو اس نسخے سے فائدہ اٹھانا چاہئے اس کے علاوہ آب زم زم جس نیت سے بھی پیا جائے اللہ کریم وہ مراد پوری فرما دیتا ہے۔

(۸) دوران تلاش لڑکی کے لیے مخصوص دعائیں

رشتہ کی تلاش کے دوران لڑکی کو چاہئے کہ وہ اپنے لیے نیک و پرہیزگار شوہر کی دعا مانگتی رہے۔اور بارگاہ الٰہی میں مخصوص الفاظ میں درج ذیل دعائیں مانگے:

اے اللہ! میرے لیے ایسے نیک شوہر کو منتخب فرما جو قرآن وسنت کے احکام پر عمل کرنے والا اور عشق الٰہی عزوجل اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والا ہو...... نیک بیوی کا قدردان ہو...... دین کے معاملے میں میرا معاون اور مددگار رہو...... نرم دل ہو...... حسن معاشرت کا حامل ہو اور نیک اولاد اس کے مقدر میں ہو...... حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا ہو...... میرے لیے باعث تسکین اور باعث راحت ہو۔

Marfat.com

(۹) شادی کے لیے مجرب وظائف

i- بہترین رشتہ تلاش کرتے ہوئے اکیس دن تک تین سو تیرہ دفعہ یہ پڑھیں:

وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ○

ii- روزانہ ایک مرتبہ سورہ مریم پڑھ لیا کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ چالیس دن تک یہ عمل کریں۔ رشتہ نہ ہونے کی صورت میں دوسرا چلہ یا ابھی کام نہ ہوا ہو تیسرا چلہ شروع کر دیں۔ انشاء اللہ مناسب اور بہترین رشتہ مل جائے گا۔

(ج) لڑکی کی شادی میں تاخیر کی وجوہات

دین اسلام میں یہ طے شدہ قانون ہے اور والدین یا سرپرست کا بھاری ذمہ ہے کہ جب لڑکی سن بلوغت کو پہنچ جائے تو بلا تاخیر اس کی شادی کر دی جائے لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان کے غلط تصرفات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اسلامی طور طریقوں سے دوری کے باعث اس اہم فریضے کی راہ میں بے شمار رکاوٹیں کھڑی ہو گئی ہیں۔ موجودہ دور میں لڑکی کی شادی میں تاخیر کی چند وجوہات درج ذیل ہیں۔

(۱) رشتہ لے کر رشتہ دینے کا رواج

بعض علاقوں میں ایک رشتے کے بدلے میں دوسرا رشتہ کرنے کا رواج ہے۔ اس رسم کو وٹہ سٹہ کہتے ہیں۔ یعنی اپنی بہن یا بیٹی کا رشتہ دے کر دوسرے کی بہن یا بیٹی کا رشتہ لینا۔ اس رسم کے تحت طے کیے گئے رشتے اگرچہ بعض اوقات دیرپا اور مضبوط ہوتے ہیں لیکن اگر مشروط رشتہ طے کر لیا جائے کہ اگر ایک رشتہ ختم ہوا تو دوسرا بھی ختم ہو جائے گا تو پھر اس رشتے سے سراسر نقصان ہوتا ہے۔

عموماً ایسا ہوتا ہے کہ لڑکی یا لڑکے میں سے کوئی ایک چھوٹا ہوتا ہے تو اس کے بڑے ہونے کا انتظار کرتے ہوئے دوسرے کی شادی میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اور پھر بے شمار غلط فہمیاں پیدا ہونے لگتی ہیں جس سے رشتے مضبوط ہونے کی بجائے کمزور ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

(۲)ذات پات پہ اڑ جانا

لڑکی کی شادی میں تاخیر کی ایک بڑی وجہ ذات پات کا نظام ہے لوگ ذات پات پہ اڑ جاتے ہیں اور مناسب رشتہ ملنے کے باوجود بھی رشتہ نہیں کرتے۔

اللہ رب العزت نے قبیلہ اور برادری محض تعارف اور پہچان کے لیے بنائے ہیں جبکہ اسلام میں ذات پات کا کوئی نظام نہیں ہے۔

ارشاد الٰہی ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

(پ:۲۶، الحجرات:۱۳)

اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمہیں (بڑی بڑی) قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

(۳)حسب ونسب

کفو کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کے لیے باعث ننگ و عار ہو۔ نکاح کفو میں کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ دونوں خاندانوں میں ذہنی ہم آہنگی ہونے سے ان کے مزاج آپس میں میل کھا سکیں لیکن کفو میں نکاح نہ ملنے کی صورت میں غیر کفو میں بھی نکاح کیا جا سکتا ہے۔ اگر لڑکی کے اولیاء کفو سے باہر نکاح کرنے پر راضی ہوں تو شرعاً یہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ کفو میں رشتہ نہ ملنا بھی شادی میں تاخیر کا سبب ہے لیکن کفو میں رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے لڑکی کا فطری حق تلف نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) حرص ولالچ

موجودہ دور میں شادی میں تاخیر کی سب سے بڑی وجہ ہماری حرص ولالچ ہے۔ والدین زیادہ سے زیادہ مال ودولت اور بلند معیار انتخاب کی تلاش میں لڑکی کو گھر بٹھا دیتے ہیں۔لڑکی کی شادی میں تاخیر حرص ولالچ کی خودساختہ بنائی گئی لڑیاں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(i) اچھی سے اچھی بری کا مطالبہ

جب لڑکی کے والدین اچھی سے اچھی بری کا مطالبہ پیش کردیتے ہیں تو دلوں میں محبت بڑھنے کی بجائے وقت سے پہلے ہی نفرتیں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔آرائش و زیبائش کی چند ضرورتوں کے بدلے زندگی خوشگوار بنانے کی بجائے بدمزہ کردیتی جاتی ہے۔اچھا اور مناسب رشتہ ملنے کے باوجود بھی لڑکی کی شادی میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(ii) شرعی حق مہر سے واقف نہ ہونا

مہر کی شرعی مقدار سے عدم واقفیت کے باعث بہترین رشتہ ملنے پر بھی شادی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کردی جاتی ہیں۔بعض علاقوں میں مہر کی خطیر رقم مقرر کردی جاتی ہے جو شوہر کی حیثیت سے زیادہ ہوتی ہے۔بعض علاقوں میں انتہائی معمولی رقم مقرر کردی جاتی ہے گویا عورت کی حق تلفی کا اندیشہ اُمڈ آتا ہے۔اسلامی تعلیمات سے عدم واقفیت کے باعث شرعی حق مہر مقرر کرنے کا رجحان نہیں پایا جاتا جس کے باعث شادی میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(iii) اعلیٰ عہدے کی خواہش

لڑکی کے والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ لڑکا اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو اور اعلیٰ عہدے پر بھی فائز ہو اس طرح کے ذہنی اور خودساختہ معیارات پاکیزہ اور نیک وصالح رشتے ملنے کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں جس کی وجہ سے شادی میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(iv) عمر میں تفاوت

جب لڑکی کے لیے مناسب رشتہ تلاش کرتے کرتے اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے تو لوگ یہ کہہ کر رشتہ پسند نہیں کرتے کہ لڑکی کی عمر زیادہ ہے پھر مزید وقت گزرنے پر لوگ عمر میں فرق کی وجہ سے شادی میں تاخیر کر دیتے ہیں جبکہ اسلام میں ایسا کوئی رجحان نہیں ہے۔

(v) خواتین کا نوکری کرنا

موجودہ دور میں عورتیں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ملازمت بھی اختیار کرتی ہیں۔ اور ضروریات زندگی کے ہر شعبے میں قدم بڑھانا خواتین کا شیوۂ عام بن چکا ہے۔ لیکن یہی ملازمت عورتوں کی شادی میں تاخیر کا سبب بنتی ہے۔ ملازمت پیشہ خواتین اپنی آزاد خیالی کے سبب شادی جلدی کرنے پر آمادہ نہیں ہوتیں۔

(vi) ستارے ملانے کی رسم

رشتہ طے کرتے وقت بعض علاقوں میں ستارے ملانے کی رسم بھی پائی جاتی ہے۔ بچوں کے ستارے ملانے کے لیے مخصوص عاملوں کے پاس جایا جاتا ہے اگر بچوں کے ستارے آپس میں نہ ملیں تو رشتہ کرنے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ نکاح اور تقدیر کے ساتھ ستاروں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

حدیث شریف میں ہے:

"حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اللہ عزوجل کا ارشاد ہے) اور بلاشبہ ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے مزین فرمایا۔ یہ ستارے تین فائدے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں: آسمان کی زینت کے لیے اور شیطانوں کو سنگسار کرنے کے لیے اور علامتیں ہیں جن سے راستہ جانا جاتا ہے جس نے ان کے علاوہ اور کوئی تاویل کی اس نے غلطی کی اور علم سے اپنا حصہ ضائع کر دیا اور اس کا تلف کیا جس کا اسے علم نہیں۔" (صحیح بخاری: ۴/۱۰۷)

درس ہدایت

درج بالا تمام خرافات اور خود ساختہ ذہنی معیارات لڑکی کی شادی میں تاخیر کا سبب بنتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کر کے والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹیوں کے بہتر مستقبل کا فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کریں اور ان کا فطری حق تلف کرنے کی بجائے وقت پر اپنے اس فریضے سے سبکدوش ہو جائیں۔ خاندانی عزت وشرافت اور دین میں یکسانیت کو ترجیح دیں اور اپنی بیٹیوں کے گھر کے آنگن کو خوشیوں سے بھر دیں۔

(د) انتخاب زوج کے لیے مشورے کی ضرورت

قرآن کریم میں مشورے کا حکم

اللہ کریم قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ۝ (پ:۴، آل عمران:۱۵۹)

اور (اہم) کاموں میں ان سے مشورہ کیا کریں، پھر جب آپ پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کیا کریں، بے شک اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

تشریح

سرکار دوعالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فہم وفراست میں سب سے بڑھ کر ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ کرنے کا حکم دیا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مشورہ لیا کریں۔ یہ حکم امت کی تعلیم کے لیے دیا گیا ہے۔

حدیث رسول میں مشورے کا حکم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا سَعِدَ اَحَدٌ بِرَاْیِهٖ وَمَا شَقِیَ عَنْ مَشْوَرَةٍ

"اپنی انفرادی رائے سے کوئی کامیاب نہیں ہوا اور مشورے کے بعد کوئی ناکام نہیں ہوا۔" (الجامع الصغیر:۳/۳۱)

مشاورت کے فضائل

(i) مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس سے کسی بات کا مشورہ طلب کیا گیا ہو وہ اس بات کا امین ہے۔"

(سنن ابوداؤد، الرقم:۵۱۲۸، سنن ترمذی، الرقم:۲۸۲۲، سنن ابن ماجہ، الرقم:۳۷۴۵، مسند احمد:۵/۲۷۴)

(ii) مدد الٰہی نصیب ہوتی ہے

سرکار دو جہاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو یہ نصیحت فرمائی۔

اِسْتَشِرْ فَإِنَّ الْمُسْتَشِيرَ مُعَانٍ وَالْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

مشورہ لیا کرو کیونکہ مشورہ لینے والے کی (من جانب اللہ) مدد کی جاتی ہے اور جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

(جامع الاحادیث:۹/۲۰۵، الرقم:۸۸۴)

(iii) مشورہ رحمت الٰہی ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشورہ سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مشورہ میری امت کے لیے رحمت بنا دیا ہے۔"

(روح المعانی:۴/۱۰۷)

(iv) جن کاموں میں مشاورت جائز نہیں

شریعت میں جن امور کے بارے میں حکم آ چکا ہے ان میں مشورہ کرنا جائز نہیں

Marfat.com

ہے۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے احکام شریعت میں واضح طور پر بیان ہو چکے ہیں۔

اللہ کریم نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ (پ:۲۲، الاحزاب:۳۶)

اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرما دیں تو ان کے لیے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو۔

اسی طرح راز و نیاز کی خبروں میں مشورہ نہ کیا جائے بلکہ یہ کسی کو بتانے کی چیز ہی نہیں اس لیے ظاہر ہی نہ کریں۔

(۷) مشاورت کے لیے موزوں افراد

مشاورت کے لیے موزوں افراد کا انتخاب کیا جائے وہ افراد جو اچھی واقفیت رکھتے ہوں اور تجربہ کار بھی ہوں۔ شادی کرتے وقت خاندان کے بزرگ حضرات سے مشورہ کرنا چاہیے کہ ان کے تجربات زیادہ ہوتے ہیں اسی طرح بہن بھائی، عزیز و اقارب اور اچھے تعلقات والوں سے بھی مشورہ کیا جا سکتا ہے۔

مشاورت کے لیے جو افراد موزوں ہوتے ہیں ان میں درج ذیل صفات موجود ہوتی ہیں۔

☆ ......عاقل و بالغ ہو۔

☆ ......سمجھدار ہو۔

☆ ......صالح ہو۔

☆ ......رازدار ہو۔

☆ ......دین دار ہو۔

Marfat.com

مشاورت کی اہمیت

(i) اللہ کریم کا فرشتوں سے مشورہ کرنا

اللہ کریم نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمانا تھا تو فرشتوں سے مشورہ فرمایا:

اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ (پ:۱، البقرہ:۳۰)

میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

فائدہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے مشورہ کیا جس کا مقصد بندوں کو تعلیم دینا تھا کہ جب اللہ کریم علیم وخبیر رب اپنے کام میں مشورہ کر رہا ہے تو تم بھی اپنے کاموں میں مشورہ کیا کرو۔

قابل توجہ بات

اللہ تعالیٰ نے مشورہ کرنے کے لیے محض اپنے ارادے کا اظہار فرمایا تھا، اطلاع دی تھی اس لیے فرشتوں نے یہ سن کر اپنی رائے دینے کی جرأت کی اور عرض کیا کہ کیا ایسے کو اپنا نائب بنائیں گے جو زمین میں فساد برپا کرے گا اور خون ریزی کرے گا؟

پھر فرشتوں نے اپنی رائے پیش کی کہ ہم تیری تسبیح وتقدیس کرتے ہیں ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ خلافت الٰہیہ ہمیں ملے اگرچہ ان کی رائے قبول نہ ہو سکی اور اللہ رب العزت نے فرمایا:

اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ (پ:۱، البقرہ:۳۰)

میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

(ii) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب سے مشورہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دینی اور دنیاوی امور میں اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے

Marfat.com

تھے۔ دینی امور کی مثال یہ ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کے بعد اذان کا طریقہ مقرر فرمایا اور دنیاوی امور کی مثال یہ ہے کہ آپ نے جنگ بدر میں قیدیوں کے متعلق اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ آیا ان کو قتل کر دیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور جنگ احد میں مشورہ کیا کہ شہر کے اندر رہ کر کفار سے مقابلہ کیا جائے یا شہر سے باہر نکل کر ان کا مقابلہ کیا جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جب منافقین نے تہمت لگائی تو آپ نے ان کے متعلق اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ البتہ احکام شرعیہ میں آپ کسی سے مشورہ نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق آپ جس چیز کو چاہتے فرض یا واجب یا حرام یا مکروہ قرار دیتے۔ (تبیان القرآن: ۱۰/۶۱۸)

مشاورت کی برکات

لڑکی کے والدین کو چاہیے کہ جب مناسب رشتہ مل جائے تو گھر کے دیگر افراد اور بزرگ حضرات کے ساتھ بیٹھ کر معاملات پر غور و فکر کیا جائے اور باہمی مشورہ کے تحت کوئی کام کیا جائے۔ مشاورت کی بے شمار برکات ہیں چند ایک برکات درج ذیل ہیں۔

(i) اہل خانہ کی رضامندی

جب گھر میں موجود دیگر افراد سے کام میں مشورہ لیا جاتا ہے تو ان میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتی ہے مثلاً بہن بھائیوں کے دل میں ایک دوسرے کے لیے محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں بالخصوص جب شادی شدہ بڑے بیٹے سے ماں باپ اس کے چھوٹے بہن بھائی کے لیے مشورہ لیتے ہیں تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ والدین کی نظر میں اس کا کوئی مقام ہے۔ اسی طرح جب تمام اہل خانہ کی رضامندی کے تحت کوئی فیصلہ کیا جاتا ہے تو پھر اس کی کامیابی کے آثار بھی زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔

(ii) اطمینان قلب کا حصول

جب گھر کے بزرگوں کو مشورہ میں شامل کیا جاتا ہے تو وہ اپنی زندگی کے تجربات

Marfat.com

مدنظر رکھتے ہوئے مشورہ دیتے ہیں جس کے تحت اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ اور بزرگ حضرات کے دل بھی یہ سوچ کر مطمئن ہوتے ہیں کہ ان کی اولاد اپنے کاموں میں ان کو اہمیت دیتی ہے اور ان کو گھر کے افراد سمجھتی ہے۔

(iii) پچھتاوے سے بچنا

جب فیصلہ اجتماعیت پر مبنی ہو تو پھر پچھتاوے کا چانس بالکل نہیں رہتا کیونکہ ہر کسی کی رائے اس میں شامل ہوتی ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر فلاں سے مشورہ کیا ہوتا تو شاید بہتر ہوتا۔ اس لیے مشاورت کے تحت کیے جانے والے فیصلے مضبوط اور دیرپا ہوتے ہیں۔

مشاورت سے مستغنی کبھی نیک بخت نہیں ہوتا

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جو بندہ مشورہ لے وہ کبھی بد بخت نہیں ہوتا اور جو بندہ خود رائے ہو اور دوسروں کے مشوروں سے مستغنی ہو وہ کبھی نیک بخت نہیں ہوتا۔ (تبیان القرآن:۲/۴۳۰)

مشورہ کی دعا

مشورہ کی دعا درج ذیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

اے اللہ! میرے دل میں وہ بات ڈال دے جس میں میرے لیے بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے میری حفاظت فرما۔ (جامع ترمذی:۲/۱۸۶)

Marfat.com

(ہ) رشتہ کے سلسلے میں اللہ کریم سے مشاورت

(i) استخارے کا مقصد

استخارہ ایک دعا ہے جس کا مقصد اعانت علی الخیر طلب کرنا ہے۔ بندہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے کہ میں جو کام بھی کروں اس میں بھلائی ہو اور جس کام میں بھلائی نہ ہو وہ کام مجھ سے نہ ہو۔

(ii) استخارے کے بارے میں نظریہ رسول

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح ہمیں قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

(مسند امام احمد: ۳/۳۴۴)

(iii) خیر و بھلائی طلب کرنا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب کرنا انسان کی سعادت مندی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا بھی انسان کی سعادت مندی ہے اور اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب نہ کرنا انسان کی بدبختی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی نہ ہونا (ناراض ہونا) انسان کی بدبختی ہے۔'' (مسند امام احمد: ۱/۱۶۸)

(iv) استخارہ کرتے وقت ملحوظ خاطر رکھنے کی باتیں

استخارہ کرتے وقت درج ذیل باتیں ملحوظ خاطر رکھنی چاہئیں۔

☆...... استخارہ نفلی نماز مثلاً تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد یا کسی بھی نفل نماز کے بعد کیا جاتا

Marfat.com

ہے نہ کہ فرض نماز کے بعد۔

☆......استخارہ کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔

☆......استخارہ کی دعا نماز کے بعد کی جاتی ہے نماز میں نہیں۔

☆......اس یقین کے ساتھ استخارہ کریں کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے میں بہتر فیصلہ کرے گا۔

☆......دعا میں کثرت مستحب ہے اور استخارہ بھی دعا ہے اس لیے اس میں تکرار جائز ہے۔

☆......استخارہ کے بعد خواب میں کچھ نظر آئے یہ ضروری نہیں ہے بلکہ دل ایک بات پر مطمئن ہو جائے یا کوئی فیصلہ خواب میں دیکھ لے، یا اس کی حاجت پوری ہو جائے یا حاجت پوری نہ ہو یہی استخارہ ہے۔ خواب کا نظر آنا ضروری نہیں ہے۔

☆......استخارہ کرنے کی صورت میں حاجت پوری نہ ہونے پر اللہ تعالیٰ پر ناراض نہ ہوا جائے کہ انسان انجام کار کا انتظار نہیں کرتا ہو سکتا ہے کہ یہ اس کے لیے بہتر ہو۔

(۷) استخارہ کے بارے میں اہم گزارشات

صحابی کو شادی کی غرض سے استخارہ کرنے کا حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابوایوب) سے فرمایا: تم خطبۂ نکاح کو چھپاؤ، پھر اچھی طرح وضو کرو اور جتنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نماز لکھی ہے اتنی نماز پڑھو، پھر تم اپنے پروردگار کی حمد وثناء کرو اور اس کی بزرگی بیان کرو، پھر یوں دعا مانگو: اے اللہ! تو قادر ہے میں قادر نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو پوشیدہ امور کو خوب جانتا ہے۔ اگر تیرے علم میں فلاں عورت (اس عورت کا نام لے کر کہو) میرے لیے میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت میں بہتر ہے (تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے) اور اگر اس عورت کے علاوہ کوئی اور عورت اس سے زیادہ میرے لیے میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت

Marfat.com

میں بہتر ہو تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے۔ (مسند احمد بن حنبل (اردو): ۲/۶۷)

استخارہ کا بہترین وقت

جب انسان خالی الذہن ہو اور دل کسی ایک کام کی طرف مائل نہ ہو رہا ہو تو اس وقت استخارہ کیا جائے تا کہ دل کسی ایک کام کی طرف مائل ہو جائے۔ کسی کام کا پختہ ارادہ کرنے سے پہلے استخارہ کرنا چاہئے پھر جس کام کی طرف دل مطمئن ہو جائے وہ کام کر لینا چاہئے تا کہ مختلف قسم کے خیالات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بعد اس کام میں اللہ کی رحمت شامل ہو جائے۔

سات بار استخارہ کرنے کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو، پھر تم یہ غور کرو کہ تمہارا دل کس طرف مائل ہوتا ہے، پس اسی میں خیر و بھلائی ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل (اردو): ۲/ ۶۸، بحوالہ جمع الجوامع، ج۹، الرقم: ۲۷۵۷)

یعنی اگر ایک مرتبہ استخارہ کرنے سے صحیح رہنمائی نہ ہو تو دوسری رات یہ عمل کریں۔ دوسری رات بھی نہ ہو تو جب تک صحیح صورت حال معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک مسلسل سات مرتبہ یہ عمل جاری رکھیں۔

کن امور میں استخارہ مشروع نہیں

جن افعال کی اچھائی یا برائی دلائل شرعیہ سے متعین ہو ان میں استخارہ مشروع نہیں۔ نیز استخارہ ایسے معاملہ میں ہوتا ہے جس میں دونوں جانب اباحت میں برابری ہو۔ جس میں عادتاً، شرعاً یا یقیناً نفع ونقصان دونوں کا احتمال ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص کھانے پینے یا چوری کرنے کے لیے استخارہ کرنے لگ جائے تو یہ مشروع نہیں۔

Marfat.com

استخارہ کرنے کی وجوہات

جب کسی نے جائز کام کرنے کا ارادہ کیا ہو مثلاً بچے، بچی کا رشتہ کرنا ہو...... کسی کے ساتھ شراکت پر کوئی کام شروع کرنا ہو...... کاروبار شروع کرنا ہو...... کسی جگہ سفر پر جانا ہے...... یا کوئی اور الجھن درپیش ہو اور تردد ختم نہ ہو رہا ہو کہ آیا اس کام میں بھلائی ہے یا نہیں تو وہ شخص استخارہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی صحیح رہنمائی ہو جائے گی۔

(vi) نماز استخارہ کا مستحب طریقہ

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

نماز استخارہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ دعا کے شروع اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ o اور وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ تا يُعْلِنُوْنَ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o) کے بعد وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ پوری آیت پڑھے اور استخارہ کا عمل سات مرتبہ کرے، اگر کوئی شخص نماز استخارہ نہ پڑھ سکے تو وہ دعا سے ہی استخارہ کر لیا کرے۔ (ردالمختار: ۱/ ۵۰۷-۵۰۸)

(vii) استخارے کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ اِلَیَّ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّ مَعِیْشَتِیْ وَ عَاقِبَةُ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِّیْ فِیْ

Marfat.com

دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَ اَصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاَقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے سے تجھ سے خیر و بھلائی چاہتا ہوں تیری قدرت کے ذریعہ سے تجھ سے قدرت چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں۔ بلاشبہ تو قادر ہے، میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو پوشیدہ امور کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش، معیشت اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اسے آسان کر دے۔

پھر میرے لیے اس میں برکت عطا فرما، اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش (دنیا) اور میرے انجام کار میں میرے لیے شر ہو تو اس سے مجھے پھیر دے اور مجھ سے اس کو پھیر دے اور میرے لیے خیر و بھلائی جہاں بھی ہو مقدر کر دے۔ پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔

(صحیح بخاری، الرقم: ۶۳۸۲)

(و) نسبت طے کرنا

جب لڑکی کا رشتہ مل جائے تو استخارہ کرنے اور مکمل چھان بین کرنے کے بعد گھر کے بزرگ لوگ اکٹھے ہو کر لڑکی کو اس لڑکے کے ساتھ منسوب کر دیتے ہیں اور باقاعدہ رسم کر کے ایک دوسرے کے ساتھ اظہار مسرت کرتے ہیں۔ لڑکی کی نسبت طے کرنے کی رسم کو منگنی کا نام دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

منگنی کے پروگرام میں زائداز ضرورت رسومات

(i) اخراجات کی بھرمار

عصر حاضر میں نسبت طے کرنے کے لیے پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ظاہری نمود و نمائش اور شہرت کے حصول کے لیے مقروض ہو کر چار و ناچار رسم ادا کی جاتی ہے۔ اخراجات کی بھرمار اس حد تک ہوتی ہے محض قاضی کو بلا کر نکاح پڑھوانے کی دیر رہ جاتی ہے۔ کثیر تعداد میں لوگوں کو دعوت نامے بھجوائے جاتے ہیں۔ لڑکی کے والدین مجبوراً اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے لیے بلاوجہ اخراجات بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔

(ii) قسم قسم کے پکوان کی تیاری

لڑکی والے لڑکے والوں کی آؤ بھگت اور خاطر تواضع کے سلسلے میں قسم قسم کے پکوان تیار کرتے ہیں اور اپنی عزت رکھنے کے چکروں میں کڑی آزمائش کا سامنا کرتے ہیں۔ پھر غیر مسلموں کے طور طریقے اپناتے ہوئے کھانے کی سنتوں اور آداب کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ انتہائی ہٹ دھرمی کے ساتھ غیر شرعی طریقے سے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

(iii) کپڑے دینے کی رسم

لڑکی کے والدین کے لیے انتہائی سخت آزمائش یہ ہوتی ہے کہ وہ قرض اٹھا کر لڑکے کے گھر والوں کے لیے کپڑے خریدتے ہیں اور پھر قیمتی ملبوسات دیئے جاتے ہیں تاکہ سسرال میں ان کی بیٹی کو کوئی طعنہ نہ دے سکے۔ اسلامی تعلیمات سے دوری کی وجہ سے جاہلانہ رسومات معاشرے کے لیے ناسور بن چکی ہیں۔ ان فضول رسومات کا بائیکاٹ کرنے کے لیے شریعت کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(iv) تحائف کا لین دین

منگنی کے پروگرام میں لڑکی کو تحائف بھی دیئے جاتے ہیں اس تقریب میں آنے والے لوگ تحفے تحائف کا لین دین کرتے ہیں۔ فضول رسومات کے جھمیلوں میں پڑ کر اخراجات میں اضافہ کرتے جاتے ہیں۔

ناجائز رسومات

(i) مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی کی ممانعت

لڑکی کے اہل خانہ جب لڑکے کے گھر نسبت طے کرنے جاتے ہیں تو لڑکے کو سونے کی انگوٹھی پہناتے ہیں۔ اور شریعت کے دائرے سے باہر نکل کر خودساختہ رسومات کا آغاز کرتے ہیں۔ زیورات کا استعمال خواتین کا شعبہ ہے مگر لڑکی کے والدین اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے لیے فضول اخراجات کے چکروں میں پڑ جاتے ہیں مرد کے لیے سونا پہننا جائز نہیں ہے۔ اس لیے اس ناجائز رسم کی ادائیگی سے بچنا چاہیے۔

(ii) اختلاط مردوزن

منگنی کے پروگرام میں لڑکے اور لڑکی کے گھر والے، عزیز و اقارب اور دوست و احباب کھلے عام ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ شرعی پردے کا اہتمام نہیں ہوتا۔ مردوزن کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے۔ اس طرح کی ناجائز رسومات سے اجتناب کرتے ہوئے اسلامی طور طریقے اپنانے چاہئیں۔ غیر شرعی رسومات کی شمولیت سے رشتوں میں مضبوطی پیدا ہونے کی بجائے رکاوٹیں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

(iii) ناچ گانے اور تصویر بینی کا رجحان

منگنی کے پروگرام میں لڑکے لڑکیاں مجموعی طور پر ناچ گانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کھلے عام عزت کا جنازہ نکالا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کی تصویریں بنائی جاتی ہیں۔ بے پردگی کی انتہا ہوتی ہے۔

Marfat.com

(iv)وڈیو فلم بنانا

مردوزن کے اختلاط جیسے بیہودہ رواج کے ساتھ ساتھ وڈیو فلم بنانے کا رجحان بھی بڑھتا جارہا ہے۔غیر شرعی رسومات کے ذریعے خوشیوں کے لیے سودے بازی کی جارہی ہے۔

کسی بھی رشتے کی مضبوطی اور اس کے دیرپا ہونے کے لیے اصل گارنٹی شریعت اسلامیہ کی پیروی سے ملتی ہے۔اسلامی قوانین میں معاشرے کی خوشحالی اور خاندانی نظام کی بہتری کی ضمانت موجود ہے۔اس لیے ہمیں چاہئے کہ دین کی تعلیم حاصل کر کے اپنی زندگیوں میں اسلامی لائحہ عمل اپنائیں۔

ماں باپ کے لیے ضروری امور

(i)والدین انتہائی احتیاط سے کام لیں

غیر شرعی رسومات کے حقیقی بائیکاٹ کے لیے والدین کو سب سے پہلے قدم بڑھانا چاہئے۔اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے تمام امور انجام دینے چاہئیں۔اگر والدین ان امور میں انتہائی احتیاط سے کام لیں گے تو پھر دیگر اہل خانہ بہن بھائی،عزیزو اقارب بھی ان معاملات میں غوروفکر کریں گے۔پروگرام میں شرعی پردے کا مکمل انتظام ہونا چاہئے۔شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے جائز رسومات کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں اس لیے مردوزن کے اختلاط سے بچتے ہوئے اسلامی قوانین کی پابندی کرنی چاہئے۔

(ii)بچوں کی شادیاں شریعت کے دائرے میں رکھ کر کریں

نکاح کا مقصد گناہ سے بچنا ہوتا ہے۔اس کی ابتداء نسبت طے کرنے سے ہوتی ہے۔والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی شادیاں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کریں۔زائد از ضرورت اور ناجائز رسومات کی ادائیگی سے بچتے ہوئے

Marfat.com

شرعی قوانین کی پابندی کریں۔فضول قسم کے اخراجات کرنے کی بجائے اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے لیے بہترین منصوبہ بندی کریں۔اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت اس انداز سے کریں کہ خوشیاں ان کے قدموں میں خود بخود چلی آئیں۔

ذرا سوچئے......!

مسلمان موجودہ زمانے میں اپنے مال و دولت کو ایسی غلط قسم کی رسومات کے لیے لٹا رہے ہیں جن کا نہ دنیا میں فائدہ ہے اور نہ آخرت میں کوئی منافع ہے۔کثیر رقم خرچ کر دی جاتی ہے مگر دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہونے کی بجائے عذاب آخرت ان کے مقدر میں لکھ دیا جاتا ہے۔اگر یہی مسلمان اپنی جان و مال اور بے پناہ صلاحیتوں کو دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے خرچ کریں تو نہ صرف دنیا میں سکون ملے گا بلکہ آخرت میں بھی کامیابی وکامرانی حاصل ہوگی۔

منسوب ہونے کے بعد......لڑکی کو محتاط رہنے کی ضرورت

(i) خلوت اختیار کرنا جائز نہیں

منگنی نکاح کے پیغام کا نام ہے یا وعدۂ نکاح کا نام ہے۔اس کے لیے نکاح کی طرح احکامات نافذ نہیں ہوتے۔اس لیے لڑکی کو انتہائی محتاط رہتے ہوئے خلوت اختیار نہیں کرنی چاہئے۔منگیتر کے ساتھ انفرادی طور پر ملنا جلنا درست نہیں ہے۔منگیتر منگنی کے باوجود بھی ایک دوسرے کے لیے اجنبی اور حرام ہیں اور اجنبی کے ساتھ خلوت اختیار کرنا حرام و ناجائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ہاں کسی محرم کی موجودگی میں بیٹھ سکتا ہے۔'' (صحیح بخاری:۹/۳۳۹،صحیح مسلم:۹/۱۰۹)

(ii) منگیتر سے موبائل پر گفتگو کرنے سے پرہیز کریں

نوجوان لڑکے لڑکیوں کا موبائل پر گفتگو کرنے کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔ جس کے نتائج خطرناک حد تک سامنے آئے ہیں۔ محض مجبوری کے تحت ضرورت کے وقت اگر عورت کو مرد سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو عورت کا لہجہ اتنا نرم نہیں ہونا چاہئے کہ مرد کے دل میں وسوسے پیدا ہوں اور وہ دوبارہ بات کرنے کی خواہش ظاہر کرے۔

(حقیقت احوال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے مگر) ظاہر یہ ہے کہ عورت کا کسی مرد سے ٹیلی فون کے ذریعے ضروری بات کرنا جائز ہے کیونکہ اس سے روکنے پر کوئی صریح دلیل نہیں ہے۔ لیکن عورت کے لیے ضروری ہے کہ مرد سے بات کرتے ہوئے (گفتگو میں) نرمی اختیار نہ کرے اور نہ ہی اچھی بات کے علاوہ کوئی اور گفتگو کرے۔ اور اس کا مرد کے ساتھ کلام صرف اتنا ہو جتنا کہ کسی ضرورت کے وقت شرعاً ہو سکتا ہے۔

(جامع احکام:۴/۳۶۷)

سبق

منگنی ہونے کے باوجود بھی لڑکا لڑکی ایک دوسرے کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہوتے ہیں۔ جو بغیر کسی ضرورت کے شرعاً ایک دوسرے سے گفتگو نہیں کر سکتے مگر ضرورت کے تحت اگر کوئی انتہائی مجبوری ہو تو مخصوص حد تک بات کر سکتے ہیں مثلاً کسی ناخوشگوار حادثے کی اطلاع دینے کے لیے یا ایک دوسرے کے خیالات جاننے کے لیے منگنی کے وقت چند لمحوں کے لیے گفتگو کی جا سکتی ہے۔ مگر ایسی گفتگو جس سے شوق و خواہشات جنم لیں، ایک دوسرے سے ملاقات کا رجحان بڑھے بالخصوص موجودہ صورتحال جیسے کہ پیکیجز کر کے لمبی لمبی کالز کرنا اور SMS پیکج کے تحت دیر تک بات کرنا یہ سب جائز نہیں ہے۔

ہونے والے شوہر کو دیکھنے کی اجازت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منگیتر کو دیکھنے کے بارے میں فرمایا:

Marfat.com

''اس عورت کو دیکھ لو! تم دونوں کے درمیان محبت قائم رکھنے کے لیے یہ زیادہ مناسب ہوگا۔''

(سنن ترمذی، کتاب النکاح، الرقم: ۱۰۸۷، سنن نسائی، کتاب النکاح، الرقم: ۳۲۳۷)

انتہائی دلخراش صورتحال

موجودہ دور میں انتہائی دلخراش اور دردناک صورتحال یہ ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد منگیتر کو اپنی بیٹی دکھانا پسند نہیں کرتے اس کے برعکس تصویر بھیج دیتے ہیں۔ یہ تصویر اجنبی فوٹوگرافر بناتا ہے۔ اگر یہ تصویر فوٹوگرافر کے پاس رہ جائے یا کوئی اور شخص رکھ لے تو بہت بڑے فتنہ وفساد کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ طریقہ سنت نبوی کے خلاف ہے۔ اور سنت نبوی کے خلاف کیے جانے والے کسی بھی کام کا نتیجہ صحیح نہیں ہوتا۔

(ذ) نکاح سے پہلے طبی معائنہ کی ضرورت

شادی سے پہلے طبی معائنہ کروانے کے سلسلے میں اسلام اولیت کا درجہ رکھتا ہے۔ عموماً لوگ اس طرح کی طبی جانچ سے لاپرواہی برتتے ہیں پھر آگے چل کر ان کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے بڑی دشواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ لڑکی اگر شادی سے پہلے طبی معائنہ کروالے تو اسے اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ نقص اور کوتاہی کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی بیماری درپیش ہو تو اس کا بروقت علاج کرنے سے شادی کے بعد مسائل پیدا نہیں ہوتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بیمار (اونٹ) کو تندرست کے پاس نہ لے جاؤ۔'' (صحیح بخاری، الرقم: ۵۷۷۱)

ڈاکٹر وجیہ زین العابدین نے اپنے رسالہ ''اسلام اور جنسی تربیت'' میں لکھا ہے۔

حدیث پاک میں ہے۔

''نہ خود نقصان اٹھاؤ، نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ۔'' (سنن ابن ماجہ، الرقم: ۲۳۴۰-۲۳۴۱)

جنسی طبی جانچ کروانے کی بنیادی وجہ

لڑکی کے لیے جنسی طبی جانچ کروانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے اپنے اعضاء تناسل چیک کروائے تاکہ پتہ چل سکے کہ لڑکی کا پردہ بکارت سلامت ہے یا نہیں۔ نرم ہے یا سخت ہے اور یہ بہت نازک ہے یا مضبوط ہے تاکہ شب زفاف کے بعد لڑکا اس پر کوئی الزام تراشی نہ کر سکے کہ میں نے خون نہیں دیکھا یا کوئی اور بات وغیرہ۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہو سکے کہ کیا لڑکی کے بظر یعنی شرمگاہ کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹا سا دانہ جو شہوت کے وقت ابھر جاتا ہے کیا وہ سوجا ہوا تو نہیں یا اس میں کوئی رکاوٹ تو نہیں کیونکہ ان تمام چیزوں کا علاج ممکن ہے۔

باب نمبر 2:

یوم شادی اور رسومات

(الف) وہ دن...... جس کا انتظار تھا

لڑکی کی زندگی میں وہ دن انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے جس دن اس کی شادی کے لیے دن مقرر کیا جاتا ہے۔ اس دن لڑکے والے لڑکی کے گھر آتے ہیں اور گھر کے بزرگ اور معزز حضرات باہمی مشورے سے شادی کے لیے مناسب دن مقرر کر لیتے ہیں۔

(i) لڑکی کی رائے کی اہمیت

شادی کے لیے عورت کی رضا مندی ایک لازمی جزو ہے کیونکہ عورت نے اپنی پوری زندگی اس مرد کے ساتھ گزارنی ہوتی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دل سے اس رشتے کو قبول کرے اسی طرح دن مقرر کرتے وقت بھی عورت سے رائے لینی چاہئے۔

(ii) لڑکی سے رائے لینے کا مناسب طریقہ

شادی کے لیے دن مقرر کرتے وقت لڑکی سے رائے لینے کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ گھر کی عورتیں لڑکی سے اس کی ماہواری کی تاریخ پوچھیں اور پھر اپنے محرم حضرات سے مشورہ کر کے لڑکی کی پاکیزگی کے دنوں میں شادی کی تاریخ مقرر کریں۔

(iii) لڑکی کی رائے لینے کی وجہ

مرد و عورت کے لیے ان کی زندگی کے آغاز کی پہلی رات بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ شب زفاف میں ہی اپنے شوہر کی قربت حاصل کر کے اس کے لیے تسکین کا باعث بنے۔ اگر عورت کی پہلی رات میں ہی حیض کی

Marfat.com

حالت میں ہو تو شب زفاف میں بدمزگی محسوس ہوگی کیونکہ حیض کی حالت میں مرد عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قائم نہیں کرتا اس لیے عورت سے رائے لے کر اس کی پاکیزگی کے دن معلوم کر لینے چاہئیں۔

(iv) اضافی بوجھ کی رسم

ہمارے معاشرے میں ایک انتہائی قبیح رسم پائی جاتی ہے کہ جب لڑکے والے لڑکی کے گھر دن کا تعین کرنے جاتے ہیں تو لڑکی کے والدین پر ایک اضافی بوجھ یہ ہوتا ہے کہ لڑکے کے گھر سے جتنے افراد آتے ہیں ان سب کو کپڑے دیتے ہیں۔ پہلے ہی لڑکی کے والدین جہیز کی تیاری میں کمر توڑ چکے ہوتے ہیں۔ پھر جب لڑکے کے گھر والوں کو کپڑے دینے ہوتے ہیں تو انتہائی قیمتی کپڑوں کا انتخاب کیا جاتا ہے تاکہ سسرال میں بیٹی کو کوئی طعنہ نہ دے۔ ایسی رسم کی شرعی حیثیت کوئی نہیں ہے۔

(ب) شادی کی ابتدائی رسومات اور ان کی تقسیم

ہر ملک اور ہر قوم میں رواج اور طور طریقے الگ الگ ہوتے ہیں۔ ہر خاندان اور ہر قبیلے میں مختلف قسم کی رسومات اپنائی جاتی ہیں۔ یہ رسومات عرفاً مشہور ہوتی ہیں ان کو شرعاً واجب، سنت یا مستحب نہیں سمجھا جا سکتا۔ جب کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اس کو حرام یا ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔ مگر ایسی رسمیں جن میں ناجائز فعل کو شامل کیا جائے وہ کسی صورت بھی جائز نہیں ہو سکتیں۔ شادی کے موقع پر ابتدائی رسومات اور ان کی تقسیم درج ذیل ہے۔

فضول رسومات

(۱) شادی کارڈ تقسیم کرنا

شادی کے موقع پر شادی کارڈ تقسیم کرنا رسومات کا حصہ بن چکے ہیں۔ اب کوئی مالی میں کمزور ہو یا امیر مالدار ہو شادی کارڈ تیار کروائے جاتے ہیں اور خاص مہمانوں

Marfat.com

کو شادی کارڈ بھیج کر دعوت دی جاتی ہے۔

(ii) چراغاں کرنا

شادی کے موقع پر چراغاں کیا جاتا ہے۔ خواہ مخواہ ہزاروں روپے خرچ کر کے دور دور تک قمقموں سے جگمگاتی ہوئی آرائشی محرابیں تیار کروائی جاتی ہیں۔ یہ انتہائی فضول رسم ہے بلاوجہ کئی کئی روز تک یہ لائٹنگ جاری رہتی ہے۔

(iii) گانا باندھنا

لڑکی کو اس کے ماموں مہندی کی رسم کے بعد گانا باندھ دیتے ہیں جو وہ بارات تک باندھے رکھتی ہے۔ شرعاً اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے مگر یہ ایک فضول رسم ہے۔

ناجائز رسومات

(i) ڈھولکی اور گیت

ہمارے معاشرے میں عموماً یہ رواج ہوتا ہے کہ شادی سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے محلہ یا رشتہ کی عورتیں شادی والے گھر میں جمع ہوتی اور گاتی بجاتی ہیں۔ یہ ناجائز رسم ہے۔ ایسی محفلوں میں کنواری لڑکیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ عورتیں عشق وہجر ووصال کے گیت گاتی ہیں۔ فحش گالیوں کے گیت گائے جاتے ہیں اور ایسے بیہودہ اشعار پڑھے جاتے ہیں کہ جن سے نوجوان لڑکیوں کے دبے ہوئے جوش کو ابھارا جاتا ہے اور ان کے اخلاق وعادات کو متاثر کیا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (پ:۲۱، لقمان:۶)

اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو بیہودہ کلام خریدتے ہیں تا کہ بغیر سوجھ بوجھ کے لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں۔

Marfat.com

(ii) وڈیو اور فوٹو گرافی

وڈیو اور فوٹو گرافی اب شادی کے موقع پر باقاعدہ رسم کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ وڈیو اور فوٹو گرافی کو شادی کا لازمی جزو تصور کیا جاتا ہے۔ مایوں سے لے کر مہندی اور رخصتی اور ولیمے تک ایک ایک لمحے کو فلم میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ ہزاروں روپے اس غیر شرعی رسم پر خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ پہلے صرف لڑکے والے اس رسم کو شادی کا حصہ بناتے تھے مگر اب لڑکی کے گھر والے بھی اس قبیح رسم کو شادی کا لازمی جزو مانتے ہیں۔

شادی میں غیر شرعی رسومات کی ادائیگی سے اجتناب کرنا چاہئے اللہ کے خوف سے اور قیامت کی گرفت کے ڈر سے اپنے ناجائز شوق کو ترک کر دینا چاہئے۔ احکام الٰہی کی خلاف ورزی سے بچتے ہوئے عذاب الٰہی سے خود کو بچانا چاہئے۔

جائز رسومات

(i) قرآن خوانی / محفل ذکر و نعت کا انعقاد

مذہبی اور معزز گھرانوں میں شادی جیسے اہم فریضے کی ادائیگی کے وقت گھر میں برکت اور رحمت الٰہی کے حصول کے لیے قرآن خوانی کرائی جاتی ہے محفل ذکر و نعت کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ لڑکی کی کامیاب اور خوشگوار زندگی کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول اور اس کے شکرانے کے ساتھ اپنی خوشیوں کا آغاز کیا جاتا ہے۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے۔ ایسا کرنا جائز اور مستحب ہے۔

(ii) دلہن کو مائیوں بٹھانا

دلہن کو مایوں بٹھانا ایک معاشرتی رسم ہے۔ اگر اس میں خلاف شرع باتیں شامل نہ ہوں تو یہ رسم جائز ہے۔ مثلاً بے پردگی، گانا بجانا، مرد و زن کا اختلاط وغیرہ ہو تو ان کے سبب یہ حرام ہو گی۔

Marfat.com

زرد کپڑے پہننا

مائیوں کی رسم کی ادائیگی کے لیے لڑکی کو زرد کپڑے پہنا کر ابٹن لگا کر شادی سے کچھ دن پہلے گھر بٹھا دیا جاتا ہے اب اس کا گھر سے نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ اس گوشہ نشینی کو مائیوں بٹھانا کہتے ہیں۔

مفتی احمد یار خان رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

دلہن کو خوشبو یعنی ابٹن ملا جائے تو کوئی حرج نہیں کہ یہ ابٹن ایک طرح کی خوشبو ہے اور خوشبو استعمال کرنا صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثابت ہے۔ لیکن ان کاموں کے ساتھ حرام رسمیں گانا بجانا، عورتوں مردوں کا خلط ملط ہونا بیہودہ مذاق سب بند کر دیئے جائیں۔ (اسلامی زندگی، ص:۲۶)

نامحرم کو ابٹن ملنا کیسا؟

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: ابٹن ملنا جائز ہے اور کسی خوشی پر گڑ کی تقسیم اسراف نہیں اور دولہا کی عمر نو دس سال کی ہو تو اجنبی عورتوں کا اس کے بدن میں ابٹن ملنا بھی گناہ و ممنوع نہیں۔ ہاں بالغ کے بدن میں نامحرم عورتوں کا ملنا ناجائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی یہ حرام اور سخت حرام ہے۔ اور عورت و مرد کے مذاق کا رشتہ شریعت نے کوئی نہیں رکھا یہ شیطانی و ہندوانی رسم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۲۲/۲۴۵)

مائیوں کے بعد گھر سے باہر نکل سکتے ہیں یا نہیں؟

لڑکی کو جب مائیوں بٹھا دیا جاتا ہے تو پھر اس کے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی جاتی ہے اور بعض لوگ اس کے ساتھ چھری، چاقو رکھتے ہیں تاکہ اس کو بھوت نہ چمٹ جائے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ گھر سے باہر نکل سکتے ہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ شام کو آیۃ الکرسی پڑھ کر خود پر دم کر لیں۔ دلہن کو الگ کمرے میں بٹھانا ضروری نہیں ہے۔ اور نہ ہی گھر کے دیگر افراد سے بول چال بند کرنی چاہیے۔

Marfat.com

(iii) مہندی کی رسم

تیل مہندی کی رسم میں اگر خلاف شرع باتیں شامل نہ ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ رسم مختلف علاقوں اور برادریوں میں مختلف طریقوں سے ادا کی جاتی ہے۔

تیل مہندی کی رسم کب ناجائز ہوتی ہے

مہندی کی رسم کی ابتداء میں ہی اس میں بہت سے قبیح مرکبات شامل کر لیے جاتے ہیں۔ مثلاً

☆......بے پردگی ہوتی ہے۔ شرعی پردے کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔

☆......مردوں عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے۔ مخلوط ماحول میں بہت سی غیر اخلاقی باتیں رونما ہوتی ہیں۔

☆......عورتیں بننے سنورنے کے لیے مردوں کے پاس جاتی ہیں اور پھر سجنے سنورنے کے بعد بے پردہ ہو کر مردوں کے سامنے کھلے عام گھومتی ہیں۔

☆......رات کو دیر تک ڈھولکی اور گیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

ان قبیح مرکبات کی شمولیت سے تیل مہندی کی رسم ناجائز رسومات میں شامل ہو جاتی ہے۔

(ج) غیر شرعی رسومات کی تباہ کاریاں

غیر شرعی رسومات کی تباہ کاریاں درج ذیل ہیں۔

(i) اسلامی قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے دنیا و آخرت دونوں میں ذلت و رسوائی مقدر بنتی ہے۔

(ii) غیر شرعی رسومات کی ادائیگی سے گھر سے برکت ختم ہو جاتی ہے پھر طرح طرح کے مسائل جنم لیتے ہیں۔

(iii) فضول اور ناجائز رسومات کی ادائیگی کرتے کرتے لوگ بڑی مصیبت کو دعوت

Marfat.com

دیتے ہیں اور گھر میں ایک ہی شادی کر کے تھک جاتے ہیں۔

(iv) لڑکی کے گھر والے جب خود ساختہ معیار اور ناجائز رسومات کی بھرمار سے تھک جاتے ہیں تو ان کو وہ ہی لڑکی وبال جان لگنے لگتی ہے۔

(v) جب شریعت کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا جائے تو پھر سوائے بدنامی کے اور کچھ نہیں ملتا۔

(vi) ان رسموں کی ادائیگی کرتے کرتے مالدار لوگ بھی غریب و کنگال ہو جاتے ہیں۔ مال کی بربادی کے ساتھ اللہ کی نافرمانی بھی مقدر بنتی ہے۔

(د) بننے سنورنے کے لیے بیوٹیشن کا انتخاب

عورت اپنے شوہر کے دل میں محبت پیدا کرنے اور اپنے گھر کو پرسکون بنا کر اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو سجاتی سنوارتی ہے۔شادی کی تقریب میں گزشتہ چند برس سے یہ رسم بھی شامل کر لی گئی ہے کہ عورت سجنے سنورنے کے لیے بیوٹی پارلر کا انتخاب کرتی ہے۔ پہلے زمانے میں لڑکیاں اپنی شادی کے موقع پر گھروں میں رہ کر خود ہی ابٹن لگا کر اپنی خوبصورتی میں اضافہ کر لیتی تھیں۔ مگر اب موجودہ دور میں اس کام کے لیے باقاعدہ بیوٹیشن کا انتخاب کیا جاتا ہے۔اور یہ تصور کر لیا جاتا ہے کہ میک اپ کے بغیر شادی کی تقریب نامکمل رہتی ہے۔

(i) میک اپ کی اقسام

دلہن کے لیے مختلف قسم کے میک اپ کا بندوبست کیا جاتا ہے عموماً چار قسم کا میک اپ ہوتا ہے۔ جس کے لیے دلہن شادی کے کچھ دن پہلے ہی سے بیوٹی پارلر کے چکر لگانے شروع کر دیتی ہے۔ مثلاً مہندی اور مایوں کی رسم کے لیے الگ میک اپ ہوتا ہے۔ پھر رخصتی کے دن میک اپ کا الگ طریقہ کار اپنایا جاتا ہے۔ پھر ولیمے کا میک اپ الگ ہوتا ہے۔ اس فضول رسم کے سلسلے میں اچھی خاصی رقم خرچ کر دی جاتی ہے۔

Marfat.com

(ii) بیوٹیشن کے انتخاب میں احتیاطیں

موجودہ دور میں عورتیں جب بیوٹی پارلر جاتی ہیں اور بیوٹیشن کا انتخاب کرتی ہیں تو درج ذیل باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

☆......بیوٹیشن بے نمازی نہ ہو۔

☆......حرام امور مثلاً پلکنگ، تھریڈنگ، ہیئر کٹنگ، ویکسنگ وغیرہ کا ارتکاب نہ کریں۔

☆......غیر مسلم بیوٹیشن کا انتخاب نہ کریں۔

☆......مسلمان بیوٹیشن کو بھی عورت اپنے محاسن کھول کر نہ دکھائے۔

☆......مردوں کے سامنے جانے کے لیے تیار نہ ہو۔

☆......مرد بیوٹیشن کا انتخاب نہ کریں۔

☆......بے پردگی نہ ہو۔

☆......کثیر رقم خرچ کرنے سے پرہیز کریں۔

(iii) پردہ......عورت کی زینت ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

(پ:۲۲، الاحزاب:۳۳)

اور اپنے گھروں میں سکون سے قیام پذیر رہنا اور پرانی جاہلیت کی طرح زیب وزینت کا اظہار مت کرنا۔

تبرج کا معنیٰ ومفہوم

حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت لکھتے ہیں: اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں۔ اپنی زینت ومحاسن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے ابھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی

Marfat.com

طرح نہ ڈھکیں۔(خزائن العرفان، ص:۶۷۳)

افسوس! صد افسوس!

زمانہ حال میں بھی پہلے زمانہ کی جاہلیت نمایاں نظر آرہی ہے عورتیں ویسے ہی بے پردگی کا اظہار کرتی اور زیب و زینت غیر مردوں پر ظاہر کرتی ہیں۔ موجودہ دور میں بھی ایسے ہی پردے کی ضرورت ہے جیسا اس دور میں حکم دیا گیا تھا۔

پردہ عزت کی ضمانت ہے

پردے میں رہنے والی عورت غیر لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہتی ہے۔ پردہ عورت کی عزت کی ضمانت ہے۔ پردے سے عورت کی عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسلام کی نظر میں عورت لوگوں کی نظروں سے چھپا کر رکھنے والا بیش قیمت خزانہ ہے۔ پردہ کرنے والی عورت شوہر کے دل میں ایسی محبت والفت پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے کہ اسے اپنی بیوی کی عزت کی حفاظت کا یقین ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں......عریانی تہذیب ہماری نہیں

عریانی تہذیب میں عورتیں بے پردہ اور بے حیائی کے عالم میں بازاروں میں گھومتی اور غیر محرموں کے سامنے اپنے محاسن کھول کر پیش کرتی ہیں۔ ننگے سر باریک لباس پہن کر اپنے جسم کی نمائش کرتی ہیں۔ مگر یاد رکھیں یہ عریانی تہذیب ہماری نہیں ہے اسلامی تہذیب کی حامل عورت کی آنکھوں میں حیا ہوتی ہے۔ وہ زیب و زینت اور آرائش کر کے اپنے محاسن غیر محرموں پر ظاہر کرنے کی بجائے خود کو غیر محرموں کی نظروں سے بچا کر رکھتی ہے۔ گھر ہو یا بازار پردہ کرتی ہے اور نامحرم رشتے داروں سے میل ملاقات کے وقت باپردہ رہتی ہے۔ وہ اپنی نظروں کو جھکا کر خشیت الٰہی سے اپنے دل کو جھکائے رکھتی ہے۔

صحابیات کو آئیڈیل بنالو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو

Marfat.com

مردوں کا لباس پہنتی ہے۔'' (سنن ابی داوٗد، الرقم:۴۰۹۸)

عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کو غیروں کے طریقوں پر ڈالنے کی بجائے صحابیات کو آئیڈیل بنائیں اپنے لباس...... گفتگو...... اٹھنا بیٹھنا...... رہن سہن...... عادات......طور طریقوں......خواہشات......عبادات میں صحابیات کی پیروی کریں ان کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔ اسلامی کتب گھر میں رکھیں اور ذہن سازی کے لیے گاہے بگاہے ان کا مطالعہ کرتی رہیں۔

(iv) فیشن پرستی باعث وبال ہے

زیب و زینت عورت کا فطری حق ہے۔ ہر عورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ خوبصورت نظر آئے۔ اسلام عورت کی اس فطری خواہش کا مخالف نہیں، مگر شیطان انسان کو شریعت کی حدود سے تجاوز کرنے پر ابھارتا ہے۔ اور غضب الٰہی کے قریب تر کرنے کے لیے دن رات کوشش کرتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شیطان کی پیروی کرنے سے منع کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (پ:۲، البقرۃ:۱۶۸)

اور شیطان کے قدموں پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

پلکنگ کی شرعی حیثیت

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے گودنے والیوں پر، گدوانے والیوں پر، چہرے پر سے بال نوچنے والیوں پر، نچوانے والیوں پر، خوبصورتی کے لیے دانتوں کی جھریاں بنانے والیوں پر جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ بناوٹ میں تبدیلی کرتی ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، الرقم:۵۹۳۱، صحیح مسلم، الرقم:۲۱۲۲، ۲۱۲۵)

عورت کی زینت بالوں سے ہے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنا سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی، الرقم: ۹۱۴)

ناخن بڑھانا

عورتیں اپنے ناخن بڑھا کر فیشن پرستی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ مسلمان عورتوں میں یہ قباحت پھیلتی جا رہی ہے جبکہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مونچھیں کترانے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے، زیر ناف بال صاف کرنے کا وقت مقرر کیا کہ ہم ان کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔''

(صحیح مسلم: ۱/۱۵۳، سنن ابوداؤد: ۲/۱۹۵، نسائی: ۱/۷، ترمذی: ۴/۷، مسند احمد: ۳/۱۲۲، ۲۰۳)

نیل پالش لگانا

ناخن بڑھانے کے ساتھ ساتھ ایک قبیح رسم یہ بھی ہے کہ ان ناخنوں پر نیل پالش لگائی جاتی ہے۔ نیل پالش میں واٹر پروف کیمیکل شامل ہوتے ہیں جو وضو اور غسل میں مانع ہوتے ہیں۔ یہ غیروں سے مشابہت کا ایک طریقہ اور غیر فطری عمل کی طرح ہے۔

ایسی بے حیائی......توبہ توبہ

موجودہ دور میں انتہائی بے حیائی اور بے غیرتی کی انتہاء یہ ہے کہ بیوٹی پارلر میں مرد عورتوں کو تیار کرتے ہیں اور عورتیں مردوں کو تیار کرتی ہیں۔ لڑکے لڑکیوں کی تزئین و آرائش اور ان کو مجسمہ بن کر نمائش کے لیے پیش کرتے ہیں۔ وہ عورتوں کے محاسن کو چھوتے اور کھول کر بے حیائی کی نمائش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی عریانی تہذیب اور فیشن پرستی کے وبال سے بچائے۔ آمین

Marfat.com

(ہ) بارات...... دلہن کے دروازے پر

(i) پھول نچھاور کرنا

جب بارات دلہن کے دروازے پر آتی ہے تو لڑکی کے گھر والے استقبال کے لیے خاص انتظام کرتے ہیں۔ عزیز واقارب کی لڑکیاں گلاب کے پھول لے کر راستے میں کھڑی ہوتی ہیں اور بارات کے لوگوں پر پھول پھینکتی ہوئی استقبال کرتی ہیں۔

یہ رسم انتہائی قبیح اور غیر مناسب ہے کیونکہ اس وقت مخلوط ماحول کا سماں ہوتا ہے اجنبی لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے کو دیکھتے اور غیر اخلاقی حرکات کرتے ہیں۔ لڑکیاں ننگے سر چست لباس پہنے جب راستے میں کھڑی ہوتی ہیں تو اجنبی مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ اس جاہلانہ رسم سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(ii) ملنی کرنا

لڑکی کے گھر والے استقبال کے طور پر دونوں طرف کے بزرگ حضرات کی ملنی کرواتے ہیں۔ وہ آپس میں مصافحہ و معانقہ کرتے اور ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کو تحائف دینے سے محبت بڑھتی ہے مگر اسے رسم کے طور پر لازمی قرار دینا درست نہیں۔

(iii) بارات کو روک لینا

مختلف علاقوں میں بارات کو مختلف طریقوں سے روک کر نیگ وصول کیا جاتا ہے۔ دلہن کے گھر کی لڑکیاں بارات کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں اور چنی (دوپٹہ) تان کر بارات کا راستہ روک لیتی ہیں۔ پھر اپنی خواہش کے مطابق نیگ وصول کر کے بارات کو جانے دیا جاتا ہے۔

یہ ایک فضول اور بیہودہ رسم ہے۔ مخلوط ماحول میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں مجمع لگا کر ایک دوسرے سے غیر اخلاقی باتیں کرتے ہیں جس سے بعد میں بڑے مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس بے حیائی پر مبنی فضول رسم سے اجتناب کرنا چاہیے۔

Marfat.com

باب نمبر 3:

رسم نکاح

(الف)ضرورت نکاح

نکاح انسان کی فطری خواہش کی تکمیل اور نسل انسانی کی افزائش کے لیے ضروری ہے۔ نکاح انسانی فطرت کا ایسا تقاضا ہے جس کے بغیر زندگی بسر کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے اسلام فطری تقاضوں کو پامال ہونے سے بچانے کے لیے ایسا اہتمام کرتا ہے جس سے جنسی تقاضوں کی تکمیل اور جنسی خواہش کی تسکین حاصل ہو سکے۔

(i)مردوعورت ایک دوسرے کے شریک حیات ہوتے ہیں

اللہ رب العزت نے مردوعورت کے جنسی اختلاط کا شرعی طریقہ نکاح کو مقرر فرمایا ہے۔ نکاح کے بندھن میں بندھنے کے بعد مردوعورت ایک دوسرے کے شریک حیات بن جاتے ہیں۔ وہ جنسی تسکین کے حصول کے ساتھ ساتھ پرسکون زندگی بھی گزارتے ہیں۔ زندگی بھر ایک دوسرے کے ہمسفر اور ساتھی بن کر رہتے ہیں۔ اس لیے نکاح انسان کی ایک اہم ضرورت ہے۔

(ii)سلسلہ خاندان جاری رہتا ہے

میاں بیوی کے ازدواجی رشتے کے تحت ایک خاندانی نظام پھلتا پھولتا ہے۔ خاندانی نظام کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لیے نکاح کی اشد ضرورت ہوتی ہے تاکہ معاشرے کی افرادی قوت میں اضافہ ہو اور گھریلو زندگی اسلامی اصولوں کے تحت پروان چڑھے۔

(iii) معاشرے میں عزت کی ضمانت

معاشرے میں عزت کی ضمانت حقیقی طور پر اسے حاصل ہوتی ہے جو مرد وعورت شادی شدہ ہوتے ہیں۔تن تنہا زندگی گزارنے والی عورت کو لوگ گندی نظروں سے دیکھتے ہیں۔اور ایسی عورتوں کو بدنیتی کا مرکز سمجھا جاتا ہے اس لیے نکاح معاشرے میں عزت حاصل کرنے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔نکاح شدہ عورت سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ بھی عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔اسلام نے عورت کی عزت کی سلامتی کے لیے نکاح کو ضروری قرار دیا ہے۔

(ب) اہمیت نکاح

انسان کی زندگی میں نکاح کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔جس کا واضح ثبوت درج ذیل فرامین سے ملتا ہے۔

(i) عبادت کی تکمیل کا ذریعہ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تک انسان شادی نہ کرے اس کی عبادت مکمل نہیں ہوتی۔حضرت ابن عباس کا ارادہ یہ تھا کہ انسان شادی کے بغیر وساوس شہوانیہ سے محفوظ نہیں رہتا اور جب تک وساوس شہوانی سے دل محفوظ نہیں ہوگا۔خضوع وخشوع سے عبادت نہیں کر سکے گا۔''

(احیاء العلوم الدین: ۲/۲۴-۲۱)

(ii) نکاح نہ کرنے کی وجہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نکاح نہ کرنے کی دو وجہیں ہیں عجز یا گناہ۔''

(ایضا)

(iii) شادی شدہ حالت میں اللہ سے ملاقات

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

Marfat.com

''اگر میری عمر میں دس روز بھی باقی ہوں گے تو میں نکاح کرنا پسند کروں گا کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میں غیر شادی شدہ ہوں۔'' (ایضا)

(iv) مسکین بیوی کون سی ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دنیا استعمال کا سامان ہے اور اس کی بہتر متاع وہ بیوی ہے جو آخرت کے کاموں میں اپنے شوہر کی مددگار ہو۔ مسکین ہے وہ آدمی جس کی بیوی نہ ہو اور مسکین ہے مسکین ہے (بے یارومددگار ہے) وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو (بے نکاح ہونا بھی بڑی مصیبت ہے)'' (الترغیب والترہیب:۲/۳۳)

(ج) فضیلت نکاح

(i) نکاح سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ میرے طریقہ (کاملہ) پر نہیں ہے۔ نکاح کرو کیونکہ تمہاری وجہ سے میری امت دوسری امتوں سے زیادہ ہوگی۔ جس کے پاس طاقت ہو وہ نکاح کرے اور جس کے پاس طاقت نہ ہو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزے اس کی شہوت کو کم کریں گے۔ (سنن ابن ماجہ، الرقم:۱۸۴۶)

(ii) نیک عورت بہترین نفع ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دنیا عارضی نفع کا سامان ہے اور اس میں بہترین نفع کی چیز نیک عورت ہے۔'' (صحیح مسلم، الرقم:۱۴۶۷، سنن نسائی، الرقم:۳۲۳۲، سنن ابن ماجہ، الرقم:۱۸۵۵)

(iii) نظر کی حفاظت کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے نوجوانوں کے گروہ تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح نظر کو زیادہ نیچے رکھتا ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتا ہے اور تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزے اس کی شہوت کو کم کردیں گے۔'' (صحیح بخاری، الرقم:۱۹۰۵، صحیح مسلم، الرقم:۱۴۰۰، جامع ترمذی، الرقم:۱۰۸۱)

(د) حق مہر

شریعت اسلامیہ میں عورتوں کے حقوق کا حد درجہ اہتمام کیا گیا ہے۔ نکاح کے بعد مرد کے ذمہ یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ عورت کو حق مہر ادا کرے۔

(i) حق مہر کا حکم......قرآن میں

قرآن کریم میں بار بار مختلف عبارتوں اور اسلوبوں میں حق مہر کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۝ (پ:۴، النساء:۴)

اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کیا کرو، پھر اگر وہ اس (مہر) میں سے کچھ تمہارے لیے اپنی خوشی سے چھوڑ دیں تو تب اسے (اپنے لیے) سازگار اور خوشگوار سمجھ کر کھاؤ۔

(ii) حق مہر کا حکم......حدیث میں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ اس وقت ان پر زردی کا نشان تھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! میں

Marfat.com

نے ایک انصاری عورت سے شادی کرلی ہے آپ نے پوچھا حق مہر کتنا ادا کیا ہے؟ عرض کیا سونا گٹھلی بھر ادا کیا ہے۔ فرمایا: ولیمہ کرلو اگرچہ ایک بکری ہی ذبح کرو۔

(شرح موطا امام محمد (اردو): ۲/۲۶)

(iii) حق مہر کا مالک کون ہوتا ہے؟

حق مہر عورت کی ملکیت ہوتا ہے مرد حق مہر ادا کرنے کے بعد واپس لینے کا مجاز نہیں ہوتا۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ○

(پ:۴، النساء:۲۰)

اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تب بھی اس میں سے کچھ واپس مت لو، کیا تم بہتان تراشی کے ذریعے اور کھلا گناہ کرکے وہ مال واپس لوگے۔

(iv) حق مہر کی ادائیگی انتہائی ضروری ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے تھوڑے یا زیادہ جس قدر مہر پر بھی کسی عورت سے نکاح کیا اور اندر سے یہ تہیہ کرلیا کہ بیوی کے اس حق کو ادا نہیں کرے گا تو یہ اس (عورت) کو دھوکہ دینا ہوگا۔ اور اگر اس نے اس حق کو ادا نہ کیا اور مر گیا تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے زنا کار کے روپ میں پیش ہوگا۔''

(المعجم الصغیر: ۱/۴۳، المعجم الاوسط، الرقم: ۱۸۵۱)

(v) حق مہر...... شریعت کے آئینے میں

وہ معین رقم جس کی ادائیگی از روئے شریعت، شوہر پر واجب ہو، اصطلاح شرع

Marfat.com

میں اسے مہر کہتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں مہر کا الزام اس حد تک کیا گیا ہے کہ اگر نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہو یا اس کی مقدار مقرر نہ کی گئی ہو یا نفی کر دی گئی ہو اور اس نفی پر مرد و عورت دونوں راضی ہوں کہ نکاح بلا مہر قبول کیا تو اس صورت میں بھی مہر واجب قرار پائے گا۔

(vi) حق مہر کتنا ہونا چاہئے؟

مہر کی مقدار کا تعین خاوند کی حیثیت پر موقوف ہے۔ صاحب حیثیت شخص گرانقدر مہر بھی مقرر کر سکتا ہے۔ اسی طرح مالی لحاظ سے کمزور ہونے کی وجہ سے معمولی رقم مقرر کرنا بھی درست ہے۔

(vii) مہر کی اقسام

مہر کی تین اقسام ہیں۔

(۱) مہر مؤجل

(۲) مہر معجل

(۳) مہر مؤخر

(۱) مہر مؤجل

مہر مؤجل وہ ہوتا ہے جس کی ادائیگی کے لیے میعاد قرار پائی ہو کہ دس برس یا بیس برس یا پانچ دن کے بعد ادا کیا جائے گا تو جب تک وہ میعاد نہ گزرے عورت کو مطالبہ کا اختیار نہیں اور میعاد گزرنے کے بعد ہر وقت مطالبہ کر سکتی ہے۔

(۲) مہر معجل

مہر معجل رخصت سے پہلے دینا قرار پاتا ہے اس کے لیے عورت کو اختیار ہے کہ جب تک وصول نہ کرے، رخصت نہ ہو اور اگر رخصت ہو گئی تو اسے اب بھی اختیار ہے کہ جب چاہے مطالبہ کرے بلکہ مہر معجل وصول کرنے کے لیے عورت اپنے آپ کو شوہر سے روک سکتی ہے۔ اگرچہ اس سے پیشتر عورت کی رضامندی سے خلوت و وطی ہو چکی

Marfat.com

ہو۔ یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے جب تک وصول نہ کرے۔

(۳) مہر موّخر

مہر موّخر ہے کہ نہ پیشگی کی شرط ٹھہری ہو، نہ کوئی میعاد معین کی گئی ہو، یونہی مطلق ومبہم طور پر باندھا ہو، جیسا کہ آج کل یونہی باندھتے ہیں اس میں تاوقتیکہ موت یا طلاق نہ ہو عورت کو مطالبہ کا حق نہیں۔

اہم نکتہ

عوام میں یہ بات جو مشہور ہے کہ مہر ادا کیے بغیر عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے۔ محض غلط ہے۔

(ہ) ضیافت کی برکات

نکاح کے بعد لڑکی کے گھر والے دولہے کے گھر والوں کے لیے کھانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اگر دلہن کے گھر والے اپنی حیثیت کے مطابق کھانے کا انتظام کریں اور ان کی نیت مہمان نوازی کی ہو تو ثواب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ مہمان نوازی سنت انبیاء ہے۔

(i) جنت میں سلامتی سے داخلہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ جاؤ۔'' (مسند امام احمد: ۲/۶۱۳، الرقم: ۶۵۸۷، سنن دارمی: ۱/۳۴۸، الرقم: ۲۰۸۵)

(ii) جنتی بالاخانے ملیں گے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جنت میں ایسے بالاخانے ہیں کہ جن کا ظاہر اندر سے نظر آتا ہے اور اندرونی حصہ باہر سے تو ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یہ کس کے لیے ہے یا

Marfat.com

رسول اللہ؟

فرمایا: جو اچھی بات کہے اور کھانا کھلائے اور کھڑے ہو کر (یعنی نماز پڑھتے ہوئے) رات گزارے جبکہ لوگ سوئے ہوتے ہیں۔" (مسند امام احمد:۲/۶۱۹، الرقم:۶۶۱۵)

(iii) مہمان کی عزت کرنے والا مومن ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے اور جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، ص:۶۸۸، الرقم:۱۷۳-۱۷۴، مشکاۃ المصابیح، کتاب الاطعمۃ:۲/۴۵۶، الرقم:۴۲۴۳)

(و) کھانے کی سنتیں اور آداب

شادی کے موقع پر کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ عزیز واقارب، دوست واحباب دور ونزدیک سے اس دعوت میں شریک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پاکیزہ اور حلال روزی کھانے کا حکم دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (پ:۸، الانعام:۱۴۲)

تم اس (رزق) میں سے کھایا کرو جو اللہ نے تمہیں بخشا ہے اور شیطان کے راستوں پر نہ چلا کرو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

جب رزق دینے والی اللہ کی ذات ہے تو پھر کھانا کھاتے ہوئے وہ انداز اپنانا جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل ہو سکے۔

کھانے کی چند سنتیں اور آداب درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

(i) بسم اللہ پڑھ کر کھانا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا نہ کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے اب تمہیں رہنا بھی ملے گا اور کھانا بھی۔'' (صحیح مسلم، ص:۱۰۳۸، الرقم:۵۲۶۲)

(ii) دائیں ہاتھ سے کھانا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب کھانا کھائیں تو داہنے ہاتھ سے کھائیں اور جب پانی پئیں تو داہنے ہاتھ سے پئیں۔'' (صحیح مسلم، ص:۱۰۳۹، الرقم:۵۲۶۵)

(iii) گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر کھانا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان وزمین کی برکات سے ہے۔ جو شخص دستر خوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا، اس کی مغفرت ہوجائے گی۔''

(الجامع الصغیر، ص:۸۸، الرقم:۱۴۲۶)

درس ہدایت

موجودہ دور میں شادی کے فنکشن میں کثیر تعداد میں کھانا ضائع کردیا جاتا ہے۔ کھڑے کھڑے، چلتے پھرتے کھاتے ہوئے کھانا زمین پر گر جاتا ہے۔ پاؤں تلے رزق کو روندتے ہوئے کھانے کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ ہمیں اس قسم کی حرکات سے اجتناب کرتے ہوئے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کھانا کھانا چاہئے۔

Marfat.com

(iv) انگلیاں چاٹنے کا حکم

''سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن اور انگلیوں کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

(صحیح مسلم، ص:۱۰۴۰، الرقم:۵۳)

(v) کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو۔ اور پھینک دو۔ کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء اور اسی بازو سے اپنے آپ کو بچاتی ہے جس میں بیماری ہے (یعنی وہی بازو ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے) (سنن ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ، ص:۵۰۶، الرقم:۳۸۴۴)

(vi) کھانا کھا کر شکر ادا کرنا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کھانے والا شکر گزار ویسا ہی ہے جیسا روزہ دار صبر کرنے والا۔''

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاطعمۃ:۲/۴۴۹، الرقم:۴۲۰۵)

(vii) کھانے کے بعد کی دعا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ، ص:۱۵۰۶، الرقم:۳۸۵)

Marfat.com

باب نمبر 4

(الف) وہ رسومات جو دلہن کے گھر ہوتی ہیں

(i) دودھ پلائی کی رسم

نکاح کے بعد دُلہن کی بہنیں بے پردگی کے عالم میں دولہے کے گرد جمع ہو جاتی ہیں اور خوب ہنسی مذاق کرتی ہیں پھر دودھ پلائی کی رسم میں مختلف تدبیروں کے ذریعے دودھ میں کوئی تکلیف دہ چیز شامل کر کے دولہے کو پلایا جاتا ہے اور نازیبا حرکات کے ذریعے دولہے کو شرمسار کیا جاتا ہے۔ یہ سب خرافات اور فضول حرکتیں ہیں۔

ان فضول قسم کی خرافات سے اجتناب کرتے ہوئے اگر دودھ پلائی کی رسم کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ ایسی فضول رسم سے پرہیز کیا جائے۔

(ii) تحفے تحائف دینا

دولہا، دُلہن کو ان کے عزیز و اقارب اور دوست احباب تحائف پیش کرتے ہیں۔ تحفے تحائف کا تبادلہ اچھی بات ہے۔ اس سے باہمی الفت و محبت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر یہی تحفے محض نمود و نمائش اور ریاکاری کے لیے دیئے جائیں تو پھر نتیجہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ باہم ہدیہ کرو اس سے دونوں میں محبت ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ: ۹۴/۱۰)

(iii) سلامیاں دینا

شادی کے موقع پر دولہا، دُلہن کو جو رقم نقدی کی صورت میں دی جاتی ہے اسے

سلامی (نیوتا) کہتے ہیں۔سلامیاں دو طرح کی ہوتی ہیں۔

(۱) سلامی بطور ہدیہ

(۲) سلامی بطور قرض

(۱) سلامی بطور ہدیہ

وہ علاقے جہاں برادری سسٹم نہیں ہوتا یا پھر برادری اور عزیز و اقارب کی طرف سے سلامی کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا وہاں سلامی بطور ہدیہ دی جاتی ہے تاکہ جن کے گھر میں شادی ہے ان کی کچھ امداد ہو جائے۔

(۲) سلامی بطور قرض

ایسے علاقے جہاں برادری نظام ہوتا ہے عموماً ان علاقوں میں جو سلامی دی جاتی ہے وہ قرض کی صورت میں دی جاتی ہے اور اسے باقاعدہ لکھ لیا جاتا ہے اور پھر واپس نہ ملنے پر مطالبہ بھی کیا جاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"اب جو نیوتا دیا جاتا ہے وہ قرض ہے اس کا ادا کرنا لازم ہے اگر رہ گیا تو مطالبہ رہے گا اور بغیر اس کے معاف کیے معاف نہ ہوگا۔"

(فتاویٰ رضویہ: ۱۱/۲۵۶)

درس ہدایت

خوشی و غمی کے موقع پر عزیز و اقارب، دوست احباب، رشتہ دار ایک دوسرے کو نقد رقم دیتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ رقم ان کو واپس مل جائے گی۔اسے بطور قرض تسلیم کرتے ہوئے اس کی واپسی کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔اور جب واپس دینے والے کے حالات اس قابل نہ ہوں کہ وہ یہ رقم واپس کر سکے تو پھر وہ ایک قرض کی ادائیگی کے لیے دوسرا قرض لیتا ہے اور پھر قرض کے بوجھ تلے دب جاتا ہے۔

Marfat.com

اس قرض سے جان چھڑانے کا مناسب حل یہی ہے کہ سلامی دینے والے شخص کو اسی وقت صاف لفظوں میں یہ کہہ دیا جائے کہ وہ یہ رقم بطور قرض دینے کی بجائے بطور امداد دے اگر ممکن ہو سکا تو ان کی تقریب میں ادا کر دوں گا۔ دوسری صورت میں وہ یہ رقم بطور قرض نہیں لینا چاہتا۔ اس طرح سے اگر کوئی شخص سلامی دے گا تو وہ بطور قرض نہیں ہو گی۔

(iv) وری دکھانا

دولہے کے گھر والے دلہن کے لیے جو سامان تیار کرتے ہیں اسے وری کہتے ہیں۔ بارات والے دن نکاح کے بعد تمام رسومات کے آخر میں وری دکھانے کا رواج عام ہے۔ شرعی طور پر اس سامان کو دکھانے میں کوئی حرج نہیں مگر پھر بھی اس میں بہت سی قباحتیں پائی جاتی ہیں۔ عموماً لوگ محض نمود و نمائش کی خاطر ایسا کرتے ہیں۔ دوسروں کو نیچا دکھانے کی غرض سے فخر کرتے ہوئے وری دکھاتے ہیں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ بعض علاقوں میں اب یہ رسم ختم ہوتی جا رہی ہے۔

(v) باپ کی طرف سے بیٹی کو اہم نصیحتیں

اے بیٹی!

☆ اپنے شوہر کے لیے اطاعت گزار بیوی بننا۔

☆ شوہر کے گھر کو اپنا گھر سمجھ کر ہر کام وقت پر کرنا۔

☆ اپنے راز کسی پر افشا نہ کرنا۔

☆ اپنے چہرے کی مسکراہٹ کو کبھی ختم نہ کرنا۔

☆ ہر چھوٹی بڑی بات کا شکوہ شکایت شوہر تک لانے کی بجائے گھر کے معاملات خود ہی نمٹا لینا۔

☆ غصہ قابو میں رکھنا اور شوہر سے ناراض نہ ہونا۔

Marfat.com

☆ اپنے شوہر کا مذاق نہ اڑانا۔

☆ شوہر کی ذاتی چیزوں کو شوہر کی اجازت کے بغیر چیک نہ کرنا۔

☆ ان نصیحتوں کو وقتاً فوقتاً پڑھتے رہنا اور ان پر عمل کرنا۔

☆ اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو۔

(vi) ماں کی طرف سے بیٹی کو نصیحتیں

اے بیٹی!

☆ اپنے شوہر کا ادب واحترام کرو۔

☆ دستر خوان پر بیٹھو تو خوشگوار حالت میں رہو۔

☆ شوہر کے خلاف کی جانے والی باتوں کو کبھی نہ سنو۔

☆ محبت کرنے والی، صبر کرنے والی بن جاؤ۔

☆ شوہر کو تسلی دینے والی اور درگزر کرنے والی بن جاؤ۔

☆ اپنی خوبصورتی، فرمانبرداری، سکون، اعتماد، بردباری کے ذریعے اپنے شوہر کے دل میں جگہ بناؤ۔

☆ اپنے شوہر کی کمائی کو فضول اخراجات میں ضائع نہ کرنا۔

☆ اپنے شوہر کے والدین کی عزت وتکریم کرنا۔

☆ شوہر کے مزاج کے مطابق اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھو۔

☆ شوہر کی ضروریات کا خیال رکھنا اس کا ہر کام خود کرنا۔

بیٹی کے لیے ماں باپ کا پیغام

وہ حقیقی گھر ہے تیرا جا رہی ہے تو جہاں
تیرا جینا اور مرنا آج سے ہو گا وہاں

درحقیقت جو تیرا گھر ہے وہاں جاتی ہے تو
کام وہ کرنا شرافت کا ہو شہرہ چار سو

جس کا جو بھی حق ہو تو اس کو ادا کرنا ضرور
خدمت شوہر بہرحالت بجا لانا ضرور
رہنا پابند شریعت دین پر ثابت قدم
جان پر بن جائے یا ہو جائے تیرا سر قلم

(ب) رخصتی

(i) دلہن کے سر پر قرآن رکھنا

رخصتی کے وقت بالخصوص یہ رسم ادا کی جاتی ہے کہ دلہن کے سر پر قرآن اٹھا کر رکھا جاتا ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں سفر میں حفاظت کے لیے سر پر قرآن رکھنے کو جائز کہا گیا ہے۔

''سفر میں حفاظت کے لیے سر پر قرآن رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(عالمگیری، کتاب الکراہیت: ۳۲۲/۵)

احتیاط

اس رسم میں ایک ضروری احتیاط یہ ہے کہ جس نے قرآن پکڑنا ہو وہ باوضو ہو۔

(ii) دلہن کا چاول پھینکنا

رخصتی کے وقت دلہن چاول اٹھا کر پیچھے پھینکتی ہے چاول پھینکنا جائز نہیں ہے کہ یہ اسراف ہے۔ رزق پاؤں میں آتا ہے۔

(iii) رخصتی کا طریقہ

رخصتی نہایت سادگی سے کرنی چاہئے۔ لڑکے کے گھر والوں میں سے کوئی عورت یا لڑکی کے گھر والوں سے کوئی خاتون دلہن کو ہمراہ لے کر دولہے کے گھر آئے اور اسے حجرۂ عروسی تک پہنچا دے۔ شریعت میں رخصتی کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے نہ ہی کسی قسم کے رسم ورواج کی پابندی ہے۔

Marfat.com

بیٹی کے لیے الوداعی اشعار

اے لخت جگر! چند باتیں میری یاد رکھنا
کبھی اف نہ کرنا گر دکھ بھی سہنا

نہ گھبرانا طوفان باطل سے ڈر کر
قدم حق کی جانب تو رکھنا سنبھل کر

کبھی حکم شوہر سے غفلت نہ کرنا
صداقت سے جینا شریعت پر مرنا

محمد ﷺ کے پیغام پر دل سے چلنا
غریبوں فقیروں سے نفرت نہ کرنا

نماز اور روزہ وہ فرمان حق کے
نہ چھوٹیں کبھی جان کر بیٹی تجھ سے

شکایت کا موقع کسی کو نہ دینا
کبھی بھول کر بھی تو چغلی غیبت نہ کرنا

رہے گا تیرے در پر دامان رحمت
تری گود بچوں سے بھر دے گی قدرت

ترے سائے میں جب یہ بچے پلیں گے
تو مذہب کی راہ مجاہد بنیں گے

مبارک ہو تجھ کو اپنا گھر بنانا
مبارک ہو شوہر کی گلیاں بسانا

Marfat.com

(ج) جہیز

والدین کی طرف سے دُلہن کو جو ضروریات زندگی کا سامان دیا جاتا ہے اسے جہیز کہتے ہیں۔ دلہن کو جہیز دینا جائز ہے مگر مروجہ طریقہ جو جہیز دینے کا رائج ہے وہ کسی بھی طرح اسلامی طریقے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اسلام نے لڑکی کو وراثت میں حقدار ٹھہرایا ہے مگر آج کل لوگ لڑکی کی شادی پر اسے جہیز کے نام پر کافی سامان دے کر اسے خوش کر دیتے ہیں اور اسے حقیقی حق سے محروم کر دیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو جہیز دیا اس کے مطابق مروجہ جہیز کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(i) جہیز کی شرعی حیثیت

جہیز دینا سنت ہے۔ والدین اپنی خوشی سے اپنی حیثیت کے مطابق جہیز دیتے ہیں۔

(ii) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں لحاف، مشک، ایک چمڑے کا تکیہ جس میں درخت خرما کی چھال بھری ہوئی تھی دیا۔ (سنن نسائی، کتاب النکاح: ۶/۱۳۵)

فاطمہ زہرا کا جس دن عقد تھا
سن لو! ان کے ساتھ کیا کیا نقد تھا

ایک چادر سترہ پیوند کی
مصطفیٰ نے اپنی دختر کو جو دی

ایک توشک جس کا چمڑے کا غلاف
ایک تکیہ، ایک ایسا ہی لحاف

Marfat.com

جس کے اندر اون، نہ ریشم، روئی
بلکہ اس میں چھال خرمے کی بھری

ایک چکی پیسنے کے واسطے
ایک مشکیزہ تھا پانی کے لیے

ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں
نقرئی کنگن کی جوڑی ہاتھ میں

اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا
ایک جوڑا بھی کھڑاؤں کا دیا

شاہ زادی سید الکونین کی
بے سواری ہی علی کے گھر گئی

واسطے جن کے بنے دو جہاں
ان کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں

اس جہیز پاک پر لاکھوں سلام
صاحب لولاک پر لاکھوں سلام

(iii) ہم نے اپنے آپ کو امتحان میں ڈال لیا ہے

موجودہ دور میں جہیز ایک آزمائش بن گیا ہے لوگوں نے خود اپنے آپ کو امتحان میں ڈال لیا ہے جس کے سبب بچیوں کی شادیاں تاخیر سے ہو رہی ہیں بعض اوقات اس آزمائش کے تحت بچیوں کی شادی ہوتی ہی نہیں۔

مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ کثرت جہیز نے ایسی تکلیف دہ صورتحال اختیار کرلی ہے کہ جس کی وجہ سے والدین کے لیے اپنی لڑکیوں کا [illegible] کرنا ممکن نہیں ہوتا جارہا ہے۔ ان کے دن کا چین اور رات کا سکون چھن گیا

Marfat.com

ہے۔ محض اس وجہ سے کہ وہ رشتہ کرنے والوں کی طرف سے منہ مانگا جہیز نہیں دے سکتے۔ ان کی زندگی اجیرن ہوگئی ہے۔ اسلامی، عاشرے میں اس کو ختم کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں ان لوگوں کو خاص طور پر پہلے قدم اٹھانا چاہئے جو بے تحاشا جہیز دیتے ہیں وہ آگے آئیں اور اس برائی کو ختم کرنے میں تعاون کریں اور وہ جہیز کی مقدار اتنی کم رکھیں کہ جو غریب لوگ بھی دے سکیں۔'' (وقار الفتاوی: ۳/۱۳۵)

(iv) جہیز ایک قبیح رسم ہے

موجودہ دور میں جہیز ایک قبیح رسم کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ لڑکے کے گھر والے اپنی مخصوص ڈیمانڈز کے ساتھ رشتہ کرتے ہیں۔ یہ سب ناجائز ہے۔

مفتی عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کہ جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی محبت و شفقت کی نشانی ہے اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا فرض، واجب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لیے ہرگز یہ جائز نہیں کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کر کے سامان جہیز وصول کریں۔ ماں باپ کی حیثیت اس قابل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی اور داماد کی خواہش پوری کریں یہ خلاف شریعت بات ہے۔

بلکہ آج کل ہندوؤں کے تلک جیسی رسم مسلمانوں میں چل پڑی ہے کہ شادی کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دی جاتی ہے کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی۔ چنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اس لیے بیاہی نہیں جا رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ رسم یقیناً خلاف شریعت ہے اور جبراً قہراً ماں باپ کو مجبور کر کے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے لہٰذا مسلمانوں پر لازم

Marfat.com

ہے کہ اس بری رسم کو ختم کر دیں۔'' (جنتی زیور، ص:۱۱۱)

(v) جہیز کے لیے لڑکے والوں سے پیسے لینا کیسا ہے؟

بعض قوموں میں رواج ہے کہ لڑکی والے لڑکے والوں سے پہلے پیسے لیتے ہیں پھر شادی کرتے ہیں۔ یہ بھی ناجائز و رشوت ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''عورت کے گھر والوں نے رخصتی کے وقت کچھ لیا تھا تو شوہر کو اس کے واپس لینے کا شرعاً حق ہے اس لیے کہ وہ رشوت ہے۔''

(فتاویٰ عالمگیری:۱/۳۰۶)

(vi) جہیز کے لیے امام محمد کا انتخاب

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بیٹی کو جہیز میں ہر چیز دوں گا، اب کیا کروں کہ قسم پوری ہو کیونکہ ہر چیز تو بادشاہ بھی نہیں دے سکتا۔

آپ نے فرمایا کہ تو اپنی لڑکی کو جہیز میں قرآن شریف دے دے کیونکہ قرآن شریف میں ہر چیز ہے اور یہ آیت پڑھی۔

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ (پ:۷، الانعام:۵۹)

اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ کوئی خشک چیز مگر روشن کتاب میں (سب کچھ لکھ دیا گیا ہے) (روح البیان)

Marfat.com

باب نمبر 5

(الف) سسرال میں دلہن کی آمد پر رسومات

(i) منہ دکھائی کی رسم

دلہن جب اپنے گھر سے رخصت ہو کر سسرال میں پہنچتی ہے تو اسے ایک الگ کمرے میں بٹھا دیا جاتا ہے پھر محلے، پڑوس اور رشتہ داروں کی عورتیں آتی ہیں اور دلہن کا چہرہ دیکھتی اور کچھ رقم بطور ہدیہ دلہن کے ہاتھ پر رکھ دیتی ہیں۔ اس رقم کا بھی وہی حکم ہے جو سلامیاں دینے کا ہے۔ یعنی تحائف کی صورت میں دینا زیادہ بہتر ہے۔

احتیاط

اس رسم کی ادائیگی کے وقت یہ احتیاط کی جائے کہ بے پردگی نہ ہو عموماً لوگ پردے کا خیال نہیں رکھتے اور نامحرم اور شریر لڑکے بھی دلہن کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ لہٰذا گھر کے سرپرست کو چاہئے کہ وہ بے پردگی نہ ہونے دیں۔

(ii) گود بٹھائی کی رسم

منہ دکھائی کی رسم کے بعد گود بٹھائی کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ کسی بچے کو دلہن کی گود میں بٹھا دیا جاتا ہے تا کہ دلہن کی گود بھی ہری ہو اور دلہن بانجھ نہ ہو اب تو غیرت کا جنازہ اس طرح نکالا جاتا ہے کہ اگر کوئی چھوٹا بچہ نہ ملے تو دیور یا جیٹھ کو دلہن کی گود میں بٹھا دیا جاتا ہے اور دلہن سے کوئی تحفہ لیے بغیر گود کو نہیں چھوڑتا۔ اس غیر شرعی رسم سے اجتناب کرنا چاہئے۔

Marfat.com

(ب) شب زفاف

شب زفاف میں میاں بیوی نکاح کے بعد ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوتے ہیں عملاً اعلان کرتے ہیں۔ یہ اعلان مسنون طریقے سے ہونا چاہئے۔ غیر شرعی چیزیں مثلاً گانے باجے، اختلاط مرد وزن، محافل موسیقی کے انعقاد سے بچنا چاہئے۔

(i) دخول سے پہلے ایک ساتھ نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نصیحت کی۔ اس نے ایک کنواری لڑکی سے شادی کی تھی لیکن اسے اندیشہ تھا کہ لڑکی اس سے بغض رکھے گی۔ آپ نے فرمایا: جب تو اس کے پاس جانا تو اسے دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے کہنا پھر یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ . اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَيْرٍ وَّفَرِّقْ بَيْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ بِخَيْرٍ .

اے اللہ! میرے اہل وعیال میں برکت فرما اور ان کے لیے میرے اندر برکت فرما۔ اے اللہ! جب تک ہمیں یکجا رکھ خیر اور بھلائی کے ساتھ اکٹھا رکھ اور جب ہمیں علیحدہ فرما خیر اور بھلائی کے ساتھ علیحدہ فرما۔

(المعجم الاوسط، الرقم: ۲۰۱۸)

فائدہ

عورت جب اپنے والدین کے گھر سے اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے تو اس پر فطری طور پر خوف، دہشت اور اجنبیت طاری ہوتی ہے تو جب دونوں میاں بیوی ایک ساتھ نماز پڑھیں گے اور دعا کے ساتھ شب زفاف کا آغاز کریں گے تو یقیناً ایک دوسرے سے انسیت محسوس کریں گے۔

Marfat.com

(ii) خوشبو کا استعمال

شب زفاف میں خوشبو لگا کر میاں بیوی کا ایک دوسرے سے ملنا انہیں خوشی اور محبت کا احساس دلاتا ہے۔ خوشبو کی قوت تاثیر سے میاں بیوی میں باہمی محبت والفت، چاہت وپسندیدگی پیدا ہوتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

''تمہاری اس دنیا سے مجھے عورتیں اور خوشبو محبوب ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔'' (سنن نسائی، الرقم: ۳۹۴۰، مسند احمد: ۳/۲۸۵)

(iii) پردہ بکارت

پردہ بکارت عورت کے رحم کے منہ پر موجود ایک نامکمل جھلی کا نام ہے۔ صدیوں سے پردہ بکارت کنوارپن کی نشانی سمجھا جاتا ہے، جاہل گھرانوں میں یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ اگر شادی کی رات پردہ بکارٹ پھٹ کر خون نہ نکلے تو لڑکی ہرگز کنواری نہیں ہوسکتی۔ جبکہ حقیقت اس سے بہت مختلف ہے۔

پردہ بکارت کی حالت ہر ایک کے ہاں مختلف ہوتی ہے۔ اگر پردہ بکارت باریک ہے تو وہ شادی کی پہلی رات آسانی سے پھٹ جاتا ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ خون نہ نکلے۔ شادی سے پہلے بھی کسی لڑکی کا پردہ بکارت کسی اور وجہ سے بھی پھٹ سکتا ہے اس کے اندام نہانی میں کسی چیز کا داخل ہونا ضروری نہیں بلکہ جمپ دینے، اچھلنے کودنے، محض شدید حرکت یا کسی سخت چوٹ کی وجہ سے بھی پھٹ سکتا ہے اور لڑکی کو اس کا احساس تک نہیں ہوتا اسے اس بات کا علم شب زفاف میں ہوتا ہے کہ اس کا پردہ بکارت پھٹ چکا ہے۔ پھر اسے ذلت کی المناک علامت سمجھ کر شرمندگی اور عار کا احساس دلایا جاتا ہے حالانکہ وہ اس سے بالکل بری ہوتی ہے۔

لہٰذا میاں بیوی کو چاہئے کہ وہ پردہ بکارت کو ہی پاکیزگی کا معیار نہ سمجھیں بلکہ دیندار بیوی مل جانے کو ہی طہارت کا معیار سمجھیں۔

Marfat.com

(iv) تنہائی کے راز ونیاز بتانا حرام ہے

ارشاد خداوندی ہے:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (پ:۵، النساء:۳۴)

پس نیک بیویاں اطاعت شعار ہوتی ہیں شوہروں کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت کے ساتھ (اپنی عزت کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ خدمت اقدس میں حاضر تھیں کچھ مرد اور عورتیں اور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں جو اپنی اہلیہ کے ساتھ گزری باتوں کو دوسروں کو سناتے ہیں۔ بعض عورتیں بھی ایسی ہوتی ہیں جو اپنی سرگزشت اوروں کو بتاتی ہیں۔'' لوگ چپ رہے میں نے عرض کیا: ہاں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں اور مرد بھی یہی کچھ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''لیکن دیکھو تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ وہ شیطان ہوتے ہیں جو راستے میں کسی مادہ شیطان سے مل کر اس سے لپٹ جاتے ہیں اور لوگ انہیں دیکھتے ہیں۔'' (مسند احمد:۶/۴۵۶، ۴۵۷، الرقم:۲۷۵۸۳، صحیح مسلم، کتاب النکاح، الرقم:۱۴۳۷)

(ج) دلہن کو ہدایات

شب زفاف سے دلہن جب اپنی نئی زندگی کا آغاز کرتی ہے تو اس موقع پر اس کے لیے ایسی جامع ہدایات بطور لائحہ عمل تیار کرنا انتہائی لازمی ہے تاکہ اس کی زندگی اسلامی اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے گزرے۔ دلہن کے لئے جامع ہدایات درج ذیل ہیں۔

(i) نماز عشاء کی بروقت ادائیگی

دلہن کو چاہئے کہ وہ نماز عشاء بروقت ادا کرے۔ کیونکہ نماز عشاء کی ادائیگی کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔ عورت کو چاہئے کہ وہ گھر میں نماز کی پابندی کرے۔ حدیث پاک میں ہے

Marfat.com

ام المؤمنین حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عورتوں کے نماز پڑھنے کے لیے سب سے بہترین جگہ ان کے گھروں کے تہہ خانے ہیں۔'' (مسند احمد: ۱۰/۱۸۴، الرقم: ۲۶۶۰۴)

جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کا نقصان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اللہ عزوجل اس کے عمل برباد کردے گا اور اللہ عزوجل کا ذمہ اس سے اٹھ جائے گا جب تک کہ وہ توبہ کے ذریعے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں رجوع نہ کرے۔'' (المعجم الکبیر: ۲۰/۱۱۷، الرقم: ۲۳۳)

(ii) عشاء کے بعد فضول گفتگو سے پرہیز

نماز عشاء بروقت ادا کرنے کے بعد اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو جلدی سو جانا چاہیے۔ عموماً لوگ رات کو دیر تک گپ شپ لگاتے رہتے ہیں فلمیں ڈرامے دیکھتے ہیں، ناجائز اور گناہ کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ فضول گفتگو میں محو رہتے ہیں۔ دلہن کو چاہیے کہ وہ ان کاموں میں اپنا وقت برباد نہ کرے بلکہ یہ عزم مصمم کرے کہ وہ اسلامی قوانین کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے گی۔

آج کل اکثر لوگ یہ عادت بنا چکے ہیں کہ رات کو دیر سے سوتے ہیں۔

''اگر کوئی نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا اور نماز قضا ہو گئی تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرا ہو اور ظن غالب ہے کہ اب سو گیا تو وقت پر آنکھ نہ کھلے گی۔'' (بہار شریعت: ۴/۴۲)

Marfat.com

سونے سے پہلے کی دعا

سونے سے پہلے بہتر ہے کہ وضو کرلیں۔ بستر پر لیٹنے سے پہلے سورۃ فلق، والناس، آیت الکرسی، سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات، تسبیحات فاطمہ، سورۂ ملک پڑھ لیا کریں۔ پھر بستر پر سیدھی کروٹ لیٹ کر سونے کی دعا: "اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا" پڑھ کر سو جائیں۔

(iii) بروقت غسل

دلہن کو چاہئے کہ وہ شب زفاف کے بعد سحری میں ہی اٹھ کر وقت پر غسل کرلے۔ گھر والوں کو چاہئے کہ رات کو ہی ان کے لیے پانی کا بندوبست کر دیا جائے تاکہ صبح کے وقت غسل میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ کیونکہ حالت جنابت میں مبتلا شخص کے بارے میں شریعت کے احکام لاگو ہوتے ہیں۔

جنبی قرآن نہ پڑھے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ، وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ

جنبی اور حائضہ قرآن مجید سے کچھ نہ پڑھے (نہ تھوڑا نہ بہت)۔

(سنن ترمذی، ابواب الطہارۃ: ۱/۷۴، الرقم: ۱۳۱)

رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے

جس گھر میں جنبی ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر یا کتا یا جنبی ہو۔

(سنن ابوداؤد، کتاب اللباس: ۴/۷۲، الرقم: ۴۱۵۲)

درس ہدایت

حالت جنابت میں بروقت غسل کرنا انتہائی لازمی ہے کیونکہ وہ تمام شرعی کام جو بغیر وضو کے نہیں کیے جاسکتے حالت جنابت میں ان کا کرنا حرام ہے مثلاً ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے خواہ نفل نماز ہو یا فرض۔ عموماً لوگ اس حالت میں بے احتیاطی سے کام لیتے ہوئے ٹال مٹول کر کے بروقت غسل نہیں کرتے۔ جس کا ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس گھر میں اس وقت تک رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جب تک اس گھر میں جنبی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرعی قوانین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رحمت کا سایہ ہم پر سلامت رکھے۔ آمین

(iv) نماز فجر کی بروقت ادائیگی

ارشاد خداوندی ہے:

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ○ (پ:۱۵، بنی اسرائیل:۷۸)

اور نماز فجر کا قرآن پڑھنا بھی (لازم کرلیں)، بے شک نماز فجر کے قرآن میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے (اور حضوری بھی نصیب ہوتی ہے)

فرشتے جمع ہوتے ہیں

رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''فجر کی نماز فرشتوں کے جمع ہونے کا وقت ہے اور اس وقت میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔''

(ترمذی، ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل:۲/۱۴۵)

دعوتِ عمل

فجر کے وقت چونکہ رات ختم ہو جاتی ہے۔ اور دن شروع ہو رہا ہوتا ہے۔ دن رات کے فرشتے اس وقت جمع ہوتے ہیں۔ اس نورانی وقت میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رکھنا انتہائی افسوس اور نادانی کی بات ہے۔ اس لیے صبح کے وقت جلد ہی

Marfat.com

اٹھ کر اللہ کریم کے خصوصی فضل کو حاصل کرنا چاہیے اور نماز فجر کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

نماز فجر کے لیے جلدی اٹھنے کی تدابیر

نماز فجر کے لیے جلدی اٹھنے کی تدابیر درج ذیل ہیں۔

☆ رات کو قدرے کم کھانا کھائیں۔

☆ سونے سے پہلے ایسا بھاری کام نہ کریں جس سے نیند بہت گہری آجائے۔

☆ نماز کی فکر کریں۔ سوتے رہنے سے اللہ کے عذاب کا خوف ہو۔ اپنی جان و مال کی تباہی کا ڈر ہو۔ دین و دنیا کے کاموں میں بے برکتی کا اندیشہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کی امید ہو۔

☆ دل میں پختہ ارادہ کرلیں کہ نماز فجر کے لیے اٹھنا ہے۔

☆ الارم والی گھڑی استعمال کریں یا موبائل پر الارم یا کوئی اور چیز جو آپ کو نماز فجر کے لیے اٹھادے اس کا انتظام کریں۔

☆ اپنے کسی ساتھی کو جو خود نماز فجر کے لیے اٹھتا ہو یا نماز فجر کے اوقات میں اپنی ڈیوٹی پر جاتا ہو اس سے مدد لیں وہ آپ کو فون پر یا کسی اور ذرائع سے اطلاع کردے۔

☆ رات کو سونے سے پہلے دعائیں پڑھ کر سوئیں اور صبح جلدی اٹھنے کے لیے دعا کریں۔

(v) سحر خیزی کے فوائد

صبح کا وقت انتہائی پاکیزہ، مقدس اور بابرکت ہوتا ہے۔ کائنات کے لیے زندگی، رعنائی اور تروتازگی کا وقت ہوتا ہے۔ اندھیرے چھٹتے اور روشنی پھوٹتی ہے۔ تازہ ہوائیں چلتی اور خوشبوئیں پھیلتی ہیں۔

جو لوگ سحر کے وقت جاگتے ہیں...... تسبیح و استغفار میں مشغول رہتے ہیں...... وہ اس دنیا میں بھی خوشحالی اور آسودگی کی بے شمار نعمتیں حاصل کرتے ہیں...... اور ابدی جنت

Marfat.com

کا بہترین ٹھکانہ اور رضا و خوشنودی کا اعلیٰ ترین انعام بھی ان کے لیے موجود ہے۔

صبح کا وقت...... قبولیت دعا...... اور رحمت الٰہی سے فیض یاب ہونے کا وقت ہے...... سحر کے وقت میں خدا نے ساری برکتیں، فضیلتیں اور سعادتیں رکھ دی ہیں...... اللہ اپنے بندوں پر صبح کے وقت خصوصی لطف و کرم فرماتا ہے۔

(د) ولیمہ

شب زفاف کے بعد دولہے کی طرف سے اپنے دوست واحباب، عزیز و اقارب اور محلہ کے لوگوں کو حسب توفیق ضیافت کی دعوت دی جاتی ہے اسے ولیمہ کہتے ہیں۔

دعوت ولیمہ سنت ہے۔ ولیمہ میں جس شخص کو دعوت دی جائے اس کا جانا سنت ہے یا واجب۔ علماء کے دونوں قول ہیں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اجابت سنت مؤکدہ ہے۔

(i) ولیمہ واجب ہے

شب زفاف کے بعد دولہا پر ولیمہ واجب ہے۔ حضرت بریدہ بن حصیب کہتے ہیں: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شادی کرنے والے یا شادی کے لیے ولیمہ ضروری ہے۔''

(مسند احمد: ۵/۳۵۹)

(ii) ولیمہ کی دعوت قبول کرنا ضروری ہے

جب کسی کو ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو اس کے لیے دعوت میں حاضر ہونا واجب ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

''جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو وہ (شادی وغیرہ) پر حاضر ہو جو ایسی دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی

Marfat.com

نافرمانی کی۔" (صحیح بخاری:۹/ ۱۹۸، صحیح مسلم:۴/ ۱۵۲، مسند احمد، الرقم:۲۳۳۷)

(iii) حضرت صفیہ اور زینب کا ولیمہ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر ولیمہ سفر میں ہوا اور اس طرح ہوا کہ دسترخوان بچھا دیا گیا اور اس پر کچھ کھجوریں، کچھ پنیر اور کچھ گھی رکھ دیا گیا۔ بس ولیمہ ہو گیا۔ البتہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر روٹی اور بکری کے گوشت سے دعوت دی گئی۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح:۲/ ۷۷۷)

(و) مکلاوہ

ولیمے والے دن جب دولہا، دلہن کو لڑکی والے اپنے گھر لے جاتے ہیں تو دولہا اگلے دن واپس اپنے گھر آ جاتا ہے پھر دولہے کے گھر والے ایک یا دو دن بعد لڑکی کو لینے جاتے ہیں۔ اس رسم کو مکلاوہ کہتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں اس رسم کے بارے میں مختلف نظریات ہیں۔ بعض علاقوں میں لوگ مکلاوے کو دو دن سے زیادہ لیٹ ہونے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔

مکلاوہ کی رسومات

(i) کھانے کا انتظام

جب دولہے کے گھر والے ولیمے کے دو دن بعد دلہن کو لینے جاتے ہیں تو دلہن کے گھر والوں کی طرف سے کھانے کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے کھانا کھلانا اور دعوت کرنا اچھی اور خوش آئند بات ہے مگر بعض لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ لوازمات کی تیاری میں لگ جاتے ہیں تا کہ ان کی بیٹی کی سسرال میں عزت ہو اور کوئی اسے طعنہ نہ دے۔ اس طرح اپنی وسعت اور گنجائش سے زیادہ اخراجات کرنے سے بعد میں بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

Marfat.com

(ii) جوتا چھپائی کی رسم

مکلاوہ کی رسومات میں ایک رسم دولہے کا جوتا چھپانے کی بھی ہے۔ جب دولہا دلہن کے گھر جاتا ہے تو دلہن کی بہنیں دولہے کے ساتھ ہنسی مذاق کرتی ہیں اور اس کا جوتا چھپا دیتی ہیں۔ پھر اپنی خواہش کے مطابق پیسے وصول کر کے جوتا دیتی ہیں۔ اس رسم میں بے پردگی اور مذاق مسخرا پن ہوتا ہے۔ اس لیے اس رسم سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(iii) کپڑے دینے کی رسم

ولیمے کے بعد جب دولہے کے گھر والے دلہن کو لینے جاتے ہیں تو دلہن کے گھر والے دولہے کے گھر والوں کو کپڑے دیتے ہیں۔ یہ رسم سراسر غلط اور لڑکی والوں پر بوجھ ہے۔ اس رسم کا ختم ہونا انتہائی ضروری ہے۔ لڑکی کے والدین پہلے تو شادی کی رسومات اور جہیز کی تیاری میں بے شمار اخراجات کر چکے ہوتے ہیں پھر مکلاوہ کی رسومات سے ان کی کمر قرض کے بوجھ تلے دبتی جاتی ہے۔ اس رسم کو ختم کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا بہت ضروری ہے۔

Marfat.com

باب نمبر 6:

(واپسی) دلہن سسرال میں

شادی کی تمام رسومات کی ادائیگی کے بعد جب دلہن سسرال میں واپس آتی ہے تو اس کی نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ اس عہد کے ساتھ اپنی زندگی کی ابتداء کرتی ہے کہ نئی زندگی کے اس طویل سفر میں وہ ہر قدم پر اپنے شوہر کا ساتھ دے گی اور اپنی زندگی کو شوہر کے لیے وقف کر دے گی۔ زندگی کو کامیاب بنانے کے اس سفر میں بے شمار ایسے کام ہوتے ہیں جو عورت کے لیے کرنے بہت ضروری ہوتے ہیں اور کچھ ایسے کام ہوتے ہیں جن سے احتیاط کرنا انتہائی لازمی ہے۔

(الف) کامیاب بیوی کے کرنے کے کام

شادی سے پہلے لڑکی جب اپنے والدین کے گھر میں ہوتی ہے تو اس پر ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ہوتا وہ آزادی سے اپنی زندگی بسر کرتی ہے مگر شادی کے بعد عورت کی زندگی میں ہر طرح سے انقلاب آتا ہے۔ اس ضمن میں عورت کو جن امور کے کرنے کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے درج ذیل ہیں۔

(i) شوہر کی فرمانبرداری کرے

عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کی تاحیات فرمانبرداری کرتی رہے۔ شوہر کی فرمانبرداری کرنے والی عورت کے لیے یہ خوشخبری ہے کہ وہ جنت میں اپنی پسند کے دروازے سے داخل ہوگی۔

Marfat.com

حدیث پاک میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَۃُ خَمْسَھَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَھَا، وَاَطَاعَتْ زَوْجَھَا قِیْلَ لَھَا اُدْخُلِی الْجَنَّۃَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شِئْتِ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت پانچوں فرض نمازیں پڑھے اور اپنے رمضان کے مہینے کے روزے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔ اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا: جاؤ جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ (مسند امام احمد: ۱/۱۹۱)

(ii) معاف کرنے کی عادت بنائے

عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر معاف کرنے کی عادت پیدا کرے۔ گھر میں اگر کسی کے ناروا سلوک کا سامنا کرنا پڑے یا غلطی ہو جانے پر ڈانٹ پڑ جائے یا کسی سے سرزد غلطی ہو جائے تو معاف کرنے کی عادت اپنائے۔ اسلامی قوانین پر عمل کرتے ہوئے عفو و درگزر کی اعلیٰ مثال پیش کرے۔

(iii) شکر ادا کرتی رہے

عورت شروع سے ہی شکر کرنے کی عادات ڈال لے۔ ہر حال میں ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتی رہے۔ شوہر کے گھر میں جو مل جائے اسی پر گزارہ کرے اور شوہر کی لائی ہوئی کسی بھی چیز میں سے عیب نہ نکالے بلکہ شکر ادا کرے کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کو یہ بھی نصیب نہیں ہوا ہو گا۔ تنگدستی کے حالات ہوں یا فارغ البالی کے دن، مصیبت پریشانی ہو یا راحت و سکون غرض ہر وقت خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتی رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (پ:۱۳، ابراہیم:۷)

اگر تم پہلے احسانات پر شکر ادا کرو گے تو میں مزید اضافہ کر دوں گا۔

Marfat.com

(iv) سادگی اپنائیے

سادگی کی سنت اپنانے سے بہت اجر ملتا ہے۔ اگر عورت سادگی اپنائے اور یہ فیصلہ کرلے کہ جس طرح کریم آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے سادہ اور مبارک زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے ویسے ہی سادہ زندگی بسر کرے گی تو اس کی زندگی میں خیر و برکات اور محبتوں کی برسات ہو جائے گی۔ اگر عورت مکان ایسا پسند کرے جو سادہ ہو...... شادی کا اہتمام سادگی سے ہو...... زندگی میں ہر کام سادگی سے ہو تو زندگی میں کبھی مشکل پیش نہیں آتی۔

(v) بدنظمی سے بچئے

بدنظمی سے گھر کا سارا سسٹم خراب ہو جاتا ہے...... نئی نئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہر طرف اگر بدبودار میلے کچیلے کپڑے بکھرے رہیں۔ بیوی ہر وقت بچوں پر غضبناک ہوتی رہے۔ گھر میں بے ضابطگی، بے قراری، گندگی، غم و فکر اور رنج و الم سے بھرپور ماحول ہو تو چین سے کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ مرد بے چارہ پریشان ہو کر تھک ہار کر سکون اور چین کی تلاش میں دوسری جگہ بھٹکتا پھرتا ہے۔ گھر کی زندگی اس کے لیے وبال بن جاتی ہے۔

عقلمند اور سلیقہ شعار عورت کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ

☆ گھر میں ہر چیز ترتیب سے رکھتی ہے۔

☆ گھر میں ہر جگہ صاف ستھری رکھتی ہے۔

☆ گھر کا ماحول پرسکون رکھتی ہے۔

☆ گھر میں چیخ و پکار کی بجائے سکون واطمینان سے بات کرتی ہے۔

☆ اپنے شوہر اور بچوں کی تمام چیزیں الگ الگ جگہ پر سیٹ کر کے رکھتی ہے۔

ایسی عورت ہی اپنے گھر کو جنت نما بنائے رکھتی ہے۔ خود بھی سکون اور چین سے رہتی ہے اور گھر والے بھی آرام وسکون سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

Marfat.com

(vi) کفایت شعاری اختیار کرے

کامیاب زندگی گزارنے کے لیے عورت کو چاہیے کہ وہ کفایت شعاری اختیار کرے......خرچ کم کرے......جتنی آمدن ہو اس میں سے کچھ جمع بھی کرے......رقم کو معمولی سمجھ کر اڑا نہ دے...... کپڑے خود سلائی کرے......کھانا خود پکائے......بچوں کی دیکھ بھال خود کرے......اس طرح سے کافی رقم بچ جائے گی جو مصیبت کے وقت کام بھی آئے گی اور کسی کے سامنے ہاتھ بھی نہیں پھیلانا پڑے گا۔اپنی زندگی بھی اطمینان سے گزرے گی اور شوہر کا دل بھی خوش ہوگا۔

مرد جو کچھ کماتا ہے لا کر عورت کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔اب یہ عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی صلاحیت اور لیاقت سے گھر کو خاک سے لاکھ تک پہنچا دے۔

(vii) خندہ پیشانی سے پیش آئے

زندہ دل اور خندہ پیشانی سے پیش آنے والی عورت ہی قابل تعریف ہوتی ہے۔ جب وہ اپنے شوہر کی طرف دیکھتی ہے تو وہ ساری پریشانیاں بھول جاتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے، اچھا کھلاتی ہے۔اگر وہ کھانے سے پہلے اور بعد میں شوہر کے ہاتھ دھلائے۔اگر غریب ہو تو غریبی کا رونا رونے کی بجائے اس کی مدد کرے گھر میں کپڑے سلائی کرے یا اپنی صلاحیت کے مطابق کوئی کام کرے جس سے گھر کا ماحول پرسکون ہو جائے۔اپنے شوہر سے بلا ضرورت فرمائشیں نہ کرے۔ بلکہ اپنی قسمت پر راضی رہے تو ایسی عورت کی طرف دیکھتے ہی شوہر کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

لیکن وہ عورتیں جو شوہر کے گھر میں آتے ہی اسے داستان سنانے بیٹھ جاتی ہیں اور اس کا کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا سب دشوار کر دیتی ہیں۔ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ کو بھی ناراض کرتی ہیں اور اپنے شوہر کو بھی ناخوش کرتی ہیں۔

(viii) سخاوت کرنے کی عادت اپنائے

عورت کو چاہیے کہ وہ اس دنیا کی فانی چیزوں کو جوڑ جوڑ کر گن گن کر جمع کر کے نہ

رکھے۔ بلکہ اس دنیا اور اس کی چیزوں کے فانی اور ختم ہونے کا تصور ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھے۔ زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کرتی رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ"

اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ بہت کثرت سے دیا کرو (کیونکہ) میں نے عورتوں کو بہت کثرت سے جہنم میں دیکھا ہے۔

عورتوں نے دریافت کیا: کس وجہ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتیں لعنت (بددعائیں) بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہیں۔ (بخاری، الرقم: ۱۴۶۲)

لہٰذا عورتوں کو جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے خوب صدقہ کرنا چاہیے۔

(ix) بدگمانی سے بچیے

کامیاب عورت وہ ہوتی ہے جو اپنے آپ کو بدگمانی سے بچائے۔ کسی بھی آباد گھر کو برباد کرنے میں بدگمانی زہر قاتل کی طرح اثر کرتی ہے ساس اور بہو میں جھگڑا بدگمانی کی بدولت شروع ہوتا ہے اور پھر انتہا تک پہنچ کر ہنستے بستے گھر اجاڑ دیتا ہے۔

اگر بیوی شوہر سے بدگمان ہو جائے۔ اس پر شک کرنے لگے۔ اس پر اعتراضات کرنے لگے مثلاً گھر دیر سے آنے پر...... کسی عورت سے بات کرتے دیکھ کر...... کسی بیوہ سے اخلاقی رویہ دیکھ کر اس پر شک کرنے لگتی ہے اور اپنے گھر میں بدمزگی کا سلسلہ شروع کر دیتی ہے...... جس کی وجہ سے گھر کے کام کاج اور بچوں کی نگہداشت صحیح طریقے سے نہیں ہو پاتی...... روزانہ لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں...... عورت خود تو بے سکون ہوتی ہے ساتھ شوہر کی زندگی بھی اجیرن کر دیتی ہے...... اس شکی پن اور وہم سے شوہر تنگ آ کر اس عورت کو ہی خیر آباد کہہ دیتا ہے۔ اس لیے عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر کو آباد رکھنے کے لیے بدگمانی سے بچے۔

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

(پ:۲۶،الحجرات:۱۲)

اے ایمان والو! دور رہا کرو بکثرت بدگمانیوں سے بلاشبہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔

(x) نامحرم سے گفتگو میں احتیاط کرے

عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر نامحرم سے گفتگو نہیں کرنی چاہئے اور اگر بات کرنی ہی پڑے کسی ضرورت کی بنا پر تو نرمی سے گفتگو نہ کرے۔ بلکہ نپے تلے الفاظ میں بات کرے۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ تَكَلَّمَ النِّسَاءُ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر غیر مرد سے گفتگو کرے۔'' (کنز العمال:۱۶/۱۶۳)

(xi) اپنی کمیوں کو خوبیوں میں بدلے

وہ عورت جو سسرال میں باعزت مقام حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ وہ دوسروں کی شکایت کبھی نہ کرے بلکہ اپنے اندر جھانکے اور سوچے کہ اس میں کون کون سی کمیاں ہیں اپنی کمیوں کو خوبیوں میں بدلنے کے لیے سرتوڑ کوشش کرے۔ اگر بیوی یہ سمجھے کہ جو تکلیف مجھے میرے شوہر، ساس یا نند کی طرف سے پہنچ رہی ہے یہ میری اپنی کسی غلطی، کوتاہی، کمی کی وجہ سے پہنچ رہی ہے تو پھر اللہ کی بارگاہ میں دعا بھی کرے اور اپنی غلطیوں کو بھی درست کرے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے:

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ (پ:۵،النساء:۷۹)

جو پہنچے آپ کو بھلائی سو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو پہنچے آپ کو تکلیف سو وہ آپ کی طرف سے ہے۔

(xii) خاموشی کی عادت اپنائے

جب عورت گھر میں فضول گفتگو سے اجتناب کرتی ہے تو گھر کا ماحول بھی پر سکون رہتا ہے۔ جب بھی ساس کی طرف سے سخت الفاظ سننے پڑیں یا نند بلا وجہ لڑائی جھگڑے پر اتر آئے یا کسی اور سسرالی رشتے کی طرف سے بے جا ڈانٹ پڑ رہی ہو تو اس وقت آپ کا ردعمل ہی آپ کی شخصیت کو اجاگر کرے گا۔ اگر آپ خاموشی اختیار کریں تو اللہ کے فرمان پر عمل پیرا ہوں گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ○ (پ:۹، الاعراف:۱۹۹)

رخ انور پھیر لیجئے نادانوں کی طرف سے۔

اس طرح خاموشی اختیار کرنے سے آپ بہت سے مسائل سے بچ جائیں گی۔ شوہر کے دل میں آپ کی خاموشی کا اثر ہوگا وہ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔ آپ کی دل سے عزت کرے گا اور آپ خود بھی ذہنی طور پر مطمئن رہیں گی کیونکہ اینٹ کا جواب پتھر سے دینے سے اپنی زندگی بھی بدمزہ ہو جاتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ ۔

جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (بخاری، الرقم:۶۴۷۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب زندگی گزارنے اور اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیاب بیوی کے لیے نہ کرنے کے کام

جس طرح ایک عورت کامیاب زندگی گزارنے کے لیے چند اہم فرائض سرانجام دیتی ہے اور خوشگوار زندگی بسر کرتی ہے اسی طرح کچھ کام ایسے بھی ہیں جن کو انجام دینے سے بچنا چاہئے۔ وہ کام جن کے کرنے سے عورت کو احتراز کرنا چاہئے درج ذیل ہیں۔

(i) خاوند کو ناراض نہ کرے

وہ عورت جو اپنے خاوند کو ناراض کرتی ہے۔ اس کی نافرمانی کرتی ہے۔ اس کے حکم پر عمل نہیں کرتی وہ دنیا میں ہی عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس بیوی کو چاہئے کہ وہ تمام کام چھوڑ دے جس سے شوہر ناراض ہوتا ہے۔ ایسی عورتیں جو شوہروں کو ناراض کرتی ہیں ان کے لیے سخت وعید ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَّلَا تُصْعَدُ لَهُمْ إِلَى اللهِ حَسَنَةٌ: اَلسُّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَالْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَضَعُ يَدَهٗ فِيْ يَدِ مَوَالِيْهِ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی ان کی کوئی نیکی اللہ کی طرف بڑھتی ہے: نشہ میں مدہوش آدمی، جب تک اس کا نشہ زائل نہ ہو۔ وہ عورت کہ جس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔ دوڑا ہوا غلام، جب تک واپس نہ لوٹے اور اپنا ہاتھ اپنے مالکوں کے ہاتھ میں نہ رکھ دے۔ (الطبرانی فی الأوسط، الرقم: ۹۳۸۵)

(ii) شوہر کا مال بلا اجازت خرچ نہ کرے

عورت اپنے شوہر کا مال بغیر اجازت کے خرچ نہیں کر سکتی۔ عورت چونکہ مرد کے ماتحت ہوتی ہے اس لیے ہر کام اس کی اجازت سے ہی کر سکتی ہے۔

Marfat.com

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام معاویہ ہند بنت عتبہ جو کہ ابوسفیان کی بیوی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک ابوسفیان ایک بخیل شخص ہے۔ اور وہ مجھے میری اور میرے بیٹے کی ضرورت کے بقدر خرچ بھی نہیں دیتا مگر یہ ہے کہ جو میں اس کی لاعلمی میں اس کے مال سے لے لوں کیا میرے اوپر گناہ ہے؟

فَقَالَ: خُذِیْ مَا یَکْفِیْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ .

فرمایا: معروف طریقے سے اپنی اور اپنے بیٹے کی ضرورت کے بقدر لے لیا کرو۔ (صحیح بخاری، الرقم: ۵۳۶۴)

(iii) ناشکری نہ کرے

عورت کی یہ فطری کجی ہے کہ اگر شوہر کی طرف سے کوئی معمولی سی بات ہو جائے تو بیوی اس کی ناشکری کرنے لگتی ہے اور یہ کہنا شروع کر دیتی ہے کہ اسے شوہر سے کبھی خیر نہیں ملی۔ جبکہ عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس، اپنے ضبط کی اصلاح کرے۔ اپنی خواہشات کے خلاف کوشش کرے۔ اپنے شوہر کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کی بجائے اس کی نعمتوں کا اعتراف کرے اور اس کا شکریہ ادا کرتی رہے۔ کیونکہ یہ اس سے مستغنی نہیں ہو سکتی۔ ورنہ یہ سخت قسم کے عذاب کی سزاوار ہوگی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم ہوگی۔

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی امْرَاَۃٍ لَا تَشْکُرُ لِزَوْجِھَا وَھِیَ لَا تَسْتَغْنِیْ عَنْہُ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے خاوند کا شکریہ ادا نہیں کرتی۔ اور یہ اس سے مستغنی بھی نہیں ہو سکتی (یعنی اس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتی)۔ (النسائی: ۳/۱۶۸)

Marfat.com

(iv) مال کی کمی سے پریشان نہ ہو

بعض اوقات شیطان مختلف تدبیریں کر کے اس پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے کہ ہمارے اردگرد لوگوں کے پاس کس قدر مال و دولت ہے اور وہ کتنی ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں اور ہم وہیں کے وہیں ہیں تو مال کی کمی یا زیادتی اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اللہ جس کو چاہے مالدار کرے اور جس کو چاہے تنگدست کر دے اس انسان کو اس میں شکوہ و شکایت کرنے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

(v) روزی تنگ ہونے پر مایوس نہ ہو

بسا اوقات اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر آزمائش آتی ہے اور اس کی روزی تنگ ہو جاتی ہے۔ گھر کے اخراجات...... بچوں کے اخراجات...... کو شوہر کی تنخواہ سے پورا کرنا عورت کے لیے کڑی آزمائش کا وقت ہوتا ہے لیکن عقلمند بیوی وہ ہوتی ہے جو اس صورتحال میں مایوس نہ ہو بلکہ اپنے اچھے وقت کو یاد کر کے اللہ کا شکر ادا کرے اور بہترین رزق کی تلاش کے لیے دعائیں کرتی رہی۔ اپنے شوہر کو پریشان کرنے کی بجائے اس کو ہمت اور حوصلہ دے۔

(vi) سسرال والوں کی طرف سے طعن و تشنیع پر بددل نہ ہو

اگر سسرال والوں کی طرف سے مختلف پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے مثلاً ساس ہر وقت ڈانٹتی رہے، نندیں ہر وقت لڑتی رہیں۔ آپ کے ہر کام میں نقص نکالتی رہیں۔ آپ پر طعن و تشنیع کرتی رہیں۔ شوہر کے سامنے آپ کی برائیاں بیان کرتی رہیں۔ تو آپ بددل نہ ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اور اپنے فرائض بغیر کسی کوتاہی کے اخلاص کے ساتھ ادا کرتی رہیں۔ اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لیے دوسروں کے حقوق ادا کرتی رہیں۔

Marfat.com

شوہر کے دل میں جگہ بنانے کے طریقے

(i) محبت بھری نگاہ

عورت کی نگاہ سب سے پہلی چیز ہے جو مرد کے دل و دماغ پر اثر کرتی ہے۔ عورت اگر مرد کی طرف محبت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے تو اسے اپنی طرف مائل کر لیتی ہے۔ پھر محبت بھری نگاہ جب مرد کی عورت پر پڑتی ہے تو ان کی زندگی میں خوشگوار تبدیلی آتی ہے۔ اگر مرد کی نگاہ عورت کی اچھی حالت پر پڑتی ہے تو وہ دل میں اتر جاتی ہے۔ اس کے دل میں اپنا ٹھکانہ بنا لیتی ہے۔ اچھے صاف ستھرے چہرے والی عورت، صاف ستھرا اچھا لباس پہننے والی عورت مرد کو زیادہ راحت اور سکون پہنچاتی ہے۔

(ii) خوشبو کا استعمال

عورت کو چاہئے کہ اپنے شوہر کے لیے خوشبو کا استعمال کرے۔ جو اس کی ناک کے ذریعے اس کے دل و دماغ تک پہنچ جائے۔ خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ زیادہ ہو اور مہک کم ہو مثلاً خوشبودار مہندی اور زعفران وغیرہ۔

بیوی اگر شوہر کے لیے وقتاً فوقتاً شوہر کی پسند کی خوشبوئیں استعمال کرتی رہے۔ اپنے شوہر کے لیے آراستہ ہوتی رہے اور خوشبو لگائے تو یہ آپس میں محبت پیدا کرنے کے لیے بہت مؤثر ہے۔ شوہر کے کمرے میں خوشبو چھڑکے تیز اچھی سے اچھی خوشبو شوہر کو بھی ملے یہ سنت بھی ہے۔ اگر سنت پر عمل کرنے کی نیت ہوگی تو ثواب بھی ملے گا اور میاں بیوی میں محبت بھی بڑھے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ، وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ بِاَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا (یعنی احرام کی نیت

Marfat.com

کرنے سے پہلے پہلے)اور جب حج کے ارکان سے فارغ ہوئے تو طواف زیارت سے پہلے پہلے جو بہتر سے بہتر خوشبو میرے پاس تھی وہ میں نے لگا دی۔ (مسلم:۱/۳۷۸)

(iii) لمس کا احساس

میاں بیوی کے جسموں کا ملنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ان کے دل مل گئے ہیں۔قدرتی طور پر دونوں کے جسموں سے نکلنے والی حرارت وگرمی خصوصاً جو عورت کے مسام سے حرارت باہر آتی ہے دونوں کی کئی بیماریوں اور پریشانیوں کا اس سے ازالہ ہو جاتا ہے۔

عورت کو چاہئے کہ وہ یہ لذت حاصل کرنے میں شوہر کی معاونت کرے۔ جب شوہر اسے ہاتھ لگانا چاہے تو وہ اپنے جسم کو خود آگے کر دے۔ بلکہ خود بھی اس کا جسم چھو کر اپنے جسم کو چھونے کی دعوت دے۔اس سے میاں بیوی میں لازوال محبت پیدا ہوگی۔

(iv) خوبصورت جاذب نظر چہرہ

عورت کا خوبصورت جاذب نظر چہرہ شوہر کے دل میں محبت پیدا کر دیتا ہے۔اگر عورت زیادہ خوبصورت نہ بھی ہو پھر بھی اگر وہ زیب وزینت اور بناؤ سنگھار کر کے اچھا لباس پہن کر خود کو جاذب نظر بنائے اپنی جسمانی صفائی اور کشش شوہر پر ظاہر کرے تو شوہر اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

(v) حقوق کی رعایت

اگر عورت ہر کام میں شوہر سے مشورہ کرے اس کی ہر بات فوراً مان لے......اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرے...... ہر بات میں شوہر کی خوشی کا خیال رکھے...... اپنی خوشی پر اس کی خوشی کو ترجیح دے......اس کے دل کو رنج نہ پہنچائے......تھوڑی آمدنی کے باوجود الجھن وپریشانی کا شکار نہ ہو......اگر شوہر غریب ہو تو اس کو مالداری سمجھے......

ہر وقت اس کے راحت و آرام کا خیال رکھے تو شوہر کے دل میں اس کی عزت بڑھے گی وہ اس کی ہر بات کا جواب محبت سے دے گا۔ اس کی ہر خواہش پوری کرنے کے لیے اپنی جان تک لگا دے گا۔

الغرض شوہر کیسا بھی لاپرواہ ہو عورت کو قدرت نے طبعی رنگینیاں...... سریلی آواز...... مسکراہٹ بکھیرنے والی پیشانی...... نرم خوئی اور نرم گوئی والی آواز اور زبان...... مائل کرنے والے اور گھائل کرنے والے دو ہونٹ...... دل جوئی اور دلداری والی دو آنکھیں اور نرم و نازک ہاتھوں والی انگلیوں کے پورے عطا فرمائے ہیں عورت ان کو استعمال کر کے اپنے شوہر کے دل میں جگہ بنا سکتی ہے۔ عورت کا جسم، اس کے خدوخال، سب سے بڑھ کر اس کی جانثاری اور ہمدردی والی صفت میں وہ کشش ہے جس سے عورت مرد پر اپنا اثر رکھتی ہے۔

خوشگوار گھریلو زندگی کے آداب

عورت اپنے گھر کو جنت اس وقت بنا سکتی ہے جب اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرتی ہے۔ خوشگوار گھریلو زندگی کے چند آداب درج ذیل ہیں۔

(i) شوہر کا استقبال

شوہر اپنے روزمرہ کے ضروری کام، محنت مزدوری سے فارغ ہو کر ٹریفک کی بھیڑ سے تھکا ماندہ اپنے گھر واپس آتا ہے تا کہ وہ اپنے خاص گھر میں دل و جان کا سکون و آرام حاصل کرے۔ اپنے بیوی، بچوں کے ساتھ مل بیٹھ کر سعادت حاصل کرے۔ تو جب خاوند گھر آتا ہے تو نیک اور محبت کرنے والی بیوی خوشی خوشی محبت بھری نگاہوں کے ساتھ اس کا استقبال کرتی ہے...... اس کا مزاج پوچھتی ہے...... خیر و عافیت طلب کرتی ہے...... کھانے کی طلب ہو تو کھانے کا انتظام کرتی ہے...... اپنے غم و پریشانی کی روداد سنانا

Marfat.com

شروع نہیں کر دیتی......شوہر کی لائی ہوئی ہر چیز کی خوشی سے تعریف کرتی ہے جس سے شوہر کا دل اور بڑھ جاتا ہے......شوہر کے گھر میں آنے سے پہلے گھر کے کام کاج سے فارغ ہو جاتی ہے......ان تمام خصوصیات کے ساتھ جب عورت اپنے شوہر کا استقبال کرتی ہے تو شوہر کو اپنا گھر جنت نما لگتا ہے۔ وہ وقت پر گھر واپس آنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ جس سے میاں بیوی پرسکون اور راحت و آرام کی زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔

(ii) بچوں کی تربیت

ماں کی گود بچے کی سب سے پہلی اور عظیم درسگاہ ہوتی ہے۔ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت پر ماں کا اثر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہ ماں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی اچھی تربیت کرے۔ ماں کو چاہئے کہ اپنے بچوں پر بے جا سختی نہ کرے۔ بات بات پر روکنے ٹوکنے اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے بچہ ڈرپوک اور ضدی بن جاتا ہے......بعض اوقات بچے ایسی شریر حرکتیں کر دیتے ہیں کہ ماں کو غصہ آ جاتا ہے اس موقع پر بچوں کو کوسنے اور بددعائیں دینے سے پرہیز کرے......مائیں بچوں کی دنیاوی و اخلاقی تربیت کریں ساتھ ہی ان کی دینی تربیت بھی کریں......کسی ایک بچے کو دوسرے بچے پر فوقیت نہ دیں...... ماں کو چاہئے کہ بچوں کے راحت و آرام کا خیال رکھے۔ اسے ان کی بھوک، پیاس، تکلیف و درد کا احساس ہو۔

(iii) سلیقہ شعاری

سلیقہ مند بیوی کی ہر کوئی عزت کرتا ہے۔ عورت کو چاہئے کہ شوہر کی چیزوں کو ترتیب سے اور خوب سلیقے سے رکھے...... رہنے کا کمرہ صاف رکھے...... بستر میلے کچیلے نہ ہوں......غلاف کی شکنیں نکال کر رکھے......تکیہ میلا ہو جائے تو غلاف بدل دے......جو چیز آپ کے پاس رکھی گئی ہو اس کو حفاظت سے رکھیں...... کپڑے تہہ کر کے رکھیں یوں ہی ادھر ادھر بکھرے نہ رہیں۔ قرینے اور سلیقے سے رکھیں۔

Marfat.com

(iv) چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں

سلیقہ شعار اور عقلمند عورت وہ ہوتی ہے جو اپنے گھر کو گھر سمجھے۔ جتنی آمدنی ہو اسی حساب سے خرچ کرے "چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ" کے فلسفے پر عمل کرے۔ بلاوجہ اخراجات کو نہ بڑھائیں۔ ضرورت سے زیادہ اشیاء نہ خریدیں جس سے شوہر کو تکلیف ہو ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کے قرض اتارتے اتارتے تھک جائے۔

(v) ساس سے محبت بھرا رویہ

خوشگوار گھریلو زندگی میں عورت کو چاہئے کہ اپنی ساس سے محبت بھرا رویہ رکھے اور جو کام ساس کرتی ہے آپ اس کے کرنے میں عار محسوس نہ کریں ساس کی والدہ کی طرح عزت کرے۔ ہر حال میں اس کی رضا مندی کو مقدم سمجھے۔ خواہ عورت کو خود تکلیف ہو یا راحت مگر ساس کی مرضی کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائے۔ زبان سے کوئی ایسا لفظ مت نکالے جس سے اس کو تکلیف ہو۔ اس سے بات کرتے ہوئے لہجہ باادب رکھو۔ اگر کسی وقت ساس کوئی تنبیہ کر رہی ہو تو خاموشی کے ساتھ ان کی بات کو سنو اور یاد رکھو۔

(vi) نند سے دوستانہ سلوک

عورت کو چاہئے کہ وہ اپنی نندوں کی عزت کرے ان کے ساتھ دوستانہ سلوک رکھے۔ ان سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرے۔ ان کے ساتھ مل کر کام کرے بلکہ اکثر اوقات ان کے کام بھی خود کر دے۔ اس سے سسرال والوں کے دل میں عورت کی عزت بڑھے گی۔

(vii) جٹھانی، دیورانی کے ساتھ سگی بہنوں جیسا رویہ

اگر کوئی عورت تم سے مرتبے اور عمر میں بڑی ہو تو اس کا ادب واحترام کرو جیسے شوہر کے بڑے بھائی کی بیوی، اس کے ساتھ گفتگو اور اٹھنے، بیٹھنے میں اس کے مرتبے کا لحاظ رکھو۔ اس کے ساتھ گھل مل کر رہو اور پھر دیورانی جو رشتے میں چھوٹی ہوتی ہے اس کے ساتھ بھی خوشگوار تعلقات قائم کرو۔ ایک بڑی اور ایک چھوٹی بہن کی طرح ایک دوسرے

Marfat.com

سے تعلقات قائم کریں۔ جو عمر اور مرتبے میں چھوٹی ہو اس کے ساتھ محبت اور پیار والا برتاؤ رکھو۔ گھر میں دیورانی یا جٹھانی کے بچے ہوں تو ان کے ساتھ بھی نرمی والا رویہ اختیار کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص بڑوں کا ادب نہ کرے اور چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں (یعنی اس کا ہم سے تعلق نہیں)'' (ترمذی، الرقم:۱۹۱۹)

(viii) شوہر کی مزاج شناسی

عورت کو چاہئے کہ شوہر کے مزاج کو پہچانے اور جیسا شوہر کا مزاج ہو ویسی بات کرے۔ اگر شوہر کا مزاج ہنسی اور دل لگی والا ہو تو ہنسی اور دل لگی کرے اور اگر نہیں تو ہنسی، دل لگی نہ کرے۔ شوہر کا ادب و احترام کرے۔ شوہر جب خوش ہو تو کوشش کریں کہ اس کی خوشی میں مزید اضافہ کر دیں۔ پیار محبت کی بات کرے تو پیار محبت سے اس کا جواب دیں اگر غمزدہ ہو تو اس کے غم کو کم کرنے کی کوشش کریں۔

(ix) اچھا دل پسند کھانا پکانا

شوہر کے دل کا راستہ اس کے پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے اس لیے عقلمند اور سلیقہ شعار بیوی کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ کھانا پکانے اور دستر خوان سجانے میں مہارت حاصل کرتی ہے۔ عورت کو چاہئے کہ شوہر کی پسند کے مطابق کھانے پکائے۔ دستر خوان پر سلیقے سے چیزیں سجائے۔ کھانا جتنا عمدہ، سلیقے اور خوش اسلوبی سے پکایا گیا ہوگا شوہر کے دل و دماغ میں بیوی کی عقلمندی اور سمجھداری کا سکہ بیٹھ جائے گا۔

عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے والدین کے گھر سے ہی عمدہ اور لذیذ کھانا پکانے کی مہارت حاصل کر لے۔ ہر روز نئی سبزی، نئے انداز سے سلیقہ مندی کے ساتھ پیش کرے۔ کھانے کے ساتھ سلاد وغیرہ نہایت عمدگی سے تیار کی ہو۔ برتن صاف ہوں۔ کھانے بدل بدل کر پکائے جائیں اگر بیوی اپنی مسکراہٹیں بکھیرتی ہوئی پیشانی کے ساتھ یہ سب اہتمام کرے گی تو شوہر اس کی بہت ساری چاہتیں اور تمنائیں بغیر کہے اور بغیر

مانگے پوری کردے گا۔ سسرالی رشتے دار بھی اس سلیقہ مندی سے متاثر ہوکر آپ کی عزت کریں گے۔

(x) گھر کے کام کاج

عورت کو چاہیے کہ وہ گھر سے متعلق ہر ممکن خدمت انجام دے۔ یہ نیت کر لینی چاہیے کہ شوہر کی رضامندی حاصل کرنا اور اللہ کی رضا حاصل کرنا مقصود ہے تو گھر کے جو کام عورت کرتی ہے صبح سے شام تک وہ جتنے کام اپنے شوہر کو راضی کرنے کے لیے کرتی ہے اس پر اس کا وہ سارا وقت عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ چاہے وہ کھانا پکانا ہو یا شوہر کی خدمت، بچوں کی تربیت ہو یا گھر کی دیکھ بھال ان سب پر اللہ اجر لکھ دیتا ہے۔

گھر کے کام کاج کا دارومدار عورت پر ہوتا ہے اور مرد باہر کے کام انجام دیتا ہے۔ عورت امیر ہو یا غریب اپنے گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کرے تو اس کو زیادہ خوشی نصیب ہوتی ہے۔ ایک طرح سے ورزش بھی ہوتی رہتی ہے۔ جو انسان کی تندرستی کے لیے ضروری ہے۔

سویرے سے اٹھی، وفادار بیوی
نماز فجر سب سے پہلے، ادا کی
ادھر خادمہ، چولہا سلگا رہی ہے
ادھر بیوی بچوں کو بہلا رہی ہے
غرض اس نے ایک ایک کے منہ کو دھلایا
کھلائی انہیں روٹی پانی پلایا
جو فارغ ہوا ہاتھ منہ دھو کے شوہر
تو کھانا رکھا سامنے، اس کے چن کر
یہ چاہے تو جنت ہی گھر کو بنا دے
یہ چاہے تو دوزخ سے اس کو بڑھا دے

یہ چاہے تو عزت ہماری بڑھا دے
یہ چاہے تو ذلت میں ہم کو گرا دے

(xi) شوہر کی روانگی کے وقت دعائیں

شوہر جب روزانہ اپنے کام کاج پر جانے لگتا ہے تو بیوی کو چاہئے کہ مقررہ وقت سے پہلے ہی اس کے ہر کام کو سمیٹ دے اور شوہر کی چیزیں پوری کر کے ایک جگہ پر رکھ دے تاکہ شوہر کو پریشانی نہ ہو اور پھر مخصوص دعاؤں کے ساتھ شوہر کو دفتر کے لیے روانہ کرے۔

شوہر کو روانہ کرتے ہوئے چند مخصوص دعائیں درج ذیل ہیں۔

(۱) یَا رَبِّ! اَعِدْهُ لِیْ سَرِیْعًا وَّاَعِدْهُ لِیْ سَلِیْمًا ۔

اے میرے رب! اس کو میرے پاس جلدی اور سلامتی کے ساتھ لوٹانا (ہر مصیبت و بیماری سے محفوظ رکھتے ہوئے جلد اس کو میرے پاس واپس بھیج دینا)

(۲) یَا رَبِّ! احْفَظْهُ لِیْ اِنَّهٗ زَوْجٌ مِّثَالِیٌّ وَاَبٌ لَا یُعَوَّضُ لِاَطْفَالِیْ ۔

اے میرے رب! اس کی حفاظت فرما کہ بے شک یہ میرے لیے مثالی شوہر ہے اور میرے بچوں کے لیے ایسا شفیق باپ ہے جس کا بدل کوئی نہیں ہو سکتا۔

(۳) اِتَّقِ اللهَ فِیْنَا وَلَا تُطْعِمْنَا اِلَّا حَلَالًا ۔

ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا اور ہمیں صرف حلال (لقمہ) ہی کھلانا۔

Marfat.com

باب نمبر 7

(الف) امید کی کرن (حمل)

حاملہ عورت کی فضیلت

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور وہ شوہر اس سے راضی ہو۔ تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ جیسا اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے۔ اور اسے دردِزہ (یعنی وقت ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے۔ جن پر آسمان وزمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا۔ اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی۔ اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہ خدا میں 70 غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (الجامع الصغیر:۱/۹۹، الرقم:۱۵۹۲)

حمل کی نشانیاں

حمل کی نارمل نشانیاں درج ذیل ہیں۔

(۱)...... ماہواری رک جاتی ہے (اکثر یہی پہلی نشانی ہوتی ہے)

(۲)...... متلی (خاص طور پر صبح کو متلی ہوتی ہے اور الٹی آتی محسوس ہوتی ہے)

یہ حالت حمل کے دوسرے اور تیسرے مہینے میں اور خراب ہو جاتی ہے۔

(۳)...... پیشاب زیادہ آنے لگتا ہے۔

(۴)...... پیٹ پھول جاتا ہے۔

Marfat.com

(۵)...... چھاتیاں بڑی ہونے لگتی ہیں اور چھونے سے دکھتی ہیں۔

(۶)...... حمل کی جھائیاں (چہرہ، چھاتیوں اور پیٹ پر گہرے رنگ کے دھبے)

(۷)...... آخر کار حمل کے تقریباً پانچویں مہینے میں بچہ پیٹ میں حرکت کرنے لگتا ہے۔

والدین اچھی اچھی نیتیں کریں

جب اللہ تعالیٰ امید کی کرن دکھا دے تو والدین کو چاہئے کہ وہ اچھی اچھی نیتیں کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ .

ترجمہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر: ۶/ ۱۸۵، الرقم: ۵۹۴۲)

چند اہم نیتیں درج کی جاتی ہیں جو والدین کو اولاد کی خوشی ملتے ہی کر لینی چاہئیں۔

(1) اپنی اولاد کی تربیت سنت کے مطابق کریں گے۔

(2) اگر لڑکا ہوا تو اس کا نام حصول برکت کیلئے "محمد" یا "احمد" رکھیں گے۔

(3) بچی پیدا ہوئی تو ناشکری/ ناخوشی کا اظہار نہیں کریں گے۔
بلکہ رحمت الٰہیہ پر اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

(4) جب بچہ پیدا ہوگا تو سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہیں گے۔

(5) کسی بزرگ سے اس کی تحنیک کروائیں گے۔

(6) ساتویں دن اس کا عقیقہ کریں گے۔

(7) اپنی اولاد کو حلال کمائی کھلائیں گے۔

(8) اپنی اولاد کو علم دین سکھائیں گے۔

Marfat.com

حمل کے دوران کیے جانے والے اعمال

ماں کو چاہئے کہ وہ حمل کے دوران

(1) نمازوں کی پابندی کرے۔ اور ہرگز نماز میں سستی نہ کرے کہ اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں۔

(2) تلاوت قرآن پاک کرتی رہے کہ مقدس اور پاکباز عورتیں اس حالت میں قرآن کے نور سے اپنے دلوں کو روشن کرتی تھیں۔

☆ چار برس کی عمر میں پندرہ پارے سنا دیئے

حضور سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی۔ تقریب بسم اللہ مقرر ہوئی تو وہ بھی بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے۔ بسم اللہ پڑھنی چاہی مگر الہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے۔ وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور (میں) قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلدی جاؤ! میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھاؤ۔

قاضی صاحب فوراً تشریف لائے۔ اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ آپ نے پڑھا:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنا دیئے۔

حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"صاحبزادے آگے پڑھئے" فرمایا: میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے۔ اور اسی قدر ان کو یاد تھے۔ وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔ (الملفوظ:۴/۳۱۵)

(3) نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کی برکتیں اولاد کو ملتی ہیں۔

(4) اپنے معاملات میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اپنایئے۔ مثلاً کھانے پینے،

Marfat.com

لباس، چلنے، اٹھنے، بیٹھنے، سونے، جاگنے وغیرہ میں سنتوں کی پابندی کرے۔

(5) دعائیں کرتی رہے کہ حضرت سیدتنا مریم سلام اللہ علیہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O (پ:۳،آل عمران:۳۶)

مولا! میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے۔ حالانکہ جو کچھ اس نے جنا تھا اللہ اسے خوب جانتا تھا (وہ بولی) اور لڑکا (جو میں نے مانگا تھا) ہرگز اس لڑکی جیسا نہیں (ہوسکتا) تھا (جو اللہ نے عطا کی ہے) اور میں نے اس کا نام مریم (عبادت گزار) رکھ دیا ہے۔ اور بے شک میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

☆ ماں اپنی اولاد کیلئے کون سی دعا کرے

ماں کو چاہئے کہ وہ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے۔ اور اللہ کی عطا کردہ نعمت (اولاد) کی پیدائش میں آسانی کے لیے دعا کرے...... اور اپنی اولاد کے لیے دعا اس طرح کرے کہ: اے اللہ تو اسے اپنا اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا اطاعت گزار بنا...... اسے سچا عشق رسول عطا فرما...... اسے متقی پرہیزگار بنا...... اسے سنتوں کا پابند بنا...... اسے میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا...... اسے درازی عمر بالخیر عطا فرما...... اسے ایمان کی حالت میں موت نصیب فرما۔ آمین

(6) اس کے لیے حلال روزی کا اہتمام کرے۔ اور حرام روزی سے اس کو دور رکھے۔ حالت حمل میں رزق حلال کا استعمال کرے۔

مشتبہ غذا سے بے چینی

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ:

Marfat.com

''جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی۔'' (تذکرۃ الاولیاء، ص:۱۲۹)

حمل کے دوران احتیاطیں

والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے افکار و خیالات کو پاکیزہ رکھتے ہوئے ہم بستری کریں۔ کیونکہ اس سے بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور پھر حمل کے دوران اگر ماں ہر وقت فلمیں، ڈرامے دیکھتی رہے، فحش کلام کرتی رہے تو اس کے شکم میں پلنے والے بچے پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ وہ بچہ بھی ذہنی انحراف کا شکار ہوتا ہے۔ لیکن اگر ماں عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ اسلامی تعلیمات کے تحت زندگی بسر کرے تو یقیناً بچہ بھی نیک اور متقی و پارسا ہوگا۔

حمل کے دوران کی جانے والی چند احتیاطیں درج ذیل ہیں۔

(i) گھر میں تصاویر نہ لگائیں

عموماً عورتیں زمانہ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصاویر لگا دیتی ہیں۔ یاد رکھیے! مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت:۱۶/۲۰۸)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو۔

(صحیح بخاری:۳/۱۹، الرقم:۴۰۰۲)

(ii) والدین اپنے افعال و احوال درست کریں

والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے افعال و احوال درست رکھیں۔ کیونکہ اگر والدین نیک ہوں گے تو اولاد بھی نیک ہوگی۔ حمل قرار پانے کے وقت والدین کی اچھی بری حالت کا اثر بچے کی صحت پر بھی پڑتا ہے۔

(iii) زمانہ حمل کی چند طبی احتیاطیں

☆......حمل کے آخری مہینے میں سب سے اچھا یہ ہے کہ فرج کا ڈوش نہ کیا جائے۔اور جنسی ملاپ سے پرہیز کیا جائے۔تاکہ پانی کی تھیلی نہ پھٹے اور انفیکشن نہ ہو۔

☆......اگر ممکن ہو تو ہر قسم کی دوائی سے پرہیز کیا جائے۔اور کوئی دوائی نہ کھائیں۔ بعض دواؤں سے پیٹ کے بچے کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔اصول یہ بنالیں کہ صرف ڈاکٹر کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کریں۔اپنے آپ یا اور کسی کی بتائی ہوئی دوائی ہرگز استعمال نہ کریں (اگر آپ کو ڈاکٹر کوئی دوائی دینے لگے اور آپ یہ سمجھتی ہوں کہ آپ کو حمل ہے تو ڈاکٹر کو بتادیں)

☆......ایسپرین، ایسٹامینوفین یا سینہ کی جلن دور کرنے والی دوائیں اگر ضروری ہوں تو کبھی کبھی استعمال کر سکتے ہیں۔ وٹامن اور فولاد کی گولیاں اکثر مفید ثابت ہوتی ہیں۔اور اگر صحیح مقدار میں کھائی جائیں تو نقصان نہیں دیتیں۔

☆......خسرہ کے مریض اور خاص طور پر جرمن خسرہ کے مریض بچوں سے دور رہیں۔

☆......کام اور ورزش جاری رکھیں۔ مگر ضرورت سے زیادہ مشقت سے باز رہیں۔

☆......زہر اور کیمیائی مادوں سے دور رہیں۔ان سے پیٹ کے بچہ کو نقصان ہوسکتا ہے۔

☆......کیڑے مار دواؤں، پودے مار دواؤں اور کارخانوں کے کیمیائی مادوں سے دور رہیں۔ان کی خالی بوتلوں اور ڈبوں میں کھانے پینے کی چیزیں ہرگز نہ رکھیں۔ان کی خالی بوتلیں وغیرہ پھینک دیں۔ کیمیائی اشیاء کے بخارات یا سفوف کو سانس کے ساتھ اندر نہ جانے دیں۔

☆......اگر ڈاکٹر نے لمبا سفر کرنے سے منع کیا ہو تو سفر کرنے میں احتیاط کریں۔

حمل کے دوران طبی مسائل

(1) معدہ یا سینے میں جلن

تیزابیت کی وجہ سے بدہضمی اور سینے کی جلن ایک وقت میں تھوڑا کھائیں۔ اور بار بار پانی پئیں۔ تیزابیت مارنے والی دواؤں سے خاص طور پر اگر ان میں کیلشیم کاربونیٹ ہو۔ فائدہ ہوسکتا ہے۔ سخت ٹافی یا مٹھائی چوسنے سے بھی فائدہ ہوسکتا ہے۔ سینے اور سر کو تکیوں اور کمبلوں کے ذریعے اونچا رکھنے کی کوشش کریں۔

(2) متلی اور الٹیاں

یہ شکایات عام طور پر حمل کے دوسرے یا تیسرے مہینے میں زیادہ شدید ہو جاتی ہیں۔ رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو بستر سے اٹھنے سے پہلے کوئی خشک چیز مثلاً سوکھے بسکٹ یا سوکھی روٹی کھانے سے فائدہ ہوسکتا ہے۔ مقررہ وقت پر بہت زیادہ کھانے کے بجائے دن میں کئی بار تھوڑا تھوڑا کھاتی رہیں۔ چکنائی والی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ پودینے کی چائے بھی مفید ہوتی ہے۔ اگر شکایت شدید ہو جائے تو کوئی الرجی روکنے والی اینٹی ہسٹامین دوا رات کو سوتے وقت اور صبح جاگ کر استعمال کریں۔

(3) پیروں کی سوجن

دن کے مختلف اوقات میں پیر اٹھا کر آرام کریں۔ نمک کم کھائیں۔ اور نمکین کھانوں سے پرہیز کریں۔ بھٹے کے بالوں کو پانی میں ابال کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر پیر بہت سوج گئے ہوں اور ہاتھ پیروں پر بھی سوجن ہو تو طبی مشورہ حاصل کریں۔ پیروں کی سوجن کی عام طور پر یہ وجہ ہوتی ہے کہ آخری مہینوں میں رحم کے اندر بچے کا وزن دباؤ ڈالتا ہے۔ خون کی کمی، ناقص غذائیت یا زیادہ نمک کھانے والی عورتوں کو یہ شکایت ہوتی ہے۔ لہذا کم نمک والی عمدہ صحت بخش غذا کھانی چاہئے۔

Marfat.com

(4) کمر کے نچلے حصے میں درد

حمل کے دوران یہ تکلیف عام ہوتی ہے۔ ورزش اور پیٹھ سیدھی رکھ کر کھڑے ہونے اور بیٹھنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

متوازن غذا کی ضرورت

حمل کے دوران تندرست رہنے کے لیے کافی غذا کھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تا کہ وزن بے ضابطہ بڑھتا رہے۔ خاص طور پر اگر عورت دبلی ہو۔

اچھی غذا کھانا بہت ضروری ہے۔ جسم کو لحمیات (پروٹین) وٹامن اور معدنیات کی اور خاص طور پر فولاد کی ضرورت ہوتی ہے۔

زندہ بچہ اور دماغی طور پر نارمل بچہ پیدا ہونے کیلئے آیوڈین والا نمک کھانا ضروری ہے (لیکن پیروں کی سوجن اور دوسرے مسائل کے خطرہ کی وجہ سے بہت زیادہ نمک استعمال نہ کیا جائے)

ناقص غذائیت سے خون کی کمی

دیہاتی علاقوں کی عورتوں میں حمل سے پہلے بھی خون کی کمی ہوتی ہے۔ جو حمل کے زمانہ میں اور بڑھ جاتی ہے۔ صحت مند بچہ کی خاطر عورت کو اچھی اور کافی غذا کھانی لازمی ہے۔ اگر عورت بہت کمزور ہو اور اس کی رنگت پھیکی پڑ گئی ہو یا اس میں خون کی کمی اور ناقص غذائیت کی اور علامتیں ہیں تو اس کے لیے زیادہ لحمیات (پروٹین) کھانا اور فولاد کی غذائیں مثلاً پھلیوں کے بیج (Grounduats) مرغ، دودھ، پنیر، انڈے، گوشت، مچھلی اور گہرے گہرے رنگ کی پتوں والی ترکاریاں کھانا بے حد ضروری ہے۔

اسے فولاد کی گولیاں خاص طور پر اگر کافی صحت بخش غذا نہ مل سکے تو، استعمال کرنی چاہئیں، اس طرح اس کے خون میں طاقت آئے گی اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کا خون خطرناک حد تک ضائع نہیں ہوگا۔ اگر ممکن ہو تو فولاد کی گولیوں میں فولک ایسڈ اور

Marfat.com

وٹامن سی (C) بھی شامل ہونی چاہیے۔

دوران حمل چیک اپ کروانا

بہت سے صحت کے مراکز اور دوائیاں حاملہ عورتوں کو بچے کی پیدائش سے قبل کے معائنوں کے لیے آنے اور اپنی صحت سے متعلق ضروریات پر گفتگو کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ حاملہ عورت کو یہ چیک اپ ضرور کروانا چاہیئے۔

اس چیک اپ سے ایسی بہت سی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں جن سے مسائل پیدا نہیں ہوتے۔ اور بچہ صحت مند پیدا ہوتا ہے۔

دوران حمل خطرہ کی علامتیں

(1) خون آنا

اگر حمل کے دوران عورت کو ذرا سا بھی خون آئے تو یہ خطرہ کی نشانی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اسے اسقاط ہو رہا ہو یعنی بچہ ضائع ہو رہا ہو یا بچہ رحم کے باہر بڑھ رہا ہو (Ectopic) (یعنی بے محل حمل) عورت کو چاہیئے کہ لیٹی رہے اور ڈاکٹر کو بلائے۔

چھ ماہ کے حمل کے بعد خون آنے کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ آنول نال بچہ کی پیدائش کے سوراخ کو روک رہی ہے۔ ڈاکٹر کی مدد کے بغیر عورت خون ضائع ہونے کی وجہ سے مر سکتی ہے۔

(2) خون کی شدید کمی

عورت کمزور تھکی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس کی کھال پھیکی پڑ جاتی ہے۔ یا شفاف معلوم ہوتی ہے۔ اگر علاج نہ ہو تو بچہ کی پیدائش کے وقت خون ضائع ہونے سے مر سکتی ہے۔ اگر خون کی کمی شدید ہے تو صرف اچھی غذا سے یہ کمی صحیح وقت پر دور نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے فولادی نمکیات کی گولیاں حاصل کرنا ضروری ہے۔ ممکن ہو تو بچہ کی پیدائش ہسپتال میں ہونی چاہیئے۔ تا کہ خون کی ضرورت ہو تو مل سکے۔

Marfat.com

(3) زہرباد کی علامتیں

پیروں، ہاتھوں اور چہرہ کی سوجن کے ساتھ سر درد، چکر اور کبھی نظر کی دھندلاہٹ زمانہ حمل کے سمیت یعنی زہرباد کی علامتیں ہیں۔ اچانک وزن بڑھنا، خون کے دباؤ (بلڈ پریشر) میں اضافہ اور پیشاب میں لحمیات (پروٹین) کا زیادہ خارج ہونا اس کی مزید علامتیں ہیں۔ اس لیے ممکن ہو تو ایسی دائی ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ جو ان چیزوں کی پیمائش کر سکتی ہو۔

حمل کے زمانہ میں زہرباد کا علاج کرنے کیلئے حاملہ عورت کو یہ کرنا چاہیے۔

بستر پر لیٹی رہے۔

زیادہ لحمیات (پروٹین والی غذائیں) لیکن بہت کم نمک کے ساتھ کھائے۔ بلکہ نمکین کھانوں سے پرہیز کرے۔

اگر جلد حالت بہتر نہ ہو، نظر کمزور ہونے لگے، چہرہ پر زیادہ سوجن ہو یا دورے پڑیں۔ تو جلد از جلد طبی مدد حاصل کریں۔ کیونکہ اس کی زندگی کو خطرہ ہے۔

بچہ/بچی کا پوچھنا (الٹرا ساؤنڈ کروانا) کیسا

بعض اوقات والدین کو بہت زیادہ جستجو ہوتی ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ یہ معلوم کرنے کے لیے حاملہ عورت کی الٹرا ساؤنڈ کروائی جاتی ہے۔ ایسا کرنے سے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ نتیجہ ان کی خواہش کے مطابق نہیں ہے تو حمل ضائع کروانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ بیٹی کی پیدائش کو بعض علاقوں میں برا خیال کیا جاتا ہے۔ جبکہ اللہ کی رضا میں راضی رہنا ہی مومن کی علامت ہوتی ہے۔ دوسری طرف الٹرا ساؤنڈ کروانا سائنسی تحقیقات کی روشنی میں معلوم کروانا کہ بچہ ہے یا بچی تو یہ سب محض گمان کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں حتمی بیان نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اللہ عزوجل بڑا کارساز ہے وہ جو چاہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

حمل نہ ہونے کی صورت میں علاج کروانا

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرد اور عورت اولاد کے خواہش مند ہوتے ہیں لیکن عورت کو حمل نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عورت یا مرد بانجھ ہوتا ہے۔

یعنی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ کبھی اس کا علاج ممکن ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات اس کا علاج بھی ممکن نہیں ہوتا۔ علاج کا دارومدار بانجھ پن کی وجوہات پر ہوتا ہے۔

بانجھ پن کی وجوہات

۱-پیدائشی بانجھ پن

بعض مرد اور عورت پیدائشی طور پر بانجھ ہوتے ہیں۔ ان کا جسم ہی ایسا ہوتا ہے کہ ان کو کبھی بھی اولاد نہیں ہو سکتی۔

۲-کمزوری یا غذا کی کمی

بعض عورتوں میں خون کی کمی، ناقص غذائیت یا آیوڈین کی کمی کی وجہ سے حمل قرار پانے کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ یا ان وجوہات کی بنا پر پیٹ میں بچہ پوری طرح شکل اختیار کرنے سے پہلے اور ماں کو شاید حمل کا پتہ چلنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔

۳-پرانا انفیکشن

خاص طور پر پیڑو کی سوجن کی بیماری عورتوں کے بانجھ پن کی عام وجوہات ہیں۔ علاج سے فائدہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ بیماری بہت آگے نہ بڑھی ہو۔ سوزاک اور کلامیڈیا سے بچاؤ اور ابتدا میں ہی علاج سے بانجھ عورتوں کی تعداد کم ہو سکتی ہے۔

۴-مردوں میں بانجھ پن کی بیماری

اکثر مردوں کو بھی عورتوں کی طرح یہ بیماری ہوتی ہے۔ بعض مرد بھی عورتوں کو حاملہ نہیں کر سکتے ان کی منی میں اسپرمز کی تعداد جتنی ہونی چاہیے اس سے کم ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اگر اسے مرد ہر ماہ عورت کے بارآور دنوں کا (یعنی جن دنوں میں اس کے جسم میں انڈے پیدا ہوتے ہیں) انتظار کریں اور ان ہی دنوں میں جنسی ملاپ کریں تو حمل ہو سکتا ہے۔ بارآور دن دو ماہواریوں کے درمیانی دن ہوتے ہیں۔ اس طرح اگر مرد عورت سے ان دنوں میں جنسی ملاپ کرے۔ جب عورت حاملہ ہو سکتی ہو تو مرد اس کے جسم میں منی کے اسپرمز کی پوری تعداد داخل کر سکتا ہے۔

دوا سے علاج

اگر شادی کے ایک سال بعد تک اولاد نہ ہو تو میاں بیوی دونوں کسی مستند ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ کیونکہ میڈیکل سائنس ہی کے ذریعے یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی جوڑے کے ہاں اولاد کیوں نہیں ہو رہی ہے۔

اس کے لیے بنیادی طور پر تین چیزوں کے ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔

۱- شوہر کے مادہ تولید Semen کا ٹیسٹ۔

۲- بیوی کی بیضہ دانی کے کام یعنی ہر مہینے ایک انڈہ بنانے کی صلاحیت کا ٹیسٹ۔

۳- بیوی کی ٹیوب (نلے) کے کام کا ٹیسٹ۔

شوہر کے مادہ تولید کے ٹیسٹ میں مادہ تولید میں جرثوموں (Sperm) کی تعداد دیکھی جاتی ہے۔ اسپرم وہ مردانہ جرثومہ ہوتا ہے جو حمل ٹھہرنے کے لیے لازمی ہوتا ہے۔

اگر مرد کے تولیدی مادے میں تھوڑی بہت خرابی ہو تو امید ہوتی ہے کہ یہ علاج سے ٹھیک ہو جائے گی۔ اگر زیادہ خرابی ہو تو ایسے مردوں کا باپ بننا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ یہ خرابی یا تو پیدائشی ہوتی ہے یا بعد میں چوٹ لگنے یا عفونت کے اثر یعنی انفیکشن سے ہوتی ہے۔

عورتوں میں اگر ماہواری کی خرابی ہو یا انڈے دانی کا کام ٹھیک نہ ہو تو دوائیوں کے ذریعے کسی حد تک علاج ہو سکتا ہے۔ اگر ٹیوبز بند ہوں تو پھر ایسی عورتوں کا نارمل طریقے سے حمل ٹھہرنا ناممکنات میں سے ہے۔

Marfat.com

دعا سے علاج

اولاد کے لیے دعائیں مانگنا انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ○ (پ:۲۳،صٰفّٰت:۱۰۰)

(پھر ارض مقدس میں پہنچ کر دعا کی) اے میرے رب! صالحین میں سے مجھے ایک (فرزند) عطا فرما۔

رب کریم سے اپنے لیے ایسی اولاد کی دعا مانگیں جو آپ کے لیے اور آپ کے خاندان اور نسلوں کے لیے بھی دین و دنیا کی کامرانیوں کا سبب بنے اور ہدایت کا ذریعہ بنے۔ اللہ بڑا کارساز ہے وہ تو ناممکن کو ممکن بنانے والا ہے۔ حمل نہ ہونے کی صورت میں مایوس نہ ہو۔ امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اپنے پروردگار کے حضور دست بہ دعا رہیں۔

☆ دعا مومن کا ہتھیار

حمل نہ ہونے کی صورت میں دعاؤں کی کثرت کرنی چاہئے۔ کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اکثر فرمایا کرتی تھیں: "ان شاء اللہ عزوجل میرا یہ لاڈلہ بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا" اور یہ دعا بھی کرتیں: "تمہارا نام سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے دین و دنیا کا سردار بنائے" اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کی عظیم ماں کی دعا قبول ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسم بامسمّٰی بنا دیا۔

(حیات محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ، ص:۳۰)

☆ حصول اولاد کیلئے اہم دعائیں

۱- رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ○ (پ:۱۷، انبیاء:۸۹)

Marfat.com

اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھیں۔ انشاءاللہ صاحب اولاد ہو جائے گا۔

۲- رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

(پ:۳، آل عمران:۳۸)

قرآن سے علاج

حمل نہ ہونے کی صورت میں جو لوگ اولاد سے مایوس ہو چکے ہوں ان کو چاہئے کہ وہ حمل نہ ہونے کی صورت میں قرآن کی طرف رجوع کریں۔ قرآن کی بہت سی آیات اولاد کے حصول کیلئے پڑھی جاتی ہیں۔ چند آیات درج ذیل ہیں جن کو ایک خاص طریقے سے پڑھنے سے انشاءاللہ اولاد کی خوشخبری ملے گی۔

(۱) لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ (پ:۲۵، شوریٰ:۴۹)

فجر کی نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے زوجین پئیں۔

(۲) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پ:۶، مائدہ:۱۷)

روزانہ ۴۱ دن تک ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے زوجین مل کر کھائیں۔

(۳) الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ (پ:۲۱، سجدہ:۷تا۹)

روزانہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔ اولاد سے محروم شخص کی مراد انشاءاللہ جلدی پوری ہو گی۔

(۴) وَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ (پ:۲۳، صٰفٰت:۷۶)

روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھیں۔

ان دعاؤں کی برکت سے اللہ کریم عزوجل صاحب اولاد کر دے گا۔ دعا مومن کا

Marfat.com

ہتھیار..... عبادت کا مغز اور خوشیوں کی کنجی ہے اگر اولاد ہو تو اولاد کے نیک ہونے کی اور اگر اولاد نہ ہو تو اولاد ہونے کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

گھریلو علاج

بانجھ پن کے چند گھریلو علاج درج ذیل ہیں۔

(۱) پپیتا کا پھل خرید کر اس میں سے اس کے بیج لے کر حفاظت سے رکھ لیں۔ اور اسے سایہ میں خشک کر لیں۔ اور مریضہ سے ہدایت کر دیں کہ وہ ایک دانہ صبح وشام دودھ سے استعمال کرتی رہے۔ مگر ہدایت کریں کہ یہ تخم ٹوٹنے نہ پائے۔

یہ عمل چالیس روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ سوکھی گود ہری ہو جائے گی۔ اور اجڑا ہوا گھر آباد ہو جائے گا۔

(۲) ایک عدد جائفل باریک پیس کر سات حصے کر لیں۔ تین ماہ تک عورت ایک ایک حصہ روزانہ صبح پانی سے استعمال کرے۔ مگر حیض کے دوران نہ لے۔

(۳) آدھا کلو شکر، آدھا کلو سونف، 250 گرام مغز بادام، آدھا کلو دیسی گھی۔ سونف کو باریک پیس کر گرم گھی میں ملا دیجئے۔ نیز شکر ڈال دیجئے۔ پھر چولہے سے اتار کر کوٹے ہوئے بادام اوپر ڈال دیجئے۔

جس دن ماہواری شروع ہو اس دن سے میاں بیوی دونوں تیس تیس گرام صبح وشام دودھ کے ساتھ استعمال کرنا شروع کر دیں۔ (مدت علاج کم از کم 92 دن)

(۴) 12 گرام سونف اور 50 گرام گلقند روزانہ رات کو گرم دودھ سے کھائیے۔

حمل نہ ہونے کی صورت میں نذر (منت) ماننا

نذر کا لغوی معنیٰ

نذر کا لغوی معنیٰ ہے وعدہ کرنا۔

Marfat.com

نذر کا شرعی معنیٰ

نذر کا شرعی معنیٰ ہے بندہ اللہ تعالیٰ سے کسی عبادت کے کرنے کا وعدہ کرے۔ خواہ مطلقاً جیسے کہے! اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مجھ پر اتنا صدقہ کرنا لازم ہے۔ خواہ معلقاً جیسے کہے! اگر اللہ نے میرے مریض کو شفا دے دی یا میرے گم شدہ شخص کو مجھ سے ملا دیا تو میں اتنا صدقہ کروں گا۔

نذر کی اقسام

نذر کی دو اقسام ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

نذر جائز

ایسی نذر یا منت ماننا جس سے غیر ضروری عبادت کو اپنے اوپر لازم کرلیا جائے۔ یہ نذر عبادت ہے کہ یہ نذر محض خدا کے لیے مانی جائے۔ دوسرے لفظوں میں شرعی نذر ماننا جائز ہے۔ اللہ کو معبود برحق مان کر نذر ماننا صحیح ہے۔

نذر نا جائز

اگر کوئی کسی بندے کے نام پر نذر مانے اور اس کی الوہیت کا قائل ہو کر منت مانے تو یہ شخص مشرک ہوگا۔ اور یہ کام حرام ہوگا۔ بتوں کے نام پر مانی گئی نذر جائز نہیں۔

حمل نہ ہونے کی صورت میں لوگ عموماً مختلف قسم کی نذر مانتے ہیں۔ تو اگر ان کی منت شرعاً جائز ہے تو ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔

نذر کے شرعی احکام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے۔ اور جس نے اللہ کی معصیت کی نذر مانی ہے وہ اللہ کی معصیت نہ کرے۔

(صحیح بخاری، الرقم:٦٦٩٦، سنن ابوداؤد، الرقم:٣٢٨٩، سنن ترمذی، الرقم:١٥٢٦، سنن نسائی، الرقم:٣٨١٥، سنن ابن ماجہ، الرقم:٢١٢٦، مسند احمد:١/٣٦)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نذر نہ مانا کرو۔ کیونکہ نذر تقدیر سے مستغنی نہیں کرتی (یعنی جو کام نہیں ہونا وہ نہیں ہوگا خواہ تم اس کے لیے نذر مانو یا نہیں) نذر کے ذریعے عبادت کا حصول صرف بخیل سے ہوتا ہے۔ (سنن ترمذی، الرقم: ۱۵۳۸، مسند احمد: ۲/۲۳۵، صحیح مسلم، الرقم: ۴۲۱۷)

نذر کو پورا کرنے والوں کے متعلق احادیث

☆ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔

(صحیح بخاری، الرقم: ۶۶۹۷، صحیح مسلم، الرقم: ۱۱۷۳، سنن ابوداؤد، الرقم: ۳۳۲۴، سنن ترمذی: ۷۹۱)

اپنے نفس کو مشقت میں ڈالنے والے کاموں کی نذر کی ممانعت

☆ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی (دھوپ میں) کھڑا ہے۔ آپ نے اس کے متعلق پوچھا تو صحابہ کرام نے بتایا کہ اس نے نذر مانی تھی کہ یہ کھڑا رہے گا۔ اور بیٹھے گا نہیں۔ اور سائے میں نہیں رہے گا۔ اور یہ بات نہیں کرے گا۔ اور روزے رکھے گا۔ آپ نے فرمایا اس سے کہو باتیں کرے۔ اور سائے میں رہے۔ اور بیٹھے۔ اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (صحیح بخاری، الرقم: ۶۷۰۴)

نذر و نیاز کا مقصد

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم اور کسی ولی کی بارگاہ میں جو نذر مانی جائے یا ان کے لیے کوئی جانور ذبح کیا جائے تو اس کا ارادہ فقط یہ ہوتا ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ دے اور صدقے کا ثواب انہیں پہنچائے۔ پس یہ زندوں کا اصحاب قبور کے لیے ہدیہ ہے جس کا شرعاً حکم دیا گیا ہے۔ اہل سنت و جماعت اور علماء امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ زندوں کا صدقہ اصحاب قبور کے لیے فائدہ مند ہے۔ اور انہیں پہنچتا ہے۔

Marfat.com

(ب) بچے/بچی کی پیدائش

(i) زچگی

زچگی یعنی بچہ کی پیدائش ایک بالکل قدرتی واقعہ ہے۔

بچہ کی پیدائش سے پہلے ماں کے پاس کیا چیزیں تیار ہونی چاہئیں

حمل کے ساتویں مہینے سے ہر ماں کو مندرجہ ذیل چیزیں تیار رکھنی چاہئیں۔

(۱)......بہت سے صاف کپڑے۔

(۲)......جراثیم کش صابن یا کوئی اور صابن۔

(۳)......ہاتھوں اور ناخنوں کو صاف رکھنے کیلئے کھرچنے کا صاف برش۔

(۴)......ہاتھ دھونے کے بعد ملنے کے لیے اسپرٹ۔

(۵)......صاف روئی۔

(۶)......نیا بلیڈ (جب تک آنول نال کاٹنے کا وقت نہ آئے۔ بلیڈ کھولئے نہیں) (اگر نیا بلیڈ نہ ہو تو صاف زنگ سے پاک قینچی ہونی چاہیئے۔ آنول نال کاٹنے سے پہلے قینچی کو ابال لیں)

(۷)......بچہ کی ناف ڈھکنے کے لیے جراثیم سے پاک گاڑ یا صاف کپڑے کے ٹکڑے۔

(۸)......نال باندھنے کے لیے صاف کپڑے کی دو پٹیاں یا فیتے۔ دونوں پٹیوں یا فیتوں کو کاغذ میں لپیٹ کر بند کر دیں۔ اور اسے تندور میں پکائیں۔ یا استری کر لیں۔

(ii) حمل کے نویں مہینے میں احتیاطیں

حمل کے نویں مہینے میں خصوصاً اور پوری مدت حمل میں اپنی اور آنے والے بچے کی سلامتی کیلئے درج ذیل احتیاطوں کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔

Marfat.com

(۱) بہت چست لباس پہننے سے گریز کرنا چاہئے کہ اس سے خون کے دورانیہ میں کمی آنے کی وجہ سے بہت جلدی تھکاوٹ محسوس ہوگی۔ اور جی گھبرانے کا سبب بھی ہوگا۔ لہٰذا ڈھیلا ڈھالا لباس پہننے کی کوشش کریں۔

(۲) بڑی ایڑیوں والے جوتے سینڈل پہننے سے پرہیز کریں۔ کہ اس سے ریڑھ کی ہڈی پر اثر ہوتا ہے۔ اور کمر میں درد ہونے اور جوڑوں اور پٹھوں میں درد کا سبب ہو سکتا ہے۔

(۳) شروع کے مہینوں میں تو ہر مہینہ اپنی معالجہ لیڈی ڈاکٹر کو اپنے حالات سے آگاہ رکھیے۔ اور ساتویں آٹھویں مہینہ میں ہر دو ہفتہ بعد لیڈی ڈاکٹر کے پاس جائیے اور نویں مہینے ہر ہفتہ کو اپنے حالات کی اطلاع دیتی رہیں۔

(۴) اپنا خون اور پیشاب حمل کے دوران لیڈی ڈاکٹر کی ہدایت کے موافق چیک کرواتی رہیں۔ تا کہ کسی بیماری کے وقت پر آسانی سے تشخیص ہو سکے۔ اور جلد ہی بیماری کو دور کرنے کا علاج ہو جائے۔

(iii) پیدائش کی تیاری

ماں تندرست اور صحت مند ہو اور ہر چیز ٹھیک ہو تو بچہ کسی مدد کے بغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ نارمل پیدائش میں دائی جتنا کم کام کرے ہر چیز ٹھیک ہونے کا امکان اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

زچگی یا بچہ کی پیدائش میں مشکلات بیشک پیدا ہوتی ہیں۔ اور کبھی کبھی بچہ یا ماں کی جان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اگر زچگی میں کسی وجہ سے بھی مشکل یا خطرہ کا امکان ہو تو ماہر دائی یا تجربہ کار ڈاکٹر کو موجود ہونا چاہئے۔

(iv) ذیل کی صورتوں میں ہسپتال کی ضرورت

اگر زچگی کے وقت زچہ کو بخار، کھانسی، گلے میں خراش یا جلد پر پھوڑے یا انفیکشن ہوں تو بہتر ہے کہ کوئی دوسری عورت زچگی کرائے۔ خصوصی خطرہ کی مندرجہ ذیل نشانیاں

Marfat.com

جن کی وجہ سے زچگی دائی یا ڈاکٹر کی موجودگی بلکہ ممکن ہو تو ہسپتال میں زچگی ضروری ہو جاتی ہے۔

☆......اگر بچہ کی متوقع پیدائش سے ۳ ہفتہ یا اس سے بھی پہلے ماں کو درد اٹھنے لگے۔

☆......اگر حمل کی زہر باد کی علامتیں پیدا ہو جائیں۔

☆......اگر عورت پرانی یا شدید بیماری میں مبتلا ہے۔

☆......اگر عورت کو خون کی بہت کمی ہو یا (زخم یا خراش لگنے پر) جس سے بہنے والا خون نارمل طور پر نہ رکے۔

☆......اگر عورت کے پہلے ۵ یا ٦ بچے ہوں۔

☆......اگر عورت خاص طور پر چھوٹے قد کی ہو۔ اور اس کے کولہے دبلے ہوں۔

☆......اگر اور بچوں کی پیدائش میں عورت کو شدید مسئلے پیدا ہوئے ہوں یا بہت خون نکلا ہو۔

☆......اگر عورت ذیابیطس یا دل کی بیماری کا شکار ہے۔

☆......اگر عورت کو فتق (ہرنیا یعنی آنت اترنے کا مرض) ہے۔

☆......اگر ایسا نظر آتا ہو کہ عورت کے جڑواں بچے ہوں گے۔

☆......اگر رحم میں بچہ کی پوزیشن نارمل معلوم نہ ہو۔

☆......اگر پانی کی تھیلی پھٹ جائے۔ اور دردِ زہ چند گھنٹوں میں شروع نہ ہو۔ بخار کی صورت میں خطرہ اور بھی شدید ہوتا ہے۔

☆......اگر حمل کے 9 مہینے کی مدت پوری ہو جانے کے بعد بھی بچہ پیدا نہ ہو۔

(۷) ولادت میں آسانی کیلئے آیات

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ○ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ○ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ○ (پ:۳۰، الانشقاق:۱تا۴)

Marfat.com

ان آیات کولکھ کر ولادت کی آسانی کیلئے بائیں ران میں باندھے۔انشاء اللہ بہت آسانی سے ولادت ہوگی۔مگر ولادت کے بعد فوراً کھول دینا چاہئے۔

حمل میں آسانی کیلئے تدابیر

حاملہ کو جب نواں مہینہ شروع ہو جائے تو بہت زیادہ احتیاط کرنے کرانے کی ضرورت ہے۔اس وقت حاملہ کو طاقت پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔لہٰذا مندرجہ ذیل تدابیر کو مدنظر رکھیں اور خاص خیال رکھیں۔

☆......روزانہ گیارہ عدد بادام مصری میں پیس کر چٹائیں۔

اور دو عدد ناریل اور شکر دونوں کو ہاون دستہ میں کوٹ کر سفوف بنالیں اور دو عدد تولہ روزانہ کھائیں۔

☆......گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پلائیں۔مکھن وغیرہ بھی کھلائیں ان سب دواؤں کی وجہ سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔

☆......جب ولادت کا وقت آجائے اور دردزہ شروع ہو جائے تو بائیں ہاتھ میں مقناطیس لینے سے اور بائیں ران میں مونگے کی جڑ باندھنے سے بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔

Marfat.com

باب نمبر 8

(الف) بچے کی پیدائش کے بعد کے کام

(i) کان میں اذان پڑھنا

بچے کی پیدائش کے بعد اس کے کان میں اذان و اقامت کہنا مستحب ہے۔ اس طرح ابتداء سے ہی بچے کے کان میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پہنچ جائے گا اور مسلمان بچے کے لیے اسلام کے بنیادی عقائد سیکھنے کی ابتداء بھی ہو جائے گی۔

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی۔

حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

"جب حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے کان میں نماز والی اذان دیتے دیکھا۔" (جامع ترمذی:۳/۱۷۳، الرقم:۱۵۱۹)

<u>ام الصبیان سے محفوظ بچہ کون سا ہے؟</u>

حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس کے گھر میں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اس بچے سے ام الصبیان (کی بیماری) دور رہتی ہے۔" (شعب الایمان:۶/۳۹۰، الرقم:۸۶۱۹)

Marfat.com

(ii) گھٹی دینا

دورِ رسالت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کو اپنے دہن مبارک میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے تحنیک (گھٹی دینا) کہتے ہیں۔

"ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور تحنیک فرمایا کرتے تھے۔" (صحیح مسلم، ص:۱۱۸۴، الرقم:۲۱۴۷)

(iii) نام رکھنا

بچے کے لیے والدین کی طرف سے بنیادی تحفہ بچے کا اچھا نام ہے۔ والدین کو چاہئے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں جسے وہ عمر بھر سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ جب میدانِ حشر بپا ہوگا تو اس وقت بھی اسے اسی نام سے اللہ کے حضور بلایا جائے گا۔

"حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھو۔"

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب:۴/۳۷۴، الرقم:۴۹۴۸)

دعوتِ عمل

وہ لوگ جو اپنے بچوں کے نام فلمی اداکار یا (معاذ اللہ) کافروں کے نام پر رکھ دیتے ہیں وہ اپنی ذلت و رسوائی کے بارے میں سوچیں کہ قیامت کے دن ان کا انجام کیا ہوگا ان کی رسوائی کا عالم کیا ہوگا جب کل قیامت کے دن ان کو کافروں کے نام پر بلایا

Marfat.com

جائے گا۔ اللہ کی بارگاہ میں ذلت ورسوائی سے بچنے کے لیے اور میدان حشر میں شرمندگی سے بچنے کے لیے ابھی سے سامان تیار کرلیں اور بچوں کے اسلامی نام رکھیں۔

نیک ہستیوں سے موسوم نام

بچوں کے اچھے نام رکھنا والدین کی طرف سے بچے کے لیے بنیادی تحفہ ہے اس لیے والدین کو چاہئے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان وتابعین عظام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے نام پر رکھنے چاہئیں۔ جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ عنہم سے روحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زندگی پر اس نام کے اثرات مرتب ہوں گے۔

اللہ کریم کے پسندیدہ نام

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الادب، ص:۱۱۷۸، الرقم:۲۱۳۲)

توجہ فرمائیے

عموماً دیکھا گیا ہے کہ جس کا نام عبدالرحمٰن ہو اسے عبدالرحمٰن کہنے کی بجائے رحمٰن کہا جاتا ہے اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں۔ اس طرح کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔

نام محمد کی برکات

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح وشام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی۔''

(کنز العمال، کتاب النکاح:۱۶/ ۱۷۵، الرقم:۴۵۲۱۳)

Marfat.com

ایک اور حدیث پاک میں ہے:

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصول برکت کے لیے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔''

(کنز العمال، کتاب النکاح:۱۶/۱۷۵، الرقم:۴۵۲۱۵)

(iv) عقیقہ کرنا

بچہ کی پیدائش کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے۔ عقیقہ کہلاتا ہے۔

عقیقہ کے جانوروں کی تعداد

بچہ یا بچی کے عقیقہ میں جانوروں کی تعداد یہ ہے کہ لڑکے کے لیے دو اور لڑکی کے لیے ایک ہو۔

اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''(دونوں کے لیے) کم سے کم ایک (ایک جانور) تو ہے اور پسر (یعنی بیٹے) کے لیے دو (جانور) افضل ہیں (بیٹے کے لیے دو کی استطاعت (یعنی طاقت) نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ:۲۰/۵۸۶)

جانور کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں

بہتر یہ ہے کہ عقیقے کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اتار لیا جائے یہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ (بہار شریعت:۳/۳۵۷)

Marfat.com

اہم نکتہ

عقیقے کا گوشت پکا کر کھلانا کچا تقسیم کرنے سے افضل ہے۔

جو عقیقہ نہ کر سکے؟

عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سنت مستحبہ ہے ترک کرنا گناہ نہیں (اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہئے نہ کرے تو گناہ نہیں البتہ عقیقہ کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سودی قرضہ لے کر عقیقہ کرے۔ (اسلامی زندگی، ص:۲۷)

(v) ختنہ کرنا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فطرت پانچ چیزوں میں ہے۔ ختنہ کرنا۔ موئے زیر ناف صاف کرنا۔ بغل کے بال نوچنا۔ مونچھیں کترنا۔ ناخن کاٹنا''

(صحیح مسلم، ص:۱۵۳، الرقم:۲۵۷)

ختنہ کرنے کی مدت

ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعائر اسلام میں سے ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز ہوتا ہے اسی لیے اس کو مسلمان بھی کہا جاتا ہے۔ ولادت کے سات دن بعد ختنہ کرنا جائز ہے۔ ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے۔

(بہار شریعت:۱۶/۲۰۰)

(vi) سر منڈوانا

بچے کے بال منڈوائے جائیں کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے۔ ساتویں روز اس کی طرف سے

Marfat.com

جانور ذبح کیا جائے۔ نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے۔"

(جامع ترمذی، کتاب الاضاحی: ۳/ ۱۷۷، الرقم: ۱۵۲۲)

زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں سر منڈوانے میں فرق

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ "ہم زمانہ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، ذبیحہ کے بال اتارتے اور اس بچہ کے سر پر اس بکری کا خون ملتے تھے لیکن جب ہم اسلام لائے تو اب ہمارے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے اس بچے کا سر منڈاتے اور اس کے سر پر زعفران ملتے ہیں۔" (مستدرک حاکم، کتاب الذبائح: ۵/ ۳۳۸، الرقم: ۷۶۶۸)

(ب) بچوں کی بہترین پرورش

(i) بچے کا پہلا تحفہ

پیدا ہونے والے بچے کے لیے ماں کی طرف سے ملنے والا پہلا تحفہ ماں کا دودھ ہوتا ہے۔ ماں کا دودھ ایک بہترین غذا ہے۔ اس میں وہ سب کچھ ہوتا ہے جس کی نوزائیدہ بچے کو ضرورت ہوتی ہے۔ ماں کے دودھ میں وہ تمام ضروری اجزاء پائے جاتے ہیں جن کا نعم البدل کوئی مصنوعی دودھ فراہم نہیں کرسکتا۔

(ii) ماں کا دودھ کیوں اہم ہے؟

دنیا بھر میں جو قدیم ترین اور صحت مندانہ عادات اور رواج پائے جاتے ہیں، ماؤں کا بچوں کو اپنا دودھ پلانا، ان عادات اور رواجوں میں سے ایک ہے۔

ماں کا دودھ اس لیے اہم ہے کہ یہ واحد مکمل غذا ہے جو بچوں کو صحت مند اور طاقت ور بنا سکتی ہے۔

☆...... ماں جب بچے کو اپنا دودھ پلاتی ہے، تو اس عمل کے باعث ماں کی بچہ دانی سے زچگی کے بعد جاری ہونے والے خون کو بند کرنے میں مدد ملتی ہے۔

☆...... ماں کا دودھ مختلف بیماریوں اور انفیکشن سے بچے کی حفاظت کرتا ہے مثلاً ذیابیطس (شوگر)، سرطان (کینسر)، اسہال (دست آنا) اور نمونیا، ان بیماریوں کے خلاف ماں کے جسم میں جو دفاعی قوت پائی جاتی ہے، وہ ماں کے دودھ کے ذریعے بچے کے جسم میں منتقل ہو جاتی ہے۔

☆...... بچے کو اپنا دودھ پلانے کے باعث ماں خود کئی بیماریوں سے محفوظ رہتی ہے، مثلاً سرطان (کینسر) اور ہڈیوں کا بے لچک ہونا (جو ذرا سی چوٹ لگنے سے ٹوٹ سکتی ہے اسے ہڈیوں کی خستگی کہتے ہیں)

☆...... ماں جس وقت بچے کو اپنا دودھ پلاتی ہے، اسی وقت بچے کے لیے دودھ ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ یہ دودھ نہایت صاف ستھرا ہوتا ہے اور اس کا درجہ حرارت ہمیشہ مناسب رہتا ہے۔

☆...... ماں بچے کو اپنا دودھ پلاتی ہے تو اس عمل سے ماں اور بچہ دونوں آپس میں قربت اور گہرا تعلق محسوس کرتے ہیں اور دونوں کو ایک تحفظ کا احساس رہتا ہے۔

☆...... کچھ عورتیں بچے کو اپنا دودھ پلانے کے باعث دوبارہ جلد حاملہ ہونے سے محفوظ رہتی ہیں۔

☆...... اگر آپ اپنے بچے کو اس کی عمر کے پہلے چھ مہینوں میں ماں کے دودھ کے سوا کوئی غذا نہ دیں تو یہ سب سے بہتر ہوگا۔

☆...... جو ادارے شیر خوار بچوں کے لیے مصنوعی دودھ تیار کرتے ہیں۔ ان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ مائیں بچوں کو اپنا دودھ پلانے کے بجائے ان اداروں کا تیار کیا ہوا مصنوعی دودھ پلائیں تا کہ یہ ادارے دولت کما سکیں۔ بوتل سے دودھ پلانا یا تیار شدہ دودھ (فارمولا) دینا اکثر نہایت غیر محفوظ ہوتا ہے، دنیا میں ایسے لاکھوں بچے غذا کی کمی کا

Marfat.com

شکار ہو جاتے ہیں۔ بیمار پڑ جاتے ہیں یا مر جاتے ہیں جنہیں بوتل سے دودھ پلایا گیا تھا یا فارمولا دودھ دیا گیا تھا۔

☆...... فارمولے کے تحت تیار کیا گیا دودھ یا دیگر اقسام کے دودھ مثلاً ٹن میں محفوظ کیا گیا دودھ یا جانوروں کا دودھ بیماریوں سے بچوں کی حفاظت نہیں کرسکتا۔

☆...... فارمولا اور دوسری اقسام کے دودھ کی وجہ سے بچہ بیمار ہوسکتا ہے۔ موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ اگر فارمولا دودھ بنانے کے لیے پانی کو اور یہ دودھ دینے کے لیے بوتل اور نپل کو کافی دیر تک نہ ابالا گیا ہو تو دودھ کے ساتھ نقصان دہ جراثیم بچے کے جسم میں پہنچ جاتے ہیں اور وہ اسہال (دست) کا شکار ہو جاتے ہیں۔

☆...... جب بچے ماں کی چھاتی سے دودھ پیتے ہیں تو وہ چھاتی سے دودھ حاصل کرنے کے لیے اپنی زبان استعمال کرتے ہیں۔ یہ عمل ''دودھ چوسنا'' کہلاتا ہے۔ ماں کی چھاتی سے بچے کا دودھ چوسنا، کسی بوتل کے نپل سے بچے کے دودھ چوسنے سے بہت مختلف عمل ہے۔ جب بچے کو بوتل یا مصنوعی چُسنی (ربڑ کی چُسنی یا فرضی چُسنی) کے ذریعے دودھ دیا جاتا ہے تو یہ ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے بچہ یہ بھول جائے کہ ماں کی چھاتی سے دودھ کس طرح چوسنا چاہیے کیونکہ بوتل بچے کو دوسرے طریقے سے چوسنا سکھاتی ہے اور اگر بچہ ماں کی چھاتی نے بار بار دودھ نہیں پیے گا تو ماں کے سینے میں دودھ بننے کا عمل رک جائے گا اور یوں بچے کو دودھ ملنا پوری طرح بند ہو جائے گا۔

(iii) نوزائیدہ بچے کو دودھ کب پلایا جائے؟

ماں کو چاہیے کہ زچگی کے بعد پہلے ہی گھنٹے میں، بچے کو اپنا دودھ پلائے، اس عمل کے باعث ماں کی بچہ دانی سے خون بہنا رک جائے گا اور بچہ دانی سکڑ کر معمول کی حالت میں آنے میں مدد ملے گی۔ جب ماں بچے کو اپنے سینے سے لپٹا لیتی ہے اور بچہ ماں کی چھاتی سے دودھ چوسنے لگتا ہے تو ماں کی چھاتی سے دودھ جاری ہونے میں مدد ملتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد 2 یا 3 دن تک ماں کی چھاتی سے زرد رنگ کا دودھ آتا

Marfat.com

ہے۔ یہ دودھ کلوسٹرم کہلاتا ہے۔ نوزائیدہ بچے کو زرد رنگ کے دودھ کی ہی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اس دودھ میں وہ تمام غذائیت موجود ہوتی ہے جس کی کسی نوزائیدہ بچے کو ضرورت پڑتی ہے۔ کلوسٹرم ہی بچے کو بیماریوں سے بچاتا ہے۔ کلوسٹرم بچے کے حلق کو صاف ستھرا بھی رکھتا ہے۔ بچے کے حلق کو صاف رکھنے کے لیے جڑی بوٹیاں یا چائے استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(iv) دن میں بچے کو کتنی بار دودھ پلایا جائے؟

بچے جب بھی بھوکے ہوتے ہیں۔ پیاس محسوس کرتے ہیں، بیماری کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں، ان کا جسم بڑھ رہا ہوتا ہے۔ انہیں آرام کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ ماں کی چھاتی سے لگ کر دودھ پینا چاہتے ہیں چنانچہ اگر کبھی آپ کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ بچہ درحقیقت کیا چاہتا ہے تو بچے کو اپنا دودھ پلائیں۔

رات اور دن میں جب بھی آپ کا بچہ بھوکا ہو، اسے اپنا دودھ پلائیں بہت سے نوزائیدہ بچے ہر تین گھنٹے بعد ماں کا دودھ پیتے ہیں، خصوصاً اپنی عمر کے ابتدائی چند مہینوں تک ان کا یہی معمول رہتا ہے۔ بچہ جتنی دیر تک ماں کا دودھ پینا چاہتا ہے اور جتنی بار پینا چاہتا ہے اسے ماں کا دودھ پلائیں۔ بچہ آپ کا دودھ جتنا زیادہ پیئے گا۔ آپ کے سینے میں اتنا ہی زیادہ دودھ تیار ہوگا۔

(v) بچے کو دودھ پلانے کے دوران ماں کی غذا کیسی ہونی چاہیے؟

حمل اور زچگی سے پیدا ہونے والی کمزوری کو دور کرنے، بچے کی دیکھ بھال کرنے اور روزمرہ کے دیگر تمام کام انجام دینے کے لیے ماؤں کو اچھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے انہیں ایسی غذا درکار ہوتی ہے جس میں پروٹین اور چکنائی کی مقدار زیادہ ہو۔ جس میں پھل اور سبزیاں کثرت سے لی جائیں۔ ماؤں کو بہت سارا مشروب، صاف پانی، دودھ، جڑی بوٹیوں کی چائے، اور پھلوں کے رس لینے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم ماں چاہے جو کچھ کھائے اور پیئے اس کی چھاتیوں میں اچھا دودھ تیار ہوگا۔

Marfat.com

(vi) بچے کے لیے دیگر اہم غذائیں

اگر بچہ ماں کا دودھ پی کر خوش دکھائی نہیں دیتا اور اس کی عمر چار سے چھ ماہ کے درمیان ہے تو اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ بچے کو ماں کا دودھ پینے کا زیادہ موقع دینا چاہیے تا کہ ماں کی چھاتیاں زیادہ دودھ تیار کر سکیں۔ ماں کو چاہیے کہ مزید پانچ دن تک بچہ جتنی مرتبہ دودھ پینا چاہے، اسے اپنا دودھ پلائے۔ اگر بچہ اب بھی ناخوش ہے تو اس کو دیگر غذائیں بھی دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ایک بچہ دیگر غذائیں لینے کے لیے اس وقت تیار ہوتا ہے جب

☆ اس کی عمر تقریباً 6 ماہ یا اس سے زیادہ ہو جائے۔

☆ وہ گھر کے لوگوں سے یا میز پر سے غذائیں جھپٹ کر لینا شروع کر دے۔

☆ وہ اپنے منہ سے غذا اپنی زبان کی مدد سے نہ نکالے۔

بچے کی عمر کے 6 ماہ اور ایک سال کے دوران وہ جب بھی چاہے اسے اپنا دودھ پلائیں، چاہے وہ دوسری غذائیں کھا رہا ہو اسے اب بھی ماں کے دودھ کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کہ پہلے تھی۔ ابتداء میں ماں کا دودھ پلانے کے ساتھ ساتھ دن میں دو یا تین مرتبہ دیگر غذائیں دیں۔ کسی نرم اور ہلکی غذا مثلاً دلیہ سے آغاز کریں۔ کچھ عورتیں ایسی غذاؤں کو اپنے دودھ کے ساتھ ملا کر دیتی ہیں۔ آپ کو بچے کے لیے مہنگے اناج یا دلیہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بچے کو چار ماہ کا ہونے سے پہلے دیگر غذائیں نہ دیں شروع میں ہر غذا کو بہت اچھی طرح کچل اور مسل کر دیں، یہاں تک کہ بچہ غذا کو چبانے کے قابل ہو جائے۔

بچے کو غذا دینے کے لیے چمچہ اور پیالہ استعمال کریں۔

بچوں کو بار بار کھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ دن میں تقریباً پانچ مرتبہ۔ روزانہ ان کی خوراک میں یہ غذائیں شامل ہونی چاہئیں۔ کوئی مرکزی غذا (دلیہ، مکئی، گندم، چاول، باجرہ، آلو، کساوا) اس کے ساتھ جسم کی نشوونما کرنے والی غذا شامل کی جائے (پھلیاں،

Marfat.com

اچھی طرح پیسے گئے گری والے میوے، انڈے، پنیر، گوشت یا مچھلی) چمکدار رنگت والی سبزیاں اور پھل اور توانائی والی کوئی غذا (اچھی طرح پیسے گئے گری والے میوے، چمچہ بھر تیل، مارجرین یا پکانے کی چکنائی) آپ کو پانچ مرتبہ کھانا پکانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کچھ غذائیں ٹھنڈی حالت میں بھی ہلکے ناشتے کے طور پر دی جاسکتی ہیں۔

ایک مرتبہ ایک نئی غذا شامل کریں۔ بچہ اپنی عمر کے 9 ماہ سے ایک سال کے عرصے میں زیادہ تر گھریلو غذائیں کھانے لگتا ہے اگر انہیں اچھی طرح کاٹ کر اچھی طرح باریک کرلیا گیا ہو اور انہیں کھانا آسان ہو۔

(vii) بیمار بچے کو دودھ پلانے کی احتیاطیں

☆ اگر آپ کا بچہ بیمار ہو تو آپ اسے اپنا دودھ پلانا بند نہ کریں، اگر اسے ماں کا دودھ دیا جاتا رہا تو وہ جلد صحت یاب ہو جائے گا۔

☆ بچوں کے لیے اسہال (دست آنا) خاص طور پر خطرناک ہے اس کے لیے اکثر کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن خصوصی دیکھ بھال لازمی ہے کیونکہ پانی کی کمی کی وجہ سے بچہ فوری طور پر مر سکتا ہے۔

☆ اسہال کی صورت میں بچے کو بار بار اپنا دودھ پلائیں اور اس کے علاوہ نمکول (اوآرایس) بھی دیتی رہیں۔

☆ اگر بچہ کمزور ہے تو اسے بار بار اپنا دودھ پلائیں۔ اگر بچہ اتنا کمزور ہے کہ خود دودھ نہیں چوس سکتا تو ہاتھ کی مدد سے اپنا دودھ نکالیں اور چمچے کے ذریعہ بچے کو پلائیں، بچے کو کسی ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔

☆ الٹی آنے کی صورت میں بچے کو تھوڑا تھوڑا دودھ بار بار دیتی رہیں اور ہر 5 سے 10 منٹ کے بعد چمچے کی مدد سے نمکول بھی پلاتی رہیں اگر آپ کے لیے ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے ملیں۔ جسم میں پانی کی کمی موت کا سبب بن سکتی ہے۔

☆ چاہے آپ کے بچے کو ہسپتال لے جانے کی ضرورت پڑے تب بھی بچے کو اپنا

Marfat.com

دودھ پلانا جاری رکھیں۔اگر آپ بچے کے ساتھ ہسپتال میں نہیں ٹھہر سکتیں تو ہاتھ کی مدد سے اپنا دودھ کسی برتن میں نکال لیں اور کسی فرد کو یہ دودھ دے کر اس سے کہیں کہ ہسپتال میں بچے کو چمچے کی مدد سے یہ دودھ پلاتا رہے۔

(viii) بچوں کو صحت مند رکھنے کے لیے زریں اصول

بچوں کو صحت مند رکھنے کے لیے زریں اصول درج ذیل ہیں:

۱-عمدہ صحت بخش غذا۔

۲-صفائی۔

۳-بیماری سے بچاؤ کے ٹیکے۔

یہ تین اہم اور ضروری حفاظتی اقدامات ہیں جو بچوں کو صحت مند رکھتے ہیں اور بیماریوں سے بچاتے ہیں۔والدین کو چاہئے کہ وہ ان ضروری باتوں کو غور سے پڑھیں اور اپنے بچوں کی نگہداشت کے لیے استعمال کریں۔

۱-عمدہ صحت بخش غذا

ضروری ہے کہ بچوں کو جو بہترین غذا مل سکتی ہو دی جائے تا کہ وہ اچھی طرح بڑھیں اور بیمار نہ ہوں۔

مختلف عمروں میں بچوں کے لیے بہترین غذائیں یہ ہیں۔

☆ پہلے ۴ سے ۶ مہینے کی عمر تک ماں کا دودھ اور اس کے سوا کچھ نہیں۔

☆ ۶ مہینے سے ایک برس کی عمر تک ماں کا دودھ اور دوسری صحت بخش غذائیں، مثلاً ابلی ہوئی دالیں، کچلے ہوئے پھلوں کے بیج، انڈے، گوشت، پھل اور سبزیاں پکا کر۔

☆ ایک برس کی عمر کے بعد بچوں کو وہی غذائیں دیں جو بڑے کھاتے ہیں لیکن کئی مرتبہ دیں اصل غذا (چاول، مکئی، گندم، آلو) کے علاوہ امدادی غذائیں بھی کھلائیں۔

☆ سب سے بڑھ کر یہ کہ بچوں کو کافی غذا چاہئے جو ان کو ملنی چاہئے۔

☆ والدین کو چاہئے کہ بچوں میں ناقص غذائیت کی علامتیں دیکھتے رہیں اور ان کو

Marfat.com

اچھی سے اچھی غذا کھلائیں۔

۲-صفائی

اگر گاؤں، گھر اور وہ خود صاف ہوں اور صاف رہیں تو بچوں کے صحت مند ہونے کا امکان زیادہ ہے۔ صفائی کے بارے میں زیادہ اہم زریں اصول درج ذیل ہیں۔

☆ بچوں کو پابندی سے نہلایئے اور ان کے کپڑے بدلیے۔

☆ بچوں کو صبح جاگنے کے بعد، پاخانہ کرنے کے بعد اور کھانا کھانے یا کھانے کی چیزوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہاتھ دھونا سکھائیں۔

☆ بیت الخلاء بنایئے اور بچوں کو اس کا استعمال سکھایئے۔

☆ ممکن ہو تو بچوں کو ننگے پاؤں نہ پھرنے دیں، انہیں چپل یا جوتے پہنائیں۔

☆ بچوں کو دانت برش سے صاف کرنا سکھائیں اور ان کو بہت زیادہ مٹھائیاں، ٹافیاں اور کولا مشروبات نہ دیں۔

☆ ان کے ناخن اچھی طرح کاٹیے۔

☆ بیمار بچوں کو اور ان بچوں کو جنہیں زخم، خارش، جوئیں یا داد ہو دوسرے بچوں کے ساتھ نہ سونے دیں نہ ان کے کپڑے اور تولیے استعمال کریں۔

☆ بچوں کی خارش، داد، پیٹ کے کیڑوں اور دوسرے انفیکشنز کا جو دوسروں کو آسانی سے لگ جاتے ہیں جلد از جلد علاج کریں۔

☆ بچوں کو گندی چیزیں منہ میں نہ رکھنے دیں نہ کتے بلیوں کو ان کا منہ چاٹنے دیں۔

☆ کتے، بلیوں وغیرہ کو گھر کے اندر نہیں بلکہ گھر سے باہر رکھیں۔

☆ پینے کے لیے صاف خالص یا ابالا ہوا یا چھانا ہوا پانی استعمال کریں۔ دودھ پیتے اور بہت چھوٹے بچوں کے لیے یہ بات خاص طور پر ضروری ہے۔

☆ بچوں کو بوتل سے دودھ یا کوئی اور چیز نہ پلائیں کیونکہ بوتل کو صاف کرنا مشکل

Marfat.com

ہے اور اس سے بیماریاں پھیل سکتی ہیں، بچوں کو چمچہ اور پیالی سے کھلائیں اور پلائیں۔

۳۔ ٹیکے

☆ ٹیکے بچوں کو بچپن کی بہت سی خطرناک ترین بیماریوں، مثلاً کالی کھانسی، خناق (ڈپتھیریا، تشنج یا جھٹکوں کی بیماری (Tetnus)، پولیو، خسرہ اور تپ دق سے محفوظ رکھتے ہیں۔

☆ بچوں کو شروع کے چند مہینوں میں مختلف ٹیکے لگانے چاہئیں۔ پولیو کا ٹیکہ (جو قطروں کی شکل میں پلایا جاتا ہے) ممکن ہو تو پیدا ہوتے ہی دیا جائے لیکن دو ماہ کی عمر سے پہلے ہر حال میں لگا دیا جائے۔ کیونکہ بچوں کے فالج (پولیو) کا خطرہ ایک سال سے کم عمر کے بچوں کو سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

اہم نکتہ

مکمل حفاظت کے لیے ڈی پی ٹی کا ٹیکہ (خناق یعنی ڈپتھیریا، کالی کھانسی اور جھٹکوں کی بیماری یعنی ٹیٹنس کے لیے) ۳ ماہ تک ہر ماہ اسی تاریخ کو لگانا ضروری ہے۔ پھر ایک برس بعد اسی تاریخ کو ایک ٹیکہ لگتا ہے۔

نوزائیدہ بچے کو جھٹکوں کی بیماری (ٹیٹنس) سے بچانے کے لیے ماں کو حمل کے زمانے میں اس کا ٹیکہ لگایا جائے۔

(ix) بچے کو فیڈر اور چوسنی سے بچایئے

مائیں جب مصروف ہوتی ہیں یا خود فراغت حاصل کرنے کے لیے بچوں کے گلے میں دھاگہ ڈال کر مستقل طور پر چوسنی بچے کے گلے میں ڈال دیتی ہیں جو بچے کے لیے انتہائی نقصان دہ ہوتی ہے۔ بچہ جب روتا ہے تو اس کے منہ میں چوسنی ڈال کر اسے مطمئن کر دیا جاتا ہے مگر اس کے ذریعے بچے کے پیٹ میں جراثیم بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

چوسنی یا فیڈر کا استعمال بظاہر بچے کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ جب بچے کو جسمانی اور غذائی ضروریات کے بڑھنے کے باعث محض فیڈر اور چوسنی کے سپرد کر دیا جاتا

Marfat.com

ہے تو ایسے بچے کی پرورش پر اثر پڑتا ہے۔ بچے کو اس کی عمر کے مطابق غذا دینی چاہیے مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مائیں بچے کے منہ میں زبردستی فیڈر ڈال دیتی ہیں۔ کھانسی اور اسہال کا شکار بچے پر چوسنی کا دباؤ رکھنے کی وجہ سے بچے کے سامنے کے دانت اور تالو ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔

فیڈر اور چوسنی کو صاف کرنے کا طریقہ اگرچہ درست ہو پھر بھی چوسنی کا ربڑ خراب ہو جاتا ہے۔ جراثیم کش ادویات سے فیڈر اور چوسنی کو صاف کرنے کے بعد بھی جراثیم بچے کے اندر چلے جاتے ہیں۔ اس لیے فیڈر کا استعمال محض انتہائی مجبوری کی حالت میں کرنا چاہیے۔ زیادہ تر بچے کو چمچہ اور پیالے سے غذا دینی چاہیے۔

(x) دوران پرورش کرنے کے کام

پرورش کے دوران بچوں کی مناسب دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ درج ذیل کام انتہائی ضروری ہیں۔

☆ ...... بچوں کو دودھ پلانے اور کھلانے کے وقت مقرر کرنا چاہئیں اس سے ان کی صحت بھی درست رہے گی اور وہ بچپن ہی سے وقت کی پابندی کرنا بھی سیکھ لیں گے۔

☆ ...... ماں کا دودھ اگرچہ ایک بہترین غذا ہے لیکن اگر کسی بیماری کی وجہ سے ماں کا دودھ خراب ہو سب سے مضر یہی دودھ ہوتا ہے۔ صحت مند ماں اگر خالی پستان بھی بچے کے منہ میں دے تو بچہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اس لیے یہ عادت بنا لیں کہ دودھ پلانے سے پہلے ہر دفعہ ایک انگلی شہد چٹا دیں یہ بہت مفید ہے۔

☆ ...... بچے کو منہ کے بل سونے نہ دیا جائے اس سے سانس رک جانے کا امکان ہے۔ ماں کو چاہیے کہ وہ بچے کو دائیں کروٹ سونے کی عادت ڈالے۔

☆ ...... بچہ جب سات دن کا ہو جائے تو بچے کو گود میں یا گہوارے میں لٹا دیں اور بچہ کا سر اونچا رکھیں۔

☆ ...... پیدا ہوتے ہی بچہ کا دماغ کیمرے کی طرح کام کرنے لگتا ہے وہ جو کچھ دیکھتا اور

Marfat.com

سنتا ہے محفوظ کرتا رہتا ہے اس لیے بچہ کے سامنے تمیز اور سلیقے سے بات کریں دوسرے بچوں کو زور سے نہ ڈانٹیں۔ زیادہ وقت ذکر کرتے ہوئے گزاریں۔ دعائیں پڑھتی رہیں۔

☆...... جب دودھ چھڑانے کے دن نزدیک آئیں تو بچے کو کوئی سخت چیز نہ کھانے دیں اس سے ڈر ہے کہ دانت مشکل سے نکلیں۔

☆...... جب مسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو سر اور گردن پر تیل خوب ملیں اور کبھی کبھی شہد دو دو بوند نیم گرم کر کے کانوں میں ڈال دیا کریں تاکہ میل نہ جمے۔ اور ڈاکٹر سے مشورہ کر کے ایسی دوا استعمال کریں جس سے دانت آسانی سے نکل آئیں۔

☆...... بچوں کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں۔ گرمی وسردی کے موسم میں ان کی صفائی کا خیال رکھیں۔

☆...... بچوں کے ہاتھوں سے غریبوں کو کھلانا، کپڑے دینے وغیرہ کی عادت ڈالیں تاکہ بچوں میں سخاوت کی عادت پیدا ہو۔

☆...... ہر طرح کی بری عادتوں مثلاً جھوٹ، غصہ، حسد، لالچ، گالی گلوچ، چغلی، دھوکہ فریب اسی طرح کی دیگر برائیوں سے بچوں کے دل میں نفرت پیدا کریں۔ ان برائیوں میں سے اگر کوئی برائی بچے کے دل میں پیدا ہو جائے تو اسے روکنے کی کوشش کریں۔ مناسب سزا دے کر بچے کو برائیوں سے دور کریں۔

☆...... بچوں کے ہاتھ، منہ، پیر وغیرہ کو ہر وقت صاف رکھیں۔ میلے ہو جائیں تو اسی وقت دھو دیں۔

☆...... بچوں کو کسی ایک مخصوص غذا کی عادت نہ ڈالیں بلکہ موسمی چیزیں کھلاتے رہیں تاکہ عادت رہے البتہ بے ترتیبی سے نہ کھلائیں۔ ایک چیز ہضم ہونے سے پہلے دوسری چیز نہ کھلائیں۔

Marfat.com

☆......بچوں کو ایسی عادت ڈالیں کہ گھر کے افراد کے علاوہ کسی اور سے کوئی چیز نہ مانگے اور بغیر اجازت کے کوئی چیز نہ لیں۔

☆......بچوں کے سامنے نرمی سے بات کریں۔ چلا کر بات کرنے سے پرہیز کریں۔

☆...... جب بچہ کوئی اچھا کام کرے تو اس کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ دوبارہ اس کے اندر وہ کام کرنے کی امنگ پیدا ہو۔

☆......بچہ اگر کوئی نقصان کر دے یا کسی کو مار پیٹ کرے تو اسے مناسب تنبیہ کریں کہ آئندہ ایسی حرکت نہ کریں، ایسے موقع پر بچے کی خوشامد نہ کریں۔

Marfat.com

باب نمبر 9:

تعلیم وتربیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ:۲۸، التحریم:۶)

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔

والدین کے لیے ان کے بچے پھول جیسے ہوتے ہیں۔ جن کی خوشبو سے ان کے گھر کا آنگن مہکتا ہے۔ والدین کے دلوں میں بچوں کے لیے محبت فطری ہوتی ہے۔ ان کے گلابی ہونٹ معصومانہ ادائیں ان کا منہ اور سر چومنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر انہیں پیارے بچوں کو آگ میں دھکیل دیا جائے یا کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دیا جائے تو سوچیں آپ کا کیا حال ہوگا۔ لہٰذا بچوں کی مناسب پرورش اور دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ ان کی زندگی میں تعلیم وتربیت کے پہلو کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ والدین کی ذرا سی غفلت اولاد کے آگ میں ڈالے جانے کا باعث بن سکتی ہے۔ بالخصوص ماں بچے کی زندگی پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔ لہٰذا ماں کی یہ اولین ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ درج ذیل دو پہلوؤں میں اپنی اولاد کی زندگی سنوارنے کے لیے اہم کردار ادا کرے۔

Marfat.com

(الف) تعلیم

ماں اپنے بچوں کو جب علم کے نور سے بہرہ ور کرتی ہے تو نہ صرف بچے کی زندگی روشن ہوتی ہے بلکہ ماں کی بھی دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔ والدین بچوں پر جس قدر شفقت، مہربانی کریں گے اگر وہ اپنی اولاد کو دینی و دنیاوی علوم سے روشناس کرائیں ان کے روشن مستقبل کے لیے کوشش کریں تو بچے بھی والدین کی اسی طرح قدر کریں گے۔ علم حاصل کرنے والا زندگی میں کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

علم کی فضیلت قرآن کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ، وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

(پ:۲۸، المجادلہ:۱۱)

اللہ تم سے ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا کیا گیا درجے بلند کرے گا۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (پ:۲۲، فاطر:۲۸)

اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے علم والے ہی ڈرتے ہیں۔

علم کی فضیلت حدیث کی روشنی میں

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والا رب عزوجل ہے۔اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور اللہ عزوجل کا حکم آجائے۔"

(صحیح بخاری، کتاب العلم:۱/۴۲،الرقم:۷۱)

علوم کی تقسیم

علوم کو دو طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) دینی علوم

(۲) دنیاوی علوم

(۱) دینی علوم

جب بچہ میں شعور و سمجھ پیدا ہو جائے اسی وقت سے اس کو دین کی بنیادی باتیں اور اصول سمجھانے چاہئیں۔اسے ارکان اسلام کا عادی بنایا جائے جب تھوڑا اور بڑا ہو جائے تو اسے شریعت مطہرہ کے بنیادی اصولوں کی تعلیم دی جائے۔ چند دینی علوم کی فہرست درج ذیل ہے۔

(i) کلمہ طیبہ

جیسے ہی بچہ تھوڑی سمجھ بوجھ حاصل کرے سب سے پہلے اسے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سکھایا جائے تاکہ ابتداء سے ہی بچے کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہو۔

حدیث پاک میں ہے:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

''جس بندے نے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللهُ کہا تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔'' (سنن ترمذی:۵/۳۴۰،الرقم:۳۶۰۱)

(ii) بنیادی عقائد کی تعلیم

بچوں کو بنیادی عقائد کی تعلیم دینا بہت ضروری ہے ان عقائد کی تعلیم سے دوری سے اکثر بچے ذہنی کج روی کا شکار نظر آتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے بارے میں بنیادی عقیدہ۔ انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتوں، الہامی کتابوں، قیامت، جنت و دوزخ، ختم نبوت، موت اور قبر، ایصال ثواب، اولیاء اللہ کے بارے میں آگاہی ہونا انتہائی ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ○ (پ:۲۷،الذاریات:۵۶)

میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

تمام عبادات اور اعمال صالحہ اسی وقت بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت حاصل کر سکیں گے جب عبادت گزار کا عقیدہ درست ہوگا۔ اگر عبادت کرنے والے کا عقیدہ ہی درست نہ ہو تو اسے ان عبادات سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

(iii) قرآن کریم کی تعلیم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ لاریب کتاب ہے جو اللہ جل جلالہٗ نے اپنے آخری نبی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔

والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کو قرآن پڑھنا سکھائیں خود بھی پڑھیں اور بچوں کو بھی پڑھنے کی تلقین کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ

(پ:۱،البقرہ:۱۲۱)

(اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے۔(یعنی زبان اور دل کی یکسانیت کے ساتھ پڑھتے ہیں) وہی اس پر یقین لاتے ہیں۔

حدیث مبارکہ میں ہے:

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو جہاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے قرآن پڑھا اور پھر اسے یاد کرلیا، اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں سے ایسے دس افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن:۴/۴۱۴،الرقم:۲۹۱۴)

(iv) حدیث رسول کی تعلیم

بچوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے روشناس کرنا ماں باپ کا فرض ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں وہ تمام اصول شامل ہیں جن پر عمل کر کے کامیاب زندگی گزاری جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ:۲۱،الاحزاب:۲۱)

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ

Marfat.com

''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (ابن عساکر:۹/۳۴۳)

(v) ارکان اسلام کی تعلیم

والدین کو چاہئے کہ بچوں کو نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج ارکان اسلام کی تعلیم دیں۔ بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو اس کو نماز کی تلقین کریں جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر بھی نماز پڑھوائیں اور روزے کو بھی اسی پر قیاس کریں کہ جب بچہ اتنی طاقت رکھے کہ وہ روزہ رکھ سکتا ہو تو اسے روزہ رکھوائیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اگر فرض ہو تو ادا کریں۔ حج کے ارکان سکھائیں۔ فرض علوم سیکھنے کی ترغیب دلائیں۔

(vi) فقہ کی تعلیم

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ۔

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و (عورت) پر فرض ہے۔

(شعب الایمان:۲/۲۵۴، الرقم:۱۶۶۵)

اس حدیث پاک کی تشریح میں امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سب میں اہم ترین فرض بنیادی عقائد کا علم حاصل کرنا ہے۔ اس کے بعد مسائل نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات سیکھے پھر روزوں کے مسائل، زکوٰۃ کے مسائل، مسائل حج، نکاح کے مسائل سیکھنے ضروری ہیں۔ اسی طرح ہر ایک کے لیے مسائل حرام و حلال بھی سیکھنا فرض ہے۔ تمام ظاہری و باطنی مسائل جاننا اور ان کا علاج سیکھنا اہم فرائض میں شامل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ:۲۳/۶۲۳-۶۲۴)

فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

Marfat.com

لَا عِبَادَةَ اِلَّا بِفِقْهٍ وَ مَجْلِسُ فِقْهٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً ۔

فقہ کے بغیر کوئی عبادت نہیں اور فقہ کی مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(کنز العمال:۱۰/۱۷۶)

چند جدید مسائل

ذیل میں چند جدید مسائل کا ذکر کیا جارہا ہے ان کے علاوہ بھی ہر انسان کو جو مسائل زندگی میں پیش آتے ہیں ان کے متعلق فقہ کے مطابق ان کا حل جاننا بہت ضروری ہے مثلاً ......مردے کا پوسٹ مارٹم...... بیمہ کا جواز یا عدم جواز...... خاندانی منصوبہ بندی...... فوٹو گرافی...... مخلوط نظام تعلیم...... چائلڈ لیبر...... جہیز...... ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور اس کے علاوہ بھی بے شمار مسائل کا حل جاننا ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔

(۲) دنیوی تعلیم

دینی علوم حاصل کرنا اولین فریضہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کا حصول بھی لازمی ہے۔ دینی و دنیوی علوم کے حسین امتزاج سے ہی امت مسلمہ پوری دنیا میں قابل تعریف ٹھہرتی ہے۔

مسلمان اس وقت اگر ترقی کی دوڑ میں پیچھے ہیں تو اس کی وجہ ان کی دنیوی علوم سے دوری ہے۔ غیر مسلموں کا مقابلہ کرنے اور ترقی کی دوڑ میں آگے نکلنے کے لیے بچوں کو دنیوی علوم سے بھی روشناس کرایا جائے تا کہ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں دنیا کے ساتھ ساتھ چل سکیں۔

چند دنیوی علوم کی فہرست درج ذیل ہے۔

کمپیوٹر کی تعلیم

کمپیوٹر آج کل تعلیم کا اہم حصہ بن چکا ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی کام نہیں کیا جا سکتا۔ کمپیوٹر بہت سے مشکل کام آسانی سے اور تیزی سے کر دیتا ہے۔ بچوں کے مستقبل کو

Marfat.com

روشن کرنے کے لیے کمپیوٹر بہت اہم ہے۔ کیونکہ بچے کمپیوٹر کے ذریعے آسانی سے اپنی مشکلات کو حل کر سکتے ہیں۔ بچوں کو اگر کورس میں مشکل پیش آتی ہے تو آسانی سے اپنی مشکل کا حل نیٹ سے نکال سکتے ہیں۔

اچھی اچھی چیزیں، اچھے اچھے پروجیکٹس اور کورسز نیٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے اپنی تعلیم کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ دوسرے ملکوں کے کورس بھی آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے تعلیمی معیار کو بڑھا سکتے ہیں۔

کمپیوٹر ہر شعبے میں اہم ضرورت بن چکا ہے۔ اگر بچوں کو اس سے دور رکھا جائے اس سے فائدہ حاصل نہ کرنے دیا جائے تو وہ آگے کیسے بڑھیں گے یہ بچے ہی بڑے ہو کر ڈاکٹر بنیں گے...... یہی ٹیچرز بنیں گے...... جرنلسٹ...... آفیسرز...... پائلٹ...... انجینئر...... بزنس مین...... کیشئرز بنیں گے۔ تو ان سب میں کمپیوٹر کے بغیر کام نہیں ہوتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ باقی ضروری تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کو کمپیوٹر کی تعلیم سے بھی آراستہ کیا جائے تا کہ آنے والے وقتوں میں ہمارے بچے جدید دور کے تقاضوں پر پورا اتر سکیں۔

سائنسی اور فنی تعلیم

سائنسی تعلیم کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ تمام شعبہ جات میں سائنس کا کردار بہت اہم ہے۔ ڈاکٹرز سائنسی تعلیم کے ذریعے مختلف طریقوں سے علاج دریافت کرتے ہیں جدید مشینری کے ذریعے علاج کو یقینی بناتے ہیں۔

سائنسدان ملکی دفاع کے لیے سائنس کے میدان میں ترقی کر رہے ہیں۔ ایٹمی انرجی کے ذریعے ایٹم بم بناتے جاتے ہیں۔ دشمنوں سے بچاؤ کے لیے تدابیر کی جاتی ہیں۔

فنی تعلیم نوجوان نسل کی زندگی میں اہم انقلاب برپا کرتی ہے۔ بچوں کو جب فنی تعلیم دلوائی جائے تو وہ نہ صرف اپنے ملک میں بلکہ بیرون ملک میں بھی انجینئرز کی صورت میں

خدمات انجام دے رہے ہیں۔مختلف کمپنیوں میں Compitition بڑھتا جارہا ہے۔
اسی طرح ڈپلومہ ہولڈرز مختلف محکموں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔
اس کے ساتھ الیکٹریشن میں ڈپلومہ ہولڈرز کی ضرورت واہمیت بہت زیادہ ہے۔
فیکٹریوں، دوکانوں، دفتروں اور گھروں میں یہ اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔
فنی اور سائنسی تعلیم حاصل کرنے والا کبھی بھوکا نہیں رہتا۔اچھے خاصے وسائل کے حصول میں کامیاب رہتا ہے اور اپنی زندگی میں محرومیوں سے بچتے ہوئے اعلیٰ اور بہترین آسائشوں کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

(ب) تربیت

اسلام ایک آفاقی نظریہ حیات اور پوری انسانیت کی فلاح کا علمبردار ہے۔ جہاں اسلام نے ہر طبقے کے حقوق متعین کیے ہیں ساتھ ہی ساتھ بچوں کی عمدہ تربیت کی بھی تلقین کی ہے۔اگر والدین متقی اور پرہیزگار ہوں گے تو ہر لحاظ سے بچوں کی بہترین تربیت کرسکیں گے۔والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کریں اور انہیں اچھا شہری بنائیں۔

تربیت کی اقسام

تربیت کی مختلف اقسام درج ذیل ہیں۔

(۱) اخلاقی تربیت

(۲) جسمانی تربیت

(۳) ذہنی و عقلی تربیت

(۴) نفسیاتی تربیت

(۵) معاشرتی تربیت

ان اقسام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Marfat.com

(۱) اخلاقی تربیت

اخلاقی تربیت سے مراد تمام اخلاقی بنیادی باتوں اور کردار اور وجدان سے متعلق فضائل کا وہ مجموعہ ہے جنہیں حاصل کرنا اور سیکھنا بچے کے لیے ضروری ہے تاکہ جب وہ مکلف ہو اور جوان ہو اور زندگی کے گہرے سمندر میں قدم رکھے تو یہ تمام فضائل وکمالات اس میں موجود ہوں۔ چنانچہ بچپن میں جب نوعمری سے ہی ایمان باللہ پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس سے مدد مانگنے اور اس کے سامنے گردن جھکانے کا عادی ہوگا تو ہر فضیلت اور ہر شریفانہ اخلاق کو اختیار کرنے کا اس میں فطری ملکہ اور وجدانی شعور و احساس پیدا ہوگا۔

(i) سب سے بہتر انسان

سرکار دو جہاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔''

(صحیح بخاری: ۱/۵۰۳)

بچپن سے ہی بچے کی اخلاقی تربیت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ بچے کا ذہن سادے کاغذ کی طرح ہوتا ہے اس پر جو کچھ لکھ دیا جائے نقش ہو جاتا ہے۔ بچے کی نشوونما کے مختلف پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس کی اخلاقی تربیت پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ بچے کو اچھے اور برے میں تمیز سکھائی جائے۔ نیکی و بدی کی پہچان کرائی جائے۔ سچ اور جھوٹ میں فرق بتایا جائے۔ الغرض بچے کے اخلاق و کردار اور عادات و اطوار سے ہی اس کی شخصیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اخلاقی تربیت سے محروم بچے آوارہ اور لفنگے بن کر ملک و ملت کی پیشانی پر بدنما داغ بن جاتے ہیں۔

(ii) جھوٹ سے بچایئے

اسلام کی نظر میں سب سے بری خصلت جھوٹ ہے۔ ہمارے معاشرے میں جھوٹ اتنا عام ہو چکا ہے کہ اب اسے معاذ اللہ برائی ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ ایسے حالات

Marfat.com

میں بچوں کا اس سے بچنا بہت دشوار ہے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے ذہن میں بچپن سے ہی جھوٹ کے خلاف نفرت بٹھا دیں تا کہ وہ جب بڑے ہوں پھر بھی سچ بولنے کی پاکیزہ عادت کو ہی اختیار کریں۔

رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔'' (جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ: ۳/۳۹۲، الرقم: ۱۹۷۹)

بچوں کو جھوٹ کی قباحت و مذمت پر مشتمل احادیث سنائیں اور سچ بولنے کی عظمت بیان کریں تا کہ بچوں کے دل میں جھوٹ سے نفرت اور سچ سے محبت پیدا ہو جائے۔

(iii) چوری سے بچایئے

بچپن کی عادت بہت مشکل سے چھوٹتی ہے۔ اور چوری کی عادت بالخصوص ان پسماندہ علاقوں کے بچوں میں زیادہ ہوتی ہے جو اسلامی اخلاق سے آراستہ نہیں ہوتے۔ جب بچہ گھر کی چھوٹی موٹی چیز چرا کر کھالے یا کسی کے گھر سے کوئی چیز چرالائے تو اُسے فوری طور پر مناسب تنبیہ کی جائے۔ بچے میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے حاضر و ناظر ہونے کا یقین پیدا کیا جائے۔ اگر بچوں میں امانت داری اور ادائے حقوق کا خیال نہ ہو تو بلاشبہ بچہ آہستہ آہستہ دھوکہ بازی، چوری اور خیانت اور دوسروں کا مال ناحق کھانے کا عادی بن جائے گا۔ جس کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چور پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الحدود، ص: ۹۲۶، الرقم: ۱۶۸۷)

اس لیے والدین کے ذمہ یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا تصور پیدا کریں اور یہ عقیدہ ان کے نفوس میں راسخ کریں اور ان میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کریں اور خیانت اور چوری کے برے نتائج سے آگاہ کریں تا کہ چوری کی عادت نہ پڑے۔

(iv) گالی گلوچ اور بدزبانی سے بچائیے

وہ بچہ گھر کا ایک پھول اور لوگوں میں ممتاز شخصیت کا مالک ہوتا ہے جو گالی گلوچ اور بدزبانی جیسی قبیح عادتوں سے بچتا ہے۔ اور باادب طریقے سے گفتگو کرنے کا عادی ہوتا ہے۔

بچہ عام طور پر اس طرح کی قبیح عادات کو اس وقت اپناتا ہے جب وہ ماں باپ کی زبان سے گالی گلوچ سنتا ہے اور پھر بچہ جب گلیوں، بازاروں میں گھومتا ہے اور ایسی صحبت اختیار کرتا ہے جو لعن طعن کرنے والے اور گندی زبان استعمال کرنے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا مربی اور والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کے لیے نہایت پیار بھرا، میٹھا انداز اور شائستہ زبان اور اچھے الفاظ سے بہترین نمونہ پیش کریں۔ ساتھ ہی گلیوں اور سڑکوں پر کھیلنے اور گندے لوگوں کی صحبت اور بدترین ساتھیوں کی رفاقت سے بچائیں تاکہ وہ ان لوگوں کی کجی اور انحراف سے متاثر نہ ہو۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ بچوں کو وہ احادیث سکھائیں اور بتلائیں جو گالی گلوچ اور فحش گوئی سے منع کرتی ہیں۔ مثلاً

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب: ۳/ ۲۷۷، الرقم: ۴۳۶۳)

(v) عیب جوئی سے بچائیے

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو کسی کا عیب جاننے کے بعد اسے بیان کرنے تک چین سے نہیں بیٹھتے۔ کسی کا عیب معلوم ہونے پر خاموشی اختیار کرنا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے سامنے ایسی قبیح عادت کو نہ اپنائیں اور بچوں کو بھی اس سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے راز کھول دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رسوا ہو جائے گا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود: ۳/۲۱۹، الرقم: ۲۵۴۶)

(vi) الٹا نام لینے سے بچایئے

اصل نام کی بجائے کسی کا الٹا نام رکھنا مثلاً لمبو، کالو وغیرہ کہنا بھی ہمارے معاشرے میں معمولی تصور کیا جاتا ہے خاص طور پر چھوٹے بچے اس میں پیش پیش ہوتے ہیں حالانکہ اس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔ اپنے بچوں کو اس حرکت سے باز رکھنا چاہئے۔ کیونکہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ج

(پ:۲۶، الحجرات:۱۱)

اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

(۲) جسمانی تربیت

اسلام نے والدین کو جو اولاد کی تربیت کی ذمہ داری سونپی ہے اس میں جسمانی تربیت بھی انتہائی لازمی ہے تاکہ بچے جسمانی قوت و سلامتی، نشاط و چستی اور صحت و تندرستی کے مالک ہوں۔

(i) کھانے پینے کے آداب سکھایئے

والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو کھانے پینے کے آداب سکھائیں تاکہ ان کے نظام انہضام میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو۔ ضرورت سے زائد کھانے اور پیٹ بھر کر کھانے سے روکا جائے۔ کھانے میں اعتدال کی عادت ڈالی جائے۔ دائیں ہاتھ سے کھانے کی تلقین کی جائے۔

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ (پ:۸، الاعراف:۳۱)

اے بنی آدم! اپنی زینت لو، جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو۔ بے شک وہ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

پانی پینے کے متعلق حدیث پاک میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک سانس میں پانی نہ پیو، بلکہ دو، تین سانس میں پیو اور جب پیو تو بسم اللہ کہہ لو، اور جب پانی کا گلاس منہ سے ہٹاؤ تو الحمد للہ کہہ لو۔''

(سنن ترمذی، کتاب الاشربۃ:۳/۳۵۲، الرقم:۱۸۹۲)

(ii) جلدی سونے کی عادت ڈالیے

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ رات کو دیر تک جاگ کر فضول گفتگو میں اپنا وقت برباد نہ کریں بلکہ وقت پر سونے کے عادی ہوں۔ دائیں کروٹ پر لیٹ کر سوئیں اس لیے کہ بائیں کروٹ پر لیٹنا دل کو نقصان پہنچاتا ہے۔ سونے سے پہلے دعا: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا پڑھ کر سوئیں۔

(iii) متعدی امراض سے بچایئے

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جذامی سے ایسے علیحدہ رہو جیسے شیر سے علیحدہ رہتے ہو۔''

(صحیح بخاری، الرقم:۵۷۰۷)

ایک اور جگہ پر فرمایا:

''بیمار (اونٹ) کو تندرست کے پاس نہ لے جاؤ۔'' (صحیح بخاری، الرقم:۵۷۷۱)

اس لیے والدین کو چاہیے کہ اگر کوئی بچہ کسی متعدی بیماری میں مبتلا ہو تو اسے

دوسرے بچوں سے الگ تھلگ رکھیں تا کہ مرض پھیلنے نہ پائے اور اس بچے کی صحت اور علاج کے لیے بروقت کوشش کریں۔

(iv) ورزش کرائیے

بچوں کو جسمانی صحت کے برقرار رکھنے اور بہترین نشوونما کے لیے روزانہ ہلکی پھلکی ورزش کرائیں تا کہ بچہ جسمانی طور پر مضبوط اور چست ہو۔ اس کی ہڈیاں مضبوط ہوں۔ وہ مشکلات کا مقابلہ کرنے کا عادی ہو۔

(v) صفائی کی عادت ڈالیں

بچوں کو صاف ستھرا رکھیں اور گندگی سے بچائیں۔ جب بھی بچے کے ہاتھ گندے ہوں فوراً دھو دیے جائیں۔ صبح وشام دانت صاف کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اپنا جسم اور لباس صاف رکھیں تا کہ بچے بھی آپ کی طرف دیکھ کر اپنے آپ کو صاف رکھنے کی عادت ڈالیں۔

(vi) جسمانی تربیت میں احتیاطی تدابیر

جسمانی تربیت کے دوران والدین اگر ان درج ذیل احتیاطی تدابیر پر عمل کریں گے تو ان کے بچے صحت کے وسیع میدانوں میں دوڑنے لگیں گے۔ قوت کی نعمت سے مالا مال ہوں گے۔ چند احتیاطی تدابیر درج ذیل ہیں۔

☆......زہریلی چیزوں کو بند الماری میں رکھیں۔

☆......جو دوائیں ضرورت سے زائد ہوں انہیں پھینک دینا چاہیے۔

☆......چولہا جلانے کے آلات، گرم برتنوں اور کھانے پینے کے سامان بچوں کی دسترس سے دور رکھنے چاہئیں۔

☆......دھاردار آلات مثلاً قینچیاں، چھریاں اور شیشے کے برتن بھی بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

Marfat.com

☆......ایسے کھیل کود کی اجازت نہ دیں جو خطرے کا سبب بن سکتے ہوں۔ جیسے رسی سے کھیلنا اور اس کو گردن کے اردگرد لپیٹنا یا گلی ڈنڈا وغیرہ۔

☆......مشینری اور میکانکی آلات اور بجلی کے سامان استعمال کرتے وقت ہوشیار رہنا چاہئے۔ خصوصاً کپڑے دھونے، قیمہ پیسنے اور کباب بنانے والی مشین وغیرہ استعمال کرتے وقت۔

☆......گھر کے بیرونی دروازے کے بارے میں خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کھلا نہ رہ جائے کہ بچہ چپکے سے باہر نکل جائے اور ماں باپ کو پتہ بھی نہ چلے اور باہر کوئی حادثہ پیش آجائے یا گھر میں کوئی چور یا جانور وغیرہ داخل ہو جائے۔

☆......دروازہ بند کرتے وقت خیال رکھنا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ بچے نے انگلیاں رکھی ہوں اور دروازہ بند کرنے سے اس کی انگلیاں دب جائیں۔

(۳) ذہنی وعقلی تربیت

ذہنی اور عقلی تربیت سے مراد یہ ہے کہ علوم شرعیہ اور علمی اور عصری تہذیب وثقافت اور فکری ونفسیاتی سوجھ بوجھ پر مبنی ایسی نفع بخش چیزوں سے بچے کے ذہن کو آراستہ کیا جائے جو بچے کے افکار میں پختگی پیدا کردیں اور اسے علمی وثقافتی لحاظ سے کامل ومکمل بنا دیں۔ ذہنی وعقلی تربیت کے سلسلے میں ضروری امور درج ذیل ہیں۔

(i) تعلیمی ذمہ داری

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی نظر میں یہ ذمہ داری نہایت اہم و نازک ہے اس لیے اسلام نے یہ ذمہ داری والدین کو سونپی ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم اور ان میں صحیح ادراک کی صلاحیت پیدا کرنے کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ○ (پ:۲۳، الزمر:۹)

Marfat.com

کیا کبھی برابر ہو سکتے ہیں علم والے اور جاہل البتہ صرف عقلمند ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ واپس لوٹنے تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے۔'' (جامع ترمذی، کتاب العلم: ۴/۲۹۴، الرقم: ۲۶۵۶)

(ii) فکری ذہن سازی

دین اسلام نے بچوں کے سلسلے میں والدین اور مربیوں پر جو نہایت عظیم ذمہ داری ڈالی ہے وہ یہ ہے کہ بچوں کو بچپن اور شروع سے ہی فکری و ذہنی طور پر تیار کیا جائے اور سمجھداری و عقل کی پختگی کے دور تک ان کی ذہنی وفکری تربیت کی جائے۔ فکری تربیت کا مقصد یہ ہے کہ مندرجہ ذیل چیزوں سے بچے کا ربط و تعلق ہو۔

☆ اسلام کے ساتھ دین وحکمت کے اعتبار سے۔

☆ قرآن کریم کے ساتھ نظام وقانون کے اعتبار سے۔

☆ اسلامی تاریخ کے ساتھ عزت اور مجد وعظمت کے اعتبار سے۔

☆ عمومی اسلامی تہذیب وتمدن کے ساتھ فکری اور روحانی طور پر۔

☆ اور اسلامی دعوت کے ساتھ نہایت جرأت مندانہ فعال ربط و لگاؤ اور خصوصی تعلق وجذبے کے طور پر۔

تربیت کرنے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ درج بالا حقائق سے بچے کو اس وقت روشناس کرائے جب وہ سمجھدار اور باشعور ہو جائے۔ ذہنی صحت وتندرستی کو برقرار رکھنے کے لیے جسم وعقل کو نقصان پہنچانے والی چیزیں استعمال کرنے سے بچائے مثلاً شراب نوشی، مشت زنی کی عادت، تمباکو نوشی وغیرہ سے دور رکھے۔

Marfat.com

(iii) عیش و عشرت سے بچایئے

والدین کو چاہئے کہ بچوں کو ناز و نعمت یعنی ضرورت سے زیادہ لذتوں میں منہمک ہونے سے بچائیں، عیش و عشرت اور ناز و نخرے میں پڑا رہنے کی عادت نہ ڈالیں۔ سادگی کی زندگی اختیار کرنے اور معمولی لباس اختیار کرنے کی تلقین کریں۔ بے جا نمود و نمائش کا مظاہرہ کرنے سے روکیں۔ کیونکہ عقلی طور پر جب وہ ناز و نعمت اور کھانے پینے میں مستغرق رہے گا تو بہت جلد اپنے مقام سے گر جائے گا۔ دشمن کے سامنے گردن جھکا دے گا۔ اس کی روح ماند پڑ جائے گی۔ اس لیے بچوں کو بے جا عیش و عشرت کے اندھے گڑھے میں نہیں دھکیلنا چاہئے۔

(iv) موسیقی اور فحش گانے سننے سے بچایئے

موسیقی اور فحش گانے جذبات کو بھڑکا دینے والے الفاظ سننے سے اور ننگی تصویروں کو دیکھنے سے عقل اپنی ذمہ داری اور فریضہ کو معطل کر دیتی ہے۔ زمین پر گندگی پیدا کرتی ہے۔ اس کی زیادتی سے اچھا خاصہ انسان ہوس کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ اور قیمتی وقت کے ضیاع کا موجب ہے۔ پس بچوں کی عقلی تربیت کے سلسلے میں والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو اس طرح کی کوتاہی سے بچائیں اور اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پابند بنائیں۔

(۴) نفسیاتی تربیت

نفسیاتی تربیت سے مراد یہ ہے کہ بچہ جب سمجھدار ہو جائے تو اسی وقت سے اس کو حق کے سلسلہ میں جرأت، صداقت اور شجاعت کی تربیت دی جائے اور دوسروں کے لیے خیر و بھلائی پسند کرنے، غصہ کے وقت قابو میں رہنے اور نفسیاتی اور اخلاقی فضائل و کمالات سے آراستہ ہونے کی ترغیب دی جائے۔ اس قسم کی تربیت سے بچے کی شخصیت کی تکمیل و آراستگی ہوتی ہے۔ تاکہ جب وہ بڑا ہو اور اس پر جو ذمہ داریاں ڈالی جائیں انہیں عمدگی اور خوبی کے ساتھ صحیح طریقہ سے ادا کر سکیں۔

(i) شرمیلے پن سے بچائیے

بچوں میں فطری طور پر شرمیلا پن ہوتا ہے اور بعض بچوں میں یہ مرض موروثی ہوتا ہے نیز گھر کے ماحول کا بھی بچے پر کافی اثر پڑتا ہے۔ اس طرح کے بچوں کی تربیت اس طرح کی جائے کہ انہیں لوگوں کے ساتھ میل جول کا عادی بنایا جائے۔ اس سلسلے میں یا تو والدین اپنے دوست احباب کو بار بار گھر پر بلا کر ان بچوں کے اندر میل جول کی عادت ڈالیں یا پھر والدین جب عزیزوں اور دوستوں سے ملنے جائیں تو بچوں کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں ان سے ملاقات کرائیں یا نرمی سے ان کو سمجھائیں کہ دوسروں سے بھی ملا جلا کریں اور بات چیت کیا کریں خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔

(ii) خوف و ڈر دور کیجئے

یہ ایک نفسیاتی حالت ہے بعض اوقات یہ خوف قابل تعریف ہوتا ہے جبکہ وہ حد کے اندر ہو اس لئے کہ یہ عادت بچوں کو بہت سے حوادث سے بچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ لیکن اگر یہی خوف حد سے تجاوز کر جائے تو بچے میں نفسیاتی بے چینی پیدا ہو جاتی ہے جس کا دور کرنا ضروری ہوتا ہے۔ عام طور پر بچوں کی نسبت بچیاں زیادہ خوف کا اظہار کرتی ہیں، عموماً یہ خوف اور ڈر بچے کے تخیل پر مبنی ہوتا ہے۔

وہ بچے جو بھوتوں چڑیلوں کی کہانیاں سنتے ہیں یا پھر جن کے ناز نخرے زیادہ اٹھائے جاتے ہیں یا پھر جو بچے گوشہ نشینی کی حالت میں گھر کی دیواروں کے پیچھے چھپنے کے عادی ہوتے ہیں اور ہر وقت سوچتے رہتے ہیں وہ زیادہ خوف کا اظہار کرتے ہیں۔

ایسے بچوں کو شروع سے ہی اللہ پر ایمان اور اس کی عبادت اور ہر پیش آمدہ چیز پر اللہ کے سامنے گردن جھکانے کی تربیت دی جائے۔ اگر بچے کی تربیت اسلامی قوانین کے مطابق ہو اور اس کو روحانی و بدنی عبادات کا عادی بنایا جائے تو وہ کسی بھی ابتلاء کے وقت نہ خوف زدہ ہوگا اور نہ کسی مصیبت پر جزع و فزع کرے گا۔

بچوں کو جن، بھوت، چڑیل، بجو، چور، ڈاکو، شیر، کتے وغیرہ سے نہ ڈرایا جائے خصوصاً روتے وقت تاکہ بچہ خوف وڈر کے سایہ سے بھی دور رہے اور شروع ہی سے بہادری جرأت پر پلے بڑھے۔

(iii) احساس کمتری سے بچایئے

اپنے اندر کمی ونقصان کا شعور واحساس ایک ایسی نفسیاتی حالت ہے جو بعض بچوں میں پیدائشی یا بیماری کی وجہ سے یا اقتصادی حالت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جو نہایت خطرناک بیماری ہے۔ جو بچے کو رذالت، بدبختی اور مجرمانہ زندگی کی طرف دھکیلتی ہے۔

بعض اوقات والدین کا تحقیر آمیز رویہ بچوں کو احساس کمتری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ والدین کو چاہئے کہ جب بچوں سے غلطی سرزد ہو جائے تو مناسب طریقے سے نرمی اور پیار سے اس غلطی پر متنبہ کریں۔

اگر کسی بچے میں کوئی جسمانی نقص یا عیب ظاہر ہو جائے مثلاً بھینگا پن، بہرا پن، ہتلا پن، لنگڑا پن وغیرہ تو ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کو اس بچے کے ساتھ محبت والفت کا معاملہ رکھنا چاہئے اور اس عیب پر اس کو طعنہ نہ دیں۔

(iv) بغض وحسد سے بچایئے

اپنے بچوں کو بغض وحسد سے بچایئے چونکہ بچوں کو قلبی خیالات کے اچھے یا برے ہونے کا علم نہیں ہوتا اس لیے دل میں جو آتا ہے وہ کرتے جاتے ہیں اور دوسرے پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اس لیے ان کے دل میں کسی کا بغض بیٹھ جانا ناممکن نہیں اور ظاہر ہے کہ یہ کوئی اچھی چیز نہیں۔ اس لیے بچوں کو یہ سمجھایئے اور ذہن سازی کیجئے کہ کسی کے بارے میں غلط سوچنا منع ہے۔ اسی طرح بچہ احساس کمتری کا شکار بھی نہیں ہوگا۔

اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس

Marfat.com

طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔"

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب: ۴/۳۶۰، الرقم: ۴۹۰۳)

(v) غصہ سے بچائیے

غصہ ایک نفسیاتی حال اور انفعالی مرض ہے۔ جسے بچہ اپنی زندگی کے شروع سے ہی محسوس کرتا ہے اور وہ موت تک اس کے ساتھ رہتا ہے۔ جب بچہ ذاتی مصلحت اور خودی وانانیت کی وجہ سے غصہ کرتا ہے تو اس غصہ سے وحدت پارہ پارہ اور اجتماعیت ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور اخوت و محبت کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ بچے کی تربیت اس طرح سے کی جائے کہ وہ ایسے غصے کو پی جانے کی قدرت رکھتا ہو اور صبر و برداشت کا مادہ اس میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا جائے۔

والدین کو چاہئے کہ وہ بچے کو پیار سے سمجھائیں اور غصے پر قابو رکھنے کے فضائل بتائیں اور غصے پر قابو پانے کا طریقہ بتائیں۔

حدیث پاک میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ .

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔

(بخاری، کتاب الادب: ۴/۱۳۰، الرقم: ۶۱۱۴)

(vi) غفلت ولاابالی سے بچائیے

یہ مرض بھی نہایت خطرناک ہے۔ جس میں ہمارے بچے اور نوجوان بکثرت مبتلا ہیں۔ لہٰذا والدین کے لیے لازم ہے کہ اس کی اصلاح کی بچپن ہی سے فکر کریں، اس

Marfat.com

لیے کہ جو لوگ بھی ظاہری و باطنی کمالات سے محروم رہتے ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہ غفلت ولا پرواہی ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ○ (پ:۹، الاعراف:۲۰۵)

اور غفلت شعاروں میں سے نہ ہو۔

لہٰذا والدین کو چاہئے کہ بچوں کے سامنے اس کی مذمت و قباحت کو بیان کرتے رہیں اور ان کو بچپن ہی سے چستی اور ہر کام میں مستعدی کی تعلیم دیں تاکہ خود اپنی ذات ہی نہیں بلکہ ساری امت کے لیے کارآمد ثابت ہوں۔ اور ہر معاملہ میں غور و فکر کر کے غلطی سے بچ سکیں۔

(۵) معاشرتی تربیت

معاشرتی تربیت کا مقصد یہ ہے کہ بچے کو شروع سے ہی ایسے اعلیٰ معاشرتی آداب اور عظیم نفسیاتی اصولوں کا عادی بنا دیا جائے جو ہمیشہ زندہ جاوید رہنے والے اسلامی عقیدے اور گہرے ایمانی شعور سے پھوٹ نکلتے ہیں۔ تاکہ بچہ معاشرے میں حسن معاملہ، حسن ادب، سنجیدگی اور پختگی عقل اور اچھے تصرفات غرضیکہ ہر حیثیت سے ایک بہترین مثالی فرد بنے۔

معاشرہ کی سلامتی اور اس کی عمارت کی پختگی، معاشرہ کے افراد کی سلامتی اور ان کی عمدہ تربیت ہی سے وابستہ ہے۔ اس لیے اسلام نے اولاد کے اخلاق و کردار کی تربیت کا بہت اہتمام کیا ہے لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ بچوں کی تربیت میں محنت اور جد و جہد کریں تاکہ صحیح طور سے اپنی معاشرتی تربیت کی ذمہ داری پوری کر سکیں اور ایسے بہترین اسلامی معاشرہ کی تعمیر کر سکیں، جس کی بنیاد ایمان، اخلاق اور اسلامی اقدار پہ ہو۔

(i) تقویٰ

تقویٰ تمام معاشرتی فضائل و کمالات کا چشمہ ہے اور مفاسد و شرور اور گناہوں اور

Marfat.com

برائیوں سے بچنے کا منفرد راستہ ہے بلکہ افرادامت میں اصلاح معاشرہ کے بارے میں کامل شعور واحساس پیدا کرنے کا پہلا ذریعہ وسبب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (پ:۲،البقرہ:۲۰۳)

اوراللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہواور جان لوکہ تم سب کواسی کے پاس جمع کیا جائے گا۔

اس لیے تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے اور اسی کے پاس جمع ہونے کے یقین کو اپنے بچوں میں شروع ہی سے پیدا کریں تاکہ بڑے ہونے پر اس کے ثمرات نمودار ہوں۔

(ii) اخوت

اخوت و بھائی چارہ ایک ایسا نفسیاتی رابطہ وتعلق ہے جو ہر شخص کے ساتھ جس کا تقویٰ اورایمان کی بنیاد پر رابطہ ہے، محبت واحترام کا گہرا شعور پیدا کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (پ:۲۶،الحجرات:۱۰)

مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔

لہٰذا والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں میں اخوت، محبت کے جذبات پیدا کریں ان میں بھائی چارگی کا احساس اجاگر کریں، بچپن سے ہی مل بیٹھ کر ہر کام کرنے کی عادت ہوگی تو بڑے ہوکر ان میں احساس اجتماعیت ابھرے گا۔

(iii) ایثار

ایثار ایک نہایت شاندار خصلت ہے۔ اگر اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو یہ ایمان کی صداقت اور باطن کی صفائی کے اصولوں میں سب سے پہلی اصل ہے ساتھ ہی یہ اجتماعی ومعاشرتی امداد باہمی کے ستونوں میں بڑا ستون ہے اور بنی نوع انسان کے لیے خیر وبھلائی کا سب سے قوی ذریعہ ہے۔

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی ضرورت کی چیز دوسرے کو دے دے تو اللہ عزوجل اسے بخش دیتا ہے۔'' (اتحاف السادۃ المتقین: ۹/۷۷۹)

اس لیے بچے کو سکھایا جائے کہ کسی مسلمان کی ضرورت پر اپنی ضرورت قربان کر دینے کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ بچے کو اس کا عادی بنانے کے لیے مختلف اوقات میں اسے ایثار کی عملی مشق کروائیں اور اس سے کہیں اپنی فلاں ضرورت کی چیز فلاں بچے کو دے دے۔

(iv) عفو و درگزر

جب مومن کی طبیعت حلم، عفو و درگزر اور چشم پوشی جیسی اخلاق سے آراستہ ہو گی، تو وہ مومن بلند ظرفی، عالی اخلاق، اچھے برتاؤ اور حسن معاشرت میں ایک قابل تقلید نمونہ ہو گا، بلکہ وہ طہارت، باطن کی صفائی اور شرافت کے اعتبار سے زمین پر چلنے والے فرشتے کی مانند ہو گا۔

لہٰذا والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی نشو و نما کرتے ہوئے حلم و چشم پوشی اور عفو و درگزر کے اوصاف پر عمل کرنے کی تلقین کریں تا کہ عزت و شرافت سے بہرہ ور ہوں اور امت کے لیے خیر کا سبب بنیں۔

(v) صبر

اپنی اولاد کا ذہن بنایئے کہ جب بھی کوئی تکلیف پہنچے تو بلا ضرورت شرعی کسی کے سامنے بیان نہ کیجئے اور صبر کا ثواب کمایئے۔

حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا۔'' (جامع الترمذی، کتاب الزہد: ۴/۱۴۵، الرقم: ۲۳۳۲)

(vi) والدین کی عزت

اپنی اولاد کو والدین کا ادب کرنا سکھایئے ان کو بتایئے کہ والدین کے حقوق اور

آداب کیا ہیں۔ان کے ساتھ کیسے حسن سلوک کرنا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صبح کی تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو تو اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔" (شعب الایمان:۶/۲۰۶،الرقم:۷۹۱۶)

(vii) بڑوں کا ادب

اسلام ایک کامل و اکمل دین ہے جو ہمیں بزرگوں کا احترام کرنا سکھاتا ہے۔اپنی اولاد کو بڑوں کا ادب و احترام کرنا سکھائیے۔کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو نوجوان کسی بزرگ کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔" (سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ:۳/۴۱۱،الرقم:۲۰۲۹)

(viii) مختلف آداب سکھائیے

بچوں کو کھانے پینے...... سونے جاگنے...... سلام کرنے ...... ملنے کے لیے اجازت مانگنے...... بات چیت کرنے...... عیادت کرنے...... تعزیت کرنے...... چھینک اور جماہی کے آداب سکھائے جائیں۔اس کے علاوہ مختلف حقوق مثلاً استاد کے حقوق...... والدین کے حقوق...... پڑوسیوں کے حقوق...... رشتہ داروں کے حقوق...... ساتھیوں کے حقوق...... بڑوں کے حقوق سکھائے جائیں۔الغرض وہ تمام اہم معاشرتی حقوق سکھائے جائیں جس سے بچہ معاشرے میں کامل شخصیت بن کر ابھرے اور زندگی کے ہر شعبے میں کامیاب و کامران ہو۔

Marfat.com

بچے کی تربیت میں مختلف کردار

بچے کی مکمل تربیت میں کسی ایک شخصیت کا عمل دخل نہیں ہوتا بلکہ بچے کی شخصیت کو نکھارنے میں ماں کا کردار الگ ہوتا ہے باپ کی تربیت کا اثر الگ ہوتا ہے۔ استاد کی تربیت بھی بچے کی شخصیت کو بے حد متاثر کرتی ہے۔ اسی طرح دیگر اہم ذرائع مثلاً ماحول اور صحبت بھی بچے کی زندگی میں اثر انداز ہوتے ہیں ذیل میں چند عوامل کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جن کا بچے کی شخصیت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

بچے کی تربیت میں ماں کا کردار

بچہ ماں کی گود میں آنکھ کھولتا ہے آغاز ہی میں بچے کی ساری احتیاجات ماں کی ذات سے وابستہ ہوتی ہیں، زندگی خداوند تعالیٰ نے دی ہے مگر بچے کو پروان ماں چڑھاتی ہے۔ بات صرف اتنی سی نہیں ہے کہ ماں گندگی صاف کرتی ہے...... دودھ پلاتی ہے...... ماں کے سینے سے چمٹ کر بچہ دودھ پیتا ہے اور محبت کی سینک حاصل کرتا ہے...... ماں اپنا دودھ پلا کر بچے کی نشو ونما کا ذریعہ بنتی ہے۔ وہ محبت وایثار کے جذبات بھی اس دودھ کے ساتھ بچہ کے اندر انڈیل دیتی ہے۔ اسی طرح اس کی ذہنی اور اخلاقی نشو ونما بھی کرتی ہے۔ پھوہڑ سے پھوہڑ ماں اعلیٰ تعلیم یافتہ نرسوں سے کہیں افضل ہوتی ہے۔ ماں گھنٹوں اپنے گم سم بچے کے ساتھ بچگانہ لہجے میں بات کرتی رہتی ہے۔ وہ بچے کو اپنی آوازیں سناتی رہتی ہے۔ ان کو سن کر بچے کے کان ان آوازوں سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ بھی ان آوازوں کی نقل کرنا شروع کر دیتا ہے اور خود بھی بولنا شروع کر دیتا ہے۔

ماں کے فرائض

ماں کا فرض ہے کہ بچوں کو صاف ستھرا اور پاک رکھے جب وہ بالکل چھوٹے ہوں تو خود ان کی صفائی کرے۔ اس میں ہرگز کسل مندی اور سستی کا مظاہرہ نہ کرے۔ اور جب وہ بڑے ہو جائیں تو ان کے اندر پاکی اور صفائی کا احساس پیدا کرنا، ان کو صاف ستھرا رہنے کا حکم دینا چاہیے۔ صبح اٹھتے ہی وہ کلمہ طیبہ پڑھیں...... پھر وہ صفائی کریں......

Marfat.com

منہ ہاتھ دھوئیں...... کپڑوں کی صفائی کا خاص طور پر ان کے اندر احساس پیدا کرنا...... نماز فجر...... قرآن پاک یا سپارہ پڑھیں...... بزرگوں کو سلام کریں...... دانت صاف کرنے کی عادت ڈالنا...... جسمانی طہارت و ذہنی پاکیزگی کے لیے راستہ ہموار کرتی ہے۔ ان کو آداب اور سلیقہ سکھانا چاہئے۔ کھانا کھانے کے آداب...... صاف اور صحیح زبان بولنے کی عادت ڈالنا...... مہذب اور شائستہ زبان بولنے کی ہمت افزائی کرنا چاہئے۔

بچوں کا ذہن تیزی سے ترقی کرتا ہے، اس لیے وہ ہر قسم کے سوالات کرتے ہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ ٹھنڈے مزاج سے بچوں کے سوالات کے جوابات دیں اور ان کو سمجھائیں۔ نہ غصے ہوں، نہ جھنجھلائیں اور نہ ہی جھڑکیں جب تک والدین تحمل اور بردبار نہ ہوں وہ بچوں کی اچھے طریقے سے تربیت نہیں کر سکتے۔ والدہ کو خاص طور پر بچے کے اندر ذہنی کیفیت سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک گھر کے بچے بھی مزاجی کیفیات میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لیے سب کو ایک لاٹھی سے ہانکنا صحیح نہیں ہے۔ مزاج فہمی کے بعد والدین بچوں کی تربیت بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔

بچے کی تربیت میں ماحول کا کردار

والدین اور گھر کے افراد کی زبانی اور شعوری تعلیم سے زیادہ بچہ گھر کے افراد کی خاموش تلقین سے بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ گھر کے حالات سے اور گھر والوں کے معاملات سے وہ بڑی حد تک متاثر ہوتا ہے۔ بعض علمائے نفسیات نے بچے کے کردار پر ماحول کے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ ان کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ گھر کا ماحول مختلف نوعیت کا ہوتا ہے۔

۱...... اگر بچہ محبت اور ہمدردی کے ماحول میں رہتا ہے تو وہ محبت اور ہمدردی سیکھتا ہے۔
۲...... اگر بچہ تعریف کے ماحول میں رہتا ہے تو وہ قابل تعریف بننے کی کوشش کرتا ہے۔
۳...... اگر بچہ ہمت افزائی کے ماحول میں رہتا ہے تو وہ خود اعتمادی سیکھتا ہے۔

Marfat.com

۴...... اگر بچہ تحفظ کے ماحول میں رہتا ہے تو وہ دوسروں پر بھروسہ کرنا سیکھتا ہے۔

۵......اگر بچہ تحمل مزاجی کے ماحول میں رہتا ہے تو وہ صبر و بردباری سیکھتا ہے۔

۶...... اگر بچہ بے جا تعریف کے ماحول میں رہتا ہے تو وہ خود پسند اور مغرور بن جاتا ہے۔

۷......اگر بچے کی ہر خواہش پوری کی جاتی ہے تو وہ ضدی بن جاتا ہے۔

۸......اگر بچہ تنہائی کے ماحول میں رہتا ہے تو وہ اخوت ورفاقت سے ناآشنا رہتا ہے۔

۹......اگر گھر کی اشیاء بچے سے چھپا کر رکھی جاتی ہیں تو بچہ میں چوری کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۰......اگر بچہ کو ہر وقت روک ٹوک اور گرفت ہوتی رہتی ہے تو بچہ ڈرا ہوا اور سہا سہا رہتا ہے۔

۱۱......اگر بچہ معاندانہ ماحول میں رہتا ہے تو بچہ لڑنا، جھگڑنا سیکھتا ہے۔

۱۲......اگر بچہ شرم دلانے اور تذلیل کے ماحول میں رہتا ہے تو بے حد شرمیلا بن جاتا ہے۔

۱۳......اگر ماں باپ کی باہمی لڑائی جھگڑے کے درمیان بچہ پرورش پاتا ہے تو اس کی ذہنی اور اخلاقی تربیت میں نقص رہ جاتا ہے۔

۱۴......اگر بچہ یتیمی کی حالت میں پرورش پاتا ہے تو خود اعتمادی پیدا کر کے محنت و مشقت کرتا ہے۔ یا بے سہارا محسوس کر کے آوارہ بن جاتا ہے۔

Marfat.com

حصہ دوم

اسلام میں بیوی پر خاوند کے حقوق

قرآن مجید میں موجود ارشادات الٰہی اور فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ بیوی اور خاوند کے کچھ حقوق ہیں۔ جو کہ بیوی کی طرف سے خاوند پر اور خاوند کی طرف سے بیوی پر عائد ہوتے ہیں۔ ان حقوق کی پاسداری کرنا دونوں پر لازم ہے۔ اگر خاوند اپنے حقوق میں ذرا سی بھی کوتاہی کرے گا تو اس کا نتیجہ برا ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بیوی کے اہم فرائض کا ذکر فرمایا ہے۔ فرض نمازیں، فرض روزے، بدکاری سے بچنا اور شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔ یعنی اللہ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ شوہر کا حق ادا کرنا بھی فرض اور ضروری قرار دیا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''کسی عورت کا انتقال ہو جائے۔ اس حال میں کہ اس کا شوہر اس سے خوش تھا تو وہ عورت ضرور جنت میں داخل ہوگی۔''

عورتیں اپنے خاوندوں کی خدمت سے بے پرواہ ہو کر اپنے زعم باطل میں نفل نمازوں اور روزوں کی کثرت سے ثواب حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اور شوہر کی خدمت کو لایعنی چیز تصور کرتی ہیں مگر یہ سراسر دین اسلام کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اعتدال کے ساتھ اللہ کے حقوق کی ادائیگی بھی کی جائے اور بندوں کے حقوق کی بھی۔ خصوصاً خاوند کے متعلق سے لاپرواہی نہ برتی جائے۔

Marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ایک عورت کا قصہ بیان کرتے ہیں: ایک روز ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت آئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا دکھ بیان کرنے لگی۔ یا رسول اللہ! میرے شوہر صفوان بن معطل مجھے نماز پڑھنے پر مارتے ہیں۔ اور جب میں روزہ رکھتی ہوں تو میرا روزہ تڑوا دیتے ہیں۔ اور خود دن چڑھے نماز پڑھتے ہیں۔

اتفاق کی بات تھی کہ صفوان رضی اللہ عنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان رضی اللہ عنہ سے معلوم فرمایا: صفوان نے کہا ہاں: یا رسول اللہ! یہ نماز میں دو لمبی لمبی سورتیں پڑھتی ہے۔ اور میں اسے اس سے منع کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پڑھنا بھی کافی ہے صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! اس کا یہ کہنا کہ میں روزہ تڑوا دیتا ہوں تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب یہ نفلی روزے رکھنے پر آتی ہے تو رکھتی ہی چلی جاتی ہے اور میں ایک نوجوان آدمی ہوں مجھ سے صبر نہیں ہوتا۔

آپ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ پھر صفوان نے کہا: رہا دن چڑھے نماز پڑھنے کا معاملہ تو ہم لوگ محنت مزدوری کرنے والے لوگ ہیں۔ اور ہمارا تعلق اس خاندان سے ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ لوگ سورج نکلنے سے پہلے نہیں اٹھتے۔ آپ نے فرمایا:

اچھا صفوان جب اٹھو نماز ضرور پڑھ لیا کرو۔ (مسند احمد: ۳/ ۲۹۸، الرقم الحدیث: ۱۱۳۵)

بے شک لمبی نمازیں، قرآن مجید کی تلاوت، روزے اور دوسری نفلی عبادتیں بے شک مومنانہ زندگی کا جمال اور نکھار ہیں۔ اور ان میں غیر معمولی دلچسپی مؤمن خاتون کو خدا کے قریب کرنے کا یقینی ذریعہ ہے۔ لیکن شوہر کے عظیم حق کا تقاضا یہ ہے کہ ان میں توازن اور اعتدال رکھا جائے۔ اور عبادت میں ایسا انہماک نہ ہو کہ شوہر کا حق مارا جائے۔ اور اس کی خدمت واطاعت میں ایسی کوتاہی ہونے لگے جس سے وہ پریشانی محسوس کرے۔ اس لیے بیوی کو چاہئے کہ وہ خاوند کے حق میں کوتاہی نہ کرے۔

خاوند کا پہلا حق

خاوند کا پہلا اور بنیادی حق یہ ہے کہ اس کے مال کی حفاظت کی جائے۔ بغیر اجازت اور بلا ضرورت اس کا مال استعمال نہ کیا جائے۔ بیوی کا فرض ہے کہ خاوند کے مال کی حفاظت کرے۔ بیوی ہرگز اپنی رضا سے بغیر خاوند کی اجازت کے اس کا مال کسی دوسرے رشتہ دار، ہمسائے وغیرہ کو نہیں دے سکتی۔ ہاں اگر بیوی کو یقین ہے کہ اگر وہ اپنے خاوند کا مال فلاں انسان کو دے گی فلاں کام میں خرچ کرے گی تو اس کا خاوند ناراض نہیں ہوگا تو اس صورت میں وہ خرچ کر سکتی ہے۔

خاوند کی اجازت کی اہمیت اور ضرورت

بعض عورتیں بہت فضول خرچ ہوتی ہیں۔ وہ اپنے خاوند کا مال اس کی اجازت کے بغیر فضول کاموں میں خرچ کرتی ہیں۔ ان کو اس کے ناجائز ہونے کا خیال تک نہیں ہوتا۔ بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی بھی فقیر، سائل، ضرورت مند، غریب، یتیم، مدرسے، مسجد کو اس کا مال نہیں دے سکتی۔

اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْأً مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ:

يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلَا الطَّعَامُ؟

قَالَ: ذَاكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا .

ترجمہ: کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ یعنی نہ صدقہ وخیرات میں دے۔ آپ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کھانا بھی نہ دے؟ آپ نے فرمایا: یہ تو ہمارا سب سے بہتر مال ہے۔ (جامع ترمذی، الرقم الحدیث: ٦٧٠) (ابوداؤد، الرقم الحدیث: ۳۵٦۵)

Marfat.com

تنبیہ

اس حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوئی کہ بیوی اپنی مرضی سے بغیر شوہر کی اجازت کے اس کے مال سے کچھ بھی استعمال نہیں کرسکتی۔اسی طرح بیوی خاوند کی مرضی کے بغیر خرید وفروخت بھی نہیں کرسکتی۔جبکہ ہمارے معاشرے میں یہ چیز عام ہوگئی ہے۔ عورتیں بغیر ضرورت کے چیزیں خریدتی اور بغیر اجازت گھر سے نکل جاتی ہیں۔

عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِىْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا

ترجمہ: بیوی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ، الرقم الحدیث:۸۹۳)

خاوند کا گھر درحقیقت اس کا اپنا گھر ہوتا ہے۔اس کی حفاظت کرنا بیوی کا فرض ہے۔اور موقع کے وقت اس کا مال خرچ کرے بغیر ضرورت اور بغیر موقع کے اس کا مال خرچ نہ کرے۔

خاوند کا یہ حق ہے کہ بیوی اس کے گھر اور اس کے مال و اسباب کی نگہداشت کرے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اِنْ غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِىْ نَفْسِهَا وَمَالَهٗ ۔

ترجمہ: خاوند کہیں باہر جائے تو اس کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی، اپنی عزت وآبرو اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔

(صحیح بخاری، الرقم الحدیث:۱۴۶۹)

بہت بڑی غلطی

بعض نادان بیویاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال

Marfat.com

اپنے میکے پہنچانا شروع کر دیتی ہیں۔

اگر وہ نادان بیویاں اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر ایسا کرتی ہیں تو وہ اپنے شوہر، اس کے مال، اللہ اور اس کے رسول کے حکم میں خیانت کرتی ہیں۔

اگر عورت کے ماں باپ غریب ہیں یا معذور ہیں تو وہ شوہر کی اجازت لے کر انہیں فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

سب سے بہترین بیوی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَیْرُ کُمْ نِسَآءِ کُمْ مَنْ اِذَا نَظَرَ اِلَیْهَا زَوْجُهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اِطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ ۔

ترجمہ: اے میری امت تمہاری وہ بیویاں بہتر ہیں کہ جب تو اس اپنی بیوی کو دیکھے تو تجھے خوش کر دے۔ اور جب تو اس کو حکم کرے تو وہ تیرا حکم مانے اور جب تو کہیں جائے تو وہ اپنی ذات کی اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔

(احیاء العلوم: ۲/۴۱)

بیوی فضول خرچی سے پرہیز کرے

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ (پ:۸، الاعراف:۳۱)

کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو۔

ناز و نعمت اور عشرت پسندی اس امت کے لیے زیب نہیں دیتی جو شرافت اور عظمت کی تعمیر کیلئے کوشاں اور سرگرم عمل ہو۔ جو تاریخ کے صفحات کو درخشاں بنانے کا اہم کارنامہ انجام دینے جا رہی ہو۔

حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

Marfat.com

نازونعمت سے بچو۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے نازونعمت پسندنہیں کرتے۔

(مسند احمد:۵/۲۴۳،الرقم الحدیث:۲۲۱۰۵)

خاوند کا دوسرا حق

خاوند کا دوسرا اور ضروری حق ہے یہ کہ خاوند جب بھی اپنی بیوی کو کوئی حکم دے تو وہ اسے بجالائے۔خاوند اگر کسی کام کے کرنے کا حکم دے تو وہ اسے اخلاص،محبت اور خندہ پیشانی سے بجالائے۔اس کے ہر حکم کی تعمیل کرے۔بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے رب کو راضی کرنے کیلئے اپنے خاوند کی ہر جائز بات مانے۔اس طرح بیوی کیلئے خاوند کے دل میں محبت وشفقت پیدا ہوگی۔

بیوی کو چاہئے کہ وہ ہر مشکل وقت میں اپنے خاوند کا پورا ساتھ دے۔اس کی مدد کرے۔اوراس کی ہر خواہش کا خیال رکھے۔

خاوند جو بھی حکم دے بیوی اسے بجالائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر شوہر اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ جبل احمر (کہ چٹان کو) جبل اسود کی طرف منتقل کرے یا جبل اسود (کہ چٹان کو) جبل احمر کی طرف منتقل کرے۔پس اس کا حق ہے کہ وہ ایسا کرے۔(ابن ماجہ شریف:۲/۱۳۴،الترغیب والترہیب:۳/۵۶)

خاوند کی فرمانبرداری کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن عورتوں سے تمہاری ملاقات ہو تو تم ان سے کہہ دو کہ شوہر کی اطاعت اوران کے احسانات کا اعتراف کرنا تمہارے لیے جہاد کے برابر ہے۔

(الترغیب والترہیب:۳/۳۴)

ساری مخلوق کی دعا لینے والی بیوی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے خاوند کی اطاعت کرنے والی عورت کیلئے ہوا میں پرندے...... پانی میں مچھلیاں...... آسمان میں فرشتے...... اور سورج...... اور چاند بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اپنے خاوند کو راضی رکھتی ہے۔ اور جو عورت اپنے خاوند کی نافرمانی کرتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔

(علامہ محمد بن احمد ذہبی، کتاب الکبائر (اردو) ص: ۲۹۷)

مقام غور

کتنی خوش قسمت ہے وہ عورت جس کے لئے اس کائنات کی ساری مخلوق چرند، پرند، سارے حیوانات اور نباتات دعائے مغفرت کریں۔

اور یہ مقام اس عورت کو ملا ہے جو اپنے خاوند کی اطاعت گزار اور فرمانبردار ہے۔ اس کو اپنے خاوند کو خوش رکھنے کیلئے جو بھی کرنا پڑے وہ کرتی ہے پھر چاہے اس کی راہ میں کتنی ہی مشکلیں، رکاوٹیں کیوں نہ آئیں۔

اطاعت گزار اور فرمانبردار بیوی کے لئے:

فرشتے	دعائے مغفرت کرتے ہیں
سورج	دعائے مغفرت کرتا ہے
چاند	دعائے مغفرت کرتا ہے
مچھلیاں	دعائے مغفرت کرتی ہیں
پرندے	دعائے مغفرت کرتے ہیں

اگر شوہر غریب ہو تو اس صورتحال میں بیوی اگر فرمانبردار ہو۔ شوہر کی اطاعت کرنے والی ہو اس کی ہاں میں ہاں ملانے والی ہو۔ اس کی بات ماننے والی ہو۔

تو بیوی، بچوں اور شوہر لو:

چھوٹی سی جھونپڑی بھی — کوٹھی اور محل کا مزہ دیتی ہے
بغیر اسباب راحت کے — چین اور سکون دیتی ہے
دال اور روٹی بھی — مرغی اور بریانی کا مزہ دیتی ہے
بغیر سواری کے — مرسیڈیز اور بی ایم ڈبلیو BMW کا مزہ دیتی ہے

ایسی بیوی جو اپنے خاوند کی اطاعت کرنا سیکھ لے تو ایسی بیوی نے بغیر

کسی تخت و تاج کے — شوہر کو سلطنت کا حاکم بنا دیا
اپنے غریب خانے کو — جنت بنا دیا
اپنے غریب شوہر کو — بادشاہ بنا دیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک عورت کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

تُطِیْعُهٗ اِذَا اَمَرَ

ترجمہ: جب خاوند بیوی کو حکم دے تو وہ بیوی اس حکم کو بجالائے۔

(نسائی، الرقم الحدیث: ۳۲۳۳)

اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کیلئے...... خاوند کی اطاعت ضروری ہے

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ عورت اللہ تعالیٰ کا حق اس وقت تک ادا کرنے والی نہیں ہوسکتی۔ جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

(الترغیب والترہیب: ۳/ ۳۶)

خاوند کا تیسرا حق

بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے خاوند کا ہر حکم مانے۔ اور اس کی اجازت کے بغیر ہرگز گھر سے باہر نہ نکلے۔ ہاں اگر کوئی مجبوری ہو کسی وقت کام سے گھر سے باہر نکلنا پڑ جائے تو وہ اپنے خاوند سے اجازت لے۔ لیکن اگر بیوی کو یقین ہے کہ وہ گھر سے باہر نکلے گی تو اس کا

Marfat.com

خاوند ناراض نہیں ہوگا تو وہ اس حالت میں کام سے باہر جا سکتی ہے۔

لیکن شوہر کو چاہئے کہ وہ بیوی کو بناؤ سنگھار کر کے باہر نکلنے سے منع کرے۔ جس سے بیوی کی بے پردگی ہو۔

اجازت کے بغیر باہر نکلنے والی عورت پر فرشتے لعنت کرتے ہیں

ایسی بیوی جو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی ہے۔ ایسی عورت کیلئے حدیث پاک میں وعید آئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا لَعَنَهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ اَوْ تَتُوْبَ ۔

ترجمہ: جو عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکلی۔ تو جب تک وہ واپس آئے اور توبہ نہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ (نزہۃ الناظرین، ص: ۱۴۸)

چار قسم کی عورتیں جہنم میں جائیں گی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار عورتیں ایسی ہیں جو جنت میں جائیں گی۔ اور چار عورتیں ایسی ہیں جو جہنم میں جائیں گی۔

پہلی وہ عورت جو جنت میں جائے گی

ایسی پاک دامن عورت جو اللہ تعالیٰ اور اپنے خاوند کا حکم مانتی ہے۔

دوسری وہ عورت جو جنت میں جائے گی

بچے جننے والی عورت اور تھوڑے مال پر بھی خاوند کے ساتھ صبر اور قناعت کرنے والی عورت۔

تیسری وہ عورت جو جنت میں جائے گی

وہ عورت جس کا خاوند مر جائے اور اس کے بچے چھوٹے ہوں۔ تو وہ اپنے آپ کو

Marfat.com

بچوں کیلئے روک رکھے۔ان کی تربیت کرے۔اوران سے حسن سلوک کرے۔اوراس ڈر سے نکاح نہ کرے کہ یہ بچے ضائع ہوجائیں گے۔

چوتھی وہ عورت جو جنت میں جائے گی

حیاوالی عورت کہ اگراس کا خاوند غائب ہوتو اپنے نفس اوراس کے مال کی حفاظت کرتی ہے۔اوراگر وہ موجود ہوتو اس سے اپنی زبان کوروک رکھتی ہے۔

پہلی وہ عورت جو جہنم میں جائے گی

وہ عورت جو اپنے خاوند کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتی ہے۔

دوسری وہ عورت جو جہنم میں جائے گی

وہ عورت جو مردوں کے سامنے بے پردہ رہتی ہے۔اور گھر سے زینت اختیار کر کے باہر نکلتی ہے۔

تیسری وہ عورت جو جہنم میں جائے گی

وہ عورت جو اپنے خاوند کے ساتھ زبان درازی کرتی ہے۔اور فحش کلامی کرتی ہے۔ اگر وہ غائب ہوتو اپنی حفاظت نہیں کرتی۔اوراگر وہ موجود ہوتو اسے اپنی زبان سے اذیت دیتی ہے۔

چوتھی وہ عورت جو جہنم میں جائے گی

وہ عورت جس کا کام صرف کھانا...... پینا...... اور سونا ہے۔ایسی عورت جسے نماز، اللہ اوراس کے رسول اوراپنے خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری سے کوئی رغبت نہیں ہوتی ہے۔

اس لیے جب کسی عورت کی یہ حالت ہو۔وہ اپنے خاوند کی اطاعت کے بغیر گھر سے نکلتی ہوتو ایسی عورت ملعونہ ہے۔یہاں تک کہ وہ اللہ کے حضور توبہ کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو سب سے زیادہ جہنمی عورتوں کو پایا۔

(مسند امام احمد بن حنبل :۱/۲۳۴)

خاوند کی اجازت کی ضرورت

اگر بیوی کو کسی ضرورت اور مجبوری کے وقت کہیں کسی رشتہ دار سے ملاقات کیلئے یا پھر کسی اور کام کیلئے باہر جانا پڑ جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے خاوند سے اجازت لے۔ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر کہیں نہ جائے۔ اور جب گھر سے نکلے تو پردے میں نکلے۔

زینت ظاہر کر کے نکلنے کی سزا

منقول ہے کہ ایک عورت دنیا میں اپنی زینت ظاہر کیا کرتی تھی۔ اور گھر سے اسی انداز میں باہر نکلتی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے گھر والوں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں باریک کپڑوں میں پیش کی گئی اور ہوا چلی۔ جس سے اس کا جسم ننگا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف سے اعراض فرمایا: اور فرمایا اسے بائیں طرف جہنم میں لے جاؤ۔ کیونکہ یہ دنیا میں اپنی زینت کو ظاہر کرنے والی تھی۔

(علامہ محمد بن احمد ذہبی، کتاب الکبائر (اردو) ص: ۳۰۰)

خاوند کا چوتھا حق

خاوند کا چوتھا حق یہ ہے کہ بیوی اس کی خدمت کرے۔ اپنا رویہ شوہر کے ساتھ اچھا رکھے۔ کہ جب بھی وہ اپنی بیوی کو دیکھے تو خوش ہو جائے۔ بیوی کو چاہئے کہ وہ ہر کام میں اپنے خاوند کے ساتھ تعاون کرے۔

اس کے روزمرہ کے استعمال کی چیزیں اسے اچھی طرح مہیا کرے۔

خاوند کی مدد کی فضیلت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

کہ بیوی کا خاوند کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔ (کنز العمال: ۱۶/۱۶۹)

خاوند کی خدمت میں دوہرا اجر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب ثقفی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عورتو! ''خیرات کرتی رہو۔ خواہ اپنے زیور سے کچھ دے دو۔''

''حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں لوٹ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: تم تہی دست اور نادار رہا کرتے ہو۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خیرات کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے تم خدمت اقدس میں جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر تمہیں خیرات دینا میرے لیے کافی ہے تو ٹھیک! ورنہ پھر کسی اور کو دے دوں۔''

حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم خود ہی جا کر پوچھ لو۔ حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں نکلی، در اقدس پر گئی تو ایک اور انصاری خاتون بھی یہی سوال کرنے کیلئے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر ہیبت غالب تھی۔ اس لیے جونہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ نکلے ہم نے ان سے کہا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر کہو کہ دو عورتیں دروازے پر بیٹھی ہیں۔ آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔ آپ سے پوچھنا چاہتی ہیں کہ کیا ہم اپنے خاوند کو اپنے زیر پرورش یتیم بچوں کی خیرات دے سکتے ہیں؟ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟

حضرت زینب کہتی ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ اور یہی سوال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: وہ عورتیں کون ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ایک انصاری خاتون ہے۔ اور دوسری حضرت زینب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون سی زینب۔ کہا: عبداللہ بن مسعود کی زینب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو دوہرا اجر ملے گا۔ ایک قرابت داری کے سبب

Marfat.com

اور دوسرا خیرات کا۔(صحیح بخاری، الرقم الحدیث:۱۴۶۶، صحیح مسلم، الرقم الحدیث:۱۰۰۰)

کون بہتر ہے

ایسی عورتیں جو اپنے اپنے گھروں میں رہتی ہیں۔ اوران کا اپنا اپنا شوہر ہے۔ لیکن ان کی زندگی میں کس قدر فرق ہے۔

پہلی وہ عورت

پہلی وہ عورت جو صبح کے وقت پہلے اٹھ کر اللہ کا ذکر کرتی ہے۔

دوسری وہ عورت

جو نماز کے آخری وقت میں اللہ کی حمد وثناء کرتی ہے۔

پہلی وہ عورت

جو صبح نماز کے وقت اٹھ کر پہلے اپنے رب کی حمد وثناء کرتی ہے اور پھر ناشتہ تیار کرتی ہے۔

دوسری وہ عورت

جو صبح اٹھ کر اللہ کی عبادت کیے بغیر ناشتہ تیار کرتی ہے۔

پہلی وہ عورت

جو صبح اٹھ کر عبادت کرنے کے بعد خود اپنے بچوں کو تیار کر کے اسکول بھیجتی ہے۔

دوسری وہ عورت

جو صبح صبح ہی اٹھ کر اپنے بچوں کی مار پٹائی شروع کر دیتی ہے۔

پہلی وہ عورت

جو اٹھ کر وقت پر اپنے خاوند کیلئے کھانا تیار کرتی ہے۔ اور اس کا خاوند کھانا کھا کر دفتر میں جاتا ہے۔

دوسری وہ عورت

جو اپنے وقت پر 10 ...... 11 بجے سو کر اٹھتی ہے۔ اور اس کا خاوند بغیر ناشتے کے

دفتر میں چلا جاتا ہے۔

ایک وہ عورت

ایک وہ عورت جس کا خاوند مسکراتا ہوا گھر واپس آتا ہے۔

دوسری وہ عورت

جو اپنے شوہر کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتی اور اس کا خاوند پریشان حالی میں گھر سے نکلتا اور داخل ہوتا ہے۔

تو ان حالات میں آپ خود اندازہ کریں کہ کس خاوند کی بیوی کی زندگی کامیاب ہے اور کس کی ناکام؟ کون سی عورت خوشی سے اپنی زندگی بسر کرتی ہے اور کون سی نہیں۔

خاوند کا پانچواں حق

خاوند کا ایک حق یہ بھی ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی خوشی کیلئے ہر ممکن کوشش کرے۔ اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرے۔ اس کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھے۔ اپنے شوہر کی خواہشات کو معلوم کرتی رہے۔

شوہر کی خوشی میں...... جنت پنہاں ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کی موت اس حالت میں آئے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو تو وہ عورت (سیدھی) جنت میں جائے گی۔ (ترمذی:۱/۲۱۹، الرقم الحدیث:۱۱۶۱)

اور قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ

(پ:۴، آل عمران:۱۸۵)

Marfat.com

ترجمہ: جو جہنم کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔

سعادت مند خاوند

نیک خاوند جب اپنی نیک اور صالح بیوی کو دیکھتا ہے تو اس کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے خاوند کو اچھی بھی لگتی ہے۔ ضروری نہیں کہ بیوی کا رنگ سفید ہو۔ اور بہت ہی حسین و جمیل ہو گی تو خاوند کو اچھی لگے گی۔ بلکہ اگر عورت اپنے خاوند کے ساتھ اچھا سلوک کرے گی اور اس کی خواہشات کا خیال رکھے گی تو اگر وہ سفید نہیں ہے۔ اور بہت زیادہ خوبصورت بھی نہیں ہے لیکن وہ خاوند کو اچھی ہی لگے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مِنَ السَّعَادَةِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ تَرَا تُعْجِبُكَ وَتَغِيْبَ فَتَاْ مَنُهَا عَلٰى نَفْسِهَا

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک بیوی کا مل جانا ایک سعادت مندی ہے۔ کہ جب تو اسے دیکھے تو وہ تجھے اچھی لگے۔ اور جب تو غیر حاضر ہو تو اسے اپنی ذات (اور تمہارے مال) میں اسے امین پائے۔

(مستدرک حاکم: ۲/۱۶۲)

جب ایک نیک اور پارسا بیوی

نماز پڑھ رہی ہو گی	تو وہ اسے اچھی لگے گی
جب وہ شریعت کے مطابق پردہ کرے گی	تو اسے اچھی لگے گی
وہ بے وفائی نہیں کرے گی	تو اسے اچھی لگے گی
وہ جھوٹ نہیں بولے گی	تو اسے اچھی لگے گی
جب وہ مسکرائے گی	تو اسے اچھی لگے گی

Marfat.com

اللہ کے نزدیک بہترین عورت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَيْرُ النِّسَآءِ الَّتِیْ تَسُرُّ زَوْجَهَا اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَهَا وَلَا تُخَالِفُهُ فِیْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ بِمَا يَكْرَهُ ۔

ترجمہ: اللہ کے نزدیک بہتر عورت وہ ہے کہ خاوند اس کو دیکھے تو خوش ہو جائے۔ اور جب بیوی کو حکم کرے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان اور خاوند کے مال میں خاوند کی مخالفت اور خیانت نہ کرے۔

(مشکوٰۃ شریف، ص:۲۸۳)

تین طرح کے آدمیوں کی کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین طرح کے آدمی ایسے ہیں جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی نیکی قبول ہوتی ہے۔ ایک تو وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ جائے۔ دوسری وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناخوش ہو۔ تیسرا وہ شخص جو نشہ میں مست ہو۔ یہاں تک کہ ہوش میں آئے۔ (الترغیب والترہیب:۳/۳۹)

خاوند کا چھٹا حق

خاوند کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جب بھی وہ اپنی خواہش اپنی بیوی کے سامنے ظاہر کرے تو بیوی اس کی خواہش کو پورا کرے۔ جب بھی وہ بیوی سے کوئی تقاضا کرے تو اس کی ہر بات کو اس کی خواہش کے مطابق پورا کرے۔

ملعونہ عورت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُسَوِّفَاتِ الَّتِیْ يَدْعُوْ زَوْجُهَا اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَقُوْلُ سَوْفَ حَتّٰى تَغْلِبَهٗ عَيْنَاهُ ۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے (اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے) ان عورتوں کو جو''ابھی آئی''، ''ابھی آئی'' کہتی ہیں۔ ایسی عورتیں جن کو ان کا شوہر بلائے اپنے ساتھ لیٹنے کیلئے۔ وہ یہ کہیں ''ابھی آتی ہوں'' یہاں تک کہ شوہر کو نیند آ جائے۔'' (کنز العمال: ۱۶/ ۱۶۱، الرقم الحدیث: ۴۵۰۱۳)

اللہ تعالیٰ اجر عطا فرماتا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میاں بیوی کے جو باہمی تعلقات ہوتے ہیں اللہ رب العزت ان پر بھی اجر عطا فرماتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سوال کیا: یا رسول اللہ! وہ تو انسان اپنی نفسانی خواہشات کے تحت کرتا ہے۔ اس پر کیا اجر؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر وہ ان نفسانی خواہشات کو ناجائز طریقے سے پورا کرتا تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں؟

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گناہ ضرور ہوتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چونکہ میاں بیوی ناجائز طریقے کو چھوڑ کر جائز طریقے سے (نفسانی خواہشات کو میری وجہ سے اور میرے حکم کے ماتحت کر رہے ہیں) اس لیے اس پر ثواب ہوگا۔

(مسلم، الرقم الحدیث: ۱۰۰۶)

فرشتے ناراض ہو جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کوئی مرد اپنی عورت کو بلائے اپنے بستر پر اور وہ عورت انکار کر دے تو جو آسمان میں ہیں (یعنی فرشتے) اس عورت سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ شوہر اس سے راضی ہو جائے۔

(مسلم، الرقم الحدیث: ۱۴۳۶)

Marfat.com

جنسی تعلقات کے مطالبے پر.....فوراً لبیک کہے

خاوند کے حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ جب خاوند جنسی تعلقات کیلئے بیوی کو بلائے تو وہ انکار نہ کرے۔

وَعَلَيْهَا اَنْ لَّا تَمْنَعُهُ لَيْلاً وَّلَا نَهَارًا فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَاِنْ كَانَتْ صَائِمَةً فَلَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَصُوْمَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ .

بیوی پر لازم ہے کہ وظیفہ زوجیت (بغیر شرعی عذر) انکار نہ کرے۔ دن ہو یا رات اگرچہ (نفلی) روزے سے ہو۔ اور وہ بغیر اجازت خاوند کے نفلی روزہ نہ رکھے۔ (قوت القلوب، ص:۱۵۰۵)

اپنی سرگزشت کی حفاظت کریں

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھیں۔ کچھ مرد اور عورتیں اور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنی اہلیہ کے ساتھ گزری باتوں کو دوسروں کو بتاتے ہیں۔ بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو اپنی سرگزشت اوروں کو بتاتی ہیں۔ لوگ چپ رہے۔

میں نے عرض کیا: ہاں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں۔ اور مرد بھی یہی کچھ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: لیکن دیکھو تم ایسا ہرگز مت کرنا۔ وہ شیطان ہوتے ہیں۔ جو راستے میں کسی مادہ شیطان سے مل کر اس سے لپٹ جاتے ہیں اور لوگ انہیں دیکھتے رہتے ہیں۔

(مسند احمد: ۴۵۶/۶، ۴۵۷، الرقم الحدیث: ۲۷۵۸۳، صحیح مسلم، الرقم الحدیث: ۱۴۳۷)

کتنے افسوس کی بات ہے کہ خاوند خود اپنی بیوی کی باتیں باہر دوسرے مردوں سے کرتے ہیں۔ اور بیویاں اپنے خاوند کی باتیں اپنی سہیلیوں سے کرتی ہیں۔ اور اس طرح خطرناک قسم کے فتنے فساد جنم لیتے ہیں۔

شیطان سے بچنے کی دعا

جب خاوند اپنی بیوی کے پاس جائے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ فرما۔ اور جو اولاد ہمیں دے۔ شیطان کو اس سے دور رکھ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

یہ پڑھ لینے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ انہیں اولاد سے نوازے گا تو شیطان وغیرہ کبھی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، الرقم الحدیث: ۵۱۶۵)

خاوند کا ساتواں حق

خاوند کا حق بیوی پر یہ ہے کہ وہ شوہر کی دی ہوئی چیزوں کو حفاظت سے رکھے۔ اگر شوہر اپنی کوئی امانت اپنی بیوی کے سپرد کردے وہ اس میں بالکل بھی خیانت نہ کرے۔ شکر گزار بیوی وہی ہوتی ہے جو اپنے شوہر کی کم آمدنی پر گزارہ کرتی ہے۔ اس کا خاوند اسے جتنے پیسے دے اس پر ہی خوش ہو۔ اور ہر حال میں اس کا ساتھ دے۔

احسان فراموشی کا نقصان

بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر انہیں ان کے خاوند کی طرف سے کوئی تھوڑی سی بھی کمی ہو تو وہ اپنے خاوند کے زندگی بھر کے تمام احسانات کو فراموش کر دیتی ہیں۔

جبکہ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اگر کبھی کوئی کمی بیشی ہو بھی جائے تو دونوں کو صبر سے کام لینا چاہئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْظُرُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى امْرَاَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے خاوند کا شکریہ ادا نہیں کرتی۔ اور یہ اس سے مستغنی نہیں ہوسکتی (یعنی اس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتی)

عورتوں کی دوزخ میں کثرت کس وجہ سے ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے دوزخ میں دیکھا تو آج جیسا بھیانک منظر کبھی نہیں دیکھا۔

اور دیکھا کہ دوزخ میں اکثر عورتیں ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دوزخ میں زیادہ عورتیں کیوں ہیں؟

فرمایا کہ عورتیں ناشکری کرتی ہیں۔

عرض کیا گیا:

عورتیں اللہ کی ناشکری کرتی ہیں۔

آپ نے فرمایا:

نہیں بلکہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور خاوند کے احسان کو فراموش کر دیتی ہیں۔ تو اگر بیوی کے ساتھ زمانہ بھر احسان کرے پھر وہ تجھ سے کوئی بات دیکھے تو کہے گی۔

مَارَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

ترجمہ: میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ (مسند امام احمد، الرقم الحدیث: ۳۳۷۴)

اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں

اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ حکایت منقول ہے کہ آپ ایک مرتبہ اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔ گھر پہنچے تو وہ موجود نہیں تھے۔ ان کی اہلیہ سے پوچھا۔ انہوں نے کہا وہ ہمارے لیے معاش کی تلاش میں کہیں گئے ہوئے ہیں۔

آپ نے ان کی روزمرہ کی گزر اوقات اور خانگی حالات کے بارے میں پوچھا۔

Marfat.com

اہلیہ نے شکایت کے لہجے میں کہا:

بدترین حالت ہے۔ ہم تنگی ترشی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تمہارے شوہر آئیں تو ان کو سلام کہنا۔ اور ان سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو انہیں کچھ محسوس ہوا۔

آپ نے پوچھا کیا کوئی یہاں آیا تھا؟

اہلیہ نے کہا ہاں! ایک بزرگ اس حلیہ کے آئے تھے۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا میں نے بتا دیا۔

پھر ہماری گزر اوقات کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے بتا دیا کہ ہم محنت مشقت اور تنگی ترشی سے گزر بسر کرتے ہیں۔

فرمایا اور وہ کچھ اور کہہ گئے ہیں؟

کہا ہاں!

مجھ سے کہا تھا کہ آپ کو سلام کہہ دوں اور ان کا یہ حکم سنا دوں۔ کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ آپ نے فرمایا وہ میرے والد تھے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے علیحدگی اختیار کر لوں۔ اس لیے تم اپنے میکے چلی جاؤ۔ چنانچہ آپ نے اس کو طلاق دے دی۔ اور دوسری خاتون سے نکاح کر لیا۔

ایک عرصہ تک حضرت ابراہیم علیہ السلام جہاں (فلسطین میں) تھے وہیں رہے۔ اس کے بعد دوبارہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ لیکن حضرت اسماعیل علیہ السلام اس مرتبہ بھی نہیں ملے۔

اندر بہو کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کی بابت پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ فکر معاش میں کہیں گئے ہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری گزر بسر کیسے ہوتی ہے؟

اس طرح ان کی دیگر گزر اوقات کی بابت دریافت کیا تو حضرت اسماعیل علیہ

Marfat.com

السلام کی اہلیہ نے عرض کیا:

ہم خیر و عافیت اور فراغت سے ہیں۔ اللہ کا شکر اور احسان ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارا کھانا کیا ہے؟ فرمایا گوشت۔ پھر پوچھا مشروب کیا ہے؟ عرض کیا پانی۔ پھر فرمایا الٰہی ان کے پانی اور گوشت میں برکت عطا فرما۔

پھر فرمایا: جب تمہارے شوہر آئیں تو انہیں میرا اسلام کہنا۔ اور ان سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدستور باقی رہنے دیں۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام واپس لوٹے تو انہوں نے پوچھا کیا کوئی یہاں آیا تھا۔ انہوں نے کہا: ہاں! ایک نیک صورت اچھے حال کے بزرگ آئے تھے۔ اہلیہ نے اور بھی ان کی تعریف کی۔ پھر مجھ سے آپ کے بارے میں پوچھا۔ روزمرہ زندگی کی گزر بسر کے بارے میں استفسار کیا۔ میں نے کہا ہم خیر و عافیت سے ہیں۔

فرمایا: انہوں نے کسی چیز کی تاکید بھی کی۔ کہا: ہاں! انہوں نے آپ کو سلام کہا۔ اور یہ حکم دیا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ باقی رہنے دیں۔ آپ نے فرمایا وہ میرے والد تھے۔ اور چوکھٹ سے مراد تم ہو۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں۔ تمہاری نگہداشت کروں۔ (صحیح بخاری، الرقم الحدیث: ۳۳۶۴، ۳۳۶۵)

خاوند کا آٹھواں حق

ویسے تو عبادت کرنے کی بے شمار فضیلت ہے۔ چاہے وہ عبادت نفلی ہو یا فرضی۔ لیکن بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ اس لیے بیوی کو چاہئے کہ روزہ رکھنے سے پہلے خاوند کی اجازت لے۔ اور خاوند کو چاہئے کہ وہ بیوی کو اجازت دے دے۔ اگر خاوند اجازت نہیں دیتا تو بیوی روزہ نہ رکھے۔ کیونکہ خاوند کی اطاعت نفلی روزے پر مقدم ہے۔ ہر کام خاوند سے پوچھ کر کرنا..... خاوند کا ایک اہم حق ہے۔

عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کسی

Marfat.com

عورت کیلئے درست نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے۔ مگر یہ کہ شوہر کی اجازت سے رکھ سکتی ہے اور ایک حدیث پاک میں ہے کہ اس نے روزہ رکھا تو بھوکی پیاسی رہی اور قبول نہ کیا جائے گا۔ (بخاری شریف:۲/۷۸۲)

خاوند کی اطاعت کی وجہ سے...... باپ کو جنت نصیب ہو گئی

ایک صحابی سفر پر گئے تھے۔ اور وہ جانے سے پہلے بیوی سے کہہ گئے تھے کہ گھر سے باہر نہ نکلنا۔ خاوند کے جانے کے بعد بیوی کو پیغام آیا کہ تیرا باپ بیمار ہے۔ آ کر بیمار پرسی کر جا۔

اس بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی کو بھیج کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا خاوند مجھ سے کہہ گیا ہے کہ باہر نہیں جانا۔ اور میرا باپ بیمار ہو گیا ہے۔ کیا میں باپ کی بیمار پرسی کے لیے جا سکتی ہوں؟

یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَطِیْعِیْ زَوْجَكِ

اپنے خاوند کی اطاعت میں رہ۔

ازاں بعد پیغام آیا کہ تیرا باپ فوت ہو گیا ہے۔ پھر کسی کو بھیج کر اجازت مانگی تو فرمان جاری ہوا۔

اَطِیْعِیْ زَوْجَكِ

اپنے خاوند کی اطاعت میں رہو۔

بیوی صبر کر کے گھر میں ہی رہی۔ اور جب اس کے باپ کو دفن کر کے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ تو خاوند کی اطاعت میں رہی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو جنت عطا کر دی۔

(قوت القلوب، ص:۵۸۴، مجمع الزوائد:۴/۳۱۶، ابن حجر عسقلانی:۲/۴۷)

Marfat.com

خاوند کا نواں حق

بیوی پر خاوند کا ایک حق یہ بھی ہے کہ عزت کی حفاظت کرے۔ اس کا خاوند گھر میں موجود ہے یا نہیں وہ ہر حال میں اپنے خاوند کی عزت پر کوئی آنچ نہ آنے دے۔ اسے خوش رکھے۔ کسی کے سامنے اس کو بے عزت نہ کرے۔ اور نہ ہی لوگوں کے ساتھ اس کے بارے میں گلہ شکوہ کرے۔ بلکہ ہر حال میں اس کی اطاعت کرے اور اس کی عزت کی حفاظت کرے۔

عزت کا خیال رکھنے والی عورت جنت میں جائے گی

ایسی بیوی جو خاوند کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرتی ہے۔ اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَفِظَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَتْ ۔

ترجمہ: جب عورت پانچ نمازیں پڑھے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ اور اپنی حفاظت کرے۔ (بدکاری سے بچے) اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو ایسی عورت جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے جنت میں جا سکتی ہے۔ (الترغیب والترہیب: ۳/۳۳۵)

عورت شوہر کی عزت کی حفاظت کرے

حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سنو! عورتوں کی بابت بھلائی کی تاکید کرو۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو! تم نے اللہ کی ضمانت پر انہیں حاصل کیا ہے۔ اور اللہ ہی کے نام سے انہیں اپنے لیے جائز کیا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہاری آبرو کی حفاظت کریں۔ ایسے لوگوں کو تمہارے بستر پر قدم نہ رکھنے دیں جن کو تم پسند نہیں کرتے۔ اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو

Marfat.com

انہیں ایسی مار مارو جس سے کوئی نشان نہ پڑے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، الرقم الحدیث: ۱۲۱۸)

عذاب میں گرفتار عورتیں

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور خاتون جنت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ کو بہت زیادہ روتا ہوا پایا...... میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کیوں رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے علی! ایک رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی۔ میں نے اپنی امت کی کچھ عورتوں کو دیکھا جن کو مختلف قسم کا عذاب ہو رہا ہے۔ تو میں ان کو سخت عذاب میں مبتلا دیکھ کر رو پڑا۔ ایک عورت جو بالوں سے لٹکائی گئی تھی۔ اس کا سر کھول رہا تھا۔ دوسری عورت کو زبان کے ساتھ لٹکایا گیا تھا۔ اور اس کے حلق میں کھولتا ہوا پانی ڈالا جا رہا تھا۔ تیسری عورت کو دیکھا جس کے پاؤں کو اس کے پستانوں سے اور اس کے ہاتھوں کو پیشانی سے باندھا گیا تھا۔ چوتھی عورت کو دیکھا جو پستانوں کے ذریعے لٹکائی گئی تھی۔ پانچویں عورت کو دیکھا جس کا سر خنزیر کی طرح اور جسم گدھے کی طرح تھا۔ چھٹی عورت کو دیکھا وہ کتے کی شکل میں ہے۔ اور آگ اس کے منہ میں داخل ہو رہی ہے اور پیچھے سے باہر نکل رہی ہے۔ اور فرشتے اس کے سر میں آگ کے گرز مار رہے ہیں۔

خاتون جنت اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اے میرے ابا جان! اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ان عورتوں کے اعمال کیا تھے۔ کس وجہ سے عذاب میں مبتلا تھیں؟

آپ نے فرمایا: اے میری بیٹی!

پہلی وہ عورت

جو اپنے بالوں سے لٹکی ہوئی تھی وہ دنیا میں اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔

دوسری عورت

جو زبان کے ذریعے لٹکی تھی وہ اپنے خاوند کو اذیت دیتی تھی۔

Marfat.com

تیسری عورت

جو اپنے پستانوں سے لٹکی ہوئی تھی وہ اپنے خاوند کے بستر کو خراب کرتی تھی۔

چوتھی عورت

جس عورت کے پاؤں پستانوں سے اور ہاتھ پیشانی سے باندھے ہوئے تھے۔ اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط ہیں وہ اپنے بدن کو جنابت (ناپاکی) اور حیض سے نہیں بچاتی تھی۔ اور نماز کا مذاق اڑاتی تھی۔

پانچویں عورت

جس عورت کا سر خنزیر اور بدن گدھے کی طرح تھا وہ چغل خور جھوٹی تھی۔

چھٹی عورت

وہ عورت جو کتے کی صورت پر ہے۔ اور آگ اس کے منہ سے داخل ہو کر پیچھے سے نکل جاتی ہے وہ بہت احسان جتانے والی اور بہت حسد کرنے والی عورت ہے۔

درس عبرت

آج کل فیشن پرستی کا دور ہے ہر عورت اپنی زینت ظاہر کرتی ہے۔ بے پردہ بازاروں میں گھومتی ہے۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ یہ سب عورتیں جو اپنے بالوں کے ساتھ لٹکی ہوئی تھیں...... جو زبان کے ذریعے لٹکی ہوئی تھی...... جو پستانوں کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی...... جس کے پاؤں پستانوں سے اور ہاتھ پیشانی سے باندھے ہوئے تھے...... ایک وہ عورت جس کا سر خنزیر کا تھا...... دوسری وہ جس کی کتے کی صورت ہے یہ عورتیں فیشن کرنے کی وجہ سے...... حسد کرنے کی وجہ سے...... شوہر کو اذیت دینے کی وجہ سے...... عذاب میں گرفتار تھیں۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اور خود کو ان تمام بری عادتوں سے بچانا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جائے۔ اور ہم بھی عذاب الٰہی کی مستحق ہو جائیں۔ ہمیں اس سے بچنا چاہئے تاکہ دنیا و آخرت دونوں سنور سکیں۔

﴾حصہ سوئم﴿

مثالی کردار

وہ گھر جس کی چار دیواری میں رہنے والے تمام افراد اپنے اپنے حقوق و فرائض سے واقف ہوتے ہیں اور شرعی اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے ان کو سرانجام دیتے ہیں۔تو وہ گھر مثالی گھر کہلاتا ہے۔

مثالی ماں وہ ہوتی ہے جو حسن اخلاق کی پیکر ہو......لعن طعن اور گالی گلوچ نہ کرتی ہو......طہارت وصفائی کا خیال رکھتی ہو۔

مثالی بیوی وہ ہوتی ہے جو وفا کی پیکر ہو......شکر گزاری کرتی ہو...... کثرت کلام سے پرہیز کرتی ہو......مکر وفریب کرنے سے بچتی ہو......نعمتوں کا احترام کرتی ہو...... بدحالی میں صبر کرنے والی ہو۔

مثالی بہو وہ ہوتی ہے جو نرم انداز گفتگو اپناتی ہو...... خاموشی اختیار کرتی ہو...... خدمت کا جذبہ رکھتی ہو۔

مثالی بیٹی وہ ہوتی ہے جو شرم وحیاء کی پیکر ہو......والدین سے حسن سلوک کرتی ہو......عبادت میں مشغول رہتی ہو۔

مثالی ساس وہ ہوتی ہے جو عفو و درگزر کی پیکر ہو......تنازعات سے بچتی ہو...... جذبہ انتقام نہ رکھتی ہو۔

یہ تمام کردار انسانیت کے دائرے میں آتے ہیں اور انسانیت کے اعلیٰ وارفع مقام

تک پہنچنے کے لیے پاکیزہ اخلاق کو اپنایا جاتا ہے۔ اگر کوئی اچھے اخلاق کا مالک ہو تو کوئی برائی اور بدتمیزی کرنے والا بھی اگر اس کے سامنے آ جائے تو وہ بدتمیزی اور بری بات سے پرہیز کرتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ .

''بے شک کامل ترین ایمان والوں میں سے وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جس کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ نرم ہو۔'' (ترمذی:۲/۴۹۵)

انسان کے عمدہ اخلاق کا اثر اس کی گھریلو زندگی پر بھی پڑتا ہے۔ اور جس کی گھریلو زندگی خوشگوار ہو وہ ہر امتحان میں کامیاب اور سرخرو ہو جاتا ہے۔ اسی کامیاب گھریلو زندگی کے لیے اس حصے میں مختلف کردار بیان کیے گئے ہیں۔ ان کرداروں کا مطالعہ کر کے ان خوبیوں کو اپنا کر زندگی کو خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

مثالی بیٹی

اسلام کی صبح نور کیا طلوع ہوئی ہر طرف کفر اور ظلم و ستم کا اندھیرا بھی ختم ہو گیا۔ اور یوں بیٹیوں کو اسلام کی برکت سے ایک نئی زندگی ملی۔ دور سابق میں بیٹی کی عزت نہیں ہوتی تھی۔ اس کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ لیکن جب پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دنیا میں تشریف آوری ہوئی تو انہوں نے اسلام میں بیٹیوں کو عزت بخشی۔ اور ان کو ایک الگ مقام عطا فرمایا۔

جو لوگ پہلے اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے وہ اب اپنی

Marfat.com

بیٹیوں کو اپنی آنکھوں کا تارہ سمجھنے لگے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے نہ صرف اپنی شہزادیوں سے محبت کا عملی نمونہ پیش کیا بلکہ ان کو بھی ایک نئی سوچ دی۔ اور یہ بتایا کہ بیٹیوں کو عار نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ یہ اللہ کی رحمت اور مغفرت کا ذریعہ ہوتی ہیں۔

بیٹیوں کے صدقے......رفاقت رسول نصیب ہو جائے گی

امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَنَا وَهُوَ، وَضَمَّ أَصَابِعَهُ"

ترجمہ: جس شخص نے دو بیٹیوں کی بلوغت پہنچنے تک پرورش اور تربیت کی، وہ قیامت کے دن (اس طرح) آئے گا کہ میں اور وہ۔ اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، رقم الحدیث: ۱۴۹(۲۶۳۱)۴/۴/۲۰۲۷-۲۰۲۸)

ایک بیٹی کی پرورش پر......انعام خداوندی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس شخص کی ایک بیٹی ہو وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھا ادب سکھائے اور اس کو تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان نعمتوں میں سے اس کو بھی دے تو اس کی وہ بیٹی اس کے لیے دوزخ کی آگ سے ستر اور حجاب (پردہ) ہو گی۔

(حلیۃ الاولیاء: ۵/ ۶۷، رقم الحدیث: ۶۳۲۸)

درسِ ہدایت

تمام مسلمان بیٹیوں کیلئے شکر کا مقام ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ باپ اپنی

بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ بیٹیوں کی معاشرے میں کوئی عزت نہ تھی۔ ان کو ذلت و رسوائی سمجھا جاتا تھا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عزت بخشی۔ اور معاشرے میں اعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ اس لیے بیٹی کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اور باپ کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹی کو اچھی تعلیم دے۔ اور اس کو زندگی گزارنے کے آداب سکھائے۔ تاکہ وہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکے۔

مثالی بیٹی......شرم و حیاء کی پیکر ہوا کرتی ہے

بہترین بیٹی توبہ کرنے والی، پردہ والی اور شرم و حیاء کی پیکر ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ حیا کرنے والیوں میں سے ہے۔ میری تمام بیٹیاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ حیا بڑی عظیم الشان خوبی ہے۔ یہ وصف اعلیٰ مکارم اخلاق میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور عورت کے نفس کی پاکیزگی، اس کے جذبۂ دینی کی حفاظت کی بیداری حقوق اللہ کی عمدہ پاسداری پر دلالت کرتا ہے۔ حیا مومن، پاک دامن، طاہرہ اور شریف عورتوں کی صفت ہے۔

حیا والیوں کی......اللہ تعالیٰ تعریف فرماتا ہے

حیا والیوں کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں کی ہے۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ (پ:۲۰، القصص:۲۵)

ترجمہ: پھر ان دونوں میں سے ایک (لڑکی) شرماتی لجاتی اس (موسیٰ علیہ السلام) کے پاس آئی، اس نے کہا: بے شک میرے والد تجھے بلاتے ہیں تاکہ وہ تجھے ہماری خاطر پانی پلانے کیلئے مزدوری دے دیں۔

یعنی وہ شرم و حیا کے ساتھ لوگوں سے ہٹ کر اور ان سے دور رہتے ہوئے آئی جبکہ اس نے اپنے چہرے پر اپنے کپڑے یا ہاتھ سے پردہ رکھا تھا۔ پس اگر مسلمان بیٹیاں حیا والی نہ ہوں تو مومنات میں قابل قدر نہیں ہیں۔ کیونکہ جس میں حیا نہ ہو اس کا ایمان کمزور

Marfat.com

ہوتا ہے۔

حیاء جنت میں لے جاتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ"

ترجمہ: حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہوگا۔ (جامع ترمذی، البر والصلۃ، رقم الحدیث: ۲۰۰۹، مسند احمد: ۲/۵۰۱)

حیا برائیوں سے بچاتا ہے

ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اِذَا رُزِقَ الْفَتٰی وَجْھًا وَّقَاحًا
تُقَلِّبُ فِی الْاُمُوْرِ کَمَا یَشَاءُ
وَرُبَّ دَنِیَّةٍ مَّا حَالَ بَیْنِیْ
وَبَیْنَ رُکُوْبِھَا اِلَّا الْحَیَاءُ

ترجمہ: جب کسی نوجوان کو چہرہ ہی بے حیا ملا ہو تو وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جبکہ حیا نے مجھے بہت سی برائیوں کے ارتکاب سے بچایا ہے۔

نصیحت کے پھول

حیا مسلمان بیٹی کا زیور ہے...... جب مسلمان بیٹی حیا سے محروم وعاری ہو جائے تو پھر وہ جو چاہے کرے...... یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اس کے اعمال کا بدلہ دے گا۔ عمل اچھا ہوگا تو جزا اور برا ہوگا تو سزا ملے گی۔

مثالی بیٹی...... والدین سے حسن سلوک کرتی ہے

مثالی بیٹی وہی ہوتی ہے جو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتی ہے۔ اپنے والدین کے تمام احسانات کو یاد رکھتی ہے۔ وہ زندگی بھر اپنے والدین کی فرمانبردار رہتی ہے۔ ان

Marfat.com

کی وفات کے بعد ان کیلئے دعائے خیر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی بخشش اور مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ انہیں خوش رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔ جب وہ بوڑھے ہو جاتے ہیں تو ان کی خدمت کرتی ہے۔ اور ان کی عزت کرتی ہے۔ والدین مسلمان ہوں یا کافر ان کے ساتھ ہر حال میں حسن سلوک کرنا اور محبت و شفقت کے ساتھ پیش آنا فرض ہے۔ کیونکہ ماں حمل کے دوران نو ماہ تک بچے کو اپنے پیٹ میں لیے سوتی ہے۔ کام کرتی ہے اس کا بوجھ اٹھا کر پھرتی ہے۔ اور پھر موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہو کر اپنی اولاد کو جنم دیتی ہے۔ اور وہ اپنی اولاد کیلئے تمام تکالیف برداشت کرتی ہے۔ خود روکھا، سوکھا کھا کر، پرانے کپڑے پہن کر گزارہ کرتی ہے۔

لیکن اپنی اولاد کو اچھا کھلاتی ہے۔ اور اچھے کپڑے پہناتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا شکر ان کی شکرگزاری کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ تاکہ والدین کی فضیلت و اہمیت اجاگر ہو۔

ارشاد خداوندی ہے:

اَنِ اشْكُرْلِىْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِيْرُ ○ (پ:۲۱، لقمان:۱۴)

ترجمہ: یہ کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر کرو۔ تمہیں (بالآخر) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

والدین سے حسن سلوک کرنے والا ...... خوش نصیب ہے

دنیا میں خوش نصیبی کا دارومدار مختلف چیزوں پر ہے۔ مثلاً دنیا دار ہیرے، جواہرات، سونے چاندی کے مالک کو خوش نصیب کہتے ہیں...... کاروبار میں زیادہ سے زیادہ منافع کمانے والے کو خوش نصیب کہا جاتا ہے...... طالب علم کے نزدیک امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے والا خوش نصیب ہے...... سائنس دان کا معیار ان سب سے الگ تھلگ ہے۔

لیکن میرے خیال میں اصل خوش نصیبی ایسی دولت ہے۔ جو دنیاوی مال و دولت

Marfat.com

خدام اور اولاد کی کثرت، حکیمانہ موشگافیاں، ادیبانہ نکتہ فرینیاں اور قابل ستائش عادات سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

پانچ وقت کا نمازی، حاجی، زکوٰۃ ادا کرنے والا، روزے رکھنے والا، نفلی عبادت کرنے والا اگر ماں باپ کا نافرمان ہوگا تو والدین اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی نافرمانی کی شکایت پیش کر دیں تو ایسا شخص خوش نصیب نہیں۔ بلکہ سب سے بڑا بدنصیب ہے۔ اس کے لیے جنت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

اس لیے مثالی بیٹی صرف وہی ہے جو اپنے والدین کی فرمانبردار ہو اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے والی ہے۔

سب سے پیارا عمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قَالَ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ ۔ قَالَ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

"کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟"

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صلاۃ (نماز) اپنے وقت پر ادا کرنا۔"

انہوں نے پھر پوچھا:

"اس کے بعد کون سا عمل اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے؟"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"والدین سے حسن سلوک کرنا اور ان کی خدمت کرنا۔"

Marfat.com

پھر عرض کی:

''اس کے بعد کون سا عمل اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے؟''

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔'' (سنن نسائی: ۳/۴۷۵، رقم الحدیث: ۱۴۸۹، سنن ابن ماجہ: ۴/۲۱۲، رقم الحدیث: ۳۶۵۹، مسند امام احمد: ۴/۱۷۲، رقم الحدیث: ۴۱۸۶، تفسیر در منثور (اردو): ۴/۴۵۴، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، بحوالہ الادب المفرد، ص: ۴۰، مطبعۃ المدنی)

درسِ عمل

جو حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ والدین سے حسن سلوک کرتا ہو۔ دل میں ان کیلئے شفقت و محبت کا والہانہ جذبہ رکھتا ہو والدین کی ہر خوشی کا ہر موقع پر خیال رکھتا ہو جب بوڑھے ماں باپ اس کو دیکھیں تو ان کا دل باغ باغ ہو جائے تو ان کے منہ سے ہر وقت اس کے حق میں دعائیں نکلتی ہیں۔

ان صفات کا پاکیزہ فطرت انسان جب اپنی جان جان آفریں کے حضور پیش کرے تو انشاء اللہ اسے کلمہ نصیب ہوگا۔ اور آخرت میں بھی اللہ کریم کی رحمت کے سائے میں ہوگا۔

مثالی بیٹی...... صالحات امت کو اپنا آئیڈیل سمجھتی ہے

نئی دلہن...... عبادت میں مشغول ہوگئی

حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش علیہ رحمۃ اللہ القدیر نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جب رخصتی ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے گھر تشریف لے گئیں تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت بھری گفتگو کرنے لگے یہاں تک کہ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ نے پوچھا: ''اے تمام عورتوں کی سردار! کیا آپ خوش نہیں کہ میں آپ کا شوہر

Marfat.com

ہوں اور آپ میری بیوی ہیں؟'' کہنے لگیں: ''میں کیوں راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بڑھ کر ہیں۔ میں تو اپنی اس حالت کے متعلق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر پوری ہو جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا، آج میرا عزت وفخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔ آج رات ہم اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کریں گے کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔'' اس کے بعد وہ دونوں عبادت کی جگہ کھڑے ہو کر رب قدیر عزوجل کی عبادت کرنے لگے۔

(الروض الفائق، المجلس الثامن والاربعون فی ازواج علی بفاطمة ...... الخ، ص:۲۷۸ ملخصا)

درسِ ہدایت

افسوس: صد افسوس!

آج کل کے دولہا دلہن نفلی نماز تو دور فرضی نماز بھی ادا نہیں کرتے۔ نماز کو بالکل ہی بھلا دیا ہے۔ جبکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پہلی رات ہی عبادت میں مشغول ہو گئیں۔ اس لیے ہمیں بھی ان کی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی سیرت پر عمل کرنا چاہئے اور فرضی عبادت کے ساتھ ساتھ نفلی عبادت بھی کرنی چاہئے۔ تاکہ آخرت سنور سکے۔

ایک دلچسپ اور قابل سبق واقعہ

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی والدہ حضرت سیدتنا ام عاصم رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا عاصم بن عمیر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ اس لحاظ سے حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی رگوں میں فاروقی خون تھا۔ شاید اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کردار واطوار پر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گہرا اثر دکھائی دیتا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی نانی جان کا امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بہو بننے کا واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنی رعایا

Marfat.com

کی خبر گیری و حاجت روائی کے لیے اکثر رات کے وقت مدینہ منورہ کا دورہ فرمایا کرتے تھے کہ کہیں کوئی مصیبت زدہ مظلوم مدد کا منتظر تو نہیں۔ حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات میں بھی مدنی دورے میں امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ تھک کر ایک جگہ بیٹھ گئے۔ اور ایک مکان کی دیوار سے ٹیک لگائی۔ اچانک ایک آواز سناٹے کو چیرتی ہوئی آپ کے کانوں تک آئی۔ بظاہر وہ کھسر پھسر ہی تھی مگر ماحول کے سناٹے کی وجہ سے صاف سنائی دے رہی تھی۔ اسی گھر میں ایک عورت اپنی بیٹی کو بیدار کر کے کہہ رہی تھی: ''کہ بیٹی! اٹھو اور دودھ میں پانی ملا دو۔'' کچھ وقفے کے بعد لڑکی کی آواز سنائی دی: ''امی جان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے کیا اعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔'' ماں نے کہا: اس وقت تمہیں امیر المومنین اور اعلان کرنے والے کہاں دیکھ رہے ہیں! جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو مگر بیٹی صاف انکار کرتے ہوئے کہنے لگی ''امی جان! اللہ کی قسم! یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں لوگوں کے سامنے امیر المومنین کی اطاعت گزاری کروں اور تنہائی میں نافرمانی!'' حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین نے ماں بیٹی کی گفتگو سن کر مجھ سے فرمایا: ''اے اسلم! اس مکان کو اچھی طرح پہچان لو۔'' پھر آپ ساری رات اسی طرح گلیوں میں دورہ فرماتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو مجھے اس مکان کے مکینوں کی معلومات کے لیے بھیجا میں نے معلومات کیں تو پتہ چلا کہ اس گھر میں ایک بیوہ عورت اپنی کنواری بیٹی کے ساتھ رہتی ہے۔ میں نے بارگاہ خلافت میں حاضر ہو کر اپنی کارکردگی پیش کر دی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام بیٹوں کو جمع کیا اور دریافت فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہتا ہے؟'' حضرت سیدنا عبداللہ اور سیدنا عبدالرحمٰن نے کہا کہ ہم تو شادی شدہ ہیں اور تیسرے بھائی حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ شادی کے لیے راضی ہو گئے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس لڑکی کے گھر اپنے شہزادے سے شادی کے لیے پیغام بھیجا جو قبول کر لیا گیا۔ شادی خانہ آبادی ہو گئی۔ اللہ عزوجل کے کرم سے

Marfat.com

ان کے یہاں ایک خوش قسمت بیٹی پیدا ہوئی پھر جب اس کی شادی ہوئی تو اس کے بطن سے ''عمر ثانی'' یعنی حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔

(سیرت ابن جوزی، ص:۱۰)

دیکھا آپ نے کہ دودھ میں پانی ملانے سے انکار کرنے والی خوش نصیب بیٹی کو اس نیکی کا عمدہ صلہ ملا کہ ایک طرف امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہو اور دوسری جانب عمر ثانی امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نانی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

درسِ عمل

اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ اگر والدین خلاف شریعت حکم دیں مثلاً جھوٹ بولنے، حرام روزی کمانے کا کہیں تو یہ باتیں نہ مانی جائیں۔ چاہے وہ کتنے ہی ناراض کیوں نہ ہوں۔ اس طرح کرنے سے آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

"لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ"

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت تو صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔ (مسلم، ص:۱۰۲۳، رقم الحدیث:۱۸۴۰)

اگر والدین یہ حکم دیں کہ پلکنگ کرو یا نقاب نہ کیا کرو۔ بے پردگی کا حکم دیں۔ نماز نہ پڑھنے کا حکم دیں تو اس طرح کی باتوں میں ہرگز ان کی اطاعت نہ کرو۔

وصالِ خاوند کے بعد کمال کی......وفا

اسلامی تاریخ نے جن خواتین کا تذکرہ بڑے اہتمام اور تفصیل سے کیا ہے۔ ان میں فاطمہ بنت عبدالملک کا نام بڑا نمایاں ہے۔

اموی خاندان کی نورِ چشم یہ خاتون اپنے دور میں سب سے زیادہ مشہور تھیں۔ دمشق [illegible] پیدا ہوئیں۔ ان کے والد عبدالملک، دادا مروان، خاوند عمر بن عبدالعزیز

Marfat.com

اور چار بھائی ولید، سلیمان، یزید اور ہشام سب کے سب خلافت کے منصب پر فائز ہوئے ہیں۔ یہ اعزاز شاید ہی کسی دوسری عورت کو ملا ہو کہ اس کے سات محارم بہت وسیع و عریض اسلامی مملکت کے خلفاء تھے۔ اس لیے کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا کہ:

بِنْتُ الْخَلِیْفَةِ، وَالْخَلِیْفَةُ جَدُّهَا
اُخْتُ الْخَلَائِفِ وَالْخَلِیْفَةُ زَوْجُهَا

ترجمہ: وہ ایک خلیفہ کی بیٹی تھی۔ دوسرا خلیفہ اس کا دادا تھا۔ وہ چار (خلفاء کی بہن تھی۔ اور ایک خلیفہ اس کا خاوند تھا۔

فاطمہ اپنے دور کی نہایت ہی ہونہار، عقلمند اور دانا خاتون تھی۔ نہایت ہی سخی اور فیاض دل تھی۔ بڑے ناز و نعم میں پلی بڑھیں، ہوش سنبھالا تو گھر میں بادشاہی تھی۔ نوکر چاکر اور دنیا بھر کی نعمتیں گھر میں موجود تھیں۔ مگر اس کے باوجود غرور نہیں تھا۔ علم حاصل کرنے کی بہت خواہش مند تھیں۔ علم حاصل کیا تو اسے دیگر لوگوں کو بھی سکھایا۔ اپنے والدین کی بڑی لاڈلی تھیں۔ شادی کی عمر کو پہنچیں تو ان کی شادی چچا زاد سیدنا عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ہوئی۔

یہ شادی سب سے یادگار شادی تھی۔ جہیز میں بے حد و حساب سامان ملا۔ سونا، چاندی کے زیورات کا کوئی شمار نہ تھا۔

ان کے زیورات میں نہایت قیمتی ہیرا بھی تھا۔ ان کے سسر عبدالعزیز بیس سال تک مصر کے گورنر رہے۔ طبعی رجحانات میں دونوں ہم آہنگ تھے۔ اور یہ ذہنی ہم آہنگی اور فکری اتحاد ہمیشہ قائم رہا۔ سیدہ فاطمہ نے ایک بلند کردار بیوی کی طرح ہر موقع پر شوہر کی عظیم ہم نوائی کی۔

یہ 98 ہجری کا زمانہ تھا۔ سوریا کے شہر حلب کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں "دابق" ہے وہاں پر خلیفہ سلیمان بن عبدالملک بیمار ہیں، ان کی اولاد بھی نابالغ ہے۔ بیماری کی شدت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ موت سامنے نظر آنے لگی۔ سوچ رہے تھے کہ اب

Marfat.com

کسے مقرر کریں۔امت کے ایک بڑے خیر خواہ عالم دین رجاء بن حیوہ جو حکومت کے چیف سیکرٹری کے عہدے پر فائز تھے۔انہوں نے خلیفہ کو مشورہ دیا کہ امت پر بھلائی کریں۔اور اپنے بعد عمر بن عبدالعزیز کو بطور خلیفہ وصیت کر جائیں۔

سلیمان بن عبدالملک نے اپنے بعد سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی وصیت کی تو وہ یوں خلیفۃ المسلمین بن گئے۔

اب سیدہ فاطمہ خاتون اول تھیں۔مگر جیسے ہی عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنتے ہیں ان کی زندگی میں انقلاب برپا ہوتا ہے۔

خلیفہ بننے کے بعد انہوں نے ایک چھوٹے سے گھر میں رہنا شروع کر دیا۔اور فاطمہ بھی آپ کے ساتھ رہیں۔انہوں نے اپنے محل کو چھوڑ کر اپنے شوہر کے ساتھ چھوٹے سے گھر میں رہنے کو ترجیح دی۔ایک وقت ایسا تھا جب آپ کے پاس زیورات بے شمار تھے۔اور تمام عورتوں میں سب سے حسین تھیں۔اور سب سے مہنگے اور خوبصورت ریشم کے کپڑے پہنتی تھیں۔لیکن اب آپ کے پاس صرف کپڑوں کے دو سوٹ تھے۔ جسے وہ باری باری پہنتی تھیں۔انہوں نے اپنے سارے زیورات بیت المال میں جمع کروا دیئے۔اور اپنے شوہر کے ساتھ نہایت سادہ زندگی بسر کی۔

درس ہدایت

اس خاتون کو اس دنیا سے رخصت ہوئے سینکڑوں برس بیت گئے ہیں۔مگر وہ رہتی دنیا تک ایک مثال ہیں۔اور روشنی کی ایسی کرن ہیں۔جن کے وجود سے اسلامی تاریخ کا چہرہ منور ہے۔

اس لیے ہمیں بھی ان کی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ اتنی عظیم خاتون ہونے کے بعد بھی سادہ زندگی بسر کی۔ہمیں بھی ان کی سیرت پر عمل کرنا چاہئے۔تاکہ ہماری دنیا و آخرت سنور سکے۔

آج اس مادیت پرستی کے دور میں محبتیں کم اور مطالبات و خواہشات زیادہ ہیں۔

Marfat.com

گھر میں کھانے کو کچھ ہے یا نہیں...... ہر شادی کیلئے جوڑا اور جوتے نئے ہونے چاہئیں...... میک اپ کا سامان ہر وقت گھر میں موجود ہونا چاہئے...... رسم ورواج پر پورا اترنے کیلئے...... میرا خاوند سر دھڑ کی بازی لگا دے...... حرام آئے یا حلال...... میرا پرس پیسوں سے پر ہونا ضروری ہے...... بیوی کی اس سوچ نے گھر کو دوزخ بنا ڈالا ہے۔

مثالی بیوی

خیر کے پھیلانے والوں اور شر کے بند کرنے والوں کیلئے حدیث میں خوشخبری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ وَمِغْلَاقًا لِلشَّرِّ''

ترجمہ: ''خوش خبری ہو اس آدمی کیلئے جسے اللہ تعالیٰ خیر کے پھیلنے کا اور شر کے بند ہونے کا ذریعہ بنائیں۔'' (ابن ماجہ، کتاب السنۃ:۲۱)

اس لیے بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنی نیت درست کرنے کے ساتھ ساتھ یہ نیت بھی کرے۔

☆ میں گھر میں اس کی بھلائی کا سبب بنوں گی۔

☆ آپس میں جوڑ اور محبت پیدا کروں گی۔

☆ جھگڑے وفساد سے پرہیز کروں گی۔

☆ سسرالی رشتہ داروں سے محبت کروں گی۔ اور خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آؤں گی۔ تا کہ ان کا دل جیت سکوں۔

☆ ہر قسم کی غلط بات سے بچوں گی اور ایسے کام کروں گی جن سے خیر پھیلے اور ان سب کاموں سے بچوں گی جن سے شر پھیلتا ہو۔

جب نیک، شریف اور صالحہ بیوی اس طرح کی نیت کرلے گی تو ''انشاء اللہ'' اللہ تعالیٰ اس کی خود مدد فرمائے گا...... اس کی رہبری کی جائے گی...... اللہ تعالیٰ غیب کے

خزانوں سے اس کی راہ نمائی کرے گا۔ اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا جائے گا۔ اور وہ مثالی بیوی بن جائے گی۔

مثالی بیوی......وفا کی پیکر ہوا کرتی ہے

خیر النساء لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے رب، اپنے خاوند اور اپنے تمام گھر والوں، اپنے تمام عزیز و اقارب کے ساتھ وفادار ہوا کرتی ہے۔ مثالی بیوی اپنے رب کے ساتھ وفا کرتی ہے۔ اس کے فرض کردہ اعمال انجام دیتی ہے۔

تمام اوامر و نواہی پر سختی سے عمل کرتی ہے۔ اور جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ان سے دور رہتی ہے۔ اس طرح وہ تمام فرائض کو ادا کر کے اللہ کی رضا حاصل کر لیتی ہے۔ اپنے گھر والوں کی تمام خدمات ان کی موجودگی میں بھی اور غیر موجودگی میں بھی پوری وفاداری کے ساتھ انجام دیتی ہے۔

اپنے خاوند کی زندگی میں اسے اچھے اور سنجیدہ الفاظ سے پکارتی ہے۔ وہ اپنے خاندان اور تمام لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی ہے۔ اور اپنے عہد کی پاسدار ہوتی ہے اور اپنی وفاداری کا ثبوت پیش کرتی ہے۔

قرآن کریم میں وفا کی فضیلت

قرآن پاک نے "وفا" کی فضیلت یوں بیان فرمائی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○

(پ:۱۰، التوبۃ:۱۱۱)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت

Marfat.com

کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پھر وہ قتل کرتے ہیں۔ اور قتل کیے جاتے ہیں۔ یہ اللہ کے ذمے سچا وعدہ ہے۔ تورات، انجیل اور قرآن میں۔ اور اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ لہٰذا تم اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ۔ جو تم نے اللہ سے کیا ہے۔ اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

وفاداری...... پرہیزگار عورتوں کی صفت ہے

وفاداری پرہیزگار بیوی کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ○

(پ:۳، آل عمران:۷۶)

ترجمہ: ہاں (مواخذہ ہوگا) البتہ جو شخص اپنا عہد پورا کرے۔ اور اللہ سے ڈرے تو بے شک اللہ متقیوں کو پسند کرتا ہے۔

سرکار دو جہاں اور حضرت خدیجہ کی ایک دوسرے سے وفا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے عہد بھی خوب نبھایا۔ زندگی بھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دی۔ ان کی موت کے بعد بھی اپنا عہد پورا کیا۔ انہیں فراموش نہیں کیا۔ کسی مرحلے پر کسی بھی مصروفیت میں آپ نے انہیں نہیں بھلایا۔ ہمیشہ اچھے اور احسن الفاظ میں یاد فرماتے رہے۔ اکثر اوقات ان کی تعریف فرماتے تھے۔ ان کی حسین عادات اور اچھے دنوں کو یاد کرتے تھے۔ دعوت اسلامی کا جھنڈا بلند کرتے ہوئے بھی ان کے ایثار اور عظیم کردار کو یاد کرتے تھے۔

(صحیح مسلم، فضائل الصحابۃ، الرقم الحدیث:۲۴۳۵) (صحیح البخاری، مناقب الانصار، الرقم الحدیث:۳۸۱۶)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت وفادار بیوی ثابت ہوئیں۔ آپ نے رسول کریم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر مشکل میں ہر طرح سے مدد فرمائی۔ اور آپ کی زندگی اس طرح کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ہمیں ان سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ تا کہ ہماری آخرت سنور سکے۔

وفا ہو تو ایسی ہو

جناب اصمعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سلیمان بن عبدالملک اور سلیمان بن صہلب بن ابوصفرہ دمشق سے سیر وتفریح کے لیے نکلے ایک قبرستان سے گزرے، انہوں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک قبر پر بیٹھی رو رہی ہے۔ تیز ہوا چلی، اس کے چہرے سے برقع ہٹ گیا۔ برقع کیا تھا۔ بادل تھا جو سورج جیسے چہرے سے چھٹ گیا تھا۔ ہم دونوں کو بڑا تعجب ہوا۔ ہم اسے دیکھتے ہی رہ گئے۔ ابن صہلب نے کہا۔ اے اللہ کی بندی! کیا تم امیر المومنین سے شادی کروگی؟

اس خاتون نے ان دونوں کی طرف دیکھا، پھر بڑی حسرت سے قبر کی طرف دیکھا اور کہا:

فَاِنْ تَسْئَلَانِیْ عَنْ ھَوَایَ فَاِنَّهٗ
بِمَلْحُوْدِ ھٰذَا لْقَبْرِیَا فَتَیَانِ
وَاِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْهِ وَالتُّرَابُ بَیْنَنَا
کَمَا کُنْتُ اَسْتَحْیِیْهِ وَھُوَ یَرَانِیْ

تم دونوں مجھ سے میری محبت کا حال پوچھتے ہو تو سنو، وہ تو اس قبر میں سو رہا ہے لیکن مجھے اس سے آج بھی پہلے کی طرح حیا آتی ہے جبکہ مٹی کا تودہ ہمارے درمیان حائل ہے۔ حالانکہ جب وہ بقید حیات تھا۔ اور مجھ پر سرسری نگاہ بھی ڈالتا تھا تو میں اس سے شرما جاتی تھی۔

Marfat.com

مثالی بیوی...... کثرت کلام سے پرہیز کرتی ہے

آج کل ہمارے معاشرے میں بہت سارے عیوب پھیل گئے ہیں۔قریب قریب تمام لوگ ان عیوب میں شامل ہیں۔بعض خواتین بہت باتونی ہوتی ہیں۔ایسی بیویاں ہر وقت کسی ایسی عورت کی تلاش میں رہتی ہیں۔جس کے ساتھ محو گفتگو ہو کر اپنی اس بری عادت کی تسکین اور تکمیل کر سکیں۔

اگر کوئی ان کی گفتگو توجہ سے نہ سنے تو وہ اس سے ناراض ہوتی ہیں۔اور گلہ کرتی ہیں۔

جب تک وہ کسی سے باتیں نہ کر لیں تو ان کے دل کو تسلی نہیں ملتی۔ایسی عورتیں اکثر کام چور ہوا کرتی ہیں۔ان کے گھر بھی اکثر گندے ہوا کرتے ہیں۔

ان کی گفتگو عموماً کسی کی غیبت،چغلی،مخالفت یا تائید پر مشتمل ہوتی ہے۔ایسی خواتین عموماً کام چور ہوتی ہیں۔

انہیں اپنے گھر سنوارنے کے متعلق خیال ہی نہیں ہوتا۔بعض خواتین نیک اور شریف خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔وہ ایسی مجالس سے پرہیز کرتی ہیں۔کیونکہ انہیں یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ نہ جانے کس گھڑی ان منہ پھٹ عورتوں کی لسانی توپوں کا رخ ان کی طرف پھر جائے۔لیکن ایسی خواتین کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ دوسری عورتیں انہیں پسند کرتی ہیں یا نہیں۔بلکہ وہ اس بات پر خوش ہوتی ہیں کہ دیگر خواتین ان سے ڈرتی ہیں۔جبکہ ایسی باتونی عورتوں کو یہ معلوم ہی نہیں کہ وہ خود سب سے بدتر اور ناپسندیدہ عورتیں ہیں۔جنہیں معاشرے کے سنجیدہ لوگ پسند نہیں کرتے۔

منہ پھاڑ...... ناپسندیدہ لوگ ہوتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اِنَّ مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ

وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ ۔

ترجمہ: میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور روز قیامت مجھ سے سب سے دور وہ لوگ ہیں جو بک بک کرتے ہیں۔ منہ پھاڑ کر بے احتیاطی سے گفتگو کرتے ہیں۔ اور متکبر ہیں۔

(جامع الترمذی، البر والصلۃ، رقم الحدیث: ۲۰۱۸)

زیادہ گفتگو...... رب تعالیٰ کے غضب تک لے جاتی ہے

آج کل ہمارے معاشرے میں لوگ یہ بات بھول گئے ہیں کہ زیادہ گفتگو ہمیں اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی ناراضگی تک لے جاتی ہے۔ جسم کے تمام اعضاء زبان کے ساتھ مربوط ہیں۔ اگر زبان کا غلط استعمال کیا جائے تو تمام وجود کا مصرف غلط ہو جاتا ہے۔ اور یہ چیز اللہ کے غضب کا باعث بنتی ہے۔ اسی لیے پورے اعضائے جسمانی صبح کے وقت زبان سے التجاء کرتے ہیں۔ کہ وہ راہ راست پر قائم رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اِتَّقِ اللهَ فِيْنَا، فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ، فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا فَاِنِ اعْوَجَجْتَ، اِعْوَجَجْنَا ۔

ترجمہ: جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے جسم کے تمام اعضاء اس کی زبان سے نہایت عاجزی کے ساتھ عرض کرتے ہیں۔ ہمارے معاملے میں اللہ سے ڈر، کیونکہ ہمارا معاملہ تیرے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اور اگر تجھ میں کوئی کجی پیدا ہو گئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

(جامع الترمذی، الزہد، رقم الحدیث: ۲۴۰۷، صحیح جامع ترمذی: ۲/۵۶۷)

Marfat.com

دعوتِ فکر

ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ زیادہ منہ پھاڑ کر بک بک کرتے ہیں قیامت کے دن وہ مجھ سے دور ہوں گے۔ اس لیے اس سے عبرت حاصل کریں۔ تاکہ قیامت کے دن رسوائی نہ ہو۔

اے میری بہن! تو کتنی مرتبہ عورتوں کی ایسی مجلس میں بیٹھی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی تھی؟

تو نے باہم گفتگو میں مصروف دو عورتوں کو کتنی دفعہ دیکھا جو گفتگو میں یوں مصروف تھیں جیسے وہ کثرت کلامی کا مقابلہ کر رہی ہیں؟ کتنی مرتبہ کسی ریل یا بس میں سفر کرتے ہوئے تو نے دو خواتین کو اس قدر باتیں کرتے دیکھا کہ تو ان کے خاموش ہونے کی تمنا کرنے لگی؟ اور کتنی مرتبہ دیگر خواتین نے تیری طویل گفتگو سے اکتا کر تیرے چپ ہو جانے کی خواہش کی؟ اے بہن کر ذرا ہوش! بار بار سوچ!

کثرت کلام......جہنم میں گرا دے گی

یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ بسا اوقات تیری باتیں تجھے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی تک پہنچا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف ہی تجھے زیادہ کلام سے روک سکتا ہے۔ اس کیلئے تجھے احادیث نبویہ کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ يَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔

ترجمہ: بلاشبہ بندہ ایک بات کرتا ہے تو وہ اس کی وجہ سے مشرق و مغرب کی مسافت کے برابر جہنم میں اتر جاتا ہے۔

(صحیح بخاری، الرقاق، رقم الحدیث: ۶۴۷۷) (صحیح مسلم، الزہد، رقم الحدیث: ۲۹۸۸)

Marfat.com

دوسری حدیث پاک میں یوں ارشاد فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَأْسًا يَهْوِىْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِى النَّارِ .

ترجمہ: بلاشبہ ایک آدمی ایک بات کرتا ہے اور اس میں کوئی برائی نہیں سمجھتا لیکن وہ اس کی وجہ سے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم میں گر جاتا ہے۔

(جامع ترمذی، الزہد، رقم الحدیث:۲۳۱۴، وسنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:۳۹۷۰)

مثالی بیوی......مکروفریب نہیں کرتی

مکروفریب ایک بہت بری عادت ہے۔ مکروفریب بیویوں کے ان عیبوں میں سے ہے جس کا اکثر بیویاں اعلانیہ اور مخفی طور پر شب و روز ارتکاب کرتی رہتی ہیں۔ اگرچہ مکروفریب مخالف جنس کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن اپنی ہی جنس کے ساتھ دھوکہ اور فریب کیا جائے تو یہ عیب زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

عورتوں کی زندگی میں مکروفریب ان امور میں سے ہے جو ایسی بیویوں سے مخفی نہیں رہ سکتے جو بیویوں کے احوال کو انصاف کی نظر سے دیکھتی ہے۔

مکار بیوی کبھی بھی مومن نہیں ہوسکتی۔ دھوکہ دینا ہرگز کسی بھی مومن بیوی کا شعار نہیں ہوسکتا۔

عورتوں کے مکر کا ذکر قرآن میں

عورتوں کے مکر کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت ساری جگہوں پر بیان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝ (پ:۱۲، یوسف:۲۸)

ترجمہ: بے شک تمہارا (عورتوں کا) مکر بہت بڑا ہے۔

عورتیں کسی کٹھن معاملے سے گلوخلاصی کیلئے جو حیلے اور ہیرا پھیریاں کرتی ہیں ان

Marfat.com

کی وضاحت کے لیے اللہ تعالیٰ نے "عَظِیْمٌ" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسی لیے بعض اہل نظر میں سے کسی نے کہا ہے: جس قدر میں عورتوں سے ڈرتا ہوں اتنا شیطان سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کے مکر کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔

"اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًاO" (پ:۴، النساء:۷۶)

ترجمہ: بے شک شیطان کا مکر کمزور ہے۔

نیز ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اِنَّہٗ مِنْ کَیْدِ کُنَّ ؕ اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌO" (پ:۱۲، یوسف:۲۸)

ترجمہ: "بے شک یہ تم عورتوں کے مکر وفریب میں سے ہے، بے شک تمہارا مکر بہت بڑا (خطرناک) ہے۔"

مکر وفریب بہت گھٹیا خصلت ہے

مکر وفریب ایک گھٹیا خصلت ہے یہ چیز قرآن پاک سے ثابت ہے۔ اس لیے ہمیں اس سے بچنا چاہئے۔ نسوانی مکر وفریب میں سے ایک یہ ہے کہ خواتین حیلے بازی اور شیطنت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی ہمسائی خاتون کو اس کے خاوند کے خلاف یا اس کی سوکن کے خلاف ورغلا دیتی ہیں۔ وہ اس کے خاوند یا سوکن کی غیبت کرتی ہے۔ ان پر طرح طرح کے الزامات لگاتی ہے۔ اور دوسرے کسی مرد کو اس کے سامنے آراستہ کر کے پیش کرتی ہے۔

یا اس کی خوبیاں بیان کرتی ہے۔

یوں اسے نافرمانی پر ابھارتی ہے۔ اس طرح ایک عورت دوسری عورت کو اکساتی ہے۔ اسے اپنی طرح کی حرکتیں اپنانے کی تلقین کرتی ہے۔ تو بھی اپنے خاوند سے طلاق لے لے۔ اسے چھوڑ دے۔ یا میری طرح اس کے ساتھ سختی سے پیش آیا کر۔ اس طرح ایک عورت دوسری عورت کی باتوں میں آ کر اپنے اچھے اور شریف خاوند سے علیحدگی اختیار کر لیتی ہے۔ اور پھر زندگی بھر ہاتھ ملتی رہتی ہے۔

Marfat.com

خبردار!...... یہ چھوٹا گناہ نہیں ہے

اس گناہ کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ بلاشبہ بیوی کو میاں کے خلاف ورغلانا گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ اس عورت کے خاوند اور دیگر متعلقہ افراد، مثلاً خاوند کے والدین، اپنے والدین اور اولاد وغیرہ کو شدید تکلیف پہنچتی ہے۔

اور مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا○ (پ:۲۲، الاحزاب:۵۸)

ترجمہ: جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر ان کے گناہ کے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یقیناً ان لوگوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کے خلاف بیوی کو بھڑکانے والے شخص کے بارے میں فرمایا:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ"

ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکایا۔

(سنن ابی داؤد، الطلاق، رقم الحدیث:۲۱۷۵)

دعوت فکر

جو کوئی عقل مند اور باشعور انسان اس حقیقت پر نظر ڈالے گا وہ یقیناً تسلیم کرے گا کہ واقعتاً یہ مکر اسی شدید ترین وعید کا مستحق ہے۔

جو بیوی اس مکر کی مرتکب ہوتی ہے اسے سوچنا چاہئے کہ وہ کس قدر عظیم گناہ کا ارتکاب کر رہی ہے۔ اسلام ہمیشہ صلہ رحمی، محبت اور مسلمانوں کے مابین ربط و تعلق کا درس دیتا ہے۔ اور قطع تعلقی، دشمنی اور جھگڑے سے ہمیشہ منع کرتا ہے۔ لیکن یہ عورت اپنے اس عمل شنیع کی بنا پر دو خاندانوں کے درمیان ایک نہ ختم ہونے والی عداوت اور نفرت پیدا

Marfat.com

کر دیتی ہے۔ چونکہ اس مکر وفریب اور دھوکے کے اثرات بہت دیر پا اور مفاسد نہایت مہلک ہیں۔ اسی لیے ہمارا حقیقی دشمن شیطان لعین اپنے اس کارندے کو بہت پسند کرتا ہے۔ جو دو تعلق داروں کے تعلق کو ختم اور میاں بیوی میں تفریق پیدا کرتا ہے۔

ہم تمام مسلمان بہنوں کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے ہرگز کسی بھی عورت کی باتوں میں آکر اپنا ہنستا ہوا خوشیوں سے بھرا گھر برباد نہیں کرنا چاہئے۔

اے بہن ذرا سوچ تو سہی......

اے میری تمام مسلمان بہنو! جو کسی کی باتوں میں آکر اپنا گھر برباد کرنے پر تلی بیٹھی ہیں۔ اور اپنے خاوند کو ناراض کرتی ہیں۔ اس کی ناشکری اور نافرمانی کرتی ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کرتی ہیں۔ وہ ذرا سوچیں کہ ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ ان کے بارے میں کیا وعید نازل ہوئی ہے۔

وہ اور عورتوں کی باتوں میں اپنا گھر ہرگز نہ برباد کریں۔ اپنا اور اپنے بچوں کا، خاوند کا، اور دوسروں کا مستقبل خراب نہ کریں۔

مثالی بیوی......خوشحالی میں شکر گزار ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔

اگر ہم انہیں شمار کرنا چاہیں تو کبھی بھی نہیں کر سکتے۔ اس کی نعمتیں پوری دنیا کے تمام ذروں اور قطروں پر ہر جگہ پر برس رہی ہیں۔ اور اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (پ:۱۴، النحل:۱۸)

ترجمہ: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔

اسی طرح مثالی بیوی ہر حال میں اپنے پروردگار کی شکر گزار ہوتی ہے۔ وہ ہر حال میں اپنے خاوند کا ساتھ دیتی ہے۔ جس حال میں بھی ہو اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر اس کا شکر ادا کرتی ہے۔

Marfat.com

شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے

شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ جو بھی انسان کسی نعمت کے ملنے پر اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر کرم فرماتا ہے۔ اور شکر کی وجہ سے اس کے مال و دولت میں مزید برکتیں پیدا فرماتا ہے۔

شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے...... شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے...... شکر ہی نعمتوں میں باعث زیادت ہے...... شکر اللہ والوں کی عادت ہے...... شکر رب عزوجل کی اطاعت ہے...... شکر ذریعہ بقاء نعمت ہے...... شکر ترک معصیت ہے...... شکر معرفت نعمت ہے...... جبکہ...... ناشکری باعث ہلاکت ہے...... اور نعمتوں میں رکاوٹ ہے۔

اس لیے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے پروردگار کا شکر ادا کریں اور اس کی ناشکری نہ کریں۔

نعمتوں کا احترام...... شکر ہے

ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اور روٹی کا ایک ٹکڑا گرا ہوا دیکھا تو اسے (اٹھا کر) پونچھا اور ارشاد فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احترام کیا کرو۔ اس لیے کہ جب یہ کسی اہل خانہ سے روٹھ کر چلی جاتی ہیں تو دوبارہ لوٹ کر نہیں آتیں۔ (شعب الایمان للبیہقی: ۴/۱۳۲، رقم الحدیث: ۴۵۵۷)

دوسری حدیث پاک میں ارشاد فرمایا:

حضرت سیدنا عطارد قریشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اپنے بندے کو شکر کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ تو پھر اسے نعمت کی زیادتی سے محروم نہیں فرماتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (پ: ۱۳، ابراہیم: ۷)

Marfat.com

ترجمہ: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

شکر ادا کرنے کی برکت

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ بخت نصر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت دانیال علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور آپ علیہ السلام کو قید کرنے کا حکم دیا اور پھر خوب بھوکے پیاسے دو شیروں کو آپ کے ساتھ کنویں میں ڈال دیا۔ اور اوپر سے ڈھک دیا۔ پانچ دن تک آپ کو شیروں کے ساتھ قید میں رکھا۔ پانچ دن کے بعد کھولا تو دیکھا کہ اللہ کے پیارے نبی حضرت سیدنا دانیال نماز میں مصروف ہیں۔ اور دونوں شیر کنویں کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ بخت نصر نے آپ سے عرض کی؟ مجھے بتایئے کہ آپ نے کون سا ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے شیروں کے شر سے محفوظ رہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے اللہ کی حمد وثناء میں یہ کلمات کہے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یُخَیِّبُ مَنْ رَجَاهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَایَکِلُ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْهِ اِلٰی غَیْرِهٖ ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ جو اس کا ذکر کرتا ہے وہ اسے ثواب اور فضل سے محروم نہیں فرماتا۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ جو اس سے امید رکھتا ہے وہ اس کو ناکام و نامراد نہیں بناتا۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ جو اس پر بھروسہ کر کے اس کے غیروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ وہ اسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔

(جمع الجوامع، مسند علی بن ابی طالب، ۱۳۰/۱۸۷، رقم الحدیث: ۹۴۲۸)

شوہر کی ناشکری پر وعید

حدیث پاک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کی ناشکری پر سخت وعید فرمائی ہے:

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عورتوں کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا:

"فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ لِکَثْرَۃِ اللَّعْنِ وَ کُفْرِ الْعَشِیْرِ"

ترجمہ: "میں نے تمہاری اکثریت کو لعنت و ملامت اور شوہر کی ناشکری کرنے کی وجہ سے دوزخ میں دیکھا ہے۔"

(مسند احمد: ۲/۱۷۷، رقم الحدیث: ۵۳۲۱)

درس ہدایت

مسلمان بیوی کو چاہئے کہ شروع ہی سے نیت کریں کہ کبھی بھی خاوند کی ناشکری نہیں کروں گی۔ جیسا بھی روکھا سوکھا ہوگا کھالوں گی۔ جو ملے گا پہن لوں گی۔ جیسی جگہ ہوگی، رہ لوں گی۔ لیکن کبھی بھی اپنے شوہر سے شکایت نہیں کروں گی۔ شوہر گھر میں خواہ کیسی ہی معمولی چیز لے کر آئے اسے شکوہ وشکایت کی نظر سے نہیں بلکہ صبر وشکر کی نظر سے دیکھوں گی۔ اگر ہم اس پر عمل کریں تو ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنور سکتی ہیں۔

شوہر کی ناشکری.....سخت گناہ ہے

عورتوں کا یہ مرض ہے کہ ان کا شوہر ان کی آسائش اور راحت و آرام کیلئے کتنے ہی انتظامات کیوں نہ کرے۔ اور اس کیلئے چاہے جس قدر پاپڑ بیلے مگر ان اللہ کی بندیوں کی زبان سے کبھی بھی شوہر کا شکر ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ ناشکری ہی کرتی ہیں۔

شوہر کی ناشکری کرنا سخت گناہ ہے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

اگر تم عورت کے ساتھ عمر بھر احسان اور بھلائی کرتے رہو، پھر کبھی کوئی بات اس کے مزاج کے خلاف ہو جائے تو وہ یوں کہے گی:۔

"مَا رَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ"

ترجمہ: "میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔" (بخاری، کتاب الایمان: ۱/۹)

Marfat.com

ناشکری باعث عذاب ہے

حضرت سیدنا امام حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جب تک چاہتا ہے اپنی نعمت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے۔ اور جب اس کی ناشکری کی جاتی ہے تو وہ اسی نعمت کو ان کیلئے عذاب بنا دیتا ہے۔

(پ:۲، البقرۃ:۱۵۲، الدر المنثور:۱/۳۶۹)

درس عبرت

ازواج مطہرات ہم سب کی مائیں جن کے بیٹے اور بیٹی کہلانے پر ہم سب کو فخر ہے۔ انہوں نے کیسی مشکلات و تنگ دستی سے زندگی گزاری لیکن کبھی بھی اپنی زبان پر شکایت کا حرف نہیں لائیں۔ اس لیے مثالی بیوی کو چاہیئے کہ وہ ناشکری ہرگز نہ کرے بلکہ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرے۔ اس سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

مثالی بیوی...... بدحالی میں صابرہ ہوتی ہے

ایمان میں صبر کا وہی مقام ہے جو سر کا بدن میں ہے۔ جو صبر نہیں کرتا، اس کا کوئی ایمان نہیں۔ لہٰذا آزمائش پر صبر کرنا، خود کو جزع و فزع سے روکنا اور زبان کو شکوہ شکایت کرنے سے باز رکھنا دنیاوی سفر میں مومن بیوی کا زاد راہ ہے۔ تاکہ وہ آخرت میں بہترین بیویوں کی صف میں شامل ہو سکے۔

صبر کے فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ مسلمان بیوی کو جنت کا وارث بنا دیتا ہے۔ اس لیے تمام عورتوں کو چاہیئے کہ وہ صبر کو اپنائیں۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کریں۔

صبر رحمان کی خوشنودی کا باعث ہے

صبر نصف ایمان، رحمان کی خوشنودی کا باعث اور جنت کے حصول کا سبب ہے۔ تیرے رب نے تجھے صبر کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط (پ:۲، البقرۃ:۱۵۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو۔

جب تم صبر کرنے لگو اور خوشی میں اعتدال اور غم میں صبر کا مظاہرہ کرو تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ تمہاری تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (پ:۲، البقرۃ:۱۷۷)

ترجمہ: اور تنگدستی اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے، وہی سچے لوگ ہیں۔ اور وہی پرہیزگار ہیں۔

صابرین سے...... اللہ محبت کرتا ہے

میری تمام مسلمان بہنو! اگر تم صبر کرنے والی عورتوں میں شامل ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی محبت واجب کر دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○" (پ:۴، آل عمران:۱۴۶)

ترجمہ: "اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ تمہیں اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○"

(پ:۱۴، النحل:۹۶)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم یقیناً انہیں ان کا اجر و ثواب اس سے بہتر دیں گے۔ جو وہ عمل کرتے تھے۔

نیز ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○" (پ:۲۳، الزمر:۳۹:۱۰)

ترجمہ: "بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا پورا پورا اجر دیا جائے گا۔"

کامل نمونہ پر نظر رکھیے

ہر مصیبت پر صبر کرنا سنت رسول ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسائے گئے تو آپ نے صبر کیا۔ آپ کو گالیاں دی گئیں تو آپ نے صبر کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو گرم ریت پر لٹایا گیا تو انہوں نے صبر اختیار کیا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا خاندان شہید ہو گیا تو آپ نے صبر کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے بچے، بیوی وغیرہ سب مر گئے۔ آپ کے کھیت اجڑ گئے تو آپ نے پھر بھی صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔ اس لیے ہمیں ان بزرگ ہستیوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ اور ہر مشکل اور مصیبت میں صبر کا دامن تھامنا چاہیے۔ شاعر نے کیا خوب نصیحت کی ہے۔

اِصْبِرْ لِكُلِّ مُصِيبَةٍ وَّتَجَلَّدِ
وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْمَرْءَ غَيْرُ مُخَلَّدِ

ترجمہ: ہر مصیبت پر صبر کرو، دلیری کا مظاہرہ کرو۔
اور خوب جان لو کہ آدمی ہمیشہ نہیں رہے گا۔

وَاِذَا اَتَتْكَ مُصِيبَةٌ تَشْجِي بِهَا
فَاذْكُرْ مُصَابَكَ بِالنَّبِيِّ مُحَمَّدِ

ترجمہ: جب تمہیں سخت رنجیدہ اور کبیدہ خاطر کر دینے والی مصیبت آ جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات یاد کر کے اپنی مصیبت کو دیکھو (اس طرح یہ نئی مصیبت ہلکی ہو جائے گی) (دیوان ابی العتاہیہ، ص: ۷۴-۷۵)

پریشانیاں ...... گناہوں کی معافی کا سبب ہوتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ

حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَمَا عَلَیْہِ خَطِیْئَۃٌ"

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورت کی اس کے بدن اولاد اور مال میں مسلسل آزمائش ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ (سب آزمائش کی وجہ سے معاف ہو چکے ہوتے ہیں) (جامع الترمذی، الزہد، رقم الحدیث: ۲۳۹۹، ومسند احمد: ۲/ ۲۸۷)

درس ہدایت

تمام امت مسلمہ کی عورتوں کو اس حدیث پاک سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ یقیناً ہر بیوی کو اپنی زندگی میں آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کبھی تو آزمائش تمہارے جسم وجان سے ہوگی۔ کبھی خاوند سے، کبھی اولاد سے، اور کبھی والدین اور دیگر عزیز واقارب کے بارے میں ہوگی۔

جب تم پر اتنی ساری آزمائشیں نازل ہوں گی تو پھر اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کا حساب لے گا۔ کیا تم اس امتحان میں کامیاب ہوتی ہو یا پھر بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہو۔ اور اپنے خاوند اور خدا سے شکوہ شکایت کا اظہار کرتی ہو؟

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو آزماتا ہے۔ تاکہ ان کے حالات، ان کے اعمال اور نامۂ اعمال کو برے اعمال سے پاک کر کے درست کر دے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَّصَبٍ، وَلَا نَصَبٍ، وَلَا سَقَمٍ، وَلَا حَزَنٍ، حَتّٰی الْھَمِّ یُھِمُّہٗ اِلَّا کُفِّرَ بِہٖ سَیِّاٰتِہٖ۔

ترجمہ: مومن شخص کو جو بھی تکلیف، تھکاوٹ، بیماری یا غم پہنچتا ہے یا کوئی فکر و پریشانی لاحق ہوتی ہے تو اس کے ذریعے سے بھی اس کے گناہ معاف فرما

Marfat.com

دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری، المرض، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، الرقم الحدیث: ۵۶۴۱، ۵۶۴۲، وصحیح مسلم، البر والصلۃ، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض اوحزن، الرقم الحدیث: ۲۵۷۳)

مثالی بہو

مثالی بہو......نرم مزاج ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ نے الفاظ اور لہجے کے اندر ایک اثر رکھا ہے۔ ایک بات جب ہم کسی سے اچھے اور نرم لہجے میں کریں گے تو ہمیں اس کا جواب بھی اچھے اور نرم انداز میں ہی ملے گا۔ لیکن اگر ہم وہی بات کسی دوسرے کے ساتھ سخت لہجے اور برے انداز سے کریں گے تو ہم اس کا فرق خود محسوس کریں گے۔ یہ فطرت کا تقاضا ہے کہ اگر کسی سے اچھے انداز اور حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئیں گے تو وہ بھی اسی طرح کا اخلاق ہمارے ساتھ اپنائے گا۔

اچھے اور نرم انداز گفتگو کا......فائدہ

اچھے اور نرم انداز گفتگو کا جہاں دنیاوی فائدہ ہے وہاں اس کا اخروی فائدہ بھی ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا یُرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، قَالَ اَبُوْمَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ:

"لِمَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟

قَالَ: لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِیَامٌ"

Marfat.com

ترجمہ: ”جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں۔ اور ان کے اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی ہیں۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

اے اللہ کے رسول یہ (بالا خانے) کن کے لیے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو اچھی طرح بات کرے (یعنی نرم لہجے اور شگفتہ وشیریں انداز میں) اور لوگوں کو کھانا کھلائے اور اس حال میں رات گزارے کہ وہ (اللہ کی عبادت کے لیے) کھڑا ہو جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔“

(مستدرک حاکم: ۱/ ۴۵۸، رقم الحدیث: ۱۲۰۱)

محبوب بننے کا نسخہ

مشہور تابعی حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے بیٹوں کو یہی نصیحت کرتے ہیں۔

”یَا بُنَیَّ، مَکْتُوْبٌ فِی الْحِکْمَةِ لِتَکُنْ کَلِمَتُكَ طَیِّبَةً، وَلْیَکُنْ وَجْهُكَ طَلْقًا، تَکُنْ اَحَبَّ اِلَی النَّاسِ مِمَّنْ یَبْذُلُ لَهُمُ الْعَطَاءَ“

ترجمہ: ”اے میرے بچو! حکمت اور دانائی میں یہ بات منقول ہے کہ جب تمہاری باتوں میں مٹھاس ہو (یعنی خوش اخلاقی سے بات کرو گے) اور تمہارا چہرہ روشن ہو (یعنی خندہ پیشانی سے پیش آؤ گے) تو لوگوں کے نزدیک اس شخص سے بھی زیادہ محبوب اور پسندیدہ رہو گے جو بہت زیادہ سخی ہو اور لوگوں پر بہت سارا مال خرچ کرتا ہو۔“ (صور من حیاۃ التابعین: ۴۹-۵۰)

درسِ عمل

ہمارا دین اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ مثالی بہو وہی ہے جو اپنی ساس اور اپنے سسر اور اپنے خاوند کے ساتھ اچھے لہجے میں اور نرم انداز میں بات کرے۔ کہ اس سے آپس

میں محبت بڑھتی ہے۔ اور ایک دوسرے کیلئے دل میں اچھے اخلاق بڑھتے ہیں۔ اور اس طرح معاشرہ خوشحالی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور معاشرے کے لوگ ایک دوسرے کی عزت (Respect) کرتے ہیں۔

کوے اور کوئل میں کون سا...... فرق ہے؟

کوئل اور کوے میں رنگ کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ لیکن ہر شخص کوئل کو پسند کرتا ہے۔ اور کوے کو ناپسند کرتا ہے۔ کوا اگر بولے تو پتھر مار کر اڑا دیا جاتا ہے۔ کوئل اگر کوکے تو اسے جھانک کر دیکھا جاتا ہے۔ کہ کہاں بیٹھی ہے۔

یہ اچھے لہجے اور اچھے انداز کی وجہ سے ہے۔

مثالی بہو...... خاموشی اختیار کرتی ہے

خاموش رہنا غلط بولنے سے بہتر ہے۔ جو عورت اکثر اوقات خاموش رہتی ہے اور اپنی زبان سوائے اشد ضرورت کے نہیں کھولتی۔ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرتی ہے۔ اپنی زبان کو ہر جگہ اور بغیر ضرورت کے استعمال نہیں کرتی۔ تو وہ بہت ساری ایسی آفتوں اور مشقتوں سے بچ جاتی ہے جو زبان کے زیادہ استعمال سے جنم لیتی ہیں۔

''حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کثرت کلام سے بچنے کے لیے اپنے منہ میں کنکری رکھ لیا کرتے تھے۔ اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے تھے یہی ہے جس نے مجھے مصیبتوں میں ڈالا ہے۔''

خاموشی...... سلامتی کی ضمانت ہے

اس قبیح اور شنیع عیب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے آزمودہ علاج کے سلسلے میں اب تک جو گفتگو ہوئی اسے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے نہایت مبارک الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ ان کلمات کو مضبوطی سے تھام لیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ اپنی زبان کو مخاطب کر کے فرمایا: تو

Marfat.com

ہلاک ہو جائے! تجھے چاہئے کہ ہمیشہ اچھی بات کہا کرتا کہ تجھے فائدہ پہنچے ورنہ جان لے کہ عنقریب تجھے نادم ہونا پڑے گا۔

کہا گیا کہ کیا آپ بھی یہ بات کہتے ہیں؟ یعنی اپنے علم وفضل اور مقام ومنزلت کے باوجود کیا آپ سے بھی ندامت والا کلام سرزد ہو سکتا ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت کے دن انسان سب سے زیادہ اپنی زبان پر برہم ہوگا۔ ہاں ایسی زبان جس نے کوئی اچھی بات کہی وہ فائدے میں رہے گی۔ یا وہ زبان جو خاموش رہی سلامت رہے گی۔''

(فضائل الصحابہ للامام احمد: ۲/ ۱۲۰۷، رقم الحدیث: ۱۸۴۶، وحلیۃ الاولیاء: ۱/ ۳۰۳، رقم الحدیث: ۱۱۵۷)

خاموشی عبادت کی کنجی ہے

☆ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: طویل خاموشی عبادت کی چابی ہے۔

☆ حضرت ارطاۃ بن منذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی کو چاہئے کہ وہ چالیس سال تک خاموشی کی تعلیم حاصل کرے۔ (الصمت لابن ابی الدنیا، رقم الحدیث: ۴۴۳) (الصمت لابن ابی الدنیا، رقم الحدیث: ۴۳۵)

خاموشی...... آخرت پر ایمان کی علامت ہے

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو آدمی خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (مشکوۃ، باب حفظ اللسان، ص: ۴۱۳)

☆ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ بولے تو خیر (اچھا) بولے یا خاموش رہے۔ (بخاری شریف: ۲/ ۸۸۹)

Marfat.com

دانا کا قول

ایک دانا کا قول ہے کہ خاموشی میں سات ہزار فائدے ہیں جو سات کلمات میں جمع ہیں۔ان کلمات میں سے ہر کلمہ ہزار فائدوں پر مشتمل ہے۔

1......خاموشی بلا مشقت عبادت ہے۔2......خاموشی زیور کے بغیر زینت ہے۔

3......خاموشی بلا سلطنت کے ہیبت ہے۔4......خاموشی بغیر دیواروں کے قلعہ ہے۔

5......خاموشی اختیار کرنے والے کو کسی سے معذرت اختیار نہیں کرنی پڑتی۔

6......خاموشی کراماً کاتبین کیلئے راحت ہے۔

7......خاموشی عیوب کیلئے پردہ ہے۔(تنبیہ الغافلین، باب حفظ اللسان، ص:۱۲۲)

خاموشی نجات کی ضمانت ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَمَتَ نَجَا"

ترجمہ: جو چپ رہا وہ نجات پا گیا۔(ترمذی، ابواب الزہد:۲/۷۶)

اس حدیث پاک میں یہ چیز بیان کی گئی ہے کہ جو انسان فضول باتوں سے اور گناہ والی باتوں سے اپنی زبان کو روکے رکھتا ہے وہ انسان بہت سی مصیبتوں، آفتوں، بلاؤں اور نقصانات سے بچ گیا۔اور اس نے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر لی۔کیونکہ انسان زیادہ تر زبان کی وجہ سے زیادہ مصیبتوں میں گرفتار ہوتا ہے۔اس لیے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنی چاہئے۔

سرکار دو جہاں کی......وصیت

جو کوئی عورت یہ چاہتی ہے کہ وہ شیطان کے مکر و فریب سے بچے اور دین کے کاموں میں اس کی مدد کی جائے تو اس کا نسخہ بھی یہ ہے کہ وہ خاموشی اختیار کرے۔اگر کسی

Marfat.com

بہو کا دل کر رہا ہے کہ وہ اپنے خاوند یا ساس کی بات کا جواب دے۔ تو اسے چاہئے کہ وہ خاموشی اختیار کرلے۔ اور یہ سوچے کہ اگر میں چپ رہی تو مجھے بہت سارے فائدے حاصل ہوں گے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی!
اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ"
ترجمہ: زیادہ وقت خاموش رہا کرو (کہ بلاضرورت کوئی بات نہ ہو) یہ بات شیطان کو دور کرتی ہے۔ اور دین کے کاموں میں مددگار ہوتی ہے۔
(منتخب احادیث: ۷۹۱)

مثالی بہو...... خدمت کا جذبہ رکھتی ہے

سسرال خوابوں اور امنگوں کی وہ سرزمین ہوتی ہے جہاں آرزوؤں کے پھول کھلتے ہیں۔ ان کھلتے ہوئے پھولوں کو سرد و گرم سے بچانے کے لیے بہو کو بڑے صبر و تحمل اور بردباری سے کام لینا پڑتا ہے۔

شاخ پر گلاب کے پھول کس قدر حسین لگتے ہیں مگر یہ پھول ریشم کی ڈالی پر نہیں بلکہ کانٹوں سے بھری شاخ پر کھلتے ہیں اور اپنی خوبصورتی اور دل کشی سے ہمارا دل موہ لیتے ہیں، بالکل اسی طرح بہو کی زندگی پھول کانٹوں یعنی دکھ سکھ کا حسین امتزاج ہوتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ سسرال والے پھولوں، خوشبوؤں اور آرائشوں سمیت دل و نگاہیں بچھا کے بڑی دھوم دھام سے جس لڑکی کو بہو بنا کر لاتے ہیں اس سے ان کی بہت سی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ لڑکی کو جب پہلی بار سسرال والے پھولوں کا ہار پہناتے ہیں تو

Marfat.com

وہ یہ سمجھ لے کہ وہ درحقیقت پھولوں کا ہار نہیں بلکہ ذمہ داریوں کی وہ کٹھن راہ ہے جسے لڑیوں میں پرو کر گلے میں ڈال دیا گیا ہے۔ اب اسے ایک نئی ہمت اور نئے عزم سے نئے چیلنج کا سامنا ہے جہاں میکے کا کوئی فرد کام نہ آئے گا بلکہ اس کی اپنی خوبیاں ہی اسے معتبر و معزز بنائیں گی۔

شادی ہوئی اور لڑکی نے ایسی سلطنت میں قدم رکھا جہاں بادشاہ و ملکہ کوئی اور ہے یعنی ساس اور سسر تو وہ مثل بیٹی بن کر آئی ہے اسے ایک دن ملکہ وشہزادی بننا ہے، میکے میں بھی وہ شہزادی تھی مگر سسرال میں یہ پوسٹ اسے اتنی آسانی سے ملنے کی نہیں ہاں ذرا دل جیت لیجئے پھر دیکھئے میکے کی عارضی شہزادی کیسے حقیقی شہزادی وملکہ بنتی ہے۔ فی الحال اسے ساس وسسر کی صورت میں والدین مل گئے ہیں۔ نندوں کی صورت میں بہنیں مل گئی ہیں۔ ان کی اسی طرح عزت واحترام اور خدمت کرے جیسے اپنے والدین اور بہنوں کی کرتی تھی۔

لہٰذا جو بیوی یہ چاہتی ہے کہ وہ اپنے سسرال والوں کا دل جیت لے۔ انہیں اپنا بنا لے۔ اور شہزادی بن کر سسرالیوں پر اپنے شوہر پر حکومت کرے۔ اسے وہ راستہ اپنانا پڑے گا جس میں تھوڑی سی مشقت ہے اور معمولی سی تکلیف ہے لیکن یہ راستہ سیدھا ساس اور شوہر کے دل تک لے جاتا ہے اور یہ راستہ ''خدمت'' ہے۔

جو بہو جتنی خدمت اپنے شوہر، ساس کی کرے گی اتنا ہی ان کے قریب ہو جائے گی اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ سسرال میں شہزادی بن کر رہے گی۔

مثالی بننا ہے تو......احسان مت جتلایئے

بہو اپنے شوہر، اپنی اولاد، اپنی ساس، اپنے سسر کی خدمت کرتی ہے، کوئی مہمان گھر آتا ہے تو اس کی خدمت کرتی ہے اس کی خدمت کا مقصد صرف اللہ کو راضی کرنا ہوتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سورج ہماری زندگی کو حرارت پہنچاتا ہے۔ لیکن وہ اس کا بدلہ نہیں

Marfat.com

مانگتا۔ اور انسان اس کی روشنی سے اپنے دروازے اور کھڑکیاں بند کر دیتا ہے۔ لیکن انسانوں سے سورج ناراض نہیں ہوتا۔ جب وہ کھڑکیاں کھولتے ہیں تو دوبارہ ان کو حرارت پہنچاتا ہے۔

ہوا مسلسل چلتی رہتی ہے۔ کیا ہوا کبھی انسانوں سے بل مانگتی ہے یا احسان جتلاتی ہے۔

ندیاں، نہریں، چشمے پہاڑوں کی بلندی سے اتر کر زمین کے چاروں طرف پھیل جاتے ہیں، پانی کا اگر کوئی راستہ روکتا ہے تو پانی اس سے الجھتا نہیں ہے۔ بلکہ دائیں بائیں نکل جاتا ہے۔ اور لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔

درس ہدایت

مثالی بہو کو چاہئے کہ وہ نیکی کرنے کے بعد احسان ہرگز نہ جتلائے اس نیکی کا کوئی فائدہ نہیں۔ جس طرح سورج ہمیں روشنی دیتا ہے، ستارے رات کے اندھیرے میں روشنی دیتے ہیں۔ لیکن احسان نہیں جتلاتے۔ بارش بے لوث برستی ہے۔ ہوا بے لوث چلتی ہے ان تمام چیزوں سے ہم فائدہ حاصل کرتے ہیں لیکن یہ ہم سے معاوضہ طلب نہیں کرتیں ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور احسان نہیں جتلانا چاہئے۔

اسی طرح اگر شوہر خدمت لینے کے بعد بھی بیوی کو طعنے دے اس کی ناقدری کرے...... اس پر ظلم کرے...... ساس خدمت لینے کے باوجود اس کی راہ میں روڑے اٹکائے...... اسے چین سے نہ رہنے دے...... نندیں صبح و شام اسے تکلیفیں دیں تب بھی وہ اپنی خدمت کے کام کو روکے نہیں، بددل نہ ہو بلکہ یقین رکھے کہ جس اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے میں خدمت کر رہی ہوں وہ ضرور مجھے اس کا بدلہ دے گا۔

خدمت کا جذبہ اپنائیے...... جنت پائیے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس عورت نے پانچ وقت کی نماز ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے اور

Marfat.com

اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کی وہ عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔" (مشکوۃ، کتاب النکاح: ۱/۲۸۱)

مثالی بننا ہے تو...... سیرت صالحات کو پڑھیے

خدا نے ہر مرد کو محنت، جفاکشی سے روزی کمانے کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور گھر کے کام کاج اور بچوں کی پرورش وغیرہ کا انتظام عورت کے سپرد کیا ہے۔ اور دستور بھی یہی ہے کہ گھر کے کام کاج عورتیں کرتی ہیں۔ لیکن آج کل ہمارے معاشرے میں یہ چیز عام ہے کہ خاوند کی آمدنی جتنی مرضی ہو دوسرے اخراجات پورے ہوں یا نہ ہوں لیکن نوکرانی ضرور ہونی چاہئے۔ کوئی ایسا ضرور ہونا چاہئے جو ہمارے گھر کے کام کاج کرے۔ ہم خود اپنا کام کرنے میں اپنی بے عزتی محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ صحابیات رضی اللہ عنہن اپنے گھر کے تمام کام کاج خود سرانجام دیتی تھیں۔ اس کیلئے انہیں سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود اپنے ہاتھوں سے چکی پیستی تھیں۔ جس کی وجہ سے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ خود ہی پانی کی مشک بھر لاتیں جس کی وجہ سے سینے پر رسی کے نشان پڑ گئے تھے۔ گھر میں جھاڑو خود دیتی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کے تمام کام کاج خود سرانجام دیتی تھیں۔ چکی پیستی تھیں۔ صفائی ستھرائی خوب کرتی تھیں۔

یہ تھی دو جہاں کے سردار کی بیٹی کی زندگی! آج ہمارے پاس دو پیسے جمع ہو جائیں تو ہمارا دماغ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اور گھر کے کام کاج کرنا تو دور رہا خود اپنا کام کرنے میں بھی عار محسوس کرتے ہیں۔ اور اپنی توہین تصور کرتے ہیں۔

جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اگر مثالی بننا ہے تو پھر ہمیں سیرت صالحات پر عمل کرنا ہوگا۔ اور ان کی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے کام کاج خود انجام دینے ہوں گے۔

Marfat.com

بہو......مثالی بننے کے لیے درج ذیل گر اپناتی ہے

عورت کی زندگی اسی لمحے تبدیل ہو جاتی ہے۔ جب وہ ایک شخص کے ساتھ زندگی گزارنے کا عہد کرتی ہے۔ پہلے وہ جس گھر میں رہتی ہے وہاں سارے اس کے اپنے ہوتے ہیں، اس کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کرنے والے ہوتے ہیں، مگر نئے گھر میں نئے رشتے جڑتے ہیں، جن کے ساتھ اچھا تعلق رکھنا اس کے اختیار میں ہے۔ کیونکہ اس کا ہم سفر اس کے لیے اہم ہے تو اس سے منسلک رشتے ناتے بھی اس کی گڈ بک میں شامل ہونے چاہئیں۔ ایک بہو کو مثالی بننے کے لیے درج ذیل گر اپنانے چاہئیں۔ مثلاً

☆ اسے صبح دس بجے اٹھ کر ناشتہ کرنے کی عادت ہے لیکن اس کے سسرال والے ۸ بجے ناشتہ کرتے ہیں اور بڑی بہو ہونے کی وجہ سے اس سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ناشتہ وہ بنائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، وہ ایسا کر سکتی ہیں، اس طرح وہ اپنے شوہر کے دل میں گھر کرنے کے لیے پہلی اینٹ رکھے گی، لیکن اگر وہ اپنی پرانی روٹین پر قائم رہنا چاہے تو یقیناً بہت کچھ کھو دے گی، کیونکہ انا اور ضد سوائے تباہی کے کچھ نہیں۔

☆ یاد رہے "ایک چپ سو کو ہراتی ہے۔"

☆ اتنے ڈھیر سارے لوگوں کا پیار پانے کے لیے اسے اپنے جذبات و احساسات کو تھوڑا سا تھپکنا ہوگا۔ اسی تھوڑی سی قربانی کے بدلے اس کو اصل خوشیاں اور سسرال کا پیار مل کر رہے گا۔

☆ اگر بہو کے سسرال میں کوئی مسئلہ کھڑا ہو تو پہلے اس مسئلے کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اگر مناسب ہو تو کوئی بہترین حل پیش کرے۔ کبھی یہ رویہ نہ اختیار کرے کہ وہ سسرال والوں سے زیادہ سمجھدار اور ذہین ہے۔

☆ کبھی بھی یہ کوشش نہ کرے کہ شوہر جیسے ہی گھر میں داخل ہو، وہ پورے دن کی باتیں جمع کر رکھے اور آتے ہی شوہر سے چائے، پانی، حال احوال پوچھنے کے بجائے باتوں کو اس کے کان میں انڈیلنا شروع کر دے۔ اس لیے کہ عام زندگی میں بھی

لوگ اس شخص سے بہت جلد بیزار ہو جاتے ہیں جس کی زبان پر ہر وقت شکوہ، شکایت رہتی ہو۔

☆ مثالی بہو وہی ہوتی ہے جو اپنے سے پہلے اپنے شوہر، ساس، سسر، داماد اور نند کے بارے میں سوچے۔

اپنے شوہر سے صرف وہی بات کرے جو حقیقت میں ضروری ہو۔ اور جب وہ پریشان ہو تو اسے پرسکون ماحول مہیا کرے۔ اور پریشان حالت میں اس کا ساتھ دے۔ اور رحم دلی کے ساتھ پیش آئے۔

☆ <u>یادرکھیے کہ</u>

سسرال والے کبھی بھی بدزبان بہو کو پسند نہیں کرتے۔ اور ایسی عورت کو اس کا شوہر بھی ہرگز پسند نہیں کرتا۔ گھر کی بہو کو چاہئے کہ سب سے اچھے انداز سے گفتگو کرے۔ اگر گھر میں چھوٹے موٹے مسائل جنم لیتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت سے حل کرے جیسے اپنے میکے میں مسائل حل کرتی تھی۔ یہاں بھی ویسے ہی تمام مسائل کو حل کرے۔ جیسے میکے میں اپنی ماں کی ڈانٹ بغیر پرواہ کیے اور برا مانے سن لیتی تھی یہاں بھی اپنی ساس کو ماں سمجھتے ہوئے اس کی ڈانٹ سن لے۔

☆ ہر بہو کو چاہئے کہ جب وہ اپنے سسرال میں آتی ہے تو اپنے آپ کو سسرال کے ماحول کے مطابق بنائے۔ کیونکہ وہ ایک نئے ماحول میں آتی ہے۔ اس ماحول کا موازنہ ہرگز اپنے میکے سے نہ کرے۔ ورنہ وہ کامیاب زندگی نہیں گزار سکے گی۔

اور شادی کے بعد وہ ہرگز یہ نہ سوچے کہ شوہر نے اپنی ساری زندگی اس کے لیے وقف کر دی ہے۔ بلکہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ اس کے شوہر کی ذمہ داریاں باقی سسرال والوں پر بھی ہیں۔ شوہر کے بہت سارے رشتے سسرال والوں سے منسلک ہیں۔ وہ شوہر کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھے۔ اس کے ہر دکھ درد اور پریشانی کی حالات میں اس کا پورا ساتھ دے۔

Marfat.com

مثالی ماں

مثالی ماں......حسن اخلاق کا پیکر ہوتی ہے

اسلام نے اچھی عادات اپنانے اور مسلمانوں میں ان کی تربیت اور تزکیہ نفوس پر زور دیا ہے۔ اور بندے کے ایمان و اسلام میں اس کے ذاتی مسائل اور اخلاق حسنہ کو لازم ٹھہرایا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍO" (پ:۲۹، القلم:۴)

ترجمہ: بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔

برائی قول میں ہو یا عمل میں ایک مثالی ماں اس سے دامن بچا کر رکھتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی بری بات کرنے والے انسان سے سامنا ہو جائے تو بھی وہ بدتمیزی اور بری بات کا جواب برائی سے نہیں دیتی۔

گھریلو معاملات میں اکثر ایسی نوبت آ جاتی ہے کہ ماں کو اس کے خاوند یا پھر گھر کے کسی اور فرد کی ڈانٹ، جھگڑا، بدتمیزی سننی پڑ جاتی ہے۔ اگر گھر کے افراد جھگڑ رہے ہیں یا بدتمیزی کر رہے ہیں تو ایسے میں مثالی ماں کو کیا کرنا چاہئے؟

اگر وہ بھی ان کی بداخلاقی اور بدکلامی کا جواب بداخلاقی اور بدکلامی سے دے گی تو وہ ہرگز مثالی ماں نہیں کہلائے گی۔ اسے چاہئے کہ عفو و درگزر سے کام لے اور مثالی انسان کی طرح پیار و محبت کے ساتھ گھر والوں کی تربیت کرے۔ تا کہ گھر امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

اور گھر کے تمام افراد خوشی اور اچھے طریقے سے اپنی زندگی بسر کر سکیں۔

Marfat.com

نامہ اعمال میں سب سے وزنی چیز

"وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ"

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندے کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ برے اخلاق کے مالک بے ہودہ گفتگو کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔

(ترمذی فی البر والصلۃ رواہ احمد: ۱۰/ ۲۷۵۸۷، ابوداؤد عن ابی الدرداء، ابن حبان: ۴۸۱)

حسن خلق...... جنت میں لے جانے کا ذریعہ

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟

قَالَ: "تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ"

وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: "اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ"

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی۔ آپ نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ۔

(ترمذی باب البر والصلۃ، احمد: ۷۹۱۰، ابن ماجہ: ۴۲۴۶، حاکم: ۴/ ۳۲۴، ابن حبان: ۴۷۶)

جنت میں گھر کی ضمانت

"وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ، وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا، وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ، وَاِنْ کَانَ مَازِحًا، وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّۃِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُہٗ"

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں اس شخص کو جنت کے اطراف میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔ جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی ترک کردے۔ اور اس شخص کو جنت کے درمیان گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔ جو جھوٹ کو ترک کردے۔ اگرچہ وہ مذاق کی صورت میں ہو۔ اور اس شخص کو جنت کے بلند حصے میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔

(اسنادہ صحیح، اخرجہ ابوداؤد: ۴۸۰۰، وفی الباب عن انس رضی اللہ عنہ ترمذی: ۱۹۹۴، وابن ماجہ: ۵۱)

برے اخلاق والا...... سرکار کی قربت سے محروم ہوگا

"وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ، وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ، اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ، اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ، الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ"

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور زیادہ قریب وہ شخص ہوگا۔ جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہوگا۔ اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے زیادہ نا[illegible] اور سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا۔ جو تکلف کے ساتھ [illegible] کرے۔ اور تکبر کے طور پر

Marfat.com

بات کرے۔(اخرجہ الترمذی: ۲۰۲۵، واسنادہ حسن وفی الباب عن ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ عنہ عند احمد: ۱۷۷۵۸/۶، وابن شیبۃ: ۵۱۵/۸، وابن حبان: ۱۳۸۲)

بداخلاقی...... یہودیوں کی فطرت

بداخلاقی کرنا اور لعنت ملامت کرنا یہودیوں کی فطرت میں داخل تھی۔ یہاں تک کہ اگر وہ علی الاعلان (سب کے سامنے) اپنی زبان گندی نہیں کر سکتے تھے تو اشاروں اور کنایوں میں ایسا کرنے کی ضرور کوشش کرتے تھے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گالیوں کے جواب میں اپنی زبان کو تو راہ راست سے ہٹنے سے بچاتے ہی تھے۔ اپنے متعلقین کو بھی اچھے اخلاق کا دامن نہیں چھوڑنے دیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی آپ کی خدمت میں آئے اور آپ سے کہنے لگے۔

یَا اَبَا الْقَاسِمِ! اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ ۔

سام کا معنیٰ موت ہے۔ یعنی انہوں نے آپ کو موت کی بددعا دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وَعَلَیْکُمْ"

یعنی تم پر۔

جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں جواب دیا۔

"عَلَیْکُمْ وَ لَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ"

ترجمہ: تم ہی کو موت آئے۔ اور تم پر اللہ کی لعنت اور اس کا غصہ ہو۔

(بخاری، باب لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفاحشا، رقم الحدیث: ۶۰۳۰)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے عائشہ فحش گو نہ بنو۔"

انہوں نے عرض کی آپ نے سنا نہیں کہ یہودی کیا کہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

کیا تم نے سنا نہیں کہ میں نے ان کے جواب میں کیا کہا؟ میں نے ان کی بات ان ہی پر لوٹا دی۔ میری بددعا ان کے حق میں قبول ہوگی۔ اور ان کی بددعا میرے بارے میں قبول نہیں ہوگی۔

دعوت فکر

مثالی ماں بننے کیلئے اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ بداخلاقی اور بری بات کے جواب میں اچھے اخلاق سے پیش آئے کیونکہ مثالی ماں وہی ہے جو سنت رسول کی پیکر ہو۔ اور حسن اخلاقی اپناتی ہو۔ اور دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرتی ہو۔

مثالی ماں لعن وطعن اور گالی گلوچ نہیں کرتی

ایک مومن اور مثالی ماں نہ تو لعنت کرنے والی ہوتی ہے۔ نہ طعنہ زنی کرنے والی ہوتی ہے۔ اور نہ ہی فحش گو ہوتی ہے اور نہ بے حیا ہوتی ہے۔

ہر اس ماں کی یہی جبلت اور فطرت ہے جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری رسول اور نبی ہونے پر ایمان رکھتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں یہی ایمانی جبلت اور فطرت واضح فرمائی ہے۔

"لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ"

ترجمہ: مومن طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت و ملامت کرنے والا، وہ فحش گو ہوتا ہے نہ بے حیا، نہ وہ بدزبان ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی، البر والصلۃ، رقم الحدیث: ۱۹۷۷، ومسند احمد: ۱/ ۴۰۵، الصحیحۃ، رقم الحدیث: ۳۲۰)

لعنت کرنا...... مومن کو قتل کرنے کے مترادف ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ"

Marfat.com

ترجمہ: جس نے کسی مومن کو لعنت کی تو یہ چیز اسے قتل کرنے کی مانند ہے۔

(صحیح البخاری، الادب، رقم الحدیث: ۶۰۴۷، وصحیح مسلم، الایمان، رقم الحدیث: ۱۱۰)

لعنت کرنا...... دوزخ میں ڈال دے گا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی، فَمَرَّ عَلَی النِّسَآءِ، فَقَالَ: یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ! تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ"

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ کی جانب نکلے۔ آپ کا گزر عورتوں کے قریب سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا:

اے خواتین کی جماعت! صدقہ کرو کیونکہ میں نے اہل جہنم میں تمہاری اکثریت دیکھی ہے۔"

دوسری جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تَصَدَّقْنَ وَاَکْثِرْنَ الْاِسْتِغْفَارَ"

ترجمہ: صدقہ کرو اور استغفار کثرت سے کرو۔

"فَقُلْنَ: وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ"

ترجمہ: ان عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (اہل جہنم میں ہماری) اس کثرت کا سبب کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بکثرت لعن وملامت کرتی ہو اور خاوند کی نافرمانی کرتی ہو۔

(صحیح البخاری، الحیض، رقم الحدیث: ۳۰۴، وصحیح مسلم، الایمان، رقم الحدیث: ۱۳۷)

Marfat.com

درسِ عبرت

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ان کے نسوانی عیوب میں سے دو عیبوں سے ڈرایا ہے۔ ان میں سے پہلا عیب لعنت وملامت کرنا۔ اور بد دعا دینا ہے۔ یہ لعنت وملامت اکثر اوقات ماں اپنی اولاد پر کرتی ہے۔ اور جب کسی پڑوسی یا رشتہ دار سے جھگڑا ہو جائے تو اس وقت بھی لعنت وملامت کرتی ہے۔

ایک مثالی ماں کی یہ شان نہیں ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اے میری ماں!......ذرا سوچئے

بلاشبہ فطرت انسانی کی بنا پر ماں سے خطائیں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ اور بعض اوقات وہ غصے میں آ کر لعنت کرنا شروع کر دیتی ہے۔ ایک مثالی ماں کو ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اسے پیار ومحبت کے ساتھ دوسروں کو سمجھانا چاہئے۔ کسی کو لعنت کرنا ایک بہت بری عادت ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ناراض ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس سے بچنا چاہئے۔

حضرت ابودرداء کی نصیحت

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے۔ جس نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا تھا۔ اور لوگ اسے سب وشتم کر رہے تھے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا:

اگر تم اسے کنوئیں میں گرا ہوا پاؤ گے تو کیا اسے کنوئیں سے نہیں نکالو گے؟

انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں! حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس تم اپنے بھائی کو سب وشتم نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس بات پر حمد وثناء کرو کہ اس نے تمہیں اس گناہ سے عافیت دی۔ انہوں نے پوچھا: کیا آپ کو اس پر غصہ نہیں آتا؟

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یقیناً مجھے اس کے عمل پر آتا ہے۔ اور

Marfat.com

اس کے عمل سے مجھے نفرت ہے۔ اگر یہ آدمی اس گناہ کو ترک کردے تو یہ میرا بھائی ہے۔

(شرح السنۃ: ۱۳/۱۲۷)

گالی دینا...... گناہ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ"

ترجمہ: کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا جھگڑنا اور جنگ وجدل کرنا کفر ہے۔

(صحیح بخاری، الایمان، رقم الحدیث: ۴۸، وصحیح مسلم، الایمان، رقم الحدیث: ۶۴)

درس ہدایت

فحش گالی بکنا جو بہت سے افراد کا تکیہ کلام ہے۔ تو یہ سب وشتم سے بھی بڑھ کر گھناؤنا جرم ہے۔ یہی چیز بدزبانی کہلاتی ہے۔ اور ایسے شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومن نہیں مانتے۔ جیسا کہ ابھی اوپر حدیث بیان کی گئی ہے۔ اس لیے ہر ماں کو چاہئے کہ وہ گالی گلوچ، لعن طعن نہ کرے۔ بلکہ عفوودرگزر سے کام لے۔

مثالی ماں...... طہارت وصفائی کا خیال رکھتی ہے

صحیح مسلم میں ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

"اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ"

ترجمہ: صفائی نصف ایمان ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارت: ۵۳۴، جامع ترمذی: ۳۵۱۷)

ان الفاظ سے صفائی کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی و پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔ آخر اس کی کوئی اسلام میں اہمیت وضرورت ہے۔ تو ایسا فرمایا گیا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (پ: ۲۹، المدثر: ۵-۴)

Marfat.com

ترجمہ: اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور گندگی سے دور رہو۔

اس لیے ایک ماں کو چاہئے کہ وہ اپنے گھر میں صفائی کا مکمل خیال رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ جب اس کا خاوند گھر میں آئے۔ تو گھر میں ہر طرف گندگی ہو۔ اور یہ چیز شوہر کو ناگوار گزرے۔ اس لیے صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

بچوں کی تربیت اور صفائی کی عادت شروع سے ہی ہونی چاہئے

عَوِّدْ بَنِيْكَ عَلَى الْآدَابِ فِي الصِّغَرِ
كَيْمَا تَقِرُّبِهِمْ عَيْنَاكَ فِي الْكِبَرِ
فَاِنَّمَا مِثْلُ الْآدَابِ تَجْمَعُهَا
فِيْ عُنْفُوَانِ الصِّبَا كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ

ترجمہ: اپنے بیٹوں کو چھوٹی عمر ہی سے اچھے آداب کا عادی بناؤ۔ تا کہ بڑی عمر میں ان کو دیکھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

بچپن میں آداب سکھا دینا اور اچھی تربیت کرنا۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی پتھر پر نقش کرلیا جائے۔ جیسے وہ نہیں مٹتا ایسے ہی بچپن کی عادتیں بڑھاپے تک چلتی ہیں۔ یعنی آخیر عمر تک۔

ایسی ہی سمجھدار ماں جو اللہ کو راضی کرنے کیلئے اور شوہر کی نگاہ میں خوبصورت بننے کے لیے خود کو بھی صاف ستھری رکھے۔ بچوں کو بھی پاک و صاف اور ستھرا رکھے۔

ناخنوں کی ستھرائی

ناخنوں کی صفائی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ جو میل ناخنوں کے نیچے ہوتی ہے اگر یہ کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ پیٹ میں چلی جائے تو اس سے بہت سی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اور معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس لیے ناخنوں کو کاٹنا اور ان کی صفائی کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اور جو بچے صاف ستھرے رہتے ہیں وہ اس سے نفرت کریں گے اگر

Marfat.com

وہ گندے کپڑے پہنے گی اور اس کے ناخن گندے ہوں گے تو بہت برا اثر پڑے گا۔

لباس کی ستھرائی

ناخنوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ لباس کی صفائی بہت ضروری ہے۔ اور لباس کی صفائی کے بغیر جسم کی صفائی ناممکن ہے۔ کیونکہ اگر نہانے کے بعد پھر وہی گندے کپڑے پہن لیے جائیں تو گندے کپڑوں کے جراثیم پھر سے جسم کے ساتھ لگ جائیں گے۔ اور نہانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس طرح جو بچے اسکول جاتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اپنے یونیفارم اسکول کے بعد گھر آ کر بدل (Change) کر لیں۔

گھر کی صفائی

ناخنوں اور لباس کی صفائی کے ساتھ ساتھ گھر کی صفائی بہت ضروری ہے۔ اگر ہمارے گھر کے اردگرد کی جگہ گندی ہوگی تو ہم خود کو بیماریوں سے نہیں بچا سکتے۔ اس طرح مختلف قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ جو کہ بعد میں بڑی اور خطرناک بیماریوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اس لیے ہمیں ہر روز اپنے گھر کی صفائی کرنی چاہئے۔ تاکہ گھر کے تمام افراد صحت مند اور خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔

گھر کا چہرہ خوبصورت ہو...... یہی اسلام کو مطلوب ہے

گھر کا چہرہ خوبصورت ہو یہی اسلام کو مطلوب ہے۔ جب صحن صاف ستھرا ہوگا۔ اور گھر کے تمام کمرے، کچن، باتھ روم، ٹی وی لاؤنج، گیراج، بیڈ روم، ڈرائنگ رومز، ڈائننگ ہال ہر جگہ سے اچھی طرح صفائی کی جائے۔

برتنوں کو وقت پر دھوئیں۔ دھونے والے کپڑے الگ ایک جگہ پر رکھیں۔ دھونے والے کپڑوں کو جلدی دھولیں۔ انہیں جمع کر کے نہ رکھیں۔ بچوں کے کپڑے گندے ہیں تو انہیں تبدیل کر دیں۔

ہر جگہ سے ہر چیز کی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ تاکہ حفظان صحت کے مسائل حل ہو جائیں۔ بیماریاں نہ پھیلیں۔ ہماری لاپرواہی کی وجہ سے گھر میں گندگی ہوتی ہے۔ اور

Marfat.com

پھر اس گندگی سے بہت ساری بیماریاں پھیلتی ہیں۔ جو مہلک ثابت ہوتی ہیں۔ اور خطرناک بیماریوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ جیسے ملیریا، ڈینگی بخار وغیرہ۔

اس لیے صفائی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ ہمیں اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کو مسواک یا برش کے ساتھ ضرور صاف کرنا چاہئے۔ دانتوں کے درمیان خلال کرنے کیلئے مخصوص دھاگہ Dental hoss لے کر دانتوں کے درمیان اچھی طرح خلال کر لیں۔ تاکہ کھانے کی کوئی چیز رہ کر بیماری اور بدبو کا سبب نہ بنے۔

مثالی ساس

مثالی ساس...... عفو و درگزر کی پیکر ہوا کرتی ہے

مثالی ساس وہی ہوتی ہے جو عفو و درگزر سے کام لیتی ہے۔ اس کے گھر میں جو مسائل پیش آتے ہیں ان کو صبر کے ساتھ حل کرتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ماحول میں آنکھ کھولی تھی۔ اس ماحول میں عفو و درگزر کو انسانی کمزوری سمجھا جاتا تھا۔ نہ کہ اس کو انسانی خوبی تصور کیا جاتا...... عفو و درگزر کو انسانی بزدلی تصور کیا جاتا تھا۔ ان کے نزدیک زیادتی کرنے والے کو سزا دینا اور اس سے انتقام لینا شجاعت و مردانگی کی علامت تھی۔ اور معاف کر دینا بزدلی کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوچ کو بدل ڈالا اور عفو و درگزر کو عام کیا۔ اس لیے ایک مثالی ساس کا فرض ہے وہ اپنی بہو کے ساتھ اور گھر کے دیگر تمام افراد کے ساتھ نرم دلی سے پیش آئے۔ اور جب بھی کسی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو عفو و درگزر سے کام لے۔ یہ صفت اسے مثالی بنا دے گی۔

معاف کرنے کے متعلق حکم خداوندی

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(پ:۶، المائدہ:۱۳)

Marfat.com

ترجمہ: آپ ان کو معاف کر دیجئے اور ان سے درگزر کیجئے، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

فائدہ

مثالی ساس کو چاہئے کہ وہ دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دے۔ کیونکہ معاف کرنا احسان کرنا ہے، اور احسان کرنے والوں سے اللہ محبت کرتا ہے۔ تو جن سے اللہ محبت کرتا ہے ان کی خوش قسمتی کا عالم کیا ہو گا۔

معاف کرو...... اللہ تمہیں معاف کرے گا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قدرت کے باوجود کسی کو معاف کر دیا تنگی کے دن اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا۔ (المعجم الکبیر، ج: ۷، رقم الحدیث: ۷۵۸۵)

معافی اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں عفو و درگزر کے چند ایک واقعات درج ذیل ہیں۔ ان کو ملاحظہ فرمایئے۔ اور اس سے نصیحت حاصل کریں۔ اور عفو و درگزر کو اپنا شیوہ بنایئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عفو و درگزر نے ہر چیز کو احاطے میں لے رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنوں کی لغزشوں کو معاف فرمایا۔ جاہلوں کی جاہلانہ حرکات سے درگزر کیا۔ اجڈ بدوؤں کی درشتیاں برداشت کیں اور دشمنوں کی دشمنیاں عین اس وقت بھلا دیں جب رب قدوس نے آپ کو ان پر قابو عطا فرمایا۔ اگر کسی مخلص صحابی سے بشری تقاضوں کے تحت کوئی لغزش سرزد ہو گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خطا کو کمال محبت اور شفقت سے معاف فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو تمام لوگوں پر قابو عطا فرمایا تھا آپ نے اس وقت بھی لوگوں کو سزائیں نہیں دیں بلکہ ان کی خطاؤں کو معاف فرما دیا۔ اور عفو و درگزر سے کام لیا۔

Marfat.com

ماف کردینے کی عظیم مثال

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جعرانہ سے واپسی پر میں
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک دروازے سے ہبار بن الاسود
اخل ہوا مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ یہ ہبار بن الاسود ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے
س کو دیکھ لیا ہے۔ ایک شخص اس کو مارنے کیلئے کھڑا ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
س کو اشارہ کیا کہ وہ بیٹھ جائے، ہبار کھڑا ہوا، اور اس نے کہا۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ!
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

یارسول اللہ میں آپ سے بھاگ کر کئی شہروں میں گیا۔ میں نے سوچا میں عجم کے
لوں میں چلا جاؤں، پھر آپ کی مجھے نرم دلی، صلہ رحمی اور دشمنوں سے آپ کا درگزر کرنا
اد آیا، اے اللہ کے نبی ہم مشرک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے ہمیں ہدایت
ی۔ اور ہم کو ہلاکت سے نجات دی۔ آپ میری جہالت سے درگزر فرمائیں اور میری
ن تمام باتوں سے جن کی خبر آپ تک پہنچی ہے میں اپنے تمام برے کاموں کا اقرار کرتا
وں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو
عاف کر دیا۔ اللہ نے تم پر احسان کیا۔ کہ تم کو اسلام کی ہدایت دی اور اسلام پچھلے تمام
گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(الاصابہ:۶/۳۱۳، رقم الحدیث:۱۱۹۵۱، اسد الغابہ، رقم الحدیث:۵۳۰۹، الاستیعاب، رقم الحدیث:۲۷۱۰)

ایک ہبار بن الاسود کو معاف کر دینے کی مثال نہیں ہے۔ آپ نے ابوسفیان کو
ماف کر دیا جس نے متعدد بار مدینہ پر حملہ کیا۔ وحشی کو معاف کر دیا۔ جس نے آپ کے
چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو شہید کیا تھا۔ ہند کو معاف کر دیا جس نے حضرت
کلیجہ نکال کر دانتوں سے کھایا۔ فتح مکہ کے بعد تمام ظالموں کو معاف کر دیا۔
عکرمہ بن ابوجہل کو معاف کر دیا۔ سراقہ کو امان لکھ دی۔ اور بہت سے ظالموں اور

Marfat.com

ستم شعاروں کے مظالم اور ان کی جفاؤں سے اعراض کر کے انہیں معاف کر دیا۔ غرض آپ کی پوری زندگی خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ سے عبارت تھی۔

مثالی ساس!......معاف کیجئے خدا تمہیں معاف کرے گا

مثالی ساس کو چاہئے کہ ہمیشہ عفو و درگزر سے کام لے۔ اپنی بہو کی غلطیوں کو معاف کر دے۔ کسی سے برا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا سلوک کرنا نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ بعض گھروں میں ایسا ہوتا ہے کہ بہو اچھے کام کرے یا برے اس کی ساس ہمیشہ اسے ڈانٹتی ہے۔ وہ کام اچھے کرے یا نہ کرے۔ کھانا اچھا پکائے یا نہ پکائے اسے ہمیشہ ساس سے ڈانٹ پڑتی ہے۔ ساس کی خدمت کرے یا نہ کرے ساس اس کے ساتھ برا سلوک کرتی ہے۔

ہر کام میں بہو کے حصے میں ڈانٹ ہی آتی ہے۔ مثالی ساس کو ایسا رویہ ہرگز نہیں اپنانا چاہئے۔ پھر بھی ایسا وقت بھی آتا ہے کہ بہو کو انہیں ذلیل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ گھر میں اگر ساس کی سہیلیاں آئی ہیں یا نند کی دوستیں تو ان کے سامنے ساس سے باتیں کریں گی۔ اور ساس جب اس کو ڈانٹے گی تو پھر ساس کی بے عزتی ہو گی۔

اس طرح بہو یہ سوچتی ہے کہ انہوں نے کون سا میرے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ جو میں ان کے ساتھ اچھا کروں۔ اپنا موقع ملنے پر میں انہیں مزہ چکھاؤں گی۔

یہ مثالی ساس کی صفت نہیں ہے۔

مثالی ساس وہ ہے جو معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی معاف کر دے گا۔

معافی کی عظیم اور قابل عمل مثال

حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ ایک دن مسجد کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور انہیں گالیاں دینے لگا۔

یہ سن کر سارے غلام اور خدام اور دوسرے احباب اس آدمی پر ٹوٹ پڑے۔

Marfat.com

علی بن حسین نے آواز دی: تم لوگ رک جاؤ، کوئی اس آدمی کو ہاتھ نہ لگائے۔

پھر حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ اس آدمی کے پاس آئے۔ اور فرمایا:

تم سے ہمارا کوئی معاملہ مخفی نہیں (تم نے یہ سب دیکھ ہی لیا) بتاؤ کیا تمہاری کوئی جت ہے جس میں ہماری مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہو؟

وہ آدمی شرم سے پانی پانی ہو گیا۔ اور واپس جانے لگا۔

حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کپڑا اس کے اوپر ڈال دیا اور اسے ایک ہزار درہم بھی عطا فرمائے۔ (عین الادب والسیاسۃ)

ق حاصل کیجئے

اس واقعہ سے مثالی ساس کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ جب بھی بہو کی طرف سے واریاں آئیں یا اہل خانہ میں سے کوئی اسے تکلیفیں پہنچائے...... اس کو پریشان کرے اس کو صبر سے عفو و درگزر سے کام لینا چاہئے۔ اگر ساس اپنی بہو کے ساتھ اچھا سلوک رے گی۔ تو گھر امن کا گہوارہ بنے گا۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اجر عطا فرمائے

مثالی ساس...... تنازعات میں نہیں پڑتی

مثالی ساس کو ہرگز تنازعات میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اس کو یہ بات اچھی طرح سمجھنی ہے کہ جس طرح اس کے پہلو میں دل ہے ٹھیک اسی طرح اس کی بہو کے پہلو میں بھی ل ہے۔ اور اس کے دل میں بھی کچھ امیدیں ہیں۔ کچھ خواہشات ہیں۔ جن کو وہ پورا نا چاہتی ہے۔

زندگی گزارنے کی تڑپ ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کے گھر کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر آئی وہ اس کے بیٹے کی بیوی ہے اس کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول ر کیے ہیں۔ وہ بازار سے خریدی ہوئی لونڈی نہیں ہے۔ اس لیے مثالی ساس وہی

Marfat.com

ہے جو اپنی بہو کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ تنازعات میں نہ پڑے ہر بات پہ اس کو جھڑکے۔ بلکہ درگزر سے کام لے۔ اور اس کی عزت کرے جیسے اپنے بیٹے، بیٹیوں کی کرتی ہے۔

جھگڑوں کے نقصانات

اللہ کی نظر رحمت سے محرومی

ایک مسلمان مرد وعورت کی یہ صفت ہونی چاہئے کہ وہ جھگڑوں اور تنازعات سے کوسوں دور رہے۔ اور جھگڑوں سے طبعاً نفرت ہو۔

جھگڑوں کے نقصانات میں سے سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ رحمت سے گر جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہیں نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ ان سب سے افضل چیز بتلاؤں؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ضرور فرمایئے یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کا سلوک سب سے افضل ہے۔ اور آپس کی لڑائی دین کو مونڈنے والی ہے۔ (بخاری، التراویح، رقم الحدیث: ۲۰۲۳)

شب قدر کی تعیین...... جھگڑے کی نذر ہوگئی

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرمادیں۔ مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس لیے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی۔ کیا بعید ہے کہ یہ اٹھا لینا اللہ کے علم میں بہتر ہو۔ لہٰذا اب اس رات کو نویں اور ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ (بخاری، التراویح، رقم الحدیث: ۲۰۳۲)

درس عبرت

اس حدیث پاک سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ اس حدیث پاک میں

سب سے اہم بات یہ ہے کہ جھگڑا اس قدر سخت بری چیز ہے کہ اس کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے شب قدر کی تعیین اٹھالی گئی۔ اور یہی نہیں بلکہ جھگڑا ہمیشہ برکات سے محرومی کا سبب ہوا کرتا ہے۔

جھگڑا چھوڑیئے...... جنت میں گھر لیجئے

جو ساس، بہو، بیٹی، بھائی جھگڑے سے بچنے اور بچانے کیلئے اپنا جائز اور قیمتی سے قیمتی حق صرف اللہ تعالیٰ کیلئے چھوڑے گا۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوں گے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا"

ترجمہ: میں اس شخص کیلئے جنت کے بیچوں بیچ گھر دلوانے کی ضمانت لیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ (ابوداؤد، الادب: ۲/۳۰۵)

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ" (پ:۴، آل عمران: ۱۸۵)

ترجمہ: جو جہنم کی آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔

فائدہ

حقیقی کامیابی جہنم سے بچنا اور جنت میں داخل ہونا ہے تو وہ اعمال جو جنت میں داخل ہونے کا سبب بنیں وہ کتنے قیمتی ہوں گے۔ لہٰذا جھگڑے سے بچنا یہ بھی ایک سبب ہے جنت میں داخل ہونے کا۔ اس لیے ہمیں بھی چاہئے کہ جھگڑے کو چھوڑ کر حسن سلوک کو اپنائیں۔

Marfat.com

اللہ کریم...... بہتر عوض عطا کرتا ہے

حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا

ترجمہ: جو کوئی اللہ کیلئے کوئی چیز چھوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اس کا عوض اس کو عطا فرمائے گا۔ (الدرر المنتثرة فی الاحادیث المشتہرة للسیوطی: ۱۵۸)

درس ہدایت

لہٰذا جھگڑے سے بچنے کیلئے ہمیں اپنی ذاتی مملوکہ کتنی بھی اہم، مہنگی اور قیمتی سے قیمتی چیز چھوڑنی پڑے (جس پر کسی اور کا کوئی شرعی حصہ یا حق نہ ہو) تو چھوڑ دینی چاہئے تاکہ اللہ کی بارگاہ سے بہتر صلہ حاصل کرسکیں۔

جھگڑوں سے بچنے کی دعا

ہم رب قدوس کی بارگاہ میں سب کیلئے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں جھگڑوں اور تمام فتنہ و فساد سے بچائے۔ اس کے لیے وہ بہترین دعا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور ہمیں بھی سکھائی، تمام مسلمانوں اور بالخصوص ہر اس کو ہر نماز کے بعد مانگنی چاہیے۔

"اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ"

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے دلوں میں باہم محبت پیدا کر دے۔ اور ہماری آپس کی رنجشوں کی اصلاح فرما دے۔ اور ہم کو سلامتی کے راستے دکھا دے۔ اور نور عطا کر کے تاریکیوں سے نجات دے۔ اور بے حیائی سے ہم کو بچا لے۔ جو ان میں کھلی ہوئی ہیں۔ اور جو پوشیدہ ہیں۔

جھگڑوں سے بچنے کا نسخہ

اپنی رائے پر اصرار نہ کریں۔ رائے پر اصرار بھی جھگڑوں کا سبب ہوتا ہے۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا"

(پ:۹، الانفال:۴٦)

ترجمہ: آپس میں اختلاف نہ کرو۔ ورنہ بزدل ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر رکھو۔

دعوت فکر

آج کل ہمارے معاشرے میں لڑائی جھگڑے عام ہیں۔ اس لیے مثالی ساس کو چاہئے کہ وہ اپنی بہو اور اپنے گھر والوں سے جھگڑا نہ کرے۔ بلکہ تمام غلطیوں کو درگزر کرے۔ اور عفو و درگزر سے کام لے۔ اپنے گھر کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے۔

مثالی ساس...... جذبۂ انتقام نہیں رکھتی

جذبہ انتقام ایک بہت بری چیز ہے۔ اس سے بچنا چاہئے۔ یہ ہمارا ایمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں میں کامیابی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر عمل کرنے سے بگڑے حالات سنور جاتے ہیں۔ بدترین حالات بہترین ہو جاتے ہیں...... ناموافق معاملات درست ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ہم سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرنا چاہئے۔ اور جذبۂ انتقام سے بچنا چاہئے۔

انتقام نہ لینا...... محبوب دوجہاں کی سنت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے انتقام نہ لیا۔ بلکہ آپ نے اپنے ذاتی دشمنوں کو بھی معاف کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ"

ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی معاملے میں کبھی کسی سے

Marfat.com

انتقام نہیں لیا۔ (بخاری، کتاب الادب: ۲/۹۰۴)

درسِ عمل

ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے انتقام نہیں لیا تو پھر ہم اس طرح کیوں کرتے ہیں۔ اس لیے مثالی ساس کو چاہئے کہ وہ کسی بھی معاملے میں اپنی بہو سے انتقام نہ لے۔ بلکہ عفوودرگزر اور رحم دلی سے کام لے۔

انتقام نہ لینے والے کا اللہ مددگار رہتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس کے مسلسل برا بھلا کہنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صبر کرنے اور خاموش رہنے پر) خوش ہوتے رہے۔ اور تبسم فرماتے رہے۔ پھر جب اس آدمی نے بہت ہی زیادہ برا بھلا کہا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر وہاں سے چل دیے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا:

یا رسول اللہ! (جب تک) وہ شخص مجھے برا بھلا کہتا رہا آپ وہاں تشریف فرما رہے۔ پھر جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ گئے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جب تک تم خاموش تھے اور صبر کر رہے تھے) تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ پھر جب تم نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو (وہ فرشتہ چلا گیا اور) شیطان بیچ میں آ گیا۔ اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھتا (لہذا میں اٹھ کر چل دیا)

Marfat.com

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں ارشاد فرمائیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے:

جس بندے پر کوئی ظلم یا زیادتی کی جاتی ہے۔ اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے اس سے درگزر کردیتا ہے۔ (اور انتقام نہیں لیتا) تو بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر کے اس کو قوی کردیتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند ابی ہریرہ: ۳/۱۷۷، رقم الحدیث: ۹۳۴۱)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس چیز کا خیال رکھتے تھے کہ اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیا کرتے تھے۔

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے کمال کردیا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے، علی زین العابدین رضی اللہ عنہ وضو کرنے کیلئے اٹھے۔ لونڈی گرم پانی کا لوٹا لیے حاضر ہوئی۔ اچانک اس کے ہاتھ سے لوٹا چھوٹ گیا اور گرم پانی حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اوپر گر گیا۔ تکلیف کے عالم میں آپ نے سر اٹھا کر لونڈی کی طرف دیکھا تو وہ فوراً کہنے لگی: اللہ تعالیٰ مومنوں کی شان میں فرماتے ہیں۔

"وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ" (پ:۴، آل عمران:۱۳۴)

ترجمہ: (مومن) غصے کو پی جاتے ہیں۔

انہوں نے ارشاد فرمایا:

"قَدْ كَظَمْتُ غَيْظِيْ"

ترجمہ: "میں نے اپنے غصے پر قابو پایا۔"

اس کے بعد باندی نے کہا: اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے۔

"وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط" (ایضا)

ترجمہ: "وہ لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔"

انہوں نے فرمایا:

Marfat.com

"عَفَا اللّٰہُ عَنْكِ"

ترجمہ: "اللہ تمہیں معاف کردے۔"

اب اس نے مومنوں کی تیسری صفت بیان کی۔

"وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ O" (پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"ہم نے تمہیں اللہ کی خوشنودی کے لیے آزاد کردیا۔" (روح المعانی: ۳/۵۹)

بہترین انتقام کون سا ہے؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ جو ساس انتقام کی فکر میں رہتی ہے وہ اپنے زخموں کو ہرا رکھتی ہے اگر وہ انتقام لینے سے باز رہتی تو یہ زخم خود بخود بھر جاتا۔

انتقام لیتے وقت انسان پر اسی کے مزاج کا زہریلا مادہ اثر کرتا ہے۔ لہٰذا ساس ان نقصانات سے بچنے کے لیے انتقام کو چھوڑ کر جذبہ عفو کو زندہ کرے۔ معاف کرنے کی صفت کو پیدا کرے۔ معاف کرنے کو بہترین انتقام بتلایا گیا ہے۔

کہا جاتا ہے۔

"بہترین اور سخت ترین انتقام یہ ہے کہ تم اپنے دشمنوں کے ساتھ نرمی اور شیریں کلامی کے ساتھ ان کی ہڈیاں توڑ دو، ان کی خطائیں معاف کر کے اپنی روحانی خوشیوں کی پرورش کرو۔"

ایک عربی شاعر نے ایک شعر کہا ہے۔

تَرَفَّقْ اَیُّهَا الْمَوْلٰی عَلَیْهِمْ
فَاِنَّ الرِّفْقَ بِالْجَانِیْ عِتَابٌ

ترجمہ: "اے آقا تو ان زخم پاشی کرنے والوں کے ساتھ نرمی کر اس لیے کہ نرمی زخم دینے والوں کی سزا ہے۔"

Marfat.com

دعوت فکر

اگر کوئی بیوی اپنے خاوند، ساس...... نند وغیرہ کے ظلم کا شکار ہو اور ایسا ان کی ضد و عناد کی وجہ سے ہو تو بیوی انتقام لینے کے بجائے ان کو معاف کر دے۔ اور ان سے انتقام نہ لے تو وہ اس پر شرمندہ ہوں گے۔ اور یہ ان کے لیے سب سے بڑا انتقام ہے۔

انتقام لینے کی سوچ سے مزید ڈنک لگتے ہیں

اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کو ایک بھڑ نے کاٹ لیا ہو۔ اب وہ غصے ہو کر ایسا کرے کہ بھڑوں کو سزا دینے کے لیے بھڑ کے چھتے میں اپنا ہاتھ ڈال دے اگر کوئی آدمی ایسا کرے تو اس کے بعد اس کی یہ شکایت بے معنی ہو گی کہ پہلے تو ایک بھڑ نے اس کو معمولی طریقے سے کاٹا تھا۔ اب سینکڑوں بھڑیں اس سے لپٹ گئیں اور اس کے سارے جسم کو ڈنگ مار کر زخمی کر دیا۔

لہٰذا عقل مند وہ ہے جو ایک بھڑ کے کاٹنے پر چپ ہو جائے۔ اور نظر انداز کر دے۔

تذکرۂ صالحات امت

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنا کر فرشتوں پر فضیلت بخشی۔ اس نے پیارے آقا علیہ السلام کو اس دنیا میں مبعوث فرما کر ہم پر احسان فرمایا۔

جنہوں نے اس دنیا میں تشریف لا کر عورتوں کو ایک الگ مقام عطا فرمایا۔ معاشرے میں عورتوں کو عزت عطا فرمائی۔ ہم یہاں چند ایک عظیم خواتین اسلام بالخصوص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا تذکرہ کریں گے۔ ان کی زندگیاں مقدس واقعات سے بھری پڑی ہیں۔

ہم ان مقدس واقعات سے اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو آگاہ کریں گے۔ تاکہ وہ ان کی زندگیوں سے درس ہدایت حاصل کریں۔ اور اپنی زندگی اسلام کے اصولوں کے

مطابق گزار سکیں۔ اور دنیا و آخرت میں بھلائیاں حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی کو رہتی دنیا تک تمام عورتوں کیلئے نمونہ بنا دیا ہے۔ کہ مسلمان عورتیں ان پاک و مبارک عورتوں کی زندگیوں سے سبق سیکھیں۔ اپنی زندگیوں کو ان کی زندگیوں کی طرح بنانے کی کوشش کریں۔

ان کی زندگیاں کیسی تھیں؟ ان کے مکانات کیسے تھے؟ ان کا اپنے شوہروں کے ساتھ برتاؤ کیسا تھا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تمام امت مسلمہ کی مائیں ہیں۔ ان کو تمام دنیا کی عورتوں میں خصوصی شرف ملا ہے۔ کہ انہیں بستر نبوت پر سونا نصیب ہوا ہے۔ اور دن رات محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ان کی خدمت وصحبت کے انوار و برکات سے سرفراز ہوتی رہیں۔

Marfat.com

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی اور رفیقہ حیات ہیں۔ یہ خاندان قریش کی بہت ہی باوقار و ممتاز خاتون ہیں۔ ان کے والد کا نام خویلد بن اسد اور ان کی ماں کا نام فاطمہ بنت زائدہ ہے۔

ان کی شرافت اور پاکدامنی کی بنا پر تمام مکہ والے ان کو "طاہرہ" کے لقب سے پکارتے تھے۔

نام ونسب

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نام ونسب مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی القرشیہ الاسدیہ۔

نکاح مبارک

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعبادات، حسن و جمال، صورت و سیرت اور صورت و کمال کو دیکھ کر خود ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی رغبت ظاہر کی۔

چنانچہ اشراف قریش کے مجمع میں باقاعدہ نکاح ہوا۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی وفادار اور جاں نثار بیوی تھیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بے پناہ محبت تھی۔

جب تک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔ اور یہ مسلسل پچیس سال تک محبوب خدا کی جاں نثار

Marfat.com

اور خدمت گزار رہیں۔

خدمات

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا أَبْدَلَنِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ خَیْرًا مِنْھَا، قَدْ آمَنَتْ بِیْ إِذْ کَفَرَ بِیَ النَّاسُ وَصَدَّقَتْنِیْ إِذْ کَذَّبَنِیَ النَّاسُ، وَوَاسَتْنِیْ بِمَالِھَا إِذْ حَرَمَنِیَ النَّاسُ وَرَزَقَنِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَلَدَھَا إِذْ حَرَمَنِیْ أَوْلَادَ النِّسَآءِ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے میری اس وقت ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اللہ عزوجل نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد نہیں عطا فرمائی۔ (اخرجہ احمد بن حنبل فی المسند: ۶/ ۱۱۷، الرقم: ۲۴۹۰۸، والطبرانی فی المعجم الکبیر: ۲۳/ ۱۳، الرقم: ۲۲، وابن الجوزی فی صفوۃ الصفوۃ: ۲/ ۸)

تشریح وتوضیح

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ

وَوَاسَتْنِیْ بِمَالِھَا إِذْ حَرَمَنِیَ النَّاسُ

ترجمہ: انہوں نے اس وقت اپنے مال کے ساتھ میری خیر خواہی کی جب لوگوں نے مجھے محروم رکھا۔ (الاستیعاب، کتاب النسآء: ۴/ ۲۸۷، رقم الحدیث: ۳۳۴۷)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لوگوں میں میرا کوئی ساتھی نہیں تھا۔ کوئی دوست، مددگار نہیں تھا۔ میں نے جب خود کو لوگوں میں سب سے زیادہ تنہا اور

اکیلا محسوس کیا اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میرا ساتھ دیا۔

جب لوگوں کو سب سے زیادہ پیسے سے محبت تھی۔ اور جس پر مال خرچ کرتے وہ اس سے بھی زیادہ محبوب ہوتا تھا۔

درسِ عمل

عزیز بہنو! اگر آپ کے شوہر کو دین کے کسی تقاضے کیلئے مال کی ضرورت پڑے یا کسی دنیوی جائز حاجت کیلئے ضرورت پڑے تو آپ اس مال کو شوہر پر خرچ کرنے کی سعادت کو فخر سمجھئے۔ اس میں بالکل بخل (کنجوسی) نہ کیجئے۔

آپ کا جو مال آپ کے شوہر پر خرچ ہو گیا وہ آپ کی نگاہ میں بہت عزیز و محترم ہے۔ بہ نسبت اس مال کے جو آپ کی الماری میں محفوظ ہے۔ اور آپ صرف اس کو دیکھ کر خوش ہوں۔ اور پھر اچانک آپ کو موت آجائے اور وہ کسی اور کے پاس چلا جائے۔ اگر آپ نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے اپنے شوہر پر مال خرچ کیا تو اس کا پورا پورا اجر قیامت کے دن آپ کو ملے گا۔ اگر آپ نے اپنا مال دین کو پھیلانے، مسجدوں کو بنانے اور مدرسوں کو بنانے میں لگایا تو آپ بھی بروز قیامت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شامل ہوں گی۔

اور کل جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بیویوں کو اجر دیں گے تو آپ کو بھی ان خوش نصیبوں کے جھنڈے تلے کہیں نہ کہیں جگہ مل ہی جائے گی۔

اسی طرح اپنے شوہر کے ساتھ فدا ہونے اس پر مال خرچ کرنے اس کے جذبات کو سمجھنے کی دوسری مثال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس طرح قائم فرمائی کہ نکاح کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد راضی نہ ہوئے کہ میں ابو طالب کے یتیم بیٹے کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کروں۔

لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دو اوقیہ چاندی یا سونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ اور عرض کیا کہ ایک جوڑا خرید کر مجھے ہدیہ کر دیں۔ اور ایک مینڈھا اور فلاں فلاں چیزیں خرید کر دے دیں۔ (مجمع الزوائد المناقب: ۹/۲۶۱، الرقم الحدیث: ۱۵۲۶۶)

پھر یہ سب چیزیں لا کر والد کو بتایا کہ ہونے والے شوہر نے مجھے ہدیہ دیا ہے۔ اپنے شوہر کے فقر کو اس طرح چھپایا کہ اپنا ہی مال ان کو دے دیا۔ اور ان ہی کی طرف نسبت کر کے والد کو خوش کیا اور رہتی دنیا تک کی عورتوں کیلئے مثال قائم فرمادی کہ شوہر کے مرتبے کے سامنے دنیا کا مال و دولت کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

بہر حال آج بھی مسلمان بیوی اپنے شوہر پر اپنی ہر صلاحیت کے ساتھ فدا ہو۔ اور یوں کہے:

اے دوست اگر جاں طلبی جاں بہ تو بخشم
وز جاں چہ عزیز است بگو آں بہ تو بخشم

میرے پیارے شوہر! اگر تم میری جاں طلب کرو تو وہ حاضر ہے۔ اور اگر اس جان سے بھی زیادہ عزیز کوئی اور چیز تمہارے خیال میں ہو تو مجھے بتادو۔ میں اسے بھی تم پر قربان کرنے کو تیار ہوں۔

میری عزیز بہنو! آپ کو بھی ان واقعات سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ ہر حال میں اپنے شوہر کی اطاعت کرنی چاہئے۔ دل و جان سے اس کی عزت کرنی چاہئے۔ پھر چاہے شوہر آپ کے کسی کام کی قدر کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ آپ کی محبت و اخلاص کو دیکھ کر وہ آپ کے جذبات کی ضرور قدر کرے گا۔

مزاج شناس بیوی

مثالی بیوی کی شان یہ ہونی چاہئے کہ شوہر کے جذبات و خیالات میں اس کے موافق ہونے کی پوری پوری کوشش کرے اپنی مرضی کو شوہر کی مرضی کے تابع کرے اور شوہر کی رضا میں ہی اپنی رضا سمجھے سوائے ان چیزوں کے جن کو اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

بلکہ کوشش کرے کہ وہ شوہر کی پسندیدگی والے کام کرے اور ہر معاملے میں شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور شوہر کے دل میں اپنے لیے محبت پیدا کرے کیونکہ یہی

اس کی سب سے بڑی اور اہم صفت ہے کیونکہ یہ حسن و جمال تو صرف چند دن ہی رہتا ہے چند دنوں بعد حسن سے بھی شوہر کا دل بھر جاتا ہے چاہے عورت کتنی ہی حسین ہو۔

یاد رکھیے کہ

اَلْجَمَالُ کَاذِبٌ وَالْحُسْنُ مُخْلِفٌ وَاِنَّمَا تُسْتَحَقُّ الْمَدْحُ الْمَرْاَۃُ الْمُوَافِقَۃُ ۔

ترجمہ: خوبصورتی جھوٹی ہے اور اصل حسن بھی چند دنوں بعد ختم ہو جانے والا ہے لیکن وہ عورت بھی تعریف کی مستحق ہے جو مرد کے مزاج کے موافق بن جائے۔

درسِ عمل

آپ بھی اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور اپنے شوہر کی رضا کی خاطر اپنی خواہشات کو فنا کر دیں تو آپ کا خاوند آپ سے راضی ہو جائے گا اور آپ کے دونوں جہان سنور جائیں گے کیونکہ بہت خوش قسمت ہیں وہ نوجوان جن کو نیک بیوی مل جائے۔

غمگسار بیوی

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی تو آپ کے قلب مبارک پر اس وقت قدرتی بے چینی تھی۔ کیونکہ وحی کا پہلا تجربہ اور فرشتہ سے پہلی بار واسطہ پڑا تھا۔ آپ گھبرا کر پریشان حال گھر میں تشریف لائے۔

خوف کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر کپکپی طاری تھی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے محبت بھرے الفاظ سے تسلی دے کر اندیشہ و گھبراہٹ کا پسینہ پونچھا۔ اور فرمایا:

"کَلَّا وَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا، اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَآئِبِ الْحَقِّ"

ترجمہ: ہرگز نہیں! اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ذلیل و رسوا نہ کرے گا

Marfat.com

(آپ پریشان نہ ہوں اللہ آپ کا ساتھ کبھی نہ چھوڑے گا) آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، لوگوں کی مدد کرتے ہیں، آپ کنبہ پرور ہیں، بے کسوں اور فقیروں کے معاون رہتے ہیں۔ محتاجوں کا سہارا ہیں۔ مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور راہ حق کے مصیبت زدوں کے کام آتے ہیں۔
(بخاری: التفسیر، سورۃ العلق، رقم الحدیث: ۴۹۵۳)

اطاعت گزار بیوی

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر اتباع کرنے والی تھیں۔ کہ جب پنجگانہ نماز فرض نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوافل پڑھا کرتے تھے۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نوافل پڑھا کرتی تھیں۔
چنانچہ طبقات ابن سعد میں ہے:

مَکَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَدِیْجَۃُ یُصَلِّیَانِ سِرًّا مَّا شَآءَ اللّٰہُ۔

ترجمہ: ایک عرصہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا چپکے چپکے نماز پڑھتے رہے۔ (طبقات ابن سعد، تسمیۃ النساء: ۶/۱۲، رقم الحدیث: ۴۰۸۸)

درسِ عمل

دیکھا آپ نے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کس قدر اپنے شوہر کی اطاعت کرتی تھیں۔ اس کو شوہر کی سچی اتباع کہتے ہیں۔ کہ جیسے شوہر کی منشا (مرضی) ہو ویسے ہی رہے۔ شرعی ضابطوں کے تحت شوہر اس بیوی کو جیسا دیکھنا چاہے ویسی ہی بن کر رہے۔
یہی نصیحت ہے سب لڑکیوں کیلئے پہلی مسلمان خاتون کی۔ مسلمانوں کی پہلی ماں کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی کی۔
اگر ہم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سیرت وسنت پر عمل پیرا ہو جائیں تو سارے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

سچی مشیرہ

ہر مسلمان عورت کی کچھ نہ کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اس لیے اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی ہر ذمہ داری اور فرائض کو پوری طرح انجام دے۔ دوسرے گھریلو فرائض کے ساتھ ساتھ عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے گھر کا ماحول خوشگوار اور اچھا بنائے۔

سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ایک صفت یہ بھی تھی۔

"وَكَانَتْ لَهُ وَزِيْرُ صِدْقٍ عَلَى الْإِسْلَامِ يَشْكُوْ إِلَيْهَا"

(سیرۃ ابن ہشام: ۲/۴۹)

ترجمہ: وہ اسلام کے متعلق آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی مشیرہ تھیں۔ آپ ان کی طرف ہی رجوع فرماتے تھے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے صحیح مشورے دیا کرتی تھیں کہ موقع پر آپ کی پشت پناہی اور حمایت ہو جاتی، مشکلات میں دل جوئی ہو جاتی، آپ کو جو لوگوں سے تکلیفیں پہنچتی تھیں وہ اس غم کو ہمیشہ ہلکا کرنے کی کوشش کرتیں اور آپ کی ہمت بندھواتیں اس طرح ان کو اپنے مشوروں سے بھی دین اور آپ کی خدمت واعانت کا خوب موقع ملا اور سب مسلمان عورتیں ایسا کر کے یہ ثواب حاصل کرسکتی ہیں۔ کہ اپنے شوہر کو ہر موقع پر صحیح مشورہ دیں۔ جب وہ کسی کام میں پریشان ہو یا آپ سے مشورہ مانگیں تو خوب سوچ سمجھ کر صحیح مشورہ دیں۔ تا کہ وہ اپنا کام اچھی طرح انجام دے سکیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا عظیم مشورہ

صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سر منڈوانے کا حکم دیا تو صحابہ کرام غم کی بناء پر اس کیلئے تیار نہ ہوئے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ کیا۔ تو انہوں نے فرمایا! آپ خود حلاق (بال کاٹنے والے) کو بلا کر اپنے بال منڈوانے شروع کر

Marfat.com

دیں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح کرنے لگیں گے۔

(البدایۃ والنہایۃ، غزوۃ الحدیبیۃ سیاق البخاری العمرۃ الحدیبیۃ: ۴/۱۳۴)

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مشورہ پر عمل کیا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ امت ایک عورت کے مشورے کے ذریعے بڑے حادثے سے بچ گئی۔

درسِ عمل

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ کسی بھی کام میں دوسرے سے مشورہ لینا کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لیے آج کی مسلمان عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ بھی پہلے گزری ہوئی عورتوں کی طرح جنہوں نے دین کو پھیلانے کیلئے وقتاً فوقتاً مشورے دیئے۔ ویسے ہی وہ بھی اپنے شوہروں کو دین پھیلانے اور دین کے کاموں میں رواج پانے کیلئے خوب سوچ سمجھ کر صحیح مشورہ دیں۔

اور اسی طرح ہمیں چاہئے کہ کوئی دینی امور ہوں یا دنیاوی ہر کام کو مشورہ کے ساتھ کریں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا...... بحیثیت بیوی

سن ۷ نبوی میں جب قریش نے اسلام کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا تو انہوں نے یہ تدبیر سوچی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے خاندان کو ایک گھاٹی میں بند کر دیا جائے۔ چنانچہ ابو طالب مجبور ہو کر تمام خاندان کے ساتھ شعب ابی طالب میں پناہ گزین ہوئے۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ رہیں۔ سیرت کی کتاب ابن ہشام میں ہے۔

"وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ فِي الشِّعْبِ"

ترجمہ: اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شعب ابی طالب میں تھیں۔

(سیرت الصحابیات: ۳۶، وسیرۃ ابن ہشام: ۲/۱۳۴)

یہ زمانہ ایسا سخت تھا کہ ببول کے پتے کھا کر گزارہ کیا۔ بچے بھوک سے روتے اور بلبلاتے۔ بچوں کے رونے کی آوازیں دور دور تک جاتی تھیں۔ لیکن اس زمانہ میں بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اثر ورسوخ کی وجہ سے کبھی کبھی کھانا پہنچ جاتا۔

اس حال میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح سے خفیہ اور اعلانیہ

Marfat.com

دونوں طریقوں سے دین کی تبلیغ کی۔ اور بنو ہاشم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا صبر اور اجر کی امید کے ساتھ ان تمام تکالیف کو برداشت کرتیں۔ کبھی بھی زبان سے اف تک نہ کہا۔ اور نہ یہ کہا کہ آپ کی تبلیغ کی وجہ سے یہ مصیبت آئی ہے۔ ہم کیسے صبر کریں؟ کیسے برداشت کریں؟

یہ صرف ایک دو ماہ کی بات نہیں بلکہ تین سال کا عرصہ اپنے شوہر کے ساتھ اس طرح گزارا۔

ہمیں بھی اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اور ہر مشکل حالات میں بیوی کو اپنے شوہر کا ساتھ دینا چاہئے۔

رب کائنات کی طرف سے سلام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ! یَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ، فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّیْ، وَ بَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ .

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جو کہ ایک برتن لے کر آ رہی ہیں۔ جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے پروردگار کا اور میرا سلام کہیے۔ اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے۔ جس میں نہ کوئی شور ہوگا۔ اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ (اخرجہ البخاری فی الصحیح: ۱۳۸۹/۳، رقم الحدیث: ۳۶۰۹، ومسلم فی الصحیح: ۱۸۸۷/۴، الرقم الحدیث: ۲۴۳۲، وابن ابی شیبہ فی المصنف: ۳۹۰/۶، الرقم الحدیث: ۳۲۲۸۷)

Marfat.com

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا قریش کی بہت ہی معزز اور پاکیزہ خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ مال اور دولت کے لحاظ سے بھی مشہور تھیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں۔

فتح الباری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا برتن میں کچھ لا رہی ہیں۔ آپ ان کو اللہ کی طرف سے سلام پہنچا دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یَا خَدِیْجَۃُ، ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ مِنْ رَّبِّکِ"

ترجمہ: "اے خدیجہ! یہ جبرائیل ہیں۔ تمہیں سلام پہنچا رہے ہیں۔ تمہارے رب کی طرف سے۔"

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:

"لِلّٰہِ السَّلَامُ"

ترجمہ: "اللہ ہی کیلئے سلام (وہ خود ہی سلام) ہے۔"

"وَمِنْہُ السَّلَامُ"

ترجمہ: "اور اسی کی طرف سے سلامتی ہے۔"

"وَعَلٰی جِبْرَئِیْلَ السَّلَامُ"

ترجمہ: "اور جبرائیل پر بھی سلامتی ہو۔"

یہ کتنا اونچا شرف ہے کہ اللہ (جو خود سلام ہے اس) کی طرف سے ایک بندی کو سلام آئے اور دوسری روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں:

"وَبَشِّرْھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ"

ترجمہ: "اور ان کو جنت میں ایسے گھر کی بشارت سنا دیجئے جو موتیوں کا ہوگا۔ جس میں شور و غل اور محنت و مشقت نہ ہوگی۔"

(فتح الباری مناقب الانصار: ۱۷۲/۷، رقم الحدیث: ۳۸۲۱)

Marfat.com

اسی خدمت ونصرت کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معصوم زبان سے یہ صلہ ملا۔

خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَيْرُ نِسَآءِ هَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

ترجمہ: ”مریم بنت عمران اپنی امت میں سب سے بہترین عورت تھیں اور خدیجہ بنت خویلد اپنی امت میں سب سے بہترین عورت ہیں۔“

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم الحدیث: ۳۴۳۲)

جنت کی افضل ترین عورت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ، قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ ۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں۔ جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد، حضرت آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے۔ اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن ہیں۔“ (اخرجہ احمد بن حنبل فی المسند: ۱/۲۹۳، الرقم الحدیث: ۲۶۶۸، وابن حبان فی الصحیح: ۱۵/۴۷۰، الرقم الحدیث: ۷۰۱۰، والحاکم فی المستدرک: ۲/۵۳۹، الرقم الحدیث: ۳۸۳۶)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاداری

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ

Marfat.com

عَلٰی خَدِیْجَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَلَقَدْ ھَلَکَتْ قَبْلَ اَنْ یَتَزَوَّجَنِیْ بِثَلَاثِ سِنِیْنَ، لِمَا کُنْتُ اَسْمَعُہٗ یَذْکُرُھَا، وَلَقَدْ اَمَرَہٗ رَبُّہٗ اَنْ یُّبَشِّرَھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ، وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاۃَ ثُمَّ یُھْدِیْھَا اِلٰی خَلَائِلِھَا ۔

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا۔ جس قدر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت ضرور بھیجا کرتے تھے۔ (اخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب فضائل صحابہ: ۴/۱۸۸۸، الرقم الحدیث: ۲۴۳۵)

وصال مبارک

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے بعد پچیس برس زندہ رہیں۔ اور رمضان المبارک سن ۱۰ نبوی (ہجرت سے تین سال پہلے) اس دار فانی سے رخصت ہوئیں۔ آپ رمضان المبارک میں فوت ہوئیں۔ آپ کو حجون میں دفن کیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معصوم زبان سے اس سال کو جس میں ان کی وفات ہوئی عام الحزن (غم کا سال) فرمایا گیا۔ (علامہ محمد بن محمد شیبانی ابن الاثیر جزری متوفی ۶۳۰ھ، اسد الغابہ: ۵/۴۳۹-۴۴۴، شرح صحیح مسلم: ۶/۱۰۰۰، فرید بک سٹال لاہور)

Marfat.com

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی ماں کا نام رومان ہے۔ان کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ میں ہوا تھا۔لیکن کاشانۂ نبوت میں یہ مدینہ منورہ کے اندر شوال ۲ھ میں آئیں۔یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ اور بہت ہی چہیتی بیوی ہیں۔

رشتے کا انتخاب

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ دنیا وآخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔ (اخرجہ الترمذی فی السنن کتاب المناقب: ۵/۷۰۴، الرقم الحدیث: ۳۸۸۰، وابن حبان فی الصحیح: ۱۶/۶، الرقم الحدیث: ۷۰۹۴، وابن راھویہ فی المسند: ۳/۶۴۹، الرقم الحدیث: ۱۲۳۷، والذہبی فی سیر اعلام النبلاء: ۲/۱۴۰، ۱۴۱)

فائدہ

آج کسی کا رشتہ اس کے والدین طے کرتے ہیں۔کسی کا رشتہ اس کی خالہ، ماموں، چچی، ہمسایہ، رشتہ دار طے کرتے ہیں۔لیکن کتنی خوش نصیب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

ہیں۔ جن کا رشتہ خود اللہ رب العزت نے طے کیا۔

عقیدت جبرائیل علیہ السلام

عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ اِنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا: یَا عَآئِشَةُ، ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ: وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، تَرٰی مَالَا اَرٰی تُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا ان پر بھی سلام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں۔ لیکن آپ (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ دیکھ سکتے ہیں۔ وہ میں نہیں دیکھ سکتی۔ (کیونکہ جبرائیل انہیں نظر آ رہے تھے)۔

(اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب فضائل الصحابہ: ۳/۱۳۷۴، الرقم الحدیث: ۳۵۵۷، ومسلم فی الصحیح، کتاب فضائل الصحابہ: ۴/۱۸۹۵، الرقم الحدیث: ۲۴۴۷، والترمذی فی السنن، کتاب الاستئذان: ۵/۵۵، الرقم الحدیث: ۲۶۹۳)

امتیازی اعزازات

"عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: فَلَمَّا کَانَ یَوْمِیْ قَبَضَہُ اللّٰہُ وَدُفِنَ فِیْ بَیْتِیْ"

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس دن میری باری تھی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدسہ قبض کر لی اور میرے گھر میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہوئے۔

(اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب الجنائز: ۱/۴۸۶، الرقم الحدیث: ۱۳۲۳، ومسلم فی الصحیح، کتاب فضائل الصحابہ: ۴/۱۸۹۳، الرقم الحدیث: ۲۴۴۳)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کسی بیوی کے لحاف میں میرے اوپر وحی

Marfat.com

نہیں اتری۔ مگر حضرت عائشہ جب میرے ساتھ بستر نبوت پر سوتی رہتی ہیں تو اس حالت میں بھی مجھ پر وحی اتری رہتی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی: ۲/۵۵۲، رقم الحدیث: ۳۷۷۵)

اوصاف حمیدہ

سخاوت

عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُمْسِكُ شَيْئاً مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهٖ.

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ تعالیٰ کے رزق میں سے جو چیز بھی آتی وہ اسے اپنے پاس نہ روکے رکھتیں۔ بلکہ اسی وقت کھڑے کھڑے اس کا صدقہ فرما دیتیں۔ (اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب المناقب: ۳/۱۲۹۱، الرقم الحدیث: ۳۳۱۴)

دوسری روایت میں ہے کہ

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِطَوْقٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهِ جَوْهَرٌ قُوِّمَ بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَقَسَّمَتْهُ بَيْنَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سونے کا ہار بھیجا جس میں ایک ایسا قیمتی جوہر لگا ہوا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی۔ پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امہات المومنین میں تقسیم فرما دیا۔

([illegible] ۱/۳۲۷، الرقم الحدیث: ۹۱۸، وابن الجوزی فی صفوۃ الصفوۃ ۲: ۲۹/۲)

Marfat.com

ایک لاکھ بانٹ دیئے

ایک مرتبہ دو تھیلیاں درہم کی بانٹیں اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ میرا روزہ ہے۔ اور افطار کیلئے ایک درہم کا گوشت منگا لوں۔ ان دونوں تھیلیوں میں ایک لاکھ سے زیادہ درہم تھے۔ (طبقات لابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۶/ ۴۷)

غریبوں کی خیر خواہی

محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اپنی حاجت کا اظہار کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ''میرے پاس اس وقت بالکل کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر میرے پاس 10,000 درہم بھی ہوتے تو میں سب کے سب تمہیں دے دیتی۔ لیکن اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔'' وہ واپس چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد خالد بن اسد رضی اللہ عنہ کے پاس سے 10,000 کا ہدیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا۔ ام المؤمنین فرمانے لگیں ''میری بات کا بہت جلد امتحان لیا گیا ہے۔'' اسی وقت ابن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آدمی بھیجا اور ان کو بلا کر وہ ساری رقم ان کے حوالے کر دی۔ جس میں سے ایک ہزار میں انہوں نے ایک باندی خریدی۔ جس کے پیٹ سے تین لڑکے پیدا ہوئے۔ محمد، ابوبکر، عمر تینوں کے تینوں مدینہ منورہ کے عابد لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ (تہذیب التہذیب: ۹/ ۴۱۹)

عبادت وریاضت

عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَسْرُدُ الصَّوْمَ . وَعَنِ الْقَاسِمِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا تُفْطِرُ اِلَّا يَوْمَ اَضْحٰى اَوْ يَوْمَ فِطْرٍ .

ترجمہ: حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں۔ اور امام قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی

Marfat.com

اللہ عنہا مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں۔ اور صرف عید الاضحیٰ اور عید الفطر پر روزہ چھوڑتی تھیں۔ (اخرجہ عبدالرزاق فی المصنف: ۲/۴۵۱، الرقم الحدیث: ۴۰۴۸، والبیہقی فی شعب الایمان: ۲/۳۷۵، الرقم الحدیث: ۲۰۹۲، وابن عاصم فی کتاب الزہد: ۱/۱۶۴، وابن الجوزی فی صفوۃ الصفوۃ: ۲/۳۱)

سادگی وانکساری

گھر میں اگرچہ خادمہ موجود تھیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ اپنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا کام خود انجام دیتی تھیں۔ جو خود پیستی تھیں۔ آٹا خود گوندھتی تھیں۔ کھانا خود پکاتی تھیں۔ بستر خود اپنے ہاتھوں سے بچھاتی تھیں۔ وضو کا پانی خود لا کر رکھتی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھا خود اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ جسم مبارک پر عطر مل دیتی تھیں۔ آپ کے کپڑے خود اپنے ہاتھوں سے دھوتی تھیں۔ سوتے وقت مسواک اور پانی آپ کے تکیے کے پاس رکھ دیتی تھیں۔ مسواک کو صفائی کی غرض سے دھویا کرتی تھیں۔ گھر میں اگر کوئی مہمان آ جاتا تو اس کی خود خدمت کیا کرتی تھیں۔

درسِ عمل

آج ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے گھر میں کام کرنے والی کوئی ہونی چاہئے۔ جبکہ خود کام کرنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ اس سے جسم صحت مند اور تندرست رہتا ہے۔ اور ثواب بھی ملتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتنی عظیم اور پاک ترین عورت ہونے کے باوجود اپنے کام خود انجام دیتی تھیں۔ اس لیے ہمیں بھی ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور آپ رضی اللہ عنہا کی سیرت پر عمل کرنے کی غرض سے اپنے گھریلو تمام کام خود انجام دینے چاہئیں۔

Marfat.com

علمی مقام

سب ازواج سے بڑی عالمہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْجُمِعَ عِلْمُ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِيْهِنَّ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِلْمُ عَآئِشَةَ اَكْثَرَ مِنْ عِلْمِهِنَّ ۔

ترجمہ: امام زہری سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر جملہ ازواج مطہرات سمیت اس امت کی تمام عورتوں کے علم کو جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب سے زیادہ ہے۔ (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر: ۱۸۴/۲۳، الرقم الحدیث: ۲۹۹، والخلال فی السنۃ: ۴۷۶/۲، والعسقلانی فی تہذیب التہذیب: ۴۳۳/۱۲، والمزی فی تہذیب الکمال: ۲۳۵/۳۵، وابن الجوزی فی صفوۃ الصفوۃ: ۳۳/۲، والذہبی فی سیر اعلام النبلاء: ۱۸۵/۲، والہیثمی فی مجمع الزوائد: ۲۴۳/۹)

صحابہ کرام کی مشکل حل کرتی تھیں

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا ۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جب کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے۔ تو ان سے حدیث کا صحیح علم پا لیتے۔ (اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب المناقب: ۷۰۵/۵، الرقم الحدیث: ۳۸۸۳، والذہبی فی سیر اعلام النبلاء: ۱۷۹/۲، والمزی فی التہذیب الکمال: ۴۴۳/۱۲، وابن الجوزی فی صفوۃ الصفوۃ: ۳۲/۲، والعسقلانی فی الاصابۃ: ۱۸/۸)

Marfat.com

☆ فقہ و حدیث کے علوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے درمیان ان کا درجہ بہت اونچا تھا۔ بڑے بڑے صحابہ کرام ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔

دعوت فکر

صد افسوس! آج دین سے کتنی دوری ہوگئی ہے۔

ناول ڈائجسٹ پڑھنا	ہمیں آتا ہے
فلمیں، ڈرامے دیکھنے	ہمیں آتے ہیں
موبائل فون استعمال (Use) کرنا	ہمیں آتا ہے

لیکن افسوس ہے کہ ہمیں کسی کو دینی مسائل بتانا نہیں آتا۔ دین سے اس قدر دوری ہوگئی ہے کہ کسی کو کوئی مسائل بتانا دور کی بات ہمیں خود اپنے مسائل کا حل شریعت کے اصولوں کے مطابق کرنا نہیں آتا۔

آپ کے صدقے ...... امت پر احسان خداوندی

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت طلب کرنے کیلئے تشریف لائے...... تو انہوں نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر میں انہیں اندر لے آیا پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المؤمنین آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا! آپ کی اور آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفس عنصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ازواج مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور ابواوالی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک گھر رہے اور جب صحابہ کرام نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کیلئے پانی

نہیں تھا۔ تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ "پس تیمم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔" (پ:۴، النساء:۴۳)

اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا۔ اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے (تیمم کی شکل میں نازل فرمائی (یہ بھی آپ کی بدولت نصیب ہوئی) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت (یعنی بے گناہی) سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی۔ جسے حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر نازل ہوئے۔ پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو۔

اور اس آیت براءت کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی چیز ہوتی (جسے کوئی نہ جانتا) (اخرجہ احمد بن حنبل فی المسند: ۱/۲۷۶، الرقم الحدیث: ۲۴۹۶، وابن حبان فی الصحیح: ۱۶/۴۱، ۴۲، الرقم الحدیث: ۷۱۰۸، والطبرانی فی المعجم الکبیر: ۱۰/۳۲۱، الرقم الحدیث: ۱۰۷۸۳، وابو یعلی فی المسند: ۵/۵۷۶۵، الرقم الحدیث: ۲۶۴۸)

درس ہدایت

امت مسلمہ کو آپ کا احسان مند ہونا چاہیے۔ آپ کے لیے دعائیں مانگنی چاہئیں آپ کو پڑھ کر ایصال ثواب کرنا چاہیے۔ آپ سے محبت کرنی چاہیے۔ آپ کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

مقام ومرتبہ

تمام عورتوں پر فضیلت

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ .

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے! عائشہ کی عورتوں پر فضیلت ایسے ہے۔ جیسے ثرید کی فضیلت کھانوں پر ہے۔

(شرح صحیح مسلم: ۶/۱۰۰۶ فرید بک سٹال لاہور)

فائدہ:

گوشت کے بنے ہوئے سالن میں روٹی کے ٹکڑے بھگو لیے جائیں تو اسے ثرید کہتے ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۳۰۵)

خلاصہ یہ ہے کہ گوشت کا سالن یعنی ثرید تمام کھانوں کا سردار ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا اور جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ اور یہ اس کے منافی نہیں ہے۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی سردار ہیں۔ کیونکہ ایمان والیوں کی دونوں سردار ہیں۔

محبوبہ محبوب خدا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔ آپ نے فرمایا: عائشہ! پوچھا مردوں میں! آپ نے فرمایا: ان کے باپ۔

(سنن ترمذی، رقم الحدیث: ۳۸۹۰، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۰۱، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۷۱۰۷)

جنت کی بشارت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی ازواج میں سے کون کون جنت میں ہوں گی؟ فرمایا تم بھی ان ہی میں سے ہو۔

(المعجم الکبیر ۲۳/۹۹، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۷۰۹۶، المستدرک، رقم الحدیث: ۶۸۰۳)

Marfat.com

وصال مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سترہ رمضان اٹھاون ہجری کو منگل کے دن وتر پڑھنے کے بعد وصال فرما گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ سالم نے کہا جتنے مسلمان آپ کی نماز جنازہ میں تھے۔ اس سے پہلے اتنے مسلمان کسی کی نماز جنازہ میں نہ تھے۔ جب آپ کی وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر چھیاسٹھ سال تھی۔ اور رات کے وقت دوسری ازواج مطہرات کے پہلو میں آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواہب:۴/۳۸۹-۳۹۲، الطبقات الکبریٰ:۸/۶۲، تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: ۳/۱۱۱، ۱۴۲۱ھ، الاصابہ: ۸/۲۳۵، رقم الحدیث: ۱۱۴۶۱، مطبوعہ ۱۴۱۵ھ، اسد الغابہ: ۷/۱۸۹، الرقم الحدیث:۷۰۹۳، الاستیعاب:۴/۴۳۹-۴۳۸، رقم الحدیث:۳۴۶۳، بیروت ۱۴۱۵ھ)

Marfat.com

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

نام ونسب

یہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیوی اور تمام امت کی ماں ہیں۔ان کے باپ کا نام ''زمعہ'' اور ماں کا نام الشموس بنت عمرو ہے۔یہ بھی قریش خاندان کی بہت ہی نامور اور معزز عورت ہیں۔آپ کا نام سودہ اور قبیلہ عامر بن لوی تھا۔ جو قریش کا ایک نامور قبیلہ تھا۔

قبول اسلام

آپ رضی اللہ عنہا ابتدائے نبوت میں مشرف بہ اسلام ہوئیں۔اس بناء پر ان کو قدیم الاسلام (پہلے اسلام لانے والے لوگوں میں شامل) ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حبشہ کی پہلی ہجرت کے وقت حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر مکہ میں ہی مقیم رہے۔لیکن جب مشرکین کے ظلم وستم کی کوئی انتہا نہ رہی اور مہاجرین کی ایک بڑی جماعت ہجرت کیلئے تیار ہوئی تو اس وقت اس ہجرت میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر بھی شامل ہو گئے۔

نکاح

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح پہلے اپنے چچازاد بھائی ''سکران بن عمرو'' سے ہوا تھا۔اور اسلام کی شروعات میں دونوں میاں بیوی مسلمان ہو گئے تھے۔لیکن جب حبشہ واپس آکر دونوں میاں بیوی مکہ مکرمہ میں رہنے لگے تو ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد دن رات

مغموم رہا کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ درخواست پیش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمالیں۔ تاکہ آپ کا خانہ معیشت آباد ہو جائے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بہت ہی دین دار اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ اور بے حد خدمت گزار بھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے اس مخلصانہ مشورہ کو قبول فرمالیا۔ چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے باپ سے بات چیت کر کے نسبت طے کرادی۔ اور نکاح ہو گیا۔ اور یہ عمر بھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کے شرف سے سرفراز رہیں۔ اور جس والہانہ محبت وعقیدت کے ساتھ وفاداری اور خدمت گزاری کا حق ادا کیا وہ ان کا بہت ہی شاندار کارنامہ ہے۔ آپ کا نکاح خود حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد نے پڑھایا۔ چار سو درہم مہر قرار پایا۔ نکاح کے بعد عبداللہ بن زمعہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے بھائی جو اس وقت کافر تھے، آئے اور ان کو یہ حال معلوم ہوا تو سر پر خاک ڈال لی کہ یہ کیا غضب ہوا۔ چنانچہ اسلام لانے کے بعد اپنی اس حماقت ونادانی پر ہمیشہ ان کو افسوس رہا۔ (سیر الصحابیات: ۳۲)

مقام ومرتبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تعریفی کلمات

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ فِيْ مِسْلَاخِهَا۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں۔ میری تمنا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں ہوتی۔ (اخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب الرضاع،

Marfat.com

۲/۱۰۸۵، الرقم الحدیث: ۱۴۶۳، والنسائی فی السنن الکبریٰ: ۵/۱۳۰۱، الرقم الحدیث: ۸۹۳۴، وابن حبان فی الصحیح: ۱۰/۱۲، الرقم الحدیث: ۴۲۱۱، والبیہقی فی السنن الکبریٰ: ۷/۷۴، الرقم الحدیث: ۱۴۲۱۱)

دعوتِ فکر

کسی بھی عورت کے اخلاق کے اونچے معیار کی شہادت کیلئے یہ بھی بڑی دلیل ہے کہ خود اس کی سوکن اس کے اچھے ہونے کی گواہی دے۔ آپ بھی دنیا میں ایسے اخلاق اپنائیں کہ لوگ بھی آپ سے خوش ہوں۔ اور اگر آپ کی بھی سوکن، ساس و نند ہو تو وہ بھی آپ کے اچھا ہونے کی گواہی دے۔ اور ایسی زندگی بسر کریں کہ دوسرے لوگ آپ کی عادات کی مثالیں پیش کریں۔

آپ کی صفات

ایثار و قربانی

پہلی صفت ان میں ایثار کی تھی (یعنی دوسرے لوگوں کو اپنے اوپر ترجیح دینا۔ ایک یہ کہ اپنا حق خود لے لینا اور دوسرے کا حق اس کو دینا۔ اور دوسرے کے حق میں سے کچھ نہ لینا۔ اور ایک یہ کہ اپنے حق میں سے دوسرے کو بھی دینا)

چونکہ ان کی عمر زیادہ تھی۔ اس لیے انہوں نے اپنی باری کا حق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔ کہ اس میں انہیں یعنی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو شوہر کی خوشنودی بھی حاصل ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ شرف محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم ہونے کے خوف سے بھی بچ گئیں۔ (طبقات ابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ: ۶/ ۳۸)

اطاعت گزاری

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے:

''میرے بعد گھر میں بیٹھنا۔'' (طبقات ابن سعد، ذکر ازواج رسول اللہ:۶/۳۹)

چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس حکم پر اس شدت سے عمل کیا کہ پھر کبھی حج کیلئے بھی نہ نکلیں، فرماتی تھیں کہ حج اور عمرہ دونوں کر چکی ہوں۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے نبی کے حکم کے مطابق گھر میں بیٹھوں گی۔ (طبقات ابن سعد:۶/۳۹)

دعوتِ عمل

حج اور عمرہ اتنی بڑی عبادت ہے اس کے باوجود اس بناء پر کہ شوہر نے منع کیا ہے۔ اس کے بعد دوبارہ وہ زندگی بھر نہیں گئیں۔

اے میری ماؤ اور بہنو! اس واقعہ کو پڑھ کر غور کریں۔ اور اس سے عبرت حاصل کریں۔ حالانکہ یہ کوئی ناجائز کام نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک عبادت تھی۔ لیکن وہ دوبارہ اس وجہ سے نہیں گئیں کہ ان کو ان کے شوہر نے منع کر دیا تھا۔ اس لیے اگر آپ کے شوہر آپ کو باہر جانے سے، بازاروں میں جانے سے، شادی بیاہ کی تقریب پر جانے سے روکیں ایسی جگہوں پر جانے سے روکیں جہاں نامحرم مرد ہوں۔ گناہ وغیرہ کی محفل ہو تو اپنے شوہر کی بات مان لیں۔

کیونکہ اسی میں سب کی بھلائی ہے۔ اور ان کی بات مان لینے پر آپ کو عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔ اور دینا و آخرت میں اجر کے ساتھ ساتھ ڈھیروں بھلائیاں اور کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

غریب خانہ...... جنت بن سکتا ہے

ہر عورت کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے والدین اور شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔

اور جو عورت اطاعت و فرمانبرداری کا زیور پہن لے، اور ہر کام میں ہر حال میں شوہر کی بات ماننا سیکھ لے۔ وہ کامیاب ہے۔ اور جس نے یہ سیکھ لیا تو اس نے اپنے گھر کو جنت بنانا سیکھ لیا۔ اور اس نے اپنے غریب شوہر کو بادشاہ بنا دیا۔

Marfat.com

دعوتِ عمل

کاش! عورتیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ چھوٹی سی کوٹھڑی اور جھونپڑی میں رہنے والا شخص بھی جب سخت گرمی میں گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اور نیک اور فرمانبردار بیوی پر اس کی نگاہ پڑتی ہے تو بغیر ایئر کنڈیشنڈ کمرے کے اور بغیر آئس کریم کھائے وہ اپنے کلیجے میں ایک ایسی فطری ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔ جس کا مقابلہ ایئر کنڈیشنڈ اور آئس کریم تو کیا اس فانی دنیا کے تخت و تاج بھی نہیں کر سکتے۔

اس لیے ہر عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کو خوش رکھے۔ اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔

اللہ تعالیٰ میری تمام ماؤں، بہنوں پر اپنا فضل و کرم فرمائے۔ اور ان کو اپنے شوہر کا مطیع و فرمانبردار بنائے۔ آمین ثم آمین

سخاوت

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اپنی دوسری خوبیوں کے ساتھ ساتھ بہت فیاض اور اعلیٰ درجے کی سخی تھیں۔ ایک دفعہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اس تھیلے کو دیکھ کر کہا واہ بھلا کھجوروں کے تھیلے میں کہیں درہم بھیجے جاتے ہیں؟ یہ کہا اور اٹھ کر اسی وقت ان تمام درہموں کو مدینہ منورہ کے فقراء و مساکین کو گھر میں بلا کر بانٹ دیا اور تھیلا خالی کر دیا۔

صدقہ کی فضیلت

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ"

"یعنی اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ بہت کثرت سے دیا کرو۔

Marfat.com

(کیونکہ) میں نے عورتوں کو بہت کثرت سے جہنم میں دیکھا ہے۔"
عورتوں نے دریافت کیا: کس وجہ سے یارسول اللہ؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتیں لعنت (بددعائیں) بہت کرتی ہیں اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہیں۔ (بخاری، الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، رقم الحدیث: ۱۴۶۲)

☆ یہ عورتوں کو خاص نصیحت ہے کہ جہنم کی آگ سے بچنے کیلئے خوب صدقہ کیا کریں۔

☆ اسی طرح ایک اور مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خاص خطاب کر کے فرمایا:

یَا نِسَآءَ الْمُؤْمِنِیْنَ! تَهَادَیْنَ وَلَوْ بِفِرْسِنِ شَاةٍ فَإِنَّهٗ یُنْبِتُ الْمَوَدَّةَ وَیُذْهِبُ الضَّغَائِنَ۔

ترجمہ: اے مسلمانوں کی عورتو! ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو۔ چاہے بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ اس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور کینہ ختم ہوتا ہے۔ (المعجم الاوسط: ۳/۲۲۷، رقم الحدیث: ۵۹۲۷)

روٹی کا لقمہ

☆ ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے روٹی کے ایک لقمے اور کھجور کی ایک مٹھی کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دیا۔ ایک گھر کے مالک کو، یعنی خاوند کو دوسرے بیوی کو جس نے یہ کھانا پکایا، تیسرے اس خادم کو جو دروازہ تک مسکین کو کھانا دے کر آیا۔ (الترغیب والترہیب: ۲/۴)

گوشت کا ٹکڑا پتھر بن گیا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کسی شخص نے گوشت کا ایک ٹکڑا پکا ہوا ہدیہ کے طور پر پیش کیا، چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کھانا مرغوب تھا۔ اس لیے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا: اس کو اندر رکھ دے شاید کسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمالیں۔

Marfat.com

خادمہ نے اس کو اندر طاق میں رکھ دیا۔ اس کے بعد ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کیا کہ کچھ اللہ کے واسطے دے دو۔ اللہ جل شانہ تمہارے یہاں برکت فرمائے۔ گھر میں سے جواب ملا کہ اللہ تجھے برکت دے (یہ اشارہ تھا کہ کوئی چیز دینے کیلئے موجود نہیں) وہ سائل چلا گیا۔

اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا: ''ام سلمہ! میں کچھ کھانا چاہتا ہوں، کوئی چیز تمہارے یہاں ہے؟'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا: جاؤ وہ گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرو۔ وہ اندر گئیں اور جا کر دیکھا کہ طاق میں گوشت تو ہے نہیں، البتہ سفید پتھر کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ معلوم ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم نے وہ گوشت چونکہ (فقیر کو) نہ دیا۔ اس لیے وہ گوشت پتھر کا ٹکڑا بن گیا۔

(مشکوۃ، الزکاۃ، باب الانفاق وکراہیۃ الامساک: ۱/۱۶۶)

درس عبرت

ہم سب ماؤں، بہنوں کیلئے عبرت کا مقام ہے۔ ہمیں اس حدیث پاک سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم غریبوں، مسکینوں کا خیال رکھیں۔ اگر کوئی سائل دروازے پر آ جائے تو اس کی ضرورت کو پورا کریں۔ نہ کہ ضرورت مند انسان سے کھانا بچا کر اس شخص کیلئے رکھا جائے جو کہ کھاتا پیتا ہے۔ وہ اثر اور ثمرہ کے اعتبار سے ایسا ہے کہ جیسے پتھر کھا لیا ہو۔ تو اس سے اس چیز کا کوئی اصل فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

بلکہ سخت دلی پیدا ہوگی۔ اور منافع سے محرومی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بہت سی نعمتیں کھاتے ہیں۔ لیکن ان سے فوائد بہت کم حاصل ہوتے ہیں۔ اور ہم چیز استعمال کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ چیزوں میں اثر نہیں رہا۔ بلکہ ہماری نیتیں ہی خراب ہیں۔ اس لیے بدنیتی کی وجہ سے فوائد بہت کم حاصل ہوتے ہیں۔

(فضائل صدقات: ۱/۱۹۰، رقم الحدیث: ۱۲)

Marfat.com

عزیز بہنو

اس حدیث پاک میں جو صدقہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمیں صدقہ کی خوب عادت ڈال لینی چاہئے۔اور صدقہ اتنے اخلاص سے اور مخلص ہو کر کرنا چاہئے کہ دائیں ہاتھ سے صدقہ کریں اور بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے۔ہمیں اپنے مال اور کھانے پینے کی چیزیں جمع کر کے نہیں رکھنی چاہئیں کہ کل ہمارے کام آئیں گی۔ بلکہ ضرورت مندوں میں تقسیم کرنی چاہئیں تا کہ کل قیامت کو اس کا اجر مل سکے۔

بالکل اسی طرح الماریوں اور بینکوں میں مال کو ہرگز جمع نہ کرو۔ بلکہ اس کو اللہ کی راہ میں خوب خرچ کرو۔ نیک کاموں میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرو۔ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرو۔صدقہ کرو۔تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں اور برکت دے۔اور کل قیامت کو اس کا اجر ملے۔

قابل افسوس رویہ

ہمارے لیے یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے نئی چیز دے دی ہے۔تو ہم پرانی چیز کم قیمت میں بیچ رہے ہیں۔ بلکہ ایسا ہونا چاہئے کہ اگر خدا تعالیٰ نے اتنی توفیق دی ہے تو پرانی چیز کسی غریب کو دے دیں۔کسی خادمہ کو یا چوکیدار کو یا ملازم کو دیں۔اس سے آپ کو بھی فائدہ ہوگا اور اس کو بھی فائدہ ہوگا۔وہ آپ کو دل سے دعائیں دے گا۔

ہے ناں حیرت کی بات

صد افسوس! یہ کتنی عجیب بات ہے کہ بعض خواتین اپنے پرانے برتن اور پرانے کپڑے، یہاں تک کہ اگر اپنے گھر میں پینٹ کروایا ہے تو اس کے ڈبے بھی بیچنے کی کوشش میں ہوتی ہیں۔ جبکہ یہ بالکل غلط بات ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے خزانوں میں سے مال و دولت دی ہے تو آپ یہ چیزیں کسی ضرورت مند انسان کو...... اپنے ہمسائے کو......اپنے رشتہ دار کو...... کسی غریب کو...... کسی یتیم کو دے دیں تو اللہ تعالیٰ

بھی آپ سے راضی ہو جائے گا۔اور جس کو آپ چیز دے رہے ہیں وہ آپ کو دعائیں بھی دے گا۔اور اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں اجر اور بھلائیاں عطا فرمائے گا۔

ذرا سمجھئے

یہ مال و دولت اللہ تعالیٰ کی امانت ہے ہمارے پاس جس میں غریبوں اور مسکینوں، یتیموں کا حق ہے۔اور یہ مال ہمیں ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کرنے کیلئے دیا گیا ہے۔ اگر آپ کے پاس مال ضرورت سے زیادہ ہے تو اسے فوراً غریبوں میں تقسیم کر دیں۔ اپنے پاس ہرگز جمع کر کے نہ رکھیں۔ بلکہ پڑوسیوں میں تقسیم کر دیں تا کہ وہ اس کو استعمال کریں اور اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ایک حدیث پاک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سالن پکاتے وقت اس میں زیادہ پانی ڈال لو۔ تا کہ ہمسائے کے کام آ سکے۔شوربہ زیادہ ہو جائے اور پڑوسی کو دو۔(مسلم، الادب، رقم الحدیث:۲۶۲۵)

وصال مبارک

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے قریباً ۲۲ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اخیر زمانہ میں وفات پائی۔(الاصابہ، فی تمیز الصحابہ:۴/۳۳۹)

علامہ ابن حجر عسقلانی نے تقریب التہذیب میں ان کی وفات کا سال ۵۵ھ شوال کا مہینہ لکھا ہے۔ان کی قبر مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہے۔

(شرح العلامۃ، الزرقانی علی المواہب، حضرت سودۃ ام المؤمنین:۴/۳۷۷)

Marfat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور سب سے لاڈلی شہزادی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نام فاطمہ اور لقب ''زاہراء'' اور ''بتول'' ہے۔

امام عبدالرحمٰن بن علی جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔

شان وعظمت

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت پاکیزہ، عبادت گزار اور فرمانبردار بیوی، بہو اور بیٹی تھیں۔ اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کرتی تھیں۔ اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز رہتی تھیں۔ ان کی زندگی ہمارے لیے عملی نمونہ ہے۔ اور ہمیں ان کی زندگی سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ اور مندرجہ ذیل حدیث سے آپ کی شان وعظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

فرشتے کی بشارت

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی! کہ آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مغرب کی نماز ادا کروں۔ اور عرض کروں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیلئے اور میرے لیے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ

Marfat.com

میں حاضر ہوا۔ اور نماز مغرب ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی بھی نماز ادا کر لی اور واپس اپنے گھر جانے لگے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آپ نے جب میرے قدموں کی آواز سنی تو آپ نے پوچھا کہ کون؟ کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ؟ عرض کی جی ہاں! ارشاد فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟

غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِاُمِّکَ

یعنی اللہ تمہاری اور تمہاری ماں کی بخشش فرمادے۔ پھر فرمایا یہ ایک فرشتہ ہے۔ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے۔ اور مجھے بشارت دے کہ حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب حسن بن علی بن ابی طالب: ۸۵۷، رقم الحدیث: ۳۷۸۸)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، شکل و شباہت اور بات چیت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نہیں دیکھا۔

اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاتے۔ اور آپ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ تھام کر بوسہ دیتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

؎ زہراء جدوں وی آئیاں کھڑے ہو گئے رسول
اینوں کہواں شفقت یا پیار فاطمہ

اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے کھڑی ہو جاتیں۔ اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب: ۸۱۳، رقم الحدیث: ۵۲۱۷)

Marfat.com

ذوق عبادت

سیدہ فاطمہ کا ذوق نماز

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوہ میں نقل فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا گھر کی مسجد کے محراب میں رات بھر نماز میں مشغول رہتیں۔ یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی۔ (مدارج النبوۃ (مترجم) ۲/۶۲۳)

راہ عمل

یہاں تمام امت مسلمہ کیلئے لمحہ فکر ہے کہ شہزادئ کونین کس طرح ساری ساری رات نماز ادا کرتی رہتیں۔ خدا کی بارگاہ میں ہر وقت سجدہ ریز رہتیں۔ اور آج ہم ہیں کہ ہم ساری ساری رات اپنے کاروبار میں، دنیاوی کاموں میں اپنا سارا وقت لگا دیتے ہیں۔ ساری ساری رات فلم اور ڈرامے دیکھنے میں لگا دیتے ہیں۔ لیکن ہم نماز کیلئے صرف 10 منٹ نہیں نکال سکتے۔ نماز جو کہ ہر مسلمان بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔ لیکن ہماری مسلمان اکثریت اس سے دور ہو چکی ہے۔

خدا کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو پانچ وقت کا نمازی بنا دے۔ دین کی سچی لگن عطا فرما دے۔ تا کہ ہماری دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذوق عبادت

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سو رہے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہا ان کو پنکھا جھل رہی ہیں۔ اور زبان سے کلام الٰہی کی تلاوت جاری ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھ پر خاص رقت طاری ہو گئی۔ (سفینۂ نوح: ۲/۳۵)

Marfat.com

دعوت فکر

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تلاوت قرآن کا کتنا شوق تھا۔ کہ اپنی گھریلو مصروفیت کے دوران بھی تلاوت کرتی رہتیں۔

جب کہ ہم مصروف ہوتے ہیں تو ہماری مصروفیت کے دوران گانے باجوں کا شور و غل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارا اعمال نامہ گناہوں سے بھر جاتا ہے۔ کاش! کہ ہم سب بھی تلاوت قرآن پاک کو اپنا معمول بنالیں۔ اس طرح ہمارے اعمال نامے نیکیوں سے بھر جائیں گے۔

سہاگ رات اور ذوق عبادت

حضرت سیدنا شیخ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔ حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جب رخصتی ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر تشریف لے گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت بھری گفتگو کرنے لگے۔ یہاں تک کہ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اے! تمام عورتوں کی سردار کیا آپ خوش نہیں ہیں کہ میں آپ کا شوہر ہوں۔ اور آپ میری بیوی ہیں؟

کہنے لگیں: میں کیونکر راضی نہ ہوں گی۔ آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بڑھ کر ہیں۔ میں تو اپنی اسی حالت و معاملے کے متعلق سوچ رہی ہوں۔ کہ جب میری عمر پوری ہو جائے گی۔ اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا۔

آج میرا عزت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔

آج رات ہم اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عبادت کی جگہ کھڑے ہو کر رب قدیر کی عبادت کریں۔ کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں عبادت کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور عبادت میں مشغول ہو گئے۔

(الروض الفائق، المجلس الثامن والاربعون فی ازواج علی بفاطمۃ: ۲۷۸)

درسِ ہدایت

اس حدیث پاک کے الفاظ ''آپ میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں'' بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ ہمیں ان کی عبادت اور ان کی زندگی کے کارناموں سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ کہ ہم اپنی راتیں کہاں صرف کرتے ہیں۔ اپنی قبر و قیامت اور حساب کے دن کو بھول کر ''اس'' صرف اس دنیا کی عیش و عشرت حاصل کرنے میں اور بڑی بڑی عالی شان کوٹھیاں بنانے میں مگن ہیں۔ جو کہ صرف عارضی سامان ہے۔ اس لیے ہمیں اس فانی دنیا کو چھوڑ کر ابدی دنیا کی تیاری کرنی چاہیے۔

ایثار و سخاوت

سائلین کی حاجت روائی

ایک دفعہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بچپن میں بیمار ہو گئے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آپ کی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا نے ان شہزادوں کی صحت یابی کیلئے تین روزوں کی منت مانی۔

اللہ تعالیٰ نے صحت دی۔ نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے۔ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک یہودی سے تین صاع جو لائے۔ حضرت خاتون جنت نے ایک ایک صاع (یعنی چار کلو میں 160 گرام کم) تینوں دن پکایا۔ لیکن جب وقت افطار آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک دن مسکین، ایک دن یتیم اور ایک دن قیدی دروازے پر حاضر ہو گئے۔ اور روٹیوں کا سوال کیا۔

تو تینوں دن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں۔ اور صرف پانی سے افطاری کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خزائن العرفان، پ:۲۹، الدھر:۸، ص:۱۰۷۳)

لمحہ فکریہ

آج کل تو خود پیٹ بھر کر کھا کر سو جاتے ہیں۔ لیکن غریبوں اور ہمسائیوں کا خیال

Marfat.com

نہیں۔اور غریب ہمسایہ بھوکا سو جاتا ہے۔کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت پر عمل کر کے ہمیں بھی دوسروں کی ضرورت کا خیال رکھنا چاہئے۔اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا جذبہ عطا فرمائے۔

خاتون جنت اور امور خانہ داری

حضرت سیدنا فخرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امور خانہ داری (مثلاً چکی پیسنے، جھاڑو دینے، کھانا پکانے وغیرہ کے کام) اپنی شہزادی کے سپرد فرما دیئے۔

اور گھر سے باہر کے کام (مثلاً بازار سے سودا سلف لانا، اونٹ کو پانی پلانا وغیرہ) کے کام خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرما دیئے۔

(المصنف لابن ابی شیبۃ: ۸/۱۵۷، الرقم الحدیث: ۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کے کاموں میں آپ کی مدد کیا کریں گی۔(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ: ۸/۲۹۷)

راہِ عمل

حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کبھی بھی اپنے کسی کام کیلئے اپنے کسی رشتہ دار یا ہمسایہ کو نہیں بلاتی تھیں۔ بلکہ اپنے سارے کام خود انجام دیتی تھیں۔

جب تک اپنے شوہر کو اور اپنے بچوں کو کھانا نہ کھلا لیتیں خود ایک لقمہ بھی اپنے منہ میں نہیں ڈالتی تھیں۔

زہد و تقویٰ

صحابی رسول حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف

Marfat.com

لائے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی گردن میں پہنا ہوا سونے کا ہار پکڑ کر عرض کی: یہ ابوالحسن (یعنی حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے مجھے تحفے میں دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے فاطمہ! کیا لوگوں کے اس طرح کہنے سے تمہیں خوشی ہوگی کہ "فاطمہ بنت محمد" کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے؟

یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بغیر ہی تشریف لے گئے اس کے بعد ام السادات حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے وہ ہار دے کر ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا۔

جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰی فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا فرمائی۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ زہد فاطمہ رضی اللہ عنہا: ۱۳۴/۴، رقم الحدیث: ۴۷۷۸)

درسِ ہدایت

میری عزیز بہنو! دیکھا آپ نے! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہزادی خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کیسی تربیت فرمائی اگرچہ اسلامی بہنوں کو سونے کے زیورات پہننا جائز ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زہد کی تعلیم دیتے ہوئے اس سے منع فرما دیا۔

یاد رہے! اولاد کی صحیح دینی تربیت کرنا، انہیں علم دین کی لازوال نعمت سے بہرہ ور کرنا اور اچھے اخلاق سکھانا والدین کی ذمہ داری ہے۔ مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ

Marfat.com

رحمۃ الرحمٰن نے مشعلۃ الارشاد فی حقوق الاولاد میں والدین کے حقوق بیان کرتے ہوئے ایک حق یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ والدین اپنی اولاد کو خصوصاً وضو...... غسل...... نماز و روزہ کے مسائل...... توکل...... تواضع...... صدق و امانت کی خوبیوں کے فضائل پڑھائیں۔(مشعلۃ الارشاد فی حقوق الاولاد،ص:۲۱-۲۸)

اللہ کریم ہمیں دین سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی توفیق بخشے۔آمین ثم آمین

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بہت پاکیزہ، باحیا، باپردہ اور اپنے شوہر کی اطاعت گزار اور پیار کرنے والی صحابیہ ہیں۔ آپ وہ عورت ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نام رمیصاء تھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ رضی اللہ عنہا نے کئی ایسے کارنامے انجام دیئے جن کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کو دوسری صحابیات میں الگ اور بلند مقام عطا فرمایا گیا۔ ان کی زندگی کے چند واقعات درج ذیل ہیں۔ جو ہم لوگوں کیلئے نصیحت آموز ہیں۔ ان پر عمل کر کے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔

شادی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَطَبَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اُمَّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ: وَاللّٰہِ، مَا مِثْلُكَ یَا اَبَا طَلْحَۃَ، یُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَاَنَا امْرَاَۃٌ مُسْلِمَۃٌ وَّلَا یَحِلُّ لِیْ اَنْ اَتَزَوَّجَكَ فَاِنْ تُسْلِمَ فَذَاكَ مَهْرِیْ وَمَا اَسْاَلُكَ غَیْرَہٗ فَاَسْلَمَ فَكَانَ ذَالِكَ مَهْرَهَا ۔ قَالَ ثَابِتٌ: فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَاَۃٍ قَطُّ كَانَتْ اَكْرَمَ مِنْ اُمِّ سُلَیْمٍ الْاِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَہٗ ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (قبول اسلام سے قبل) ام سلیم کو پیغام نکاح بھیجا۔ تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اے ابوطلحہ! تیرے جیسے شخص کو ٹھکرایا نہیں جا سکتا لیکن تو ایک کافر

Marfat.com

شخص ہے۔ اور میں ایک مسلمان خاتون ہوں۔ اور میرے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ میں تیرے ساتھ شادی کروں۔

پس اگر تو اسلام قبول کر لے تو یہی میرا حق مہر ہے۔ اس کے علاوہ میں تجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گی۔ پس انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور ان کا اسلام قبول کرنا ہی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حق مہر ٹھہرا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کسی عورت کے بارے میں کبھی بھی اس جیسے معزز حق مہر کا نہیں سنا جو میں نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے حق مہر کا سنا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا حق مہر اسلام بنا پس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح ہوا۔ اور ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ان کی اولاد بھی ہوئی۔ (اخرجہ النسائی فی السنن، کتاب النکاح: ۶/۱۱۴، الرقم الحدیث: ۱۲، وفی السنن الکبری: ۳/۳۱۲، رقم الحدیث: ۳۳۴۱، والبیہقی فی السنن الکبری: ۴/۶۵، الرقم الحدیث: ۲۰۵۶، والطبرانی فی المعجم الکبیر: ۵/۹۰، الرقم الحدیث: ۶۹۲۲، الرقم الحدیث: ۴۶۷۶، ۲۵/۱۰۵، الرقم الحدیث: ۳۷۳)

دعوتِ فکر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الدَّالَ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ"

بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

(ترمذی: ۴/۳۰۵، رقم الحدیث: ۲۶۷۹)

دیکھیے کہ نیکی کی ترغیب دینے کا کتنا اجر و ثواب ہے۔ نیکی کے کام میں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ جائز طریقے پر تعاون کرنے والا بھی اجر و ثواب کا حقدار ہوتا ہے۔

Marfat.com

مقام ومرتبہ

چلتی پھرتی جنتی عورت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ، اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو اہل جنت نے عرض کیا یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ بنت ''ملحان'' (ام سلیم) ہیں۔

(اخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب فضائل الصحابۃ: ۴/ ۱۹۰۸، الرقم الحدیث: ۷، والنسائی فی السنن الکبریٰ: ۵/ ۱۰۳، الرقم الحدیث: ۸۲۴۵۶، وفی فضائل الصحابۃ: ۱/ ۸۵، الرقم الحدیث: ۸۳۸۴-۸۳۸۵، احمد بن حنبل فی المسند: ۳/ ۹۹، ۱۲۵، الرقم الحدیث: ۸۲۷، فی فضائل الصحابۃ: ۲/ ۸۴۸، الرقم الحدیث: ۱۱۹۷۳، ۱۲۲۷۸)

فائدہ

اس حدیث پاک سے ایک تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے مقام ومرتبے کا پتہ چلا کہ جنت تو ملنی ہے روز محشر حساب ہونے کے بعد..... مگر سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چلتے پھرتے ہی جنت کی خوشخبری سے نواز رہے ہیں۔ دوسرا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا پتہ چلا کہ جنت آپ کی نظروں میں ہے اور آپ اپنے غلاموں کو جنت کی بشارت دینے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔

خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کا صلہ

خالی کپی..... گھی سے بھر گئی

حافظ ابو یعلی اپنی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں: میری والدہ نے ایک بکری پالی ہوئی تھی۔ اور اس کا جو گھی ہوتا تھا وہ اس کو ایک کپی میں جمع کرتی رہتی تھیں۔ یہاں تک کہ وہ کپی گھی سے بھر گئی۔ میری والدہ نے وہ کپی ربیبہ کو دے دی۔ اور اسے حکم دیا کہ وہ یہ کپی لے جا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرے۔ تاکہ وہ اسے بطور سالن استعمال کر سکیں۔ ربیبہ وہ کپی لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گھی کی کپی ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپی لے لی۔ اور اپنے اہل خانہ کو حکم دیا کہ وہ اسے خالی کر دیں۔ ربیبہ کہتی ہے کہ میں خالی کپی لے کر واپس چل پڑی۔ جب میں واپس آئی تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا گھر پر نہیں تھیں۔ میں نے وہ کپی ایک میخ کے ساتھ لٹکا دی۔ کچھ دیر بعد جب ام سلیم رضی اللہ عنہا واپس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ کپی گھی سے بھری ہوئی ہے۔ اور گھی نیچے ٹپک رہا ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ربیبہ سے پوچھا کہ کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ اس کپی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کرو۔ اس نے کہا کہ میں وہ کپی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر آئی ہوں۔

اور اگر آپ کو تسلیم نہ ہو تو میرے ساتھ چلیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری والدہ ربیبہ کے ساتھ چل پڑیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا! یارسول اللہ میں نے حضور کی طرف گھی کی کپی بھیجی تھی۔ تاکہ حضور اسے بطور سالن استعمال فرمالیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ربیبہ نے وہ کپی مجھے پہنچا دی ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا یارسول اللہ اس ذات پاک کی قسم جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ وہ تو بھری ہوئی ہے۔ اور اس سے گھی کے قطرے نیچے ٹپک رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جاں نثار خادمہ کو ارشاد فرمایا:

يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اَتَعْجَبِيْنَ اَنْ كَانَ اللّٰهُ اَطْعَمَكِ كَمَا اَطْعَمْتِ نَبِيَّهٗ؟ كُلِيْ وَاَطْعِمِيْ ۔

ترجمہ: اے ام سلیم تو اس بات پر تعجب کرتی ہے کہ کس طرح تو نے اللہ تعالیٰ کے نبی کیلئے سالن کا انتظام کیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس کے بدلے میں اپنی جناب سے سالن کا انتظام فرما دیا ہے۔ تم اسے کھاؤ۔

امام بیہقی نے اوس بن خالد سے روایت کیا ہے کہ ان کی والدہ ام اوس البھز یہ نے کہا کہ میں نے گھی گرم کر کے صاف کیا۔ ایک کپی میں ڈالا اور بطور ہدیہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ارسال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا اور اس کپی سے باقی گھی نکال لیا۔ اور تھوڑا سا رہنے دیا۔ اور کچھ پڑھ کر دم کیا۔ اس کی برکت کیلئے دعا مانگی۔ پھر حکم دیا کہ یہ کپی ام اوس کو واپس پہنچا دو۔ جب وہ کپی ان کے پاس پہنچی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ پوری بھری ہے وہ کہتی ہیں کہ مجھے یہ غلط فہمی ہوئی کہ اسے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں فرمایا۔ بلکہ مسترد کر دیا ہے۔

فرماتی ہیں کہ میں چیختی چلاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ گھی صاف کر کے حضور کی بارگاہ میں بھیجا تھا۔ کہ حضور اسے تناول فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بتایا کہ میں نے تمہارا ہدیہ قبول کر لیا ہے۔ اور جو تھوڑا سا گھی واپس کیا ہے اسے تم کھاؤ۔ اور اس میں برکت کیلئے دعا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اس تھوڑے سے گھی میں اتنی برکت ڈالی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جتنا عرصہ اس دنیا میں تشریف فرما رہے وہ اسے استعمال کرتی رہی۔ پھر عہد صدیقی، عہد فاروقی اور عہد عثمانی کے اختتام پر اسی گھی سے نکال نکال کر استعمال کرتی رہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا معجزہ بھی پڑھ لیجئے۔

Marfat.com

امام بیہقی حاکم سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: قبیلہ اوس کی ایک خاتون تھی۔ جسے ام شریک کہا جاتا تھا۔ وہ رمضان المبارک میں مسلمان ہوئی تھی۔ تو اس سے پہلے ایک یہودی کی زوجہ تھی۔ اسے جب معلوم ہوا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ تو اس نے اس کو پانی دینے سے انکار کر دیا۔ اس کو پیاس کی شدت نے ستایا تو یہودی نے اس سے کہا کہ جب تک تم یہودی نہیں بن جاؤ گی تمہیں ایک گھونٹ بھی پانی نہیں دوں گا۔

اس خاتون نے اس کی فرمائش کو مسترد کر دیا۔

رات کو سوئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اسے پانی پلا رہا ہے۔ جب بیدار ہوئی تو اسے تشنگی کا احساس تک نہ رہا۔ اسے یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ سیراب ہو چکی ہے۔ وہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی۔ اور اپنی داستان عرض کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی شرف زوجیت میں لینے کا ارادہ کیا۔ لیکن اس نے سمجھا کہ میں شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کے قابل نہیں۔ اس نے عرض کی جس غلام کے ساتھ حضور کی مرضی ہو میری شادی فرما دیجئے۔ چنانچہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا۔ اور تیس صاع اسے دینے کا حکم دیا۔ فرمایا اس میں سے نکال نکال کر کھاتی رہو۔ لیکن اسے تولنا نہیں۔ اس کے پاس گھی کی ایک کپی تھی۔ اس نے اپنی کنیز سے کہا اسے لے جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دو۔

اس کپی کو خالی کر دیا گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جب اسے واپس مالکہ کو دو تو اس کو کہنا اس کو کسی کھونٹی کے ساتھ لٹکا دے۔ اور اس کا منہ بند نہ کرے۔

ام شریک جب گھر واپس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ کپی گھی سے بھری ہے۔ اس نے لونڈی سے پوچھا کہ کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ اس کپی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دو؟ اس نے کہا میں نے حکم کی تعمیل کی تھی۔

Marfat.com

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ جو خالی کپی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس دی تھی اس کو اس کی مالکن نے بھرا ہوا دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کپی کا منہ بند نہ کرنا۔ وہ یوں ہی بھری رہی۔ یہاں تک ایک روز ام شریک نے اس کا منہ باندھ دیا۔ اور جو غلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیا تھا اس نے اس کو تول لیا۔ اتنا عرصہ تک وہ اس سے کھاتی رہی۔ لیکن صاع میں ذرا کمی نہیں آئی۔

(شمائل الرسول: ۱۲۷)

آفتاب نبوت کی کرنیں......ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر پر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے۔ جس میں ضعف محسوس ہوتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک محسوس کر رہے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور جو کی چند روٹیاں نکال لائیں۔

پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا۔ اور اس کے ایک پلے میں روٹیاں لپیٹ دیں۔ روٹیاں میرے سپرد کر کے باقی دوپٹہ مجھے اوڑھا دیا۔ اور مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب روانہ کر دیا۔

میں روٹیاں لے گیا اور دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور شمع رسالت کے چند پروانے بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟

میں عرض گزار ہوا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کھانے کیلئے بلایا ہے۔ میں نے عرض کی ہاں! تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کھانے کیلئے چلو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے۔ میں ان سب سے آگے چل دیا۔ اور جا کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ام

Marfat.com

سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر غریب خانے پر تشریف لا رہے ہیں۔

اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ راستے میں رسول پاک کے پاس جا پہنچے۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر پر جلوہ فرما ہوئے۔ پھر فرمایا:

اے ام سلیم تمہارے پاس جو کچھ ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا۔ اور ام سلیم نے سالن کی جگہ برتن سے سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کیلئے بلا لو۔ پھر انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور چلے گئے۔

پھر آپ نے حکم دیا کہ دس آدمیوں کو اور بلا لو۔ پس انہیں بلایا گیا۔ انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور چلے گئے۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ دس آدمیوں کو اور بلاؤ۔ پس انہیں بھی بلایا گیا۔ انہوں نے بھی سیر ہو کر کھانا کھایا اور چلے گئے۔

اسی طرح تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا جن کی تعداد ستر (70) یا اسی (80) تھی۔ (اخرجہ البخاری فی الصحیح، کتاب المناقب: ۳/۱۳۱۱، رقم الحدیث: ۳۳۸۵، وایضا، کتاب الاطعمة: ۵/۲۰۵۷، الرقم الحدیث: ۵۰۶۶، وایضا، کتاب الایمان: ۶/۲۴۶۱، الرقم الحدیث: ۶۳۱۰، ومسلم فی الصحیح، کتاب الاشربة: ۳/۱۶۱۲، الرقم الحدیث: ۲۰۴۰، والترمذی فی السنن، کتاب المناقب: ۵/۵۹۵، الرقم الحدیث: ۳۶۳۰، ومالک فی الموطا: ۲/۹۲۷، الرقم الحدیث: ۱۶۶۹/۱۴، ابن حبان فی الصحیح: ۱۴/۴۶۹، الرقم الحدیث: ۶۵۳۴)

Marfat.com

سیرت و کردار

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ بَیْتَ اُمِّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا فَیَنَامُ عَلٰی فِرَاشِهَا ۔ وَلَیْسَتْ فِیْهِ ۔ قَالَ: فَجَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ فَنَامَ عَلٰی فِرَاشِهَا ۔ فَأُتِیَتْ فَقِیْلَ لَهَا: هٰذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِیْ بَیْتِكِ عَلٰی فِرَاشِكِ ۔ قَالَ: فَجَآءَ تْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهٗ عَلٰی قِطْعَةِ اَدِیْمٍ، عَلَی الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِیْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذَالِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهٗ فِیْ قَوَارِیْرِهَا ۔ فَفَزِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِیْنَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ؟ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللهِ، نَرْجُوْ بَرَكَتَهٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ: اَصَبْتِ ۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اوران کے بچھونے پر سو جاتے۔ جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن وہ گھر پر نہیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بچھونے پر سو گئے۔ وہ آئیں تو لوگوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر تمہارے بچھونے پر سوئے ہیں۔ یہ سن کر وہ گھر آئیں۔ تو انہوں نے دیکھا کہ آپ کو پسینہ آیا ہوا تھا۔ اور آپ کا پسینہ چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ ام سلیم نے اپنی بوتل کھولی اور پسینہ پونچھ کر اپنی بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا ام سلیم کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس سے اپنے بچوں کیلئے برکت حاصل کریں گے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے ٹھیک کیا ہے۔

(اخرجہ مسلم فی الصحیح، کتاب الفضائل: ۴/۱۸۱۵، الرقم الحدیث: ۹، واحمد بن حنبل فی المسند: ۳/۲۲۱، الرقم الحدیث: ۱۳۳۹/۳۳۴)

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا صبر......اور مالک کائنات کا اجر

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک صاحبزادہ بیمار تھا۔ آپ گھر سے باہر تشریف لے گئے تو بچے کا انتقال ہو گیا۔ واپس آ کر بچے کا حال پوچھا تو بچے کی والدہ حضرت سیدتنا ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پہلے سے زیادہ پرسکون ہے۔ پھر ان کے سامنے کھانا رکھا۔ انہوں نے کھانا کھایا اور پھر بیوی سے ہمبستر ہوئے۔ اس کے بعد ام سلیم نے کہا بچے کو دفن کرو۔ پھر صبح کے وقت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے رات کو ہمبستری کی؟ عرض کی: ہاں! آپ نے دعا مانگی: اے اللہ تعالیٰ ان دونوں کو برکت دے۔

چنانچہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اسے اٹھا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ۔ ساتھ ہی کچھ کھجوریں بھی دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس کے ساتھ کچھ ہے؟ عرض کی: جی ہاں! چند کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چبایا اور پھر بچے کے منہ میں رکھ دیں۔ یوں اس کی تحنیک فرمائی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ (بخاری، کتاب العقیقہ: ۳/۵۴۷، رقم الحدیث: ۵۴۷۰)

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک انصاری نے کہا کہ میں نے عبداللہ کی اولاد سے نو لڑکے دیکھے جو سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔

(بخاری، کتاب الجنائز: ۱/۴۴۰، الرقم الحدیث: ۱۳۰۱)

Marfat.com

صبر کو اپنایئے...... جنت کا پھل پایئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان جوڑے کے تین بچے انتقال کر جائیں اللہ تعالیٰ ان پر فضل وکرم کرتے ہوئے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمادے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: اور دو بچے؟ فرمایا اور دو بچے بھی۔ پھر عرض کی: اور ایک؟ فرمایا ایک بھی: پھر فرمایا: اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس عورت کا کچا بچہ (یعنی حمل ضائع ہو جائے) اور وہ اس پر صبر کرے تو وہ بچہ اپنی ماں کو اپنی ناف کے ذریعے کھینچتا ہوا جنت میں لے جائے گا۔

(مسند امام احمد: ۸/۲۵۲، الرقم الحدیث: ۲۲۱۵۱)

فائدہ

اللہ تعالیٰ جس طرح اپنے بندوں پر بے شمار نعمتیں نچھاور فرما کر احسان عظیم فرماتا ہے۔ اسی طرح کبھی انہیں مصائب وآلام کے امتحان میں ڈال کر کامیابی کی صورت میں بلندیٔ درجات کے علاوہ بے شمار دنیوی واخروی انعامات بھی عطا فرماتا ہے۔ اور ایسے خوش نصیب انسان کو جو سب سے بڑا انعام ملتا ہے اس کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ O (پ:۲، البقرۃ:۱۵۳)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب وہ عظیم نعمت ہے کہ جس کے حصول کیلئے انبیائے کرام علیہم السلام واولیائے عظام رحمہم اللہ نے ایسی ایسی تکلیفوں پر صبر کیا جن کے تصور ہی سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگ ہستیوں کے صدقے ہمیں دین ودنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ اور تمام امت مسلمہ کو تکالیف پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میری تمام ماؤں اور بہنوں کو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت بخشے۔

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین O

یہ خنجر...... مشرک کے پیٹ میں اتار دوں گی

یہی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں جن کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے پائنچے چڑھائے ہوئے تھے اور اپنی پشت پر پانی کے مشکیزے لئے بھر بھر کر لاتیں اور مجاہدوں کو پانی پلاتیں۔ جب مشکیزے خالی ہو جاتے تو پھر لوٹتیں اور تازہ پانی بھر کر لاتیں (اس وقت تک پردے کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے) اور غزوہ حنین کے موقع پر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی پاکباز بیوی کو دیکھا کہ ایک خنجر لئے کھڑی ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''ام سلیم یہ کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا ''یہ خنجر ہے اور میں نے اس لیے تھام رکھا ہے کہ اگر کسی مشرک نے میرے قریب آنے کی کوشش کی تو یہ میں اس کے پیٹ میں اتار دوں گی۔''

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے خوش ہو کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے مجاہدانہ عزم کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ام سلیم (اب تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہوگی) اللہ کافی ہو گیا ہے۔''

دعوت فکر

آج دشمنوں سے جہاد کرنا اور میدان جہاد میں مجاہدین کی مدد کرنا تو دور کی بات...... خواتین اسلام اپنے نفس اور برائیوں کے خلاف جہاد نہیں کر پا رہیں۔ اگر میدان جہاد میں نہیں تو کم از کم میری ماؤں اور بہنوں کو برائیوں کے خلاف جہاد ضرور کرنا چاہئے۔

Marfat.com

﴿حصہ چہارم﴾

نجاستوں کا بیان

نجات سے مراد گندگی ہے۔ اور نجاست دو طرح کی ہوتی ہے۔ اگر یہ نجاست کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کو دھو کر پاک کر کے نماز پڑھیں۔

اگر نجاست کی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی۔

اس لیے نجاست کو دور کر کے نماز ادا کریں۔ ورنہ گنہگار ہوں گے۔

نجاست کے احکام درج ذیل ہیں۔ ان کا ملاحظہ فرمائیں۔

نجاست کے معنی ومفہوم

لغت کی رو سے ہر گندگی نجاست کہلاتی ہے۔ خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی۔ ظاہری نجاست جیسے خون، پیشاب وغیرہ۔ اور باطنی نجاست جیسے گناہ ومعصیت۔

نجاست کی اقسام

اصطلاح شریعت میں نجاست کی دو اقسام ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

i-نجاست حکمیہ　　ii-نجاست حقیقیہ

(1) نجاست حکمیہ

نجاست حکمیہ وہ نجاست ہے جو ظاہراً نظر نہ آئے لیکن شریعت نے اسے پاک کرنے کا حکم دیا ہو۔ جیسے

حدث اصغر (جن امور سے وضو لازم آتا ہے) اور حدث اکبر (جن امور سے غسل

Marfat.com

فرض ہوتا ہے) کو نجاست حکمیہ کہتے ہیں۔ یہ شریعت کی رو سے ایک عارضی کیفیت ہے۔ جو تمام بدن پر یا اس کے اعضاء پر وارد ہوتی ہے۔ اور طہارت سے دور ہو جاتی ہے۔

(2) نجاست حقیقیہ

نجاست حقیقیہ اس نجاست کو کہتے ہیں جو ظاہراً نظر آئے۔ اسے شرع نے اصل نجس قرار دیا ہے۔ انسان اپنے بدن، کپڑوں اور کھانے پینے کی چیزوں کو اس سے بچاتا ہے۔ مثلاً پیشاب، شراب، خون، فضلہ وغیرہ۔

اس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر کسی چیز پر لگ جائے تو اس کو پاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ کپڑے یا بدن میں مقدار درہم کے برابر ہو تو دھونا واجب ہے۔ اور اگر مقدار درہم سے کم لگی ہے تو معاف ہے نماز ہو جائے گی۔ لیکن اگر مقدار درہم سے زیادہ لگی ہے تو دھونا فرض ہے۔ (الدر المختار ورد المحتار، کتاب الطہارت: ۱/۵۷۹)

نجاست خفیفہ کا حکم

اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو بغیر دھوئے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو گیا ہو تو معاف نہیں۔ بلکہ دھونا لازم ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الطہارت: ۱/۴۶)

احکام شرعیہ

شیر خوار بچے نے اگر دودھ ڈال دیا۔ اگر وہ دودھ منہ بھر کے ہے تو نجاست غلیظہ ہے۔ (رد المحتار، کتاب الطہارت: ۱/۵۶۱)

خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے) اگر بغیر ذبح شرعی کے مر جائے مردار ہے۔ اگر چہ ذبح کیا گیا ہو۔

Marfat.com

جیسے مجوسی یا بت پرست یا مرتد کا ذبیحہ اگر چہ اس نے حلال جانور ذبح کیا ہو۔
شہید فقہی کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے۔

(الفتاوی الہندیہ، کتاب الطہارت:۱/۴۶)

دودھ پیتے بچے یا بچی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔

(الفتاوی الہندیہ، کتاب الطہارت:۱/۴۶)

یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے۔ محض غلط ہے۔

ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

☆ ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

☆ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر خوب نچوڑ لیا جائے۔ کہ اب نچوڑنے سے پانی نہ ٹپکے گا۔ پھر اس کو لٹکا دیا۔ اور اس سے پانی نہ ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے۔ اور اگر خوب نہیں نچوڑا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

☆ کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے۔ تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں۔ یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے۔ اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہو گئی مگر یہ نہیں معلوم کہ آستین یا کلی کا کون سا حصہ ہے تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے۔

اور اگر اندازاً ہی سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھو لے جب بھی پاک ہو جائے گا۔ اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھو لے جب بھی پاک ہے۔ مگر اس صورت میں نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے۔ اور جو سوچ کر دھو لیا تھا۔ اور غلطی بعد میں معلوم ہوئی تو اب دھو لے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (الفتاوی الہندیہ، کتاب الطہارت:۱/۴۳)

Marfat.com

جنب اور جنابت کے احکام

جنابت بھی گندگی کی حالت کو کہتے ہیں۔جس شخص پر نہانا فرض ہو اسے جنب یا جنبی کہتے ہیں۔جس وقت تک غسل نہ کرلیا جائے نہ تو نماز ادا کر سکتے ہیں اور نہ قرآن پاک کو چھو سکتے ہیں۔اور نہ ہی کسی ایسی چیز کو چھو سکتا ہے جس پر قرآن پاک کی آیت لکھی ہو۔ اور جس وجہ سے نہانا فرض ہوا ہو اس کو جنابت کہتے ہیں۔جنب اور جنابت کے شرعی احکام درج ذیل ہیں۔

جنبی اور جنابت کے معنی ومفہوم

جنب/جنبی

جس شخص پر نہانا فرض ہو اسے جنبی یا جنب کہتے ہیں۔اور جس وجہ سے نہانا فرض ہوا ہو اسے جنابت کہتے ہیں۔

جنابت

جنابت ایسی کیفیت کا نام ہے۔جس سے ہر قسم کی نماز پڑھنا،قرآن پاک کی تلاوت کرنا،مسجدوں میں داخل ہونا اور قرآن پاک کو ہاتھ لگانا منع ہو جس وجہ سے نہانا فرض ہوا سے جنابت کہتے ہیں۔(احکام القرآن:۳/۳۶۴،تفسیر کبیر:۱۱/۱۶۰)

جنبی کیلئے احکام شرعیہ

☆ حالت جنابت سے جلدی نکلنے کی کوشش کرنی چاہیے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقْرَأِ الْحَائِضُ، وَلَا الْجُنُبُ شَيْئاً مِنَ الْقُرْآنِ ۔

ترجمہ: جنبی اور حائضہ قرآن مجید سے کچھ نہ پڑھیں (نہ تھوڑا اور نہ بہت)۔

(السنن ترمذی، ابواب الطہارت: ۱/۱۷۴، رقم الحدیث: ۱۳۱)

کوئی ایسا شرعی کام جو بغیر وضو کے نہیں کیا جا سکتا حالت جنابت میں اس کا کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ خواہ نفل نماز ہو یا فرض۔

☆ جنابت کی حالت میں غسل فرض ہے۔ جب بھی حالت جنابت ہو حتی الامکان فوری غسل کر لینا فرض ہے۔ فرض نماز کے وقت آنے پر جنبی اگر غسل میں تاخیر کرے گا تو نماز نہ پڑھنے اور غسل نہ کرنے کا گناہ اس پر لازم ہے۔ جنابت کی نحوست کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتاً فِيهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ ۔

ترجمہ: جس گھر میں جاندار کی تصویر یا کتا یا جنبی ہو تو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (احکام القرآن: ۲/۳۶۵ تفسیر روح المعانی: ۶/۸۱)

نمونہ اسلاف

حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بار مجھے رات کو احتلام ہو گیا۔ میں نے ارادہ کیا اسی وقت غسل کر لوں۔ چونکہ سردی کی رات تھی۔ نفس نے سستی کی اور مشورہ دیا کہ ابھی کافی رات ہے اتنی بھی جلدی کیا ہے صبح اطمینان سے غسل کر لینا۔ میں نے فوراً نفس کو انوکھی سزا دینے کی قسم کھائی کہ اسی وقت کپڑوں سمیت نہاؤں گا۔ اور نہانے کے بعد کپڑے نچوڑوں گا بھی نہیں۔ اور ان کو اپنے بدن پر ہی خشک کروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا واقعی جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں ڈھیل کرے ایسے سرکش نفس کی یہی سزا ہے۔ (کیمیائے سعادت: ۲/۸۹۴ کتب خانہ علمی ایران)۔

جلدی غسل نہ کرنے کا وبال

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

Marfat.com

تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جُنُبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ .

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں جنبی ہو اس میں (رحمت و برکت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جہاں (جاندار) کی تصویر ہو اور کتا ہو۔ (مسند امام احمد بن حنبل: ۱/۱۷۱، ۳ فرید بک سٹال لاہور)

جنبی کیلئے نماز و قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقْرَاِ الْحَائِضُ، وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ .

ترجمہ: جنبی اور حائضہ قرآن مجید سے کچھ نہ پڑھے۔

(السنن ترمذی، ابواب الطہارت: ۱/۴/۱۷، رقم الحدیث: ۱۳۱)

دینی کتب کو چھونا ممنوع ہے

بے وضو یا وہ جس پر غسل فرض ہو ان کو فقہ، تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ تنزیہی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری: ۱/۳۹)

اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو مضائقہ نہیں۔ مگر آیت قرآنی یا اس کے ترجمے پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

(بہار شریعت: ۲/۴۳)

درود پاک اور دعائیں پڑھنا

جن پر غسل فرض ہو ان کو درود شریف اور دعائیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ مسنون دعائیں پڑھ سکتے ہیں۔

مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھیں۔ (بہار شریعت: ۲/۳۸)

Marfat.com

اذان کا جواب دینا

جو لوگ حالت جنابت میں ہوں۔ان پر غسل فرض ہو۔وہ بھی اذان کا جواب دے سکتے ہیں۔

اذان کا جواب دینا ان کو جائز ہے۔(فتاویٰ عالمگیری:۱/۳۸)

آیت قرآنی والی انگوٹھی پہننا

جنبی کیلئے ایسی انگوٹھی یا لاکٹ (ہار) کو جس پر قرآنی آیت یا حروف مقطعات لکھے ہوں پہننا حرام ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کا حکم

جنبی کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَجِّهُوْ هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّىْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ ۔

ترجمہ: تم مسجد کی طرف سے گھروں کے دروازے بند کر دو۔کیونکہ میں حائض اور جنبی کے مسجد میں داخل ہونے کو حلال نہیں کروں گا۔

(السنن ابوداؤد، کتاب الطہارت:۱/۹۸، رقم الحدیث:۲۳۲

جنبی کا بدن اور پسینہ پاک ہے

جنبی کے لیے غسل سے پہلے کھانا پینا، سونا اور جماع کرنا جائز ہے۔اور اس پر سب کا اتفاق بھی ہے۔اور اس پر اجماع ہے کہ جنبی کا بدن اور اس کا پسینہ پاک ہے۔جنبی کا وضو سے پہلے کھانا پینا اور جماع کرنا مکروہ ہے۔

(علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ، شرح مسلم:۱/۱۴۲ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

جنبی کیلئے کھانا پینا اور سونا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَصْنَعُ اَحَدُنَا اِذَا هُوَ اَجْنَبَ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ؟ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ لِيَنَمْ۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جب ہم میں سے کوئی جنبی ہو جائے، پھر وہ غسل کرنے سے پہلے سونا چاہے تو وہ کیا کرے؟ راوی کا بیان ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نماز کی طرح وضو کرے اور پھر سو جائے۔

(مسند احمد بن حنبل: ۱/۳۸۰ فرید بک سٹال لاہور)

سرکار کی سنت مبارکہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ اِنْ شَآءَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّنَامَ اَوْ يَاْكُلَ تَوَضَّاَ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جب سونے کا ارادہ کرتے تو نماز والا وضو کرتے۔ اور جب کھانے یا پینے کا ارادہ کرتے تو اپنی ہتھیلیوں کو دھو لیتے۔ پھر اگر چاہتے تو کھاتے یا پیتے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ جب جنبی ہوتے اور سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے۔ (مسند احمد بن حنبل: ۱/۳۸۱ فرید بک سٹال لاہور)

حالت جنابت میں مصافحہ کرنا جائز ہے

حالت جنابت میں مصافحہ کرنا درست ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی

بحالت جنابت ملاقات ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ہاتھ پکڑ کر ایک جگہ تشریف فرما ہوئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہاں سے غسل کرنے کے بعد چلے گئے۔ واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو ماجرا بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا مومن نجس نہیں ہوتا۔

(بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب مخالطۃ الجنب)

جنبی کے ساتھ لیٹنا جائز ہے

جنبی کے ساتھ لیٹنا درست ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرمانے کے بعد میرے پاس آ کر لیٹ جاتے۔ تاکہ جسم میں حرارت آجائے۔

اور میں ابھی جنبی ہی ہوتی تھی۔ (شرح مؤطا امام محمد: ۱/۹۴ فرید بک سٹال لاہور)

حالت جنابت میں جو کام ناجائز ہیں

جو کام حالت جنابت میں کرنے جائز نہیں ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

i- مسجد میں داخل ہونا۔ ii- کعبہ کا طواف کرنا۔

iii- قرآن کو چھونا اگرچہ غلاف کے ساتھ ہی ہو۔

iv- قرآن کریم مطلقاً پڑھنا۔ v- کسی آیت کا لکھنا۔

vi- نماز پڑھنا۔ (شرح مؤطا امام محمد: ۱/۹۵ فرید بک سٹال لاہور)

بوقت غسل احتیاط کی ضرورت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہے۔ اس لیے ہر بال دھوؤ اور بدن کو صاف ستھرا کرو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الطہارت: ۱/۱۱۷، رقم الحدیث: ۲۴۸)

(سنن ترمذی، کتاب الطہارت: ۱/۱۷۰، رقم الحدیث: ۱۰۶)

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ
فَلَوْ بَقِيَتْ شَعْرَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يَصِلْ اِلَيْهَا الْمَآءُ بَقِيَتْ جَنَابَتُهُ ۔
ترجمہ: یعنی اگر ایک بال بھی پانی پہنچنے سے رہ گیا تو اس کی جنابت باقی رہے گی۔

(مرقاۃ: ۱/ ۳۲۷، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الطہارت: ۲/ ۱۴۶، رقم الحدیث: ۴۴۳)

غسل کا طریقہ

سب سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے۔ پھر استنجاء کی جگہ دھوئے اس کے بعد بدن پر اگر کہیں نجاست یعنی پیشاب پاخانہ منی وغیرہ ہو تو اسے دور کرے پھر نماز جیسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے۔

ہاں اگر چوکی یا پتھر وغیرہ اونچی چیز پر نہانا ہو تو پاؤں بھی دھولے۔

اس کے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے۔

پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے اور پھر تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر بہائے۔ تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے۔

پھر غسل کرنے کی جگہ سے الگ ہٹ جائے۔ اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تو اب دھولے اور فوراً کپڑے پہن لے۔

حیض کے احکام و مسائل

حیض سے مراد بھی گندگی و نجاست ہے۔ اس دوران بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون نکلتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔ اس حالت میں نماز، روزہ معاف ہے۔ اور قرآن پاک کی تلاوت بھی نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی قرآن پاک کو چھو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی غلاف کو اور نہ ہی اس کاغذ کو جس پر آیت وغیرہ لکھی ہو۔ مقررہ دنوں کے بعد غسل کرنے کے بعد نماز، روزہ ادا کرنا فرض ہے۔ اگر نہیں پڑھیں گی تو گنہگار ہوں گی۔

یاد رہے کہ ناپاکی کی حالت میں فرض روزے چھوٹ جائیں۔ اس کی قضا بعد میں

Marfat.com

لازم لیکن نماز کی قضا نہیں۔

حیض کا ذکر قرآن میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ○ (پ:۲، البقرہ:۲۲۲)

ترجمہ: اور آپ سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، آپ فرمادیں وہ ناپاکی ہے۔ عورتوں سے الگ رہو۔ حیض کے دنوں میں۔ اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں۔ پھر جب پاک ہولیں تو ان کے پاس جاؤ۔ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت پسند کرتا ہے توبہ کرنے والوں کو۔ اور پسند کرتا ہے ستھروں کو۔

حیض کا شرعی معنیٰ

اصطلاح شرع میں حیض اس خون کو کہتے ہیں جو ایام مخصوص میں رحم سے خارج ہو کر فرج میں داخل ہو۔ اور احکام شرع اس سے متعلق ہوں۔

(المفردات فی غریب القرآن، ص:۱۳۶)(احکام القرآن:۱/۳۳۸)

اَذًی کا معنیٰ ومفہوم

''اَذًی'' اس گھناؤنی چیز کو کہتے ہیں۔ جس سے ایذاء پہنچے اور اس آیت میں حیض کو اَذًی اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں سخت بدبو ہوتی ہے۔ اور اس میں نجاست ہوتی ہے۔ اور اس سے گھن آتی ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ اَذًی کا معنیٰ نجس ہے۔

دراصل اَذًی کا معنیٰ ایذا اور تکلیف ہے۔ اور چونکہ نجاست سے بھی تکلیف ہوتی

Marfat.com

ہے۔اس لیے نجاست کو اَذٰی کہتے ہیں۔(جامع البیان:۲/۴۵)

تنبیہ

اس آیت سے مراد یہ ہے کہ حیض نجاست ہے پس ایام حیض میں مرد کو عورت کے ساتھ جماع کرنے سے اجتناب کرنا لازم ہے۔(نعمۃ الباری:۱/۷۹۷فرید بک سٹال لاہور)

شان نزول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہود کے ہاں کسی عورت کو حیض آجاتا تو وہ اس کو اپنے گھر سے نکال دیتے۔وہ اس کے ساتھ نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے۔نہ مجامعت کرتے تھے۔پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے البقرۃ کی آیت نمبر۲۲۲ نازل فرمادی۔تب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے گھروں میں میل جول رکھو۔اور جماع کے علاوہ ان کے ساتھ تمام کام کرو۔تب یہود نے کہا یہ شخص ہر بات میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔

پھر اسید بن حضیر اور عبادہ بن بشیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! یہود اس طرح کہتے ہیں۔تو کیا ہم ایام حیض میں عورتوں سے جماع نہ کرلیا کریں۔تو آپ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔اور ہم نے گمان کیا کہ آپ ان پر ناراض ہوگئے ہیں۔پس وہ دونوں (مجلس سے) چلے گئے۔پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا ہدیہ آیا۔تو آپ نے ان کو بلایا اور دودھ پلایا،تب ہم نے گمان کیا کہ آپ ان سے ناراض نہیں ہوئے۔(صحیح مسلم:۳۰۲،رقم الحدیث:۶۸۰،سنن ابوداؤد:۲۵۸)(سنن ترمذی:۲۹۷۷،سنن نسائی:۲۸۷،سنن ابن ماجہ:۶۴۴،مسند احمد:۶/۱۳۲)

حیض کی ابتداء

حاکم اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حواء کو جنت سے زمین پر اتارا گیا تو ان سے حیض کی ابتداء ہوئی۔

(فتح الباری:۱/۸۱۵،دار المعرفۃ،بیروت ۱۴۲۶ھ)

Marfat.com

احکام شرعیہ

حیض کی مدت

حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن اور دس راتیں ہیں۔ (ترمذی الجامع الصحیح، ابواب الطہارت: ۱/۱۸۲، رقم الحدیث: ۱۳۹)

حائضہ کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا وغیرہ

ایام حیض میں عورت کے ساتھ دوسری عورتوں کا، اس کی اولاد کا، اس کے محرموں کا اٹھنا بیٹھنا منع نہیں۔ ایام حیض میں عورت کے ہاتھ، پاؤں اور منہ اور پہنے ہوئے کپڑے پاک ہیں۔ بشرطیکہ خشک ہوں۔ البتہ جس جگہ، بدن یا کپڑے پر خون لگ جائے وہ جگہ ناپاک ہو جاتی ہے۔ اس کو دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔

یہودیوں اور ہندوؤں میں دستور ہے حیض والی عورت کو اچھوت بنا کر چھوڑ دیتے ہیں کہ نہ وہ کسی برتن کو ہاتھ لگائے نہ وہ کسی کپڑے کو چھوئے۔ شریعت اسلامیہ میں ایسا نہیں ہے۔ اسلام نے عورت کو بلند مقام دیا ہے۔

(السنن ابوداؤد، کتاب الطہارت: ۱/۱۵۰، رقم الحدیث: ۲۶۱)

جنبی اور حائضہ کا پسینہ اور جوٹھا پاک ہے

خلاصہ یہ ہے کہ حائضہ کا بدن طاہر ہے۔ اور اس کا پسینہ اور اس کا جوٹھا پاک ہے۔ جس طرح جنبی کا جوٹھا اور پسینہ پاک ہے۔ اور اس پر متعدد علماء کا اجماع ہے۔

(فتح الباری: ۱/۴۰۲، دار ابن الجوزی، جدہ ۱۴۱۷ھ)

حیض کی بدبو کیسے زائل کی جائے

حیض کی بدبو کیسے زائل کی جائے؟ حدیث میں مذکور ہے کہ ایک عورت نے سوال کیا۔ ایک روایت میں ہے۔ وہ وہیب انصاری کی بیوی تھی۔ امام مسلم نے اس کا نام اسماء بنت شکل لکھا ہے۔ الخطیب نے کہا اس کا نام اسماء بنت یزید ہے۔

Marfat.com

علامہ نووی نے لکھا ہے کہ جمہور علماء نے یہ کہا ہے کہ اس کی فرج کے اوپر جو خون کا نشان ہے اس کو مشک کے ٹکڑے سے صاف کرے۔ تا کہ حیض کے خون کی بدبو زائل ہو سکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبعی حیاء کی وجہ سے ایک اجنبی عورت کے سامنے اس کو صراحت کے ساتھ بیان نہیں فرمایا۔ اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو سمجھایا اگر مشک کا ٹکڑا میسر نہ ہو تو کسی کپڑے کے ٹکڑے میں خوشبو لگا کر اس سے حیض کی بدبو زائل کی جا سکتی ہے۔ (صحیح مسلم: ۲/۱۳۹۲ مکتبہ نزار مصطفیٰ، مکہ مکرمہ ۱۴۱۷ھ)

حیض میں قضاء ہونے والی نمازیں معاف ہیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ، أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت حیض آتا تھا تو آپ ہمیں نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم یہ نہیں کرتی تھیں یعنی نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

(سنن ابوداود: ۲۶۲-۲۶۳، سنن ترمذی: ۱۳۰، سنن النسائی: ۳۸۲، سنن ابن ماجہ: ۶۳۱، المنتقی: ۱۰۱، سنن دارمی: ۹۸۰، صحیح ابن خزیمہ: ۱۰۰۱، مسند احمد: ۶/۳۲، مسند احمد: ۴۰/۳۹)

حیض کے رنگ

حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیالا، سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ تو دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے۔

دس دن اور دس راتوں کے بعد بھی میلا پن باقی رہے تو عادت والی کیلئے جو دن عادت کے ہیں وہ حیض ہوا۔ اور عادت سے بعد والے دن استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ ہے۔

Marfat.com

ایک غلط فہمی کا ازالہ

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ، زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا کَانَتْ تَکُوْنُ حَائِضًا لَا تُصَلِّیْ، وَھِیَ مُفْتَرِشَۃٌ بِحِذَآءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَھُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی خُمْرَتِہٖ، اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِیْ، بَعْضُ ثَوْبِہٖ ۔

ترجمہ: عبداللہ بن شداد انہوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ حائض تھیں۔ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سجدہ گاہ کے سامنے لیٹی ہوئی تھیں۔ اور آپ اپنے مصلے پر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے لگتا۔ (نعمۃ الباری: ۱/۸۵۰ فرید بک سٹال لاہور)

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ حائض نجس نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر وہ نجس ہوتی تو آپ کا کپڑا ان پر نہ پڑتا۔ اسی طرح نفاس والی عورت بھی نجس نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی جنبی نجس ہوتا ہے۔

اگر حائض نمازی کے قریب ہو تو اس سے نمازی کی نماز میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ نمازی کے سامنے بستر پر لیٹنا جائز ہے۔ اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ نمازی کے سامنے سے عورت گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(نعمۃ الباری: ۱/۸۵۰ فرید بک سٹال لاہور)

حائضہ اور حیض کے متعلق اہم معلومات

ماؤں کی اہم ذمہ داری

لڑکیوں کے جوان ہونے سے قبل ماہواری آنے اور جسم میں دوسری تبدیلیوں کے پیدا ہونے کی وجہ سے بیشتر لڑکیاں یہ سوچ کر پریشان ہو جاتی ہیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہو

Marfat.com

رہا ہے اگر ماں یا گھر کی کوئی بڑی عورت اسے صحیح صورت حال نہیں بتائے گی تو اسکول کی سہیلیاں وغیرہ اپنی اپنی ناسمجھ عقل کے مطابق غلط سلط باتیں بتا کر اس کے ذہن کو اور زیادہ منتشر کر دیں گی۔

جس طرح ماں باپ اپنے بچوں کو اور دوسری سمجھ داری کی باتیں بتاتے ہیں اسی طرح اہم ترین معاملے میں بھی ماں کو خود ہی اپنی بیٹی کو ضروری معلومات فراہم کرنی چاہئیں۔

حیض آنے کی عمر

پاکستان میں ہر لڑکی کو اندازاً گیارہ سال سے لے کر تیرہ سال کی عمر تک پہلی ماہواری آتی ہے لیکن کچھ لڑکیوں کو دس سال کی عمر میں بھی ماہواری آسکتی ہے اور یہ بالکل عام بات ہے۔ اسی طرح بعض لڑکیوں کو اٹھارہ سال تک بھی ماہواری نہیں آتی جوان کیلئے نارمل ہوتی ہے۔ لڑکیوں کی ماہواری شروع ہونے کا انحصار بہت سی باتوں پر ہوتا ہے جس میں ان کا وزن اور قد بھی شامل ہے۔ ساتھ ہی اس میں خاندان کی غذائیت کے معیار کا بھی دخل ہوتا ہے اس لیے اگر آپ کی بیٹی کو کم عمر میں حیض شروع ہو جاتا ہے یا پندرہ سولہ برس کی عمر تک بھی شروع نہیں ہوتا تو دونوں صورتوں میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔

دوران حیض......درد میں کیا کرنا چاہیے

ماہواری کے ساتھ درد ہونا ضروری نہیں اگر درد ہو تو بلاوجہ برداشت کرنے کی ضرورت نہیں کوئی معمولی درد کی گولی اسپرین یا پونستان وغیرہ لی جاسکتی ہے بعض لڑکیوں کو ماہواری سے دو ایک دن پہلے سر میں درد یا جسم اور ٹانگوں میں درد کے ساتھ اداسی اور جھنجھلاہٹ بھی ہو سکتی ہے۔ یہ لڑکی کے بدن میں ہارمونز کے اتار چڑھاؤ کے باعث ہوتا ہے۔ پھر یہ دور گزر جاتا ہے اور لڑکی کی سوچ میں ایک خوشگوار تبدیلی آ جاتی ہے اور اس کے دل میں مسرت بھری امنگیں کروٹیں لینے لگتی ہیں۔

Marfat.com

حیض میں بے قاعدگی کا علاج

ماہواری کا وقفہ 21 سے 35 دن کا ہے۔ بعض عورتوں میں ماہواری 21 دن کے بعد ہوتی ہے اور بعض عورتوں میں 35 دن کے بعد بھی ہوسکتی ہے زیادہ تر عورتوں میں 28 دن کے بعد ماہواری آجاتی ہے۔ اس قسم کی بے قاعدگی سے کوئی نقصان نہیں ہوتا لیکن اگر ماہواری کے تھوڑے دن بعد خون آنا شروع ہوجائے تو ڈاکٹر سے رجوع کرے کیونکہ یہ بے قاعدگی جسمانی نظام میں کسی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

ایام حیض میں احتیاط کی ضرورت

حیض کے دوران صحت و صفائی کیلئے سینٹری ٹاولز یا سینٹری پیڈز استعمال کرنے چاہئیں۔ عام روئی، کپڑا یا تولیہ وغیرہ استعمال نہیں کرنا چاہئے اس سلسلے میں کسی بھی دائی اور عطائی سے کسی بھی قسم کی چیز لے کر استعمال نہیں کرنی چاہئے۔

سینٹری یا پیڈز یا نیپ کنز استعمال کرنے کے کیا فائدے ہیں

اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے مکمل صفائی رہتی ہے۔ نقصان صرف اسی صورت میں ہوگا جب پیڈ کو بہت دیر تک تبدیل نہ کیا جائے۔ پیڈ کو حسب ضرورت تبدیل کرنا چاہئے۔ زیادہ خون آنے کی صورت میں دن میں دو تین سے زیادہ پیڈز بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ استعمال شدہ سینٹری پیڈز کو ادھر ادھر نہیں پھینکنا چاہئے بلکہ انہیں کسی گہرے رنگ کے پلاسٹک کے تھیلے میں رکھ کر کوڑے دان میں ڈالنا چاہئے۔

دوران حیض کثرت خون

بعض لڑکیوں کو کم خون آتا ہے اور بعض کو زیادہ۔ اس میں پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں کیونکہ یہ ایک قدرتی عمل ہے اگر چار یا پانچ یا سات دن تک بھی خون آئے تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہاں اگر سات دن بعد بھی خون بند نہ ہو تو ڈاکٹر سے مشورہ

Marfat.com

ضرور کرنا چاہئے۔

تنبیہ!

اگر ماہواری میں بے قاعدگی ہو، زیادہ کم آئے، 28 دن کے دور کی بجائے درمیان میں شروع ہو جائے تو ڈاکٹر سے ضرور مشورہ لینا چاہئے لاپرواہی کی صورت میں وقت گزرنے کے ساتھ کوئی بڑی خرابی واقع ہو سکتی ہے۔

نفاس اور اس کے احکام

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون عورت کے آگے کے مقام سے نکلتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ اس کی کم سے کم مدت کوئی نہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ اگر خون 40 دن سے پہلے ہی آنا بند ہو گیا تو اسی وقت غسل کر کے نماز پڑھی جائے۔ اور اگر نماز ادا نہیں کرے گی تو گنہگار ہو گی۔

نفاس کیا ہے

نفاس وہ خون ہے۔ جو عورت کے رحم سے بچہ کی پیدائش کے بعد بہتا ہے۔

(التفسیرات الاحمدیہ: ۱۰۷) (احکام القرآن: ۱/ ۳۳۸) (تفسیر روح المعانی: ۲/ ۲۴)

حیض و نفاس والی کیلئے جن کاموں کی ممانعت نہیں

حیض و نفاس والی عورت کیلئے جن کاموں کی ممانعت نہیں ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(المرجع السابق)

عیدگاہ کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ (المرجع السابق)

اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے۔ مگر اسے چاہئے کہ تیمم کر لے۔ یونہی مسجد میں پانی رکھا ہے یا کنواں ہے اور کہیں پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جانا جائز

Marfat.com

ہے۔(''الفتاویٰ الہندیۃ'' کتاب الطہارت:۱/۳۸)

ناف سے اوپر گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یونہی بوس وکنار بھی جائز ہے۔(''الفتاویٰ الہندیۃ'' کتاب الطہارت:۱/۳۹)

حیض ونفاس والی کیلئے جو کام حرام ہیں

☆ حیض ونفاس کی حالت میں سجدہ شکر وسجدۂ تلاوت حرام ہے۔اور آیت سجدہ سننے پر اس پر سجدہ واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارت:۱/۳۸، ردالمحتار، کتاب الطہارت:۱/۵۳۲)

☆ حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔(الجوہرۃ النیرۃ، کتاب الطہارت:۳۹)

☆ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔

(المرجع السابق)

☆ ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔(المرجع السابق)

حیض کی صورت میں جماع کرنے پر وعید

☆ ہم بستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارت:۱/۳۹)

☆ ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے۔اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا۔اس پر توبہ فرض ہے۔(بہار شریعت:۱/۳۸۲، مکتبۃ المدینہ کراچی)

''احکام شرعیہ''

معلم کیلئے حکم

معلمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ کر پڑھائے۔اور ہجے کرانے

Marfat.com

ـیں کوئی حرج نہیں ہے۔(''الفتاوی الہندیۃ''، کتاب الطہارت:۱/۳۸)

حیض ونفاس والی نماز کے اوقات میں کیا کرے؟

حیض ونفاس والی عورت نماز کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے۔ جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی۔

(الفتاوی الہندیہ، کتاب الطہارت:۱/۳۸)

نفاس والی کو اشباہ

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت 40 دن ہے۔ یعنی اگر 40 دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو وہ مرض ہے۔ لہٰذا 40 دن پورے ہوتے ہی غسل کر لے اور 40 دن سے پہلے بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ میں ہی بند ہو جائے۔ تو جس وقت بھی بند ہو غسل کر لے۔ اور نماز روزہ شروع کرے۔ اگر 40 دن کے اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو شروع ولادت سے ختم خون تک سب دن نفاس ہی میں شمار ہوں گے۔

مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آکر بند ہو گیا اور عورت غسل کر کے نماز، روزہ وغیرہ کرتی رہی۔ 40 دن پورے ہونے میں فقط دو منٹ باقی تھے۔ تو سارا چلہ یعنی مکمل 40 دن نفاس کے ٹھہریں گے۔ جو بھی نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار گئے۔ یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض اور واجب نمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ:۴/۳۵۳ تا ۳۵۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو جائے اگر چہ نفاس ختم ہو گیا ہو۔ اور اگر اس کے بعد خود کو نماز کے قابل نہ سمجھیں تو یہ محض جہالت ہے۔

جس وقت نفاس ختم ہوا اس وقت ہی نہا کر نماز شروع کر دیں۔ اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں۔ (الفتاوی الرضویۃ:۴/۳۵۵-۳۵۶)

حیض اور نفاس میں فرق

نفاس کے احکام بھی حیض کے ہیں۔نفاس کی حالت میں وہی امور حرام ہیں۔جو حیض کی حالت میں حرام ہیں۔حیض اور نفاس میں فرق یہ ہے کہ حیض کی مدت کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقرر ہے۔جبکہ نفاس کی کم از کم کوئی نہیں اور زیادہ سے زیادہ 40 دن ہے۔یعنی اگر بچہ کی پیدائش کے بعد اگر ایک لحہ میں خون بند ہو جائے تو نفاس ختم ہو گیا۔ خون بند ہونے کی صورت میں 40 دن تک انتظار کرنا جائز ہے۔ بلکہ اتنے دنوں کی نمازیں ادا کرے۔ (رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابی ہریرۃ بحوالہ کنز العمال:۹،رقم الحدیث:۲۶۷۵۸)

(احکام القرآن:۱/۴۸۹،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

Marfat.com

استحاضہ اور اس کا بیان

وہ خون جو بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے آئے لیکن نہ تو عادی طور پر ہو اور نہ ہی بچہ کی پیدائش کے بعد آئے۔ تو اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

یہ خون بیماری کی وجہ سے آتا ہے۔ اس حالت میں نہ تو روزہ معاف ہے اور نہ نماز اور نہ ہی ایسی حالت میں عورت سے صحبت حرام ہے۔ استحاضہ کے احکام درج ذیل ہیں۔

استحاضہ کیا ہے؟

جو خون عورت کی رگ سے نکلے اور فرج سے اس کے مخصوص وقت کے بغیر آئے اس کو استحاضہ کہتے ہیں۔ (جامع المسانید لابن الجوزی: ۷۰۷، مکتبۃ الرشید، ریاض ۱۴۲۶ھ) (نعمۃ الباری: ۱/۸۱۵ فرید بک سٹال لاہور)

استحاضہ کے احکام

استحاضہ کے احکام درج ذیل ہیں۔

☆...... استحاضہ والی خاتون کے احکام اس معذور کی طرح ہیں جس کی نکسیر پھوٹ جائے اور بند نہ ہو۔

☆...... استحاضہ کی حالت میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ قضا کرنے کی اجازت نہیں۔

☆...... استحاضہ کی حالت میں صحبت کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

☆......استحاضہ والی خاتون کیلئے غسل کرنا ضروری نہیں۔صرف وضو سے بھی پاکی حاصل ہو جاتی ہے۔

☆......اس حالت میں قرآن پاک کی تلاوت، مسجد میں داخل ہونا وغیرہ سب جائز ہے۔

☆......استحاضہ والی خاتون ایک وضو سے کئی وقت میں نمازیں نہیں پڑھ سکتی ہر نماز کے وقت نیا وضو کرنا ضروری ہے۔البتہ وقت کے اندر اس وضو سے جتنی نمازیں پڑھے صحیح ہے۔

☆......چالیس دن نفاس کا خون آکر بند ہو گیا۔اور پندرہ دن سے کم بند رہ کر پھر دوبارہ خون آنے لگے تو یہ دوسرا خون استحاضہ کا ہے۔

حاملہ خاتون کو جو خون آئے وہ استحاضہ کا ہے۔

☆......استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔خون آنے سے اس کا وضو نہیں جائے گا۔(المرجع السابق:۴۱)(بہار شریعت:۱/۳۸۵)

''احکام شرعیہ''

☆اگر یہ پانی اس طرح جاری ہو کہ پاکی کی حالت میں نماز پڑھنا ممکن نہیں تو یہ عورت معذور ہوگی۔

☆جسے رطوبت وقفہ وقفہ سے آئے تو جس وقت رطوبت خارج ہوتی ہے اس وقت نماز نہ پڑھے جب پاک ہو اس وقت پڑھے اور اگر نماز پاکی میں شروع کی پھر نماز کے دوران رطوبت خارج ہو گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔اور نماز پھر سے پڑھنی پڑے گی۔

☆اگر رطوبت کے خارج ہونے کا پتہ نہ چلتا ہو۔جب نماز شروع کی تو رطوبت بند تھی جب نماز پڑھ کر دیکھا تو گدی تر تھی تو جب تک نماز میں وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو نماز

ہو جائے گی۔

☆ ایسی مریضہ شرمگاہ میں اسفنج وغیرہ رکھ لیا کرے۔

یہ پانی کو جذب کرتا رہے گا۔ جب تک اسفنج کے اس حصہ تک رطوبت نہیں آتی جو فرج خارج میں ہے۔ تو اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

☆ حاملہ خاتون کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔

☆ تین دن اور تین رات سے کم جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہوگا۔

☆ نو سال سے کم عمر کی بچی کو جو خون آئے اور پچپن سال سے زیادہ عمر کی عورت کو جو خون آئے وہ بھی استحاضہ شمار ہوگا۔

Marfat.com

حصہ پنجم

بیماریاں اوران کا علاج

تحفہ دلہن کے اس حصے میں چند اہم بیماریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ان بیماریوں کے علاج مختلف طریقوں سے بتائے گئے ہیں۔

عورتوں اور بچوں سے متعلق ایسی بیماریاں جن سے عموماً واسطہ پڑتا ہے مثلاً حیض کے مسائل...... سینے کا سرطان...... پستان کے مسائل...... لیکوریا...... بانجھ پن اور نامردی...... کمر درد...... آنکھوں، بالوں اور جلد کی حفاظت کے طریقے...... بڑھاپا...... بچوں کی پیدائشی بیماریاں مثلاً ناف سے پیپ نکلنا...... ہلکا بخار...... قے...... خسرہ...... کالی کھانسی...... پولیو وغیرہ کے اسباب اوران کے علاج پر بحث کی گئی ہے۔بچوں کو صحت مند رکھنے کے طریقے اور مختلف بیماریوں سے نجات کے زریں اصول بیان کیے گئے ہیں۔ان بیماریوں کے اسباب جاننے کے بعد مرض کی تشخیص کر کے جلد ہی اپنے معالج سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں اوراس کتاب میں بتائے گئے علاج کو آزمانے سے پہلے اپنے معالج سے مشورہ ضرور کرلیں۔اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔آمین۔

حیض اور اس کا علاج

حیض کے لغوی معنیٰ کسی چیز کے جاری ہونے یا بہنے کے ہیں۔ جب لڑکی بلوغت کو پہنچ جاتی ہے تو اسے حیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ لڑکی کا تولیدی نظام اپنی فطری ذمہ داریاں پوری کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔ حیض شروع ہونے کی عمر مختلف ممالک میں آب وہوا کے لحاظ سے ہوتی ہے۔

بلوغت کے شروع میں حیض بے قاعدہ آتا ہے۔ جو بعد ازاں نارمل ہو جاتا ہے۔ حیض کے سائیکل تقریباً ۳ تا ۷ دن تک خون خارج ہوتا ہے۔ ایک حیض کے دوران ۵۰ تا ۸۰ ملی لیٹر خون خارج ہوتا ہے۔

حیض......اور اس کی علامتیں

حیض آنے سے پہلے عورت کو سر بھاری......درد......اور تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مزاج میں چڑچڑاپن آ جاتا ہے...... مقامی طور پر تھکن اور پیٹ کے نچلے حصے میں بے آرامی محسوس ہوتی ہے......اس کے ساتھ ساتھ کمر درد بھی ہو سکتا ہے......ان علامات کو عام طور پر پی ایم ایس (PMS-Pre Menstural Syndrome) کے نام سے جانا جاتا ہے۔

حیض......اور اس کے مسائل

حیض مکمل کم یا نہ آنے یا تکلیف سے آنے یا بند ہو جانے سے کئی قسم کے امراض جنم لیتے ہیں۔ مثلاً چکر آنا......سر کا درد......اور خون کی خرابی کے امراض......جیسے خارش......پھوڑے......پھنسی وغیرہ۔

Marfat.com

حیض کے نقصانات درج ذیل ہیں۔

1-اس کی خرابی سے اختناق الرحم (ہسٹریا) پیدا ہو جاتا ہے۔

2-اس سے ہضم میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔

3-باریک بخار قائم ہوتا ہے۔اور آخر کار دق کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

4-نیز نطفہ قرار نہیں پاتا اگر قرار پاتا ہے تو رحم میں خرابی ہونے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔

5-یا پھر بچہ پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

6-سیلان الرحم یعنی سفید گندی رطوبت جاری رہتی ہے۔

7--جس کے سبب سر کا چکرانا...... کمر میں درد...... پنڈلیوں کا اینٹھنا...... کندھوں کا بھاری ہونا...... بھوک کا نہ لگنا...... طرح طرح کے ڈراؤنے خوابوں کا نظر آنا...... یہ سب ایام ماہواری کی خرابی کے نتائج ہیں۔

<u>کامیاب علاج</u>

اگر کسی کی ماہواری بند ہو یا کمی سے تکلیف کے ساتھ ساتھ تھوڑا تھوڑا خون آتا ہو یا زچگی کے بعد نفاس کی اچھی طرح صفائی نہ ہو تو اس قسم کی شکایات رہا کرتی ہیں۔

دیگر شکایات رفع کرنے کے بجائے رحم اور شکم کی صفائی کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔جس کیلئے یہ نسخہ بمنزلہ اکسیر ہے۔

ھوالشافی...... پرسیاوشاں...... ۶ ماشہ لگاؤ۔ زبان...... ۳ ماشہ، مویز منقی...... ۷ دانہ...... بادیان...... ۶ ماشہ، بیخ بادیان...... ۶ ماشہ، تخم خربزہ نیم کوفتہ...... ۶ ماشہ، تخم خیارین نیم کوفتہ...... ۶ ماشہ، گوگرو ۶ ماشہ...... نکو خشک...... ۶ ماشہ، ستائے کی...... ۳ ماشہ، گل سرخ...... ۳ ماشہ، سونٹھ...... ۳ ماشہ، باؤ بڑنگ...... ۳ ماشہ، پوست املتاس...... 1 تولہ، قند سیاہ...... ۳ تولہ، گڑ۔

استعمال کرنے کا طریقہ

سب دواؤں کو ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ۳ سیر پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ ۲ سیر رہ جائے۔ پھر اس نیم گرم پانی کو تھوڑا تھوڑا کر کے شام تک کاڑھے کی طرح پی لیں۔

اسی طرح ہر روز نیا نسخہ پکا کر کم سے کم سات روز تک پلائیں۔

غذا بہت کم اور حسب ضرورت کھلائیں۔

دودھ، گیہوں کا دلیہ وغیرہ دیں۔ (رسائل طب، ص:۶۰۰، اویسی بک سٹال گوجرانوالہ)

بیماری حیض......اور اس کی اقسام

حیض کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

1-حیض کا زیادہ آنا

2-حیض کی بندش

3-حیض اور اس کا درد

1-حیض کا زیادہ آنا

عورتوں میں حیض کی مدت 4 ہفتے یا 28 دن ہے۔ اگر حیض پہلے آ جائے یا مدت کے بعد آئے تو اس میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔ حیض 5...... 6 دن رہتا ہے۔ ایام مقررہ میں زیادتی ہو جائے۔ چار روز کی بجائے ہفتہ یا دس دن تک حیض آتا رہے۔ یہ عورت کی صحت پر برا اثر ڈالتا ہے۔

حیض اور......اس کے اسباب

حیض میں بے قاعدگی کی وجہ یا تو کوئی اندرونی سوزش ہو سکتی ہے۔ مثلاً رحم میں ورم ہونا...... یا اسقاط حمل سے کوئی خرابی پیدا ہو جانے سے زیادہ خون آنا شروع ہو جاتا ہے...... معدے میں تیزابیت یا صفرا کی وجہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

حیض......اور اس کی علامات

مریض میں اگر خون کے اجماع کی وجہ سے حیض میں زیادہ خون بہتا ہے تو اس کی صحت پر برا اثر نہیں ہوگا۔ بلکہ طبیعت ہلکی ہوگی۔ اگر رحم میں کسی بے قاعدگی کی وجہ سے خرابی ہے تو مریض کو درد ہوگا۔ چہرہ مرجھا جائے گا۔ اسے کمزوری ہوگی۔ سر درد ہو گا۔

حیض......اور اس کا علاج

مریضہ کو آرام اور سکون ہونا چاہئے۔ اسے کوئی پریشانی نہ ہو۔ کام کاج کرنے سے روک دیں۔ اگر خون بکثرت جاری ہے تو اسے بند نہ کریں۔ بلکہ بیماری کا علاج کریں۔ مرض کی تشخیص کے مطابق مریضہ کا علاج کروائیں۔

حیض کا علاج......تلاوت قرآن سے

حیض کا خون زیادہ آنے کی صورت میں سورۃ دہر پارہ ۲۹ پانی پر دم کر کے سات روز تک پلایا جائے۔ انشاءاللہ آرام آجائے گا۔

غذا سے علاج

مریضہ کو زود اور مقوی غذائیں دیں۔ گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔ دودھ، مکھن اور تازہ سبزیاں دیں۔ تازہ پھل مالٹے، کنوں وغیرہ اور انار خوب کھلائیں۔

شہد سے علاج

اگر گرمی یا خشکی کے باعث حیض بند ہو جائے تو سونف کے عرق میں ایک چھوٹا چمچ تربوز کے بیج کا مغز اور ایک چمچ شہد ملا کر صبح و شام پلائیں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ پانی خوب کثرت سے پئیں۔ ہو سکے تو روزانہ 12 گلاس پی لیں۔

چھوہارے سے علاج

تین عدد چھوہارے، مغز، بادام 10 گرام، ناریل 10 گرام اور کشمش یعنی خشک

Marfat.com

چھوٹے انگور 20 گرام حیض کے دنوں میں روزانہ گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ انشاءاللہ عزوجل سکون نصیب ہوگا۔

پرمنگنیٹ آف پوٹاش

پرمنگنیٹ آف پوٹاش کو باریک پیس کر گوند کے ہمراہ ایک ایک رتی کی گولیاں بنا دیں۔اور ہر چار گھنٹہ کے بعد ایک ایک گولی عورت کو حیض میں یا حیض آنے کے ایک دو دن پہلے کھلاتے رہیں۔انشاءاللہ افاقہ ہوگا۔

2-حیض کا بند ہوجانا

عورتوں کی ایک بیماری ہے جس سے حیض میں بے اعتدالی ہوجاتی ہے۔اس میں یا تو حیض آتا ہی نہیں یا تو آ کر رک جاتا ہے۔

اسباب

ایامِ حمل میں سخت ریاضت، سن یاس، رحم میں پیدائشی نقص، ڈرگز کا استعمال، کمی خون کی وجہ سے کمزوری کے سبب حیض کم آتا ہے۔یا بند ہوجاتا ہے۔بعض بیماریاں جیسے ہرسوٹزم (Hirsutism)، اکنی (Acne)، سر درد (Headache) اور بو کی الرجی بھی حیض کے بند ہونے کا سبب بنتی ہے۔

علاج

لہسن سے علاج

ہر کھانے کے ساتھ لہسن کا ایک جوا (یعنی لہسن کی پوتھی، کلی) باریک کاٹ کر نگل لیجئے۔اور بہتر ہے کہ ابال کر پی لیجئے۔

دودھ سے علاج

ایامِ مرضِ حیض سے ایک ہفتہ قبل روزانہ دودھ کے ساتھ 25 گرام سونف استعمال کریں۔

Marfat.com

3-حیض کا درد کے ساتھ آنا

عورت کو ماہواری عموماً درد کے ساتھ آتی ہے۔ کبھی درد خفیف ہوتا ہے۔ اور کبھی شدید درد ہوتا ہے۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

پرائمری درد (Primary)

سیکنڈری درد (Secondary)

ماہواری کا درد پیلوس میں کسی نہ کسی بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پہلی قسم میں پیلوس (Pelvic) میں درد نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی بیماری ہوتی ہے۔ لیکن دوسری یعنی سیکنڈری میں پیلوس میں کوئی نہ کوئی بیماری ضرور ہوتی ہے۔

پرائمری ڈس مینور یا نوجوان بالغ لڑکیوں کو ماہواری شروع ہونا 6 ماہ ایک سال کے اندر شروع ہوتا ہے۔ یہ 72 گھنٹے رہتا ہے۔ یہ درد اوولیشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس وقت لڑکی کی عمر 20 سے 24 سال کے اندر ہوتی ہے۔ اس میں کسی طرح کی بیماری نہیں ہوتی۔ سیکنڈری میں عورت کو پیلوس میں بیماری کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔

دوائی سے علاج Treatment of Medicine

i- اووی سٹن گولیاں (Tabs-Ovestin) ایک گولی صبح ایک دوپہر اور ایک شام کو دیں۔

ii- بسکوپین گولیاں (Tabs-Buscopan) دو گولیاں صبح، دوپہر اور شام کو دیں۔

iii- بروفین گولیاں (Brufen-Tab) 400 ملی گرام ایک گولی ہر 6 گھنٹے بعد دیں۔

iv- پونستان فورٹ کی دو گولیاں صبح شام دیں۔

تعویذ سے علاج

یہ سات سلام قرآن شریف کے مشک و زعفران سے چینی کی طشتری پر لکھ کر خواہ کسی

Marfat.com

مریض کو خصوصاً زچہ کو دھو کر پلائیں تمام بیماریوں سے نجات ہو اور تمام فاسد مادوں کو نہایت آسانی سے خارج کر کے مریض کو بالکل درست کرتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ (۲) سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ (۳) سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ (۴) سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ (۵) سَلٰمٌ عَلٰى اِلْ يَاسِيْنَ (۶) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ (۷) سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

گڑ اور گاجر سے علاج

25 گرام گڑ اور گاجر کے بیج 15 گرام دو گلاس پانی میں ابالیے جب آدھا گلاس رہ جائے تو چھان کر پی لیجئے۔ اگر حیض درد سے آتا ہے تو اس کے ایام میں بغیر درد کے آنے لگے گا۔

کھمبی سے علاج

جن خواتین کو ماہواری درد کے ساتھ اور کم آتی ہو ان کے لیے مناسب ہے کہ وہ کھمبی کا عرق استعمال کریں۔ اس سے فائدہ ہوگا۔ کھمبی کا مناسب استعمال کرنا صحت کیلئے فائدہ مند ہے۔ اور یہ بہت ہی مفید چیز ہے۔ اور مندرجہ بالا بیماری کیلئے بھی مفید ہے۔

تعویذ سے علاج

جس عورت کو حیض درد کے ساتھ آتا ہو۔ اس کو مندرجہ ذیل تعویذ کو خالص شہد یا مصری کے شربت میں ملا کر تین روز متواتر پلائیں۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا نُوْرُ حٰمٓ اَللّٰهُ حٰمٓ اَللّٰهُ حٰمٓ اَللّٰهُ حٰمٓ اَللّٰهُ حٰمٓ اَللّٰهُ حٰمٓ اَللّٰهُ حٰمٓ اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا بَصِيْرُ اَللّٰهُ يَا بَصِيْرُ اَللّٰهُ يَا لَطِيْفُ يَا شَافِيْ اَللّٰهُ شَافِيْ يَا كَافِيْ اَللّٰهُ كَافِيْ يَا نُوْرُ

Marfat.com

پستان کے مسائل اوران کا حل

چھاتیاں...... بڑی کیسے ہوں؟

چھاتیاں بڑا کرنے کا کوئی طریقہ نہیں۔ جو طریقہ آج کل اس کے لیے استعمال کیا جارہا ہے اس سے چھاتیوں کا اصل سائز تو بالکل بڑا نہیں ہوتا۔ البتہ وہ بڑی نظر آنے لگتی ہیں۔

پہلے زمانے میں بھی یہ قاعدہ رہا ہے کہ چھاتیاں بڑی ظاہر کرنے کیلئے بریزیئر میں فوم یا روئی بھر دیتے تھے لیکن اب اس مصنوعی طریقے نے دوسری شکل اختیار کرلی ہے۔
شوبز کی خواتین یورپ میں پستانوں کو بڑا کرنے کیلئے پستانوں میں سلیکون داخل کرواتی تھیں۔ سلیکون ایک قسم کا مائع ہوتا ہے۔ جو پستانوں میں داخل ہونے کے بعد چھونے پر گوشت کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ جتنا سلیکون داخل کیا جائے چھاتیاں اتنی ہی بڑی معلوم ہوں گی۔

یہ طریقہ...... پسندیدہ نہیں

چونکہ مغربی ممالک میں عورتوں کے جسم کی خوبصورتی کو کاروبار کیلئے بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے متعدد مغربی عورتیں برسوں سے چھاتیاں بڑی کرنے کیلئے سلیکون استعمال کر رہی ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ مغرب میں بھی اس طریقے کو صحت کے لحاظ سے ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔
شوبز کے علاوہ مغربی تعلیم یافتہ خواتین جسم میں سلیکون داخل کروانے کو حماقت سمجھتی ہیں۔

Marfat.com

شرعی نقطہ نظر

چھاتیوں کی شکل میں آپ کے سینے کے عضلات بھی شامل ہیں۔ ورزش کے ذریعے انہیں مضبوط اور خوبصورت بنایا جاسکتا ہے۔

مرد یا عورت انسان اپنی نسل کے اعتبار سے اپنے جسم کے کسی بھی عضو کی ساخت کو نہیں بدل سکتا۔ عام حالات میں ایک صحت مند جسم خوبصورت ہی ہوتا ہے۔ صحت مند لڑکی یا عورت کی چھوٹی چھاتیاں بھی خوبصورت ہوتی ہیں۔ ضروری یہ ہے کہ لڑکیاں چھاتیوں کے بارے میں اپنا رویہ بدل لیں۔ یہ جسم کا ایک حصہ ہیں۔ انہیں بقیہ جسم سے علیحدہ کر کے گھٹایا یا بڑھایا نہیں جاسکتا۔

بڑی چھاتیوں کا مسئلہ اور چھوٹی چھاتیوں کا فائدہ

چھوٹی چھاتیاں کیونکہ زیادہ وزنی نہیں ہوتیں اس لیے کشش ثقل کے باعث نیچے کی جانب زیادہ نہیں کھنچتیں۔ بڑی چھاتیوں کا وزن زیادہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے بہت جلد ڈھلک جاتی ہیں۔ جبکہ چھوٹی چھاتیاں طویل عرصہ تک اپنی ساخت برقرار رکھتی ہیں۔

دودھ پلانے سے چھاتیاں نہیں ڈھلکتیں۔ دودھ پلانے کا چھاتیوں کے ڈھلک جانے سے کوئی تعلق نہیں۔ دودھ غدود سے نکلتا ہے۔ لیکن اس دوران درج ذیل احتیاطیں ضرور کرنی چاہئیں۔

☆ دودھ پلانے والی کو ایک اچھی بریزیئر مستقل استعمال کرنی چاہئے۔ جو اس کی چھاتی کا بوجھ سنبھال سکے۔

☆ دودھ پلاتے وقت ماں کو کمر سیدھی کر کے بیٹھنا چاہئے۔

☆ بچے کو بانہوں میں سنبھال کر اس کا منہ پستان تک لانا چاہئے۔

☆ بچے کو وقت پر دودھ پلانا چاہئے تاکہ چھاتیاں دیر تک بوجھل نہ رہیں۔

Marfat.com

پستانوں کی اہم ورزشیں

☆ کسی دیوار سے پیٹھ لگا کر سیدھی کھڑی ہو جائیں۔ دونوں بازو دیوار کے ساتھ اس طرح سیدھے پھیلایئے کہ ہتھیلیاں سامنے کی طرف ہوں۔ اور ہاتھ کی پشت دیوار سے لگی ہو۔

☆ اس عمل کو کئی بار دہرایئے۔ ورزش کے دوران آپ خود چھاتی کے عضلات میں حرکت محسوس کر سکتی ہیں۔

☆ سیدھی کھڑی ہو جائیں بہتر ہے کہ کسی دیوار کے ساتھ پیٹھ لگا کر کھڑی ہوں۔ اس طرح آپ خود بخود سیدھی کھڑی ہوں گی۔

☆ دونوں ہاتھوں کو سینے کے سامنے جوڑ لیں۔

☆ دونوں ہاتھوں کو مضبوطی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ دبائیں۔ اور پھر ڈھیلا چھوڑ دیں۔

☆ اس عمل کو کئی بار دہرایئے۔ اس ورزش میں بھی آپ سینے کے عضلات میں حرکت محسوس کر سکیں گی۔

پستانوں کے ورم اور درد کا علاج

1- اگر پستانوں پر ورم آ گیا ہو تو سورۃ اخلاص اور معوذتین دس دس بار پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ تو انشاء اللہ ورم ختم ہو جائے گا۔

2- پستانوں پر درد ہو تو درج ذیل آیت لکھ کر چھاتی پر باندھنا نافع ہے۔

"وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ○"

پستانوں کے بڑے ہونے کی عمر کیا ہے؟

اس کے لیے عمر کی کوئی حد نہیں۔ اس کا انحصار کئی باتوں پر ہے۔

Marfat.com

(الف) بچی کی صحت

اگر بچی کی صحت اچھی ہے اور اس نے قد بھی نکال لیا ہے تو اس کے پستان جلد بننا شروع ہو سکتے ہیں۔ اور ان کا آغاز آٹھ یا نو برس کی عمر میں ہو سکتا ہے۔

(ب) وراثت

پستانوں کے نمودار ہونے کا انحصار وراثت پر بھی ہوتا ہے۔ جلد کے رنگ اور قد کاٹھ کی طرح بچی میں پستانوں کی نمود موروثی ہوتی ہے۔ اور وہ اس وقت بننا شروع ہو سکتے ہیں جس عمر میں اس کی نانی، دادی یا اس کی ماں کے پستان نمودار ہوئے تھے۔

Marfat.com

سینے کا سرطان اور اس کا علاج

سینے کا سرطان

عورتوں کے سینے کا سرطان خاصا عام ہے۔ اس میں ہمیشہ جان کا خطرہ رہتا ہے۔ علاج صرف اسی وقت کامیاب ہوتا ہے۔ جبکہ سرطان کی ابتدائی علامات پکڑی جائیں۔ اور جلد از جلد علاج شروع ہو جائے عام طور پر آپریشن ضروری ہوتا ہے۔

علامات

گڑھا یا مسامات

عورت کو اپنے سینے کے ایک حصے میں گلٹی محسوس ہو۔ سینے کے کسی حصے میں کوئی غیر معمولی گڑھا ہو یا کسی جگہ نارنگی کے چھلکے کی طرح یا ایک مسامات نظر آئیں۔

گلٹیاں

اکثر بغل میں لمف گلٹیاں بڑی مگر تکلیف کے بغیر ہوں۔

معائنہ خود کیجئے

عورت کو چاہئے کہ کینسر کی علامتیں ڈھونڈنے کیلئے خود اپنے سینے کا معائنہ کرنے کا طریقہ سیکھ لے۔

یہ معائنہ مہینے میں ایک مرتبہ کرنا چاہئے اور بہتر ہے کہ ماہواری کے ختم ہونے کے بعد دسویں دن کیا جائے۔

اپنی دونوں چھاتیوں کو دیکھیں کہ بڑی چھوٹی تو نہیں۔ یا ان کی شکل میں کوئی فرق تو

نہیں پڑا۔ اس کے علاوہ اوپر بتلائی ہوئی علامتیں پکڑنے کی کوشش کریں۔
کمر کے نیچے تکیہ یا تہہ کیا ہوا کمبل رکھ کر انگلیوں کی پوریں ملا کر سینے کو ٹٹولیں۔ دبائیں اور انگلیوں سے نیچے گھمائیں۔ بھٹنی کے پاس سے شروع کر کے چھاتی پر انگلیاں گھماتی ہوئی بغل تک آئیں۔ پھر بھٹنیاں دبائیں اور دیکھیں کہ خون یا مواد نکلتا ہے۔

اگر کوئی غیر معمولی علامت نظر آئے یا محسوس ہو تو طبی مشورہ حاصل کریں۔ بہت سی گلٹیاں سرطان نہیں ہوتیں لیکن جلدی پتہ چل جائے تو بہتر ہے۔

Marfat.com

فائدے کی باتیں

جلے ہوئے پر ٹوتھ پیسٹ لگائیں

کھانا پکاتے وقت اگر ہاتھ جل جائے یا جسم کا کوئی حصہ جل جائے تو اس پر فوراً ٹوتھ پیسٹ لگائیں انشاءاللہ نہ آبلہ پڑے گا اور جلن بھی ختم ہو جائے گی۔

پانی پینے کا صحیح فائدہ

جس وقت اللہ کے حکم سے پانی جسم پر بہتر اثر کرتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

ایک گلاس صبح اٹھنے کے بعد اندرونی اعضاء کو ایکٹیویٹ کرتا ہے۔ ایک گلاس نہانے کے بعد ہائی بلڈ پریشر کا خاتمہ کرتا ہے۔ دو گلاس کھانے سے 30 منٹ پہلے ہاضمے کو درست کرتا ہے۔ آدھا گلاس سونے سے پہلے ہارٹ اٹیک کو بچاتا ہے۔

لیکوریا اور اس کا علاج

لیکوریا ایک خطرناک بیماری ہے۔ جو عورتوں کو ہوتی ہے۔ اندام نہانی سے گاڑھی چھاچھ کی طرح رطوبت نکلتی ہے۔ اس سے عورت کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ عورت کو بیماری کی وجہ سے آگے کی راہ سے پانی کی طرح رطوبت آتی ہے۔ اسے سیلان رحم اور ڈاکٹروں کی اصطلاح میں اسے لیکوریا کہتے ہیں۔

شرعی حکم

یہ پانی اور رطوبت جو خارج ہوتی ہے نجس ہوتی ہے۔ بلکہ عورت کی فرج داخل سے نکلنے والی ہر رطوبت ناپاک ہوتی ہے۔ اس لیے کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اسے دھوئے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اگر اس کا پھیلاؤ ہتھیلی کے پھیلاؤ

Marfat.com

کے برابر ہوتو نماز نہیں ہوتی۔اس سے کم ہوتو نماز ہو جائے گی۔لیکن بلاضرورت نہ دھونا مکروہ ہے۔

مسائل شرعیہ

☆ اگر یہ پانی اس طرح جاری ہو کہ پاکی کی حالت میں نماز پڑھنا ممکن نہیں تو یہ عورت معذور ہوگی۔ جسے رطوبت وقفے وقفے سے آئے۔تو جس وقت رطوبت جاری ہوتی ہے اس وقت نماز نہ پڑھے۔ جب پاک ہو جائے تو اس وقت نماز پڑھے۔

☆ اگر نماز پاکی میں شروع کی تھی۔ پھر نماز کے دوران رطوبت خارج ہوگئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ اگر رطوبت کے خارج ہونے کا پتہ ہی نہ چلتا ہو۔ جب نماز شروع کی تو رطوبت بند تھی۔ جب نماز پڑھ کر دیکھا تو گدی تر تھی۔تو جب تک نماز میں وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو نماز ہو جائے گی۔

☆ ایسی مریضہ کو چاہئے کہ وہ شرمگاہ میں اسفنج وغیرہ رکھ لیا کرے۔ یہ پانی کو جذب کرتا ہے۔جب تک اسفنج اس حصے تک نہیں آتی جو فرج خارج میں ہے۔اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اسباب

لیکوریا کے کئی اسباب ہیں۔جسم میں زیادہ آتشک کی وجہ سے عورت بیمار ہو جاتی ہے۔اس کا عورت کے حیض پر اثر ہوتا ہے۔اس میں رطوبت بے قاعدہ نکلنی شروع ہو جاتی ہے۔رحم یا اندام نہانی میں سوزش بھی لیکوریا کا سبب بنتی ہے۔جسم میں خون کی کمی کے سبب لیکوریا کی شکایت ہو جاتی ہے۔بعض دفعہ لگاتار پیٹ میں قبض رہنے کی وجہ سے لیکوریا ہو جاتا ہے۔

علامات

لیکوریا اگرچہ معمولی بیماری ہے لیکن یہ اندر ہی اندر عورت کو کمزور کر دیتا ہے۔جسم

Marfat.com

میں خون کی کمی ہو جاتی ہے۔ سارا جسم درد کرتا ہے۔ کمر میں سخت درد ہوتا ہے۔ رحم اور اندام نہانی میں زخم ہو جاتے ہیں۔ لیکوریا حمل میں بھی رکاوٹ ڈالتا ہے۔ اور لیکوریا والی عورت کو بچہ نہیں ہوتا۔

علاج

انجیر سے علاج

ناشتے کے بعد تین عدد خشک انجیر کھالیں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

دم سے علاج

روزانہ درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اول و آخر درود شریف اور سورۃ فاتحہ ایک بار اور سات مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اذْھَبْ عَنِّیْ سُوْءَ مَا اَجِدُ

دوائی سے علاج (Treatment with Medicine)

فلیجل گولیاں 400 ملی گرام (Tab-Flagyl) روزانہ دس گولیاں دیں۔ اور 7 دن استعمال کرائیں۔

پرہیز

مریضہ کو بیماری کی اصل وجہ معلوم کر کے اس کا علاج کریں۔ مریضہ کو گرم مصالحے وغیرہ کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جسم کی صفائی بہت ضروری ہے۔ ماہواری کے کپڑے ڈیٹول وغیرہ سے صاف کرنے چاہئیں۔

بیر سے علاج

بیر ایک عام درخت ہے۔ جس کو عربی میں سدر کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جو کہ پاکستان، ہندوستان ہر جگہ پر پایا جاتا ہے۔ بیر کا ذکر قرآن میں بھی ملتا ہے۔ قدرت نے اس پھل میں ایسے اجزاء پیدا کئے ہیں۔ جن کے استعمال سے لیکوریا جڑ سے ختم ہو جاتا

ہے۔حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے تو انہوں نے یہاں کے پھلوں میں سے جو پھل سب سے پہلے کھایا وہ بیر تھا۔اطباء قدیم کے مطابق بیر لیکوریا کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔شافی ہربل کیئر کے طبی ماہرین کے مطابق بیر اور کیکر کے درخت سے ایک ایسی دوائی تیار کی گئی ہے جو لیکوریا کو ختم کرنے میں جادوئی انداز میں کام کرتی ہے۔اور ایک ہفتہ کے استعمال سے لیکوریا سے زندگی بھر کیلئے نجات دلاتی ہے۔

جو کہ گولیوں کی شکل میں ہے۔جس کا نام جوہر کلونجی نمبر 8 رکھا گیا ہے۔جوہر کلونجی نمبر 8 لیکوریا سے نجات دلا کر پٹھوں کو مکمل طاقت دیتی ہے۔اور ہر اچھے ہومیو سٹور پر دستیاب ہے۔

بھنڈی سے علاج

بھنڈی 100 گرام دھو کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیجئے۔پھر آدھ کلو پانی میں ڈال کر بیس منٹ تک پکنے دیجئے۔چولہے سے اتار کر چھان لیجئے اور اس میں تھوڑی مقدار میں چینی ملائیے۔دن میں تین بار پانی کے 3 حصے کر کے پی لیجئے۔دو تین ہفتے پئیں۔اسے لیکوریا کا بہترین علاج سمجھا جاتا ہے۔لیکوریا کے علاوہ کئی نسوانی بیماریوں کا علاج ہے۔

بانجھ پن اور اس کا علاج

بانجھ پن عام بیماری ہے۔اس میں مرد اور عورت دونوں میں نقص ہو سکتا ہے۔بانجھ پن کی وجہ سے ایک سال تک جماع کرنے سے بھی عورت کو حمل نہیں ہوتا۔اور یہ دونوں کیلئے پریشانی کا باعث بنتا ہے۔یہ کنڈیشن بڑی سیریس (Serious) ہوتی ہے۔مرد اور عورت دونوں کو کسی اینڈرولوجسٹ (Endrologist) یا گائناکالوجسٹ (Gynaeologist) سے رجوع کرنا چاہئے۔

اسباب

بانجھ پن کے مرد اور عورت دونوں ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔اس کی اصل وجہ معلوم

Marfat.com

نہیں۔غیر تسلی بخش جماع،سرعت انزال،گھونگھٹ کا چھوٹا ہونا اور ادوری میں نقص تولیدی جراثیم کا کم مقدار میں پیدا ہونا وغیرہ۔بانجھ پن کے اسباب ہیں۔

تشخیص

مرد اور عورت کو ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔مریض کے فوطوں اور پینس کا اچھی طرح معائنہ کرنا چاہئے۔

علاج

دوائی سے علاج (Treatment of Medicine)

مرد اور عورت دونوں کو اینڈرولوجسٹ (Endrologist) اور گائناکالوجسٹ (Gynacologist) سے مشورہ کرنا لازمی ہے۔عورت کی ماہواری کو ریگولر کرنے والی دوائی دی جائے۔اگر ٹیسٹ سے پتہ چلا ہو کہ سیمن کم تعداد میں بنتے ہیں۔اور سپرم پیدا نہیں ہوتے۔تو مرد کو ہومین پازل گونیڈوٹراپن (HMGS) ٹیکے لگوائیں۔

دم سے علاج

حمل قرار پانے کیلئے تین کھجوروں پر سورۃ الذاریات آیت ۱ تا ۶ تک پڑھ کر مریض کو کھلانا نہایت مفید ہے۔ہر ایک کھجور پر ایک سو مرتبہ یہ آیات مبارکہ پڑھ کر دم کیا جائے۔اور یہ عمل سات روز تک کیا جائے۔

راہنما اصول

☆ اگر مریض کو بھنگ یا افیون،چرس وغیرہ نشہ دار اشیاء کی عادت ہے تو پہلے یہ عادت ترک کرنی چاہئے۔

☆ اگر مریض کا ہاضمہ خراب ہے تو کھانا کھانے کے بعد مریض کو چورن ہاضمہ طعام کھلائیں۔

☆ ورزش کا خاص خیال رکھیں۔ہر چوبیس گھنٹے بعد دس،بارہ منٹ ورزش کریں۔

☆ جب تک پوری طاقت پیدا نہ ہو جائے عورت سے ہم بستری نہ کریں۔

☆ نامردی کے مریض دوران علاج میں عشقیہ تصویریں، ناول کی کتابیں اور شہوت انگیز زنانہ تصویریں کبھی نہ دیکھیں۔

☆ خوب یاد رہے کہ جریان، سرعت انزال، احتلام اور سوزاک کے مریض ہرگز کوئی تصویر نہ دیکھا کریں۔ بلکہ ہر وقت خیالات کو پاک رکھیں۔ ورنہ حرص پرستی کی آگ سے منی رقیق ہو کر زیادہ بہنے لگے گی۔

پرہیز سے علاج

اعضائے تناسل کے مریض ترش اشیاء، گڑ، تیل، کثرت سرخ مرچ اور جماع سے پرہیز کریں۔ اور سرد اور بے حس کرنے والی ادویات جو قوت باہ کو کمزور کرتی ہیں ہرگز استعمال نہ کریں۔ وہ ادویات یہ ہیں۔ کافور...... دھنیا...... کاسنی...... کاہو خرفہ...... نارنگی...... آلو بخارا...... املی...... لیموں...... انار دانہ...... کلورل بیڈریٹ...... کرونائم......وغیرہ۔

Marfat.com

نامردی اور اس کا علاج

نامردی عضو تناسل کی کمزوری اور صحیح طور پر کام نہ کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور مردوں میں یہ مرض عام ہے۔

نامردی کی وجوہات

اس کی کئی وجوہات ہیں۔

☆ دماغ پر پریشانی کی وجہ سے دباؤ۔

☆ نفسیاتی امراض۔

☆ دوائیوں (Drugs) کا بے جا استعمال/ اور زیادہ استعمال۔

☆ اور الکوحل کا غلط استعمال نامردی کا سبب ہے۔

علاج

دوائی سے علاج (Treatment with Medicine)

سب سے پہلے مریض کو غیر مناسب دوائیوں کا استعمال بند کروایا جائے۔
اگر مریض کو کوئی ذہنی پریشانی ہو تو اس کی وجوہات معلوم کر کے دور کریں۔ اور مریض کو تسلی اور اطمینان دیں۔ اگر مریض کو ذیابیطس شکری ہے تو اس کا علاج پہلے کیا جائے۔

تلاوت قرآن سے علاج

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝

ہر روز فجر کی نماز کے بعد سورۃ فاتحہ کی اس آیت مبارکہ کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اور یہ

Marfat.com

عمل ۱۲۰دن تک جاری رکھیں۔انشاءاللہ نامردی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

دم سے علاج

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِيۡلًا○

سورۃ مزمل آیت ۷، پارہ ۲۹ کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ دس دن تک پانی پر دم کر کے پی لیں۔انشاءاللہ قوت بحال ہونا شروع ہو جائے گی۔

شہد سے علاج

خالص دودھ میں شہد ملا کر میٹھا کر لیں۔اور اسے روزانہ پیا کریں۔اللہ کے فضل سے قوت باہ میں خوب اضافہ ہوگا۔

زیتون سے علاج

زیتون کا تیل مردانہ کمزوری کیلئے بھی مفید ہے۔زیتون بہت ہی مفید چیز ہے۔کسی ماہر طبیب کے مشورے سے ہمیں اس کا استعمال کرنا چاہیے۔

۔یہ ہمارے جسم میں قوت پیدا کرتا ہے۔جسم کو تقویت دیتا ہے۔اور مندرجہ بالا بیماری سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔اس کے بہت سے طبی فوائد ہیں۔

نامردی کی چند ایک وجوہات

کھانے پینے کی بے اعتدالی، گیسٹرک جوس کا کم وبیش ہونا، زیادہ سرد اشیاء کھانے پینے کی وجہ سے ثقیل اشیاء کی کثرت، کھانا کھانے کے کچھ وقفہ بعد مباشرت کرنے والے کا معدہ جلدی ٹھیک ہونے میں نہیں آتا۔نیز زیادہ میٹھی اشیاء کی کثرت سے بھی معدے کی تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔اور کھانا ٹھیک طور پر ہضم نہیں ہوتا۔

علاج(Treatment)

اگر معدہ میں برودت کی وجہ سے ضعف ہو تو گرم جوارشین استعمال کرائیں۔

اگر تیزابیت اور صفرا کی کثرت ہو تو اس کے مطابق دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔

Marfat.com

سرعت انزال اوراس کا علاج

مردوں میں یہ حالت اکثر پائی جاتی ہے۔ مرد بیوی کے پاس جانے سے پہلے ہی ڈسچارج ہو جاتا ہے۔ جماع کرنے سے پہلے یا جماع کرتے ہوئے پانچ دس سیکنڈز کے اندر ڈسچارج ہو جاتا ہے۔ اس سے عورت کو تسلی نہیں ہوتی۔

اسباب

پیٹ میں قبض کا ہونا...... سوزاک مثانہ میں گرمی کا ہونا...... اور خراش کا ہونا...... ذہن میں فاسد خیالات لانا...... گھونگھٹ کا چھوٹا ہونا...... اور کثرت منی...... سرعت انزال کے اسباب ہیں۔ بار بار شہوانی خواہشات کے پیدا ہونے سے جماع سے پہلے ہی مرد ڈسچارج ہو جاتا ہے۔ اور اس کا مرد اور عورت کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔

علاج

دوائی سے علاج (Treatment of Medicine)

جماع سے پہلے مرد کو ہر قسم کی پریشانی دور کرنی چاہئے۔ اگر تھکاوٹ ہو تو آرام کرے۔ جماع کیلئے جلدی نہ کرے۔ اور سراگزٹ گولیاں (Tab-Saraxet 20mg) استعمال کرے۔ ایک گولی جماع سے پانچ منٹ پہلے کھائے۔

پرہیز سے علاج

مریض کو زیادہ گرم اشیاء اور ادویات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جماع میں وقفہ دینا چاہئے۔ ہر قسم کے خیالات ذہن سے نکال دینے چاہئیں۔

Marfat.com

دم سے علاج

جو شخص جماع پر قادر نہ ہو وہ اس آیت کو

يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝

نماز فجر کے بعد مرغی کے انڈے پر دم کر کے ۴۱ دن تک کھائے۔ انشاء اللہ جماع پر قادر ہو جائے گا۔

Marfat.com

کمر کا درد اور اس کا علاج

کمر کے درد کی بہت ساری وجوہات ہیں۔جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

کمر درد کی وجوہات

i...... کھانسی اور وزن میں کمی کے ساتھ ساتھ کمر کے اوپری حصہ میں پرانا درد پھیپھڑوں کی دق کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

ii...... بچہ کی کمر میں ہلکا درد ریڑھ کی ہڈی میں لب یا گومڑ اور ریڑھ کی ہڈی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

iii...... کمر کے نچلے حصہ میں درد، جو بھاری بوجھ اٹھانے یا زور لگانے کے اگلے دن بڑھ جائے موچ کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

iv...... زیادہ عمر کے لوگوں میں پرانا کمر کا درد اکثر وجع مفاصل یا آرتھرائٹس ہوتا ہے۔

v...... کمر کے اوپر کے داہنے حصے میں درد پتے کی کسی بیماری کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس سے کچھ نیچے شدید یا پرانا درد پیشاب کے کسی مرض کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

vi...... کمر کے بالکل نچلے حصے میں درد کبھی کبھی تخم دانی، رحم یا مقعدہ میں کسی خرابی کی بدولت ہوتا ہے۔

vii...... نچلی کمر کا درد بعض عورتوں میں ماہواری یا حمل کے دوران عام طور پر ہوتا ہے۔

viii...... نچلی کمر کا شدید درد جو پہلی مرتبہ بوجھ اٹھاتے یا مڑتے ہوئے اچانک اٹھ

جائے ریڑھ کی ہڈی کی کڑیوں کے بیچ کی ٹکیا کی جگہ سے ہٹ جانے کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔ خاص طور پر اگر ایک ٹانگ یا پاؤں درد کرے یا سن اور کمزور ہو جائے یہ کسی نس (Nerve) کے دبنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ix.....غلط انداز سے کندھے جھکا کر کھڑے ہونا بیٹھنا بھی کمر کے درد کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

کمر درد کا علاج

☆اگر کمر کا درد کسی بیماری مثلاً تپ دق، پیشاب کے انفیکشن یا پتے کی بیماری کی وجہ سے ہو تو پہلے بیماری کا علاج کریں۔ اگر کسی کو شدید مرض کا شک ہو تو طبی امداد حاصل کریں۔

☆ کمر کا درد، جس میں حمل کے زمانہ کا درد شامل ہے۔ مندرجہ ذیل طریقوں سے علاج کیا جاسکتا ہے۔

☆ہمیشہ ایک دم سیدھے کھڑے ہوں جھکاؤ بالکل نہ ہو۔

☆سخت ہموار جگہ پر سوئیں۔

☆ کمر کو جھکانے اور موڑنے والی ورزشیں کریں (آہستہ آہستہ) جس طرح اسکول کے بچے پی ٹی میں کرتے ہیں۔

☆ ایسپرین اور گرم پانی میں بھیگے کپڑے سے سکائی کمر کے درد کی بیشتر قسموں میں فائدہ مند ہے۔

اگر مڑنے، بل کھانے، بوجھ اٹھانے، جھکنے یا زور لگانے سے اچانک شدید درد آجائے تو اس طرح بعض مرتبہ جلد فائدہ ہوتا ہے۔

ایسپرین کھائیں اور گرم پانی سے تر کپڑے سے سکائی کریں۔ اگر چند دن میں درد کم نہ ہونے لگے تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

Marfat.com

آنکھوں کی حفاظت

چمکدار اور روشن آنکھوں کیلئے مناسب نیند بہت اہم ہے۔لہٰذا رات کے دوران آپ کا مقصد 8 گھنٹہ نیند لینا ضروری ہے۔اگر آنکھیں تھکیں ہوئی ہوں تو آرام کرنا ضروری ہے۔ورنہ آنکھیں بیمار ہوسکتی ہیں۔

آنکھوں کی حفاظت کے چند مفید نسخے

آنکھوں کی حفاظت کے چند مفید نسخے درج ذیل ہیں۔

مناسب غذا کا استعمال

ایسی خوراک استعمال کریں جس میں وٹامن اے وافر مقدار میں موجود ہوں۔

احتیاط کی ضرورت

☆ جب بھی کوئی ہیئر اسپرے ایروسل وغیرہ سر پر ڈالیں تو تب بھی احتیاط رکھیں کہ کوئی قطرہ آنکھوں کے قریب نہ پڑے۔اور اس کا رخ بھی آنکھوں سے دور ہی رہے۔

☆ اگر لینس استعمال کریں تو تب بھی آنکھوں کو بہت زیادہ احتیاط سے رکھیں۔کبھی کبھی آنکھوں کو تیزی سے جھپکانا بھی آنکھوں کو صاف کر دیتا ہے۔اور خشکی سے نجات ملتی ہے۔

آرام سے صفائی کریں

آنکھوں کی نچلی جلد کو کبھی مت پھیلائیں۔کبھی انہیں نہ کھینچیں۔ اور آرام سے صاف کریں۔

معقول روشنی کا انتظام

اگر آپ مطالعہ کرنا چاہتی ہیں تو روشنی کا معقول انتظام لازماً کریں۔ روشنی اوپر سے یا پیچھے سے کتاب پر پڑنی چاہیے۔ آنکھوں پر نہ پڑے۔

کچھ مفید ہدایات

دانتوں کی صفائی رکھیں

دانتوں کا آنکھوں سے خاص تعلق ہے۔ اس لیے دانتوں کے صاف اور مضبوط رہنے سے آنکھیں بھی ٹھیک رہتی ہیں۔ لہٰذا دانتوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

جسمانی ورزش

جسمانی ورزش آنکھوں کو صاف خون مہیا کرتی ہے۔ صبح کو کھلی فضا میں گہرے سانس کی مشق آنکھوں کو نئی زندگی عطا کرتی ہے۔ ورزش میں گردن اور آنکھوں کے اعضاء کو خاص طور پر حرکت ملنی چاہیے۔

صبح کی سیر

صبح ننگے پاؤں ٹھنڈی گھاس پر چلنا آنکھوں کی روشنی بڑھانے میں نہایت مفید ہے۔

آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈک پسند کرتی ہیں۔ اس لیے انہیں ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کریں۔

آنکھیں احتیاط سے دھوئیں

آنکھوں کو دھوئیں اور آگ کی تیز آنچ سے بچائیں۔ دھواں لگنے پر آنکھیں ٹھنڈے پانی سے اچھی طرح دھوئیں۔ آنکھوں کو کبھی بھی زور سے نہ ملیں۔ یہ جسم کا ایک عضو ہے۔ اور یہ زیادہ دباؤ برداشت نہیں کرسکتیں۔

سرسوں کے تیل سے مالش

رات کو سونے سے پہلے سرسوں کے تیل سے آنکھوں کے چاروں طرف ہلکی ہلکی

مالش کریں۔ اس سے آنکھوں کو بہت آرام ملے گا۔ خیال رہے کہ مالش آنکھوں کے اوپر نہ جائے۔

تولیہ صرف اپنا استعمال کریں

آنکھوں کے کسی مریض کا تولیہ رومال ہرگز استعمال نہ کریں۔ صرف اپنا رومال اور تولیہ استعمال کریں۔

گرم پانی سے بچیں

سر پر گرم پانی مت ڈالیں۔ گرم پانی سر پر ڈالنے سے بینائی کمزور ہوتی ہے۔
کبھی بھی گرم پانی سے آنکھوں کو مت دھوئیں۔ البتہ اگر آنکھ میں چوٹ لگ جائے تو نیم گرم پانی سے آنکھیں ضرور سینک سکتے ہیں۔ بصورت دیگر صرف ٹھنڈا پانی ہی استعمال کیا جائے۔

Marfat.com

بالوں کی حفاظت کیسے کریں؟

خواتین کے بال گرنے شروع ہو جائیں تو وہ پریشان ہو جاتی ہیں۔ مرد تو پھر بھی بڑی فراخدلی سے بالوں کا گرنا برداشت کرتے ہیں۔ مگر خواتین تو نت نئے شیمپو آزماتی ہیں۔ پھر دوائیوں کی نوبت آجاتی ہے۔ اصل میں حمل کے دوران دواؤں کے استعمال سے مادہ ہارمون بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی وجہ سے بال گھنے اور خوبصورت آجاتے ہیں۔ بچہ کی پیدائش کے بعد بال گرنے لگتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہارمون کم ہو جاتے ہیں۔ اور بالوں پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ جو خواتین ذہنی انتشار اور نیند کی کمی کا شکار ہوتی ہیں۔ ان کے بال بھی گرتے ہیں۔

بال کیوں گرتے ہیں؟

بال ہر عورت کی زینت ہوتی ہے۔ لمبے، گھنے، چمکدار اور خوبصورت بال ایک عورت کو اچھے لگتے ہیں۔ اوران کی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے بال بھی اس طرح کے ہوں۔ لیکن اکثر اوقات ہماری خوراک میں کمی آجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان جسمانی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ اور بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بال گرنے کی چند وجوہات درج ذیل ہیں۔

ناقص غذا

ناقص غذا بھی بال کی کمی کا سبب بنتی ہے۔ جو عورتیں نشہ کی عادی ہوتی ہیں۔ یا ایسی دوائیاں استعمال کرتی ہیں جن میں نشہ ہو ان کے بال بھی جلدی چمک دمک کھو کر گرنے لگتے ہیں۔ آج کل سمارٹ بننے کے چکر میں خواتین ڈائٹنگ کرتی ہیں۔ اس سے بھوک مر

جاتی ہے۔اور بال گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔

(۲) بالوں میں تیل نہ لگانا

بالوں کو تیل نہ لگانے سے اور بالوں کو ہیئر ڈرائیر سے روزانہ سکھانے سے بھی بال خشک ہو کر گرنے لگتے ہیں۔ بالوں کا ہیئر سٹائل بھاپ سے بدلوانا، ان کو نرم کرنا، ان کو رنگ دینا بھی بالوں کو خراب کرتا ہے (ہاں تیل کی مالش کرنے سے بالوں میں چکنائی آ جاتی ہے۔وہ مضبوط اور گھنے ہوتے ہیں)

تیل ڈالنے سے جلد کے نیچے کے غدود سرگرم ہو جاتے ہیں۔تیل نہ ڈالنے سے بال خشک اور بے جان نظر آتے ہیں۔ بھر بھرے ہو کر ٹوٹتے ہیں۔اور پھر باوجود کوشش کے ان کا قابو میں آنا مشکل ہو جاتا ہے۔اور پھر بال گرتے رہتے ہیں۔

وٹامن بی کی کمی

کچھ لوگ زیادہ ہی حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ذرا سی بھی بات ان سے برداشت نہیں ہوتی۔خواتین چڑچڑی ہو جاتی ہیں۔معمولی باتوں پر گھر میں شوہر، بچوں اور سسرال والوں سے لڑنے لگتی ہیں۔آخر میں یہ عادت ایسی پختہ ہو جاتی ہے۔

تو یہ سڑک کا شور، بازار کا شور، بچوں کا شور برداشت نہیں کر سکتیں۔ایسے میں مرد ہو یا عورت اس کے بال گرنے لگتے ہیں۔اور گنجے پن کا آغاز ہوتا ہے۔

۱ وٹامن بی (تھایامائن) ایسے لوگوں کے لیے بے حد مفید ہے۔مگر اس کا استعمال ۱۰ سے ۱۶ ماہ تک کرنا پڑتا ہے۔آپ بجائے گولیاں کھانے کے قدرتی طور پر وٹامن بی غذا میں شامل کریں۔

وٹامن ڈی کی کمی

وٹامن ڈی کی کمی سے بال گرتے ہیں۔گنجے پن کا آغاز ہوتا ہے۔بال اوائل عمر میں سفید ہونے لگتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہڈیوں کی کمزوری اور دوسری تکالیف بھی ہوتی ہیں۔

دانت خراب ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ معدہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ کھایا پیا ہضم نہیں ہوتا۔ کھل کر بھوک نہیں لگتی۔ طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے۔

کام کاج کو دل نہیں چاہتا۔ ہاضمہ کی خرابی بڑھتی ہے۔

علاج

☆ مچھلی کا تیل روزانہ 3 گرام پینے کی عادت ڈالئے۔ اس کی بو سے کچھ لوگ گھبراتے ہیں۔ پینے کے بعد دو چار دانے بھنے چنے کھانے سے منہ کا ذائقہ درست ہو جاتا ہے۔ بھنی ہوئی سونف، الائچی سے منہ سے خوشبو آنے لگتی ہے۔ یہ تیل کم از کم 6 ماہ تک استعمال کریں۔

☆ سردی کا موسم ہو تو ہفتے میں دو بار مچھلی کھائیں۔

☆ بالوں کو کھول کر سورج کے سامنے 30 سے 50 منٹ تک بیٹھیں۔ تاکہ سورج کی شعاعوں سے بالوں کو وٹامن ڈی حاصل ہو سکے۔ گرمی میں بھی 5 سے 8 منٹ صبح بالوں کو دھوپ دینی ضروری ہوتی ہے۔

اس طرح بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ گولیوں کا استعمال نہ کریں۔ گولیاں آپ کے جسم کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ بلکہ آپ اپنی غذائیت پر زور دیں۔ تاکہ آپ کے جسم کو نقصان نہ ہو۔

اور بال گرنے کے ساتھ ساتھ جو تکالیف ہیں وہ بھی درست ہو جائیں۔

Marfat.com

مہندی کی افادیت

مہندی بالوں کیلئے فائدہ مند ہے

مہندی کے نام سے کوئی شخص ایسا نہیں جو واقف نہ ہو۔

مہندی کا استعمال بھی آسان ہے۔ اس سے بالوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔ بلکہ بالوں کی بیماریاں مثلاً بالچر، گنج اور خشکی کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ مہندی میں تھوڑا سا سرکہ ملا کر مہندی لگائیں۔ سرکہ لگانے سے رنگ بھی آتا ہے اور بالوں میں چمک دمک بھی زیادہ آتی ہے۔

مہندی	250 گرام
انڈا	1 عدد
لونگ	3 عدد
لیموں کا رس	½ چمچہ
پانی	حسب ضرورت

ان سب کو ملا کر رکھ دیں۔ بعد میں سر میں لگائیں۔ دو گھنٹہ بعد سر دھولیں۔ بال ملائم نظر آئیں گے۔ اور آپ اپنی مرضی سے سیٹ کر سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ

1- مہندی کو بالوں کی جڑوں میں لگائیں۔ مہندی نہ پتلی ہو اور نہ گاڑھی ہوتا کہ آسانی سے لگ جائے۔

2- مہندی کا رنگ ہاتھوں پر آ جاتا ہے آپ دستانے پہن کر یا پلاسٹک کا لفافہ ہاتھ

Marfat.com

پر چڑھا کر مہندی لگا سکتے ہیں۔مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔

3-مہندی کو اتار کر سر دھونے کے بعد آپ بال خشک کر کے جڑوں میں تیل ضرور لگائیں۔مہندی سے بال خشک ہوتے ہیں۔اس لیے تیل کی مالش کر کے اگلے دن شیمپو سے بال دھولیں۔اس سے آپ کے بال چمک جائیں گے۔

4-مہندی میں لیموں کا رس بھی شامل کریں تو بہتر ہے۔بازار میں رنگیلی مہندی کہہ کر دکاندار جو مہندی بازار میں دیتے ہیں اس میں ایک سفید سونف ملا دیتے ہیں۔مہندی اس سے خوب پھول جاتی ہے۔آپ خاص طور پر سادی سبز مہندی خریدیئے۔مہندی کا رنگ بھورا نہ ہو۔بلکہ تیز سبز اور خوشبودار دیکھ کر لیجئے۔

5-مہندی میں آپ تھوڑا سا تیل بھی ملا سکتی ہیں۔معمولی سا تیل ملانے سے مہندی اچھی لگے گی۔بچیاں اور کالج کی لڑکیاں مہندی لگائیں تو سو گرام مہندی کا لوشن پتلا بنا کر 1 چمچہ تیل اور سرکہ ملا کر ڈیڑھ گھنٹہ کیلئے لگائیں۔

لیکن سرکہ اصلی ہو وہ میسر نہ ہو تو لیموں کا رس ملا لیں۔

Marfat.com

کنگھی کیسے کریں؟

☆ رات کو سوتے وقت بالوں میں کنگھی ضرور کرنی چاہئے۔ اور صبح اٹھ کر بالوں کو کنگھی یا برش سے سلجھا لینا چاہئے اس طرح آپ کے بال مضبوط ہوں گے۔

☆ ایسی کنگھی لیں جس کے دانے چھدرے اور آگے نوکیلے نہ ہوں۔ لکڑی کی کنگھی ایسی مل جائے تو بہتر رہتی ہے۔ کیونکہ اس سے بال الجھتے نہیں۔ بلکہ جلدی سیدھے ہو جاتے ہیں۔

☆ کنگھی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ کہ کنگھی کے دانے جلد پر رگڑ نہ کھائیں۔ بالوں کو سلجھانے کے بعد سر میں نرمی سے کنگھی کریں تا کہ جلد کی سطح کی ورزش ہو جائے۔

بال خوبصورت اور مضبوط بنانے کے گر

جیسا کہ پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ لمبے، گھنے اور مضبوط بال رکھنا ہر عورت کی خواہش ہوتی ہے۔ اور بال ہر عورت کی زینت ہوتے ہیں۔ اس کے بغیر عورت کی زینت ادھوری ہے۔ اس لیے بالوں کو خوبصورت بنانے کے چند ایک گر درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

موسم کے مطابق پانی کا استعمال

سر دھونے کیلئے ٹھنڈا پانی استعمال کریں...... البتہ سردی کے موسم میں ہلکے گرم پانی سے سر دھوئیں...... تیز گرم پانی سے کبھی سر نہ دھوئیں۔ اس سے سر میں خشکی پیدا ہوتی ہے۔ اور بالوں کی جڑیں کمزور ہونے کی وجہ سے بال گرنے لگتے ہیں۔

Marfat.com

تیل کا استعمال

نہانے سے پہلے بالوں میں تیل لگائیں۔ اس سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

سرکہ کا استعمال

کبھی کبھی نیم گرم پانی میں تھوڑا سا سرکہ اور لیموں کا رس ملا کر اور اس میں عرق بھی ملا کر سر دھو لیا کریں۔

چڑچڑے پن سے بچیں

خوش رہنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ خوش رہنے اور بالوں کی تندرستی میں گہرا تعلق ہے...... چڑچڑے پن سے فکر اور خوف سے سر کی شریانیں سکڑ جاتی ہیں...... کیونکہ ان میں خون نہیں پہنچتا۔ اس لیے خوش رہیں۔

خوبصورتی کی حفاظت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم پیدا کیا ہے۔ اور مشیت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کی احسن تقویم ہمیشہ تابندہ رہے۔ انسان کی اصل خوبصورتی اس کے اندر کی خوبصورتی ہے۔

قدرت کی طرف سے مرد اور عورت ایک دوسرے کے سکون کا ذریعہ بننے کیلئے رشتہ ازدواج میں آنے کا مرحلہ لازمی قرار ہوا ہے۔ بعد میں عورت کو اپنی تمام خوبیوں کے ساتھ ازدواجی زندگی کی یہ ذمہ داریاں نبھانی ہیں کہ کسی طرح بھی خدا کے ساتھ اس کا تعلق کمزور نہ ہو۔

خوبصورتی کی حفاظت کا یہ مطلب نہیں کہ عورت اپنے بناؤ سنگھار میں لگی رہے۔ اور اپنی رقم اور قیمتی وقت اور اپنی صلاحیتیں لمبی فہرستوں کے پیچھے صرف کرتی رہے۔ عورت اپنے نسوانی وقار کو برقرار رکھے۔ اور اس سے یکسر غافل نہ ہو۔ اور بوقت ضرورت سنورنے کے مناسب و متناسب ذرائع اختیار کرے۔

جلد کی حفاظت

اچھی صاف ستھری چمکتی دمکتی جلد انسان کی شخصیت کو نکھار دیتی ہے۔ مرد ہو یا عورت اس کی جلد اچھی ہو تو وہ صحت مند، چاق و چوبند نظر آتا ہے۔ ورنہ ایسا لگتا ہے کہ جسم میں توانائی نہیں۔ اور صحت کا فقدان ہے۔

پیلے اور مرجھائے ہوئے چہروں سے وقار نہیں جھلکتا۔ رنگ سانولا ہو یا گورا اگر آپ کی جلد اچھی ہے تو آپ کی صحت فوراً اعلان کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جلد کو نکھارنے کیلئے جتن کیے جاتے ہیں۔ آج کے دور میں بھی ٹوٹکوں سے لے کر بیوٹی پارلر تک جو بھی بن پڑے کیا جاتا ہے۔ جو لوگ اپنی جلد کی حفاظت نہیں کرتے ان کا چہرہ جلدی خراب ہو جاتا ہے۔ شکنیں اور دھبے چہرے کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں مرغن کھانوں کی افراط نے بھی جلد کی خرابی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

جلد کی حفاظت کے اصول

جلد کی صفائی

جلد کی حفاظت کا پہلا اصول یہ ہے کہ جلد کو کم سے کم چھیڑا جائے۔ اس کی صفائی کی جائے۔ جلد کو دھونے کیلئے صابن کا استعمال کیا جائے۔ بازار میں کئی طرح کے صابن دستیاب ہیں۔ اور ریڈیو، اخبارات، ٹیلی ویژن کے ذریعے بھی ان کی تشہیر کی جاتی ہے۔

حالانکہ صابن جلد کی صحت کیلئے اچھا نہیں۔ ایسے صابن جو تیز کیمیائی مادے اور خوشبو سے بنے ہوں وہ نقصان دیتے ہیں۔ بغیر خوشبو کے صابن جن میں کیمیائی اجزاء نہ ہوں وہ نہانے دھونے کے لیے بہتر ہیں۔ ان سے جلد کو ضرر نہیں پہنچتا۔

صابن کا استعمال

اگر آپ کی جلد زیادہ خشک ہو تو آپ ایسا صابن استعمال کریں جن میں گلیسرین

Marfat.com

زیادہ ہو۔ تا کہ جلد کو چکنائی مل سکے۔ صابن کو جھاگ بنا کر چہرے پر زیادہ نہیں ملنا چاہئے۔

دھوپ سے بچاؤ

☆......تیز دھوپ میں چہرہ ڈھانپ لیں تا کہ چہرے کی جلد خراب نہ ہو۔

☆......دھوپ میں چھتری کا سہارا لیں۔

☆......تازہ ہوا میں صبح سویرے گھر میں اور ورزش کریں۔

☆......سورج مکھی کا تیل کھانے میں استعمال کریں۔

وضو کی برکت

جو لوگ پانچ وقت نماز وضو کر کے ادا کرتے ہیں ان کی جلد صاف رہتی ہے۔

غذا کا استعمال

اپنی غذا میں انڈا، شہد، سبزی، پھل شامل کریں۔ صرف گوشت کھانے سے صحت نہیں بنتی۔ تازہ سبزی اور پھل سے معدہ ٹھیک رہتا ہے۔ قبض نہیں ہوتی۔ اور آنتیں صاف رہتی ہیں۔ خون بھی گندگی سے پاک رہتا ہے۔ اور جسم کی جلد چمکتی رہتی ہے۔

جلد کی اقسام

انسانی جلد میں تین اقسام پائی جاتی ہیں۔

1-چکنی جلد

2-خشک جلد

3-متوازن جلد

تینوں اقسام کی جلد توجہ چاہتی ہیں۔ ان کی دیکھ بھال اور صحت کو قائم رکھنے کیلئے کچھ باتیں ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔ اگر آپ نے ان باتوں پر عمل کیا تو یقیناً آپ کی جلد میں نکھار، تازگی اور خوبصورتی پیدا ہوگی۔

Marfat.com

(۱) چکنی جلد

یہ جلد خشک، مخلوط جلد کے مقابلے میں بہتر ہے لیکن حد سے زیادہ چکناہٹ اس جلد میں کئی قسم کی بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ جھریاں، کالے دانے، میل، سیاہی مائل دانے، اس کے علاوہ اور کئی مسائل درپیش ہو جاتے ہیں۔

☆ اس جلد میں کچھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں۔ جیسے اس پر دھوپ اور ہوا کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

☆ اس جلد کو صفائی کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ تر نوعمر لڑکے اور لڑکیوں کی جلد چکنی ہوتی ہے۔

احتیاطی تدابیر

(i) چکنی جلد رکھنے والی خواتین کو چاہئے کہ وہ بجائے روغنیات سے منہ دھوئیں۔ صابن اور پانی کو جلد کی صفائی کا ذریعہ بنائیں۔

(ii) چکنی جلد کیلئے ملتانی مٹی، جئی، آٹا اور بادام کی پیسٹ بہترین کلینسر ہیں۔

(iii) منہ دھونے کے بعد گرم پانی میں تولیہ بھگو کر پھیریئے۔ یہ عمل دو تین بار دہرایئے۔ اس سے آپ کے مسامات کھل کر چکنائی خارج کر دیں گے۔

(iv) اس کے علاوہ لیموں کا رس، سرکہ پانی میں ملا کر بہترین کلینزنگ لوشن ہے۔ اسے صفائی کیلئے بھی لوشن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(v) داغوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے دوا آمیز صابن کو استعمال کریں۔

(۲) خشک جلد

جب انسانی جلد سے نمی ختم ہو جاتی ہے تو اس کی جگہ دوسری نمی پیدا نہیں ہوتی۔ تو جلد خشک کہلانے لگتی ہے۔ جلد کیلئے چکنائی کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ چہرے پر داغ دھبے نمودار ہونے لگتے ہیں۔

Marfat.com

خشک جلد کیلئے احتیاط انتہائی ضروری ہے۔اگر اس کی دیکھ بھال میں کوتاہی کی تو اس کا انجام ظاہر ہے جلد میں داغ دھبوں کی صورت میں نکلے گا۔

(۳) ملی جلی جلد

یہ جلد کی تیسری قسم ہے۔ جسے مخلوط بھی کہا جاتا ہے۔اور پیوند والی جلد۔ان دونوں میں خاصیت پائی جاتی ہے۔اس لیے اس کی دیکھ بھال میں احتیاط ضروری ہے۔

آپ کی جلد میں کون سی خصوصیت ہے یہ ناک، ٹھوڑی، پیشانی سے چکنی اور کنپٹیوں اور رخسار سے خشک ہوگی۔ایسا بھی ممکن ہے کہ عمر کے ساتھ ساتھ یہ جلد چکنی جلد میں بدل جائے گی۔

Marfat.com

بڑھاپا

آج کل لوگ زیادہ تر لمبی عمر پاتے ہیں۔نوجوان افراد کے مقابلے میں بوڑھے افراد کو بیماریاں لاحق ہونے کا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔یہ درست ہے کہ بہت سی بیماریاں صرف عمر بڑھنے کی وجہ سے نہیں ہوتیں۔لیکن ہوتا یہ ہے کہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ جسم میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کی وجہ سے بیماریاں زیادہ شدید ہو جاتی ہیں۔

پھران کا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دنیا میں جو تبدیلیاں آرہی ہیں۔ان کی وجہ سے خاندان کے افراد بہتر آمدنی کی خاطر اپنی بستیوں سے دور جا کر آباد ہو رہے ہیں۔ایسے میں بہت سارے بوڑھے افراد کو اپنی دیکھ بھال خود ہی کرنی پڑتی ہے۔یا پھر اگر وہ اپنے بچوں کے ساتھ رہ جائیں تو کسی دیندار گھرانوں کو کسی حد تک مستثنٰی کر کے یہ بوڑھے افراد بستی میں خود کو بوجھ محسوس کرتے ہیں۔جہاں بوڑھے افراد کی نہ تو کوئی قدر ہے اور نہ ہی کوئی عزت۔

بڑھاپے کی نشانی

عورتوں کی عمر بڑھنے کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ ماہواری آنا بالکل بند ہو جاتی ہے۔اچانک رک جاتی ہے۔اور ایک دو سال کے عرصے میں رفتہ رفتہ رک بھی سکتی ہے۔زیادہ تر عورتوں میں یہ تبدیلیاں ۴۵ سے ۵۵ سال کی عمر کے دوران آتی ہیں۔

پھر کیا ہوتا ہے

☆ ماہواری کے نظام میں تبدیلی آجاتی ہے۔ماہواری رک سکتی ہے یا معمول سے زیادہ خون آسکتا ہے۔یا چند ماہ کیلئے ماہواری آنا رک سکتی ہے۔اور پھر دوبارہ شروع ہو

Marfat.com

سکتی ہے۔

☆ کبھی کبھی اچانک آپ کو گرمی لگنے لگتی ہے یا پسینہ آنے لگتا ہے (اسے گرم لہریں اٹھنا بھی کہتے ہیں)

☆ اس کی وجہ سے رات کو سوتے وقت آپ کی آنکھ بھی کھل سکتی ہے۔

☆ فرج میں نرمی اور رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ اور فرج پہلے سے چھوٹی ہو جاتی ہے۔

اس عمر میں کیا کریں؟

اگر آپ کے جسم میں کچھ ایسی علامتیں پیدا ہو رہی ہیں جو آپ کو دکھ پہنچا رہی ہیں تو یہ کوشش کریں۔

لباس مناسب ہو

ایسا لباس پہنیں جسے پسینہ آنے پر آپ آسانی سے اتار سکیں۔ یا سوتی کپڑے استعمال کریں۔

مصالحے دار غذا سے پرہیز کریں

بہت گرم مصالحے دار غذاؤں یا مشروبات سے گریز کریں۔ یہ چیزیں جسم میں گرم لہریں پیدا کر سکتی ہیں۔

چائے سے پرہیز کریں

زیادہ کافی یا چائے نہ پئیں ان میں کیفین ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے آپ گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ اشیاء آپ کو نیند آنے سے روکتی ہیں۔

اپنی صحت پر توجہ دیں

جس طرح لڑکی سے عورت بنتے ہوئے بدن میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اسی طرح عورت کا اولاد پیدا کرنا، اور اولاد پیدا کرنے کا زمانہ جب بیت جاتا ہے تو اس کے

Marfat.com

بدن میں تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔

سن یاس یا بڑھتی ہوئی عمر کی وجہ سے ہڈیوں کی مضبوطی، پٹھوں اور جوڑوں کی لچک میں اور مجموعی طور پر صحت میں تبدیلیاں آتی ہیں۔ ایک عورت آنے والے برسوں میں توانائی اور اچھی صحت کے ذریعے اس طرح اپنی زندگی میں نمایاں فرق محسوس کر سکتی ہے۔

عمدہ غذا کا استعمال کریں

جب ایک عورت کی عمر بڑھتی ہے تب بھی اسے اپنے جسم کو توانا رکھنے اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے غذائیت سے بھرپور خوراک کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کیلئے بعض اقسام کی غذا کی ضرورت بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا جسم اب کم مقدار میں ایسٹروجن تیار کر رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ اس کو اب ایسی غذائیں کھانی چاہئیں جن میں نباتاتی ایسٹروجن زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً سویابین، ٹوفو (بین کرڈ) ڈالیں۔ اور دوسری پھلیاں چونکہ اس کی ہڈیاں عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اتنی ٹھوس نہیں رہتیں۔ اس لیے ایسی غذائیں کھانا مفید ہوتا ہے جس میں کیلشیم کی مقدار زیادہ ہو۔ کیلشیم ایک معدنی شے ہے۔ جو ہڈیوں کو مضبوط بناتی ہے۔

اچھے مشروبات کا استعمال کریں

جیسے جیسے کسی فرد کی عمر بڑھتی ہے اس کے جسم میں پانی کی مقدار کم ہونے لگتی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ بوڑھے افراد اس ڈر سے پانی یا مشروبات کم پیتے ہیں کہ انہیں رات میں پیشاب کیلئے نہ اٹھنا پڑے۔ کچھ لوگوں کو پیشاب کے قطرے نکل جانے کا خوف رہتا ہے۔ ان میں تمام وجوہات کے باعث ناپیدگی یا جسم میں پانی کی کمی ہو سکتی ہے۔

اس سے بچنے کیلئے روزانہ مشروبات کے 8 گلاس پئیں۔ رات میں پیشاب کیلئے اٹھنے کیلئے رات سونے سے دو تین گھنٹے پہلے کوئی مشروب نہ لیں۔

Marfat.com

ورزش نہ چھوڑیں

روزمرہ کے کاموں مثلاً چلنے، پھرنے، پوتوں یا نواسوں کے ساتھ کھیلنے اور باغبانی وغیرہ کے باعث ایک عورت کے جسم کے عضلات اور ہڈیاں مضبوط رہتی ہیں۔ اور اس کے جوڑ سخت ہو جاتے ہیں۔

ورزش جوڑوں کو سخت ہونے سے بچاتی ہے۔ باقاعدہ ورزش سے وزن قابو میں رہنے اور دل کے مرض کی روک تھام میں مدد ملے گی۔

بیماریوں کا فوری علاج کروائیں

کچھ لوگوں کے خیال میں عمر زیادہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بوڑھا فرد زیادہ تر بیمار ہی رہتا ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔ اگر کوئی عورت اچھا محسوس نہیں کر رہی تو ممکن ہے اسے کوئی بیماری ہو۔ اور اس کا علاج ہو سکتا ہو۔ اس کا تعلق عمر سے نہ ہو۔ جس قدر جلد ممکن ہو علاج کی ضرورت ہے۔

صحت مند رہنے کا راز اپنائیں

اگر کوئی عورت چاق و چوبند رہے گی تو وہ صحت مند اور خوش و خرم بھی رہے گی۔ کوئی مصروفیت تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ کسی دعوتی گروپ میں شامل ہو جائیں۔ یا بستی کے منصوبے کیلئے کام کریں۔ بستی میں غریب لوگوں کی بھلائی کیلئے کام کرنے کا یہ اچھا وقت ہو سکتا ہے۔

بڑھاپے کی پریشانیوں میں اضافہ کرنے والے عوامل

پریشان رہنا

بوڑھی عورتیں کبھی بے چینی اور افسردگی محسوس کرتی ہیں۔ کیونکہ خاندان میں ان کا مقام اور کردار تبدیل ہو چکا ہے۔ وہ خود کو اکیلا محسوس کرتی ہیں۔ یا مستقبل (Future) کے بارے میں فکرمند ہوتی ہیں۔ جوان کیلئے تکلیف اور بے آرامی کا سبب بنتے ہیں۔

Marfat.com

ذہنی الجھاؤ

کچھ بوڑھے لوگوں کو چیزیں یاد رکھنے یا واضح طور پر سوچنے میں مشکل پیش آنے لگتی ہے۔ جب اس قسم کے مسائل شدید ہو جائیں تو یہ کیفیت ذہنی الجھاؤ کہلاتی ہے۔

ذہنی الجھاؤ کی علامات

(الف) توجہ مرکوز رکھنے میں مشکل یا بات چیت کے درمیان ہی بات بھول جانا۔

(ب) ایک ہی بات کو بار بار دہرانا۔ ایسا فرد یاد نہیں رکھے گا۔ کہ وہ یہی بات پہلے کر چکا ہے۔

(ج) روزمرہ کے کاموں میں مشکل پیش آنا۔ ایسا فرد یہ جاننے میں دشواری محسوس کرے گا۔ کہ لباس کس طرح کا پہننا ہے۔ یا کھانا کس طرح تیار کرنا ہے۔

(د) رویے میں تبدیلی، ایسا فرد چڑچڑے پن اور ناراضگی کا اظہار کر سکتا ہے۔ یا اچانک غیر متوقع قسم کے کام کر ڈالے گا۔

یہ علامات دماغ میں تبدیلیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور ان کو ظاہر ہونے میں عام طور پر طویل عرصہ لگتا ہے۔ اگر یہ علامات اچانک شروع ہو جائیں تو ممکن ہے کہ ان کا کوئی دوسرا سبب ہو۔ مثلاً بہت زیادہ دوائیں لینا، کوئی شدید انفیکشن، ناقص غذائیں یا شدید افسردگی۔ ان مسائل کا علاج کیا جائے تو ذہنی الجھاؤ دور ہو جاتا ہے۔

ان مسائل کا حل

ذہنی الجھاؤ کا کوئی خصوصی علاج نہیں ہے۔ جو فرد ذہنی الجھاؤ کا شکار ہو اس کی دیکھ بھال گھر کے افراد کیلئے بہت زیادہ مشکل ہو سکتی ہے۔ اگر دیکھ بھال کی ذمہ داری آپس میں بانٹ لی جائے اور جب بھی ممکن ہو خاندان سے باہر کے افراد کی مدد بھی حاصل کر لی جائے تو یہ مفید ہوگا۔

بچوں کی پیدائشی بیماریاں اوران کا علاج

(۱) نال سے پیپ نکلنا

نال سے پیپ نکلنا یا خون آنا خطرناک علامت ہے۔

احتیاط

ٹیٹنس کی ابتدائی علامتوں یا خون کی بیکٹر یائی انفیکشن پر نظر رکھیں۔

علاج

ناف پر اسپرٹ لگائیں۔ اور ہوا لگنے کیلئے کھلی چھوڑ دیں۔ اگر نال کے چاروں طرف کی کھال گرم اور لال ہو تو ڈاکٹر سے علاج کروائیں۔

(۲) ہلکا بخار

ہلکا بخار یا حرارت (۳۵ سے کم) یا تیز بخار دونوں انفیکشن کی علامتیں ہیں۔ تیز بخار (۳۹ سے زیادہ) نوزائیدہ بچے کیلئے خطرناک ہوتا ہے۔

احتیاط و علاج

☆ اس کے سارے کپڑے اتار دیں۔
☆ ہلکے ٹھنڈے پانی سے کپڑا تر کر کے جسم کو پونچھیں۔
☆ جسم میں پانی کی کمی کی علامتوں پر بھی نگاہ رکھیں۔
اگر یہ علامتیں نظر آئیں تو بچے کو ماں کا دودھ پلائیں۔ اور O.R.S بھی دیں۔

(۳) وزن کی کمی

زندگی کے پہلے چند روز میں بیشتر بچوں کا وزن تھوڑا کم ہوتا ہے۔ جو نارمل بات ہے۔ پہلے ہفتے کے بعد بچے کا وزن تقریباً ۲۰۰ گرام فی ہفتہ کے حساب سے بڑھنا چاہئے۔ دو ہفتے کے اندر تندرست بچے کا وزن اتنا ہو جانا چاہئے جتنا پیدائش کے وقت تھا۔

Marfat.com

یادرکھیں کہ

اگر بچے کا وزن نہ بڑھے یا کم ہونے لگے تو یقیناً کوئی خرابی ہے۔ کیا بچہ پیدائش کے وقت صحت مند نظر آتا ہے؟ کیا وہ دودھ اچھی طرح پی رہا ہے؟ انفیکشن یا دوسرے مسائل کی علامتوں کیلئے بچے کا احتیاط سے معائنہ کریں۔

اگر خرابی کا پتہ نہ چلے اور وہ درست نہ ہو سکے تو طبی امداد حاصل کریں۔ کسی کوالیفائیڈ ڈاکٹر سے علاج کروائیں۔

بچوں کو صحت مند رکھنے کیلئے راہنما اصول

بچوں کو تندرست رکھنے کے چند راہنما اصول درج ذیل ہیں۔

☆ عمدہ صحت مند غذا۔

☆ صفائی۔

☆ بیماری سے بچاؤ کے ٹیکے۔

یہ تین اہم اور حفاظتی اقدامات ہیں۔ جو بچوں کو تندرست رکھتے ہیں۔ اور بیماریوں سے بچاتے ہیں۔ عمدہ صحت مند غذا کے بارے میں بہت سی باتیں بتائی گئی ہیں۔ والدین کو چاہئے کہ ان کو غور سے پڑھیں۔ اور ان میں جو کچھ بتلایا گیا ہے ان کو اپنے بچوں کی نگہداشت کیلئے استعمال کریں۔

عمدہ صحت بخش غذا

ضروری ہے کہ بچوں کو بہترین غذا مل سکتی ہے تو دی جائے۔ تا کہ وہ اچھی طرح بڑھیں۔ اور بیمار نہ ہوں۔

مختلف عمروں میں بچوں کیلئے مختلف غذائیں درج ذیل ہیں۔

☆ پہلے ۴ سے ۶ مہینے تک ماں کا دودھ اس کے سوا کچھ نہیں۔

☆ ۶ مہینے کے بعد، ۶ مہینے سے ایک برس کی عمر تک ماں کا دودھ اور دوسری صحت

Marfat.com

بخش غذائیں مثلاً ابلی ہوئی دالیں ...... کچلے ہوئے پھلیوں کے بیج...... انڈے......
گوشت......پھل اور سبزیاں پکا کر دیں۔

☆ ایک برس کی عمر کے بعد بچوں کو وہی غذائیں دیں جو بڑے کھاتے ہیں۔ لیکن کئی مرتبہ اصل غذائیں جیسے چاول......مکئی......گندم......آلو کے علاوہ امدادی غذائیں بھی دیں۔

☆ بچوں کو کافی غذا چاہئے جوان کو ملنی چاہئے۔

والدین کو چاہئے کہ ان بچوں میں ناقص غذائیت کی علامتیں دیکھیں اور ان کو اچھی سے اچھی غذا کھلائیں۔

صفائی

اگر گاؤں، گھر اور وہ خود صاف ہوں اور صاف رہیں تو بچوں کے تندرست ہونے کا امکان زیادہ ہے۔ صفائی کے بارے میں راہنما اصول کی پیروی کریں۔ بچوں کو بھی ان پر عمل کرنا سکھایئے۔ ان کی اہمیت سمجھایئے۔ صفائی کے راہنما اصول درج ذیل ہیں۔

غسل

بچوں کو پابندی سے نہلایئے۔ اور ان کے کپڑے بدلیے۔

ہاتھوں کی صفائی

کھانا کھلانے کے بعد یا کھانے کی چیزوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہاتھ دھونا سکھایئے۔

جوتے کا استعمال

ممکن ہو تو بچوں کو ننگے پاؤں نہ پھرنے دیں۔ انہیں چپل یا بند جوتے پہنائیں۔

ناخن کی صفائی

بچوں کے ناخن صاف ستھرے رکھیں۔ اور جب ان کے ناخن لمبے ہوں تو کاٹ

Marfat.com

دینے چاہئیں۔

بیماری میں احتیاط

بیمار بچوں کو ان بچوں کو جنہیں زخم، خارش، جوئیں یا داد ہو دوسرے بچوں سے دور رکھیں۔ اور نہ ہی صحت مند بچوں کے ساتھ سونے دیں۔ اور نہ ان کے تولیے اور کپڑے استعمال کرنے دیں۔

گندگی سے بچاؤ

بچوں کو گندی چیزیں منہ میں نہ رکھنے دیں۔ نہ کتے، بلیوں کو گھر کے اندر آنے دیں۔ اور نہ کتے، بلیوں کو ان کا منہ چاٹنے دیں۔

دانتوں کی صفائی

ان کو بہت زیادہ مٹھائیاں، ٹافیاں اور کولا مشروبات نہ دیں۔ اور بچوں کو برش سے دانت صاف کرنے سکھائیں۔

بیماری سے بچاؤ کے ٹیکے

ٹیکے بچوں کو بہت سی خطرناک ترین بیماریوں مثلاً کالی کھانسی...... خناق...... تشنج...... جھٹکوں کی بیماری...... پولیو...... خسرہ...... تپ دق سے محفوظ رکھتے ہیں۔

بچوں کو شروع میں چند مہینے میں مختلف ٹیکے لگوائے چاہئیں۔ پولیو کا ٹیکہ ممکن ہو تو پیدا ہوتے ہی لگوا دیا جائے۔ لیکن ۳ ماہ کی عمر سے پہلے ہر حال میں لگا دیا جائے۔ کیونکہ بچوں کو فالج (پولیو) کا خطرہ ایک سال سے کم عمر بچوں کو سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

اہم بات

مکمل حفاظت کیلئے ڈی پی ٹی (D.P.T) کا ٹیکہ خناق...... کالی کھانسی...... جھٹکوں کی بیماری کیلئے ۳ ماہ تک ہر ماہ اسی تاریخ کو لگانا ضروری ہے۔ پھر ایک برس کے بعد اسی تاریخ کو ایک ٹیکہ لگتا ہے۔

Marfat.com

نوزائیدہ بچے کو جھٹکوں کی بیماری سے بچانے کے لیے ماں کو حمل کے زمانے میں اس کا ٹیکہ لگایا جائے۔

(۴) قے

جب چھوٹے بچے ڈکار لیتے ہیں (یعنی دودھ پیتے ہوئے اندر جانے والی ہوا کو خارج کرتے ہیں) تو تھوڑا دودھ نکل بھی جاتا ہے۔ یہ نارمل بات ہے۔

☆ دودھ پلانے کے بعد بچے کو کندھے سے لگا کر پیٹھ تھپکیں تو ڈکار آ جاتی ہے۔

☆ اگر دودھ پلا کر لٹانے کے بعد بچہ دودھ گراتا ہے تو ہر بار دودھ پلانے کے بعد اسے ذرا دیر کو بٹھا کر دیکھئے۔

☆ جو بچہ بہت زیادہ قے کرتا ہو یا اتنی زیادہ یا پھر اتنی بار قے کرتا ہو کہ اس کا وزن کم ہونے لگے یا اس کے جسم میں پانی کی کمی ہونے لگے تو وہ بیمار ہوتا ہے۔ اگر بچے کو دست بھی آ رہے ہوں تو اسے غالباً آنتوں کا انفیکشن کہتے ہیں۔

☆ اگر الٹی کا رنگ پیلا ہو یا ہرا ہو تو آنتوں کے پھنسنے کی علامت ہو سکتی ہے۔ خاص طور پر اگر پیٹ بہت زیادہ سوجا ہو تو۔ اور بچے کو پاخانہ آتا ہو۔ بچے کو فوراً ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔

(۵) خسرہ

یہ وائرس سے ہونے والا انفیکشن ہے جو ناقص غذائیت کے یا تپ دق کے شکار بچوں کیلئے خاص طور پر خطرناک ہے۔

خسرہ کا سبب

خسرہ کے مریض کے قریب جانے سے ۱۰ روز بعد یہ بیماری شروع ہوتی ہے۔

علامات

☆ پہلے زکام کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ یعنی بخار، ناک بہنا، آنکھوں میں سرخی

اور کھانسی۔

☆ بچے کی بیماری بڑھتی ہے منہ کے اندر زخم ہو سکتے ہیں۔ اور دست آسکتے ہیں۔

☆ ۲ یا ۳ روز بعد چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہوتے ہیں۔

☆ پہلے کانوں کے پیچھے اور گردن پر پھر چہرہ اور جسم پر اور آخر میں بازوؤں اور ٹانگوں پر، دانے نکل آنے کے بعد بچہ عام طور پر بہتر ہونے لگتا ہے۔

☆ دانے تقریباً ۵ دن رہتے ہیں۔

کبھی کبھار کھال کے نیچے خون نکلنے کی وجہ سے کالے دھبے بھی پڑ جاتے ہیں۔

علاج

1- بچہ بستر پر لیٹا رہے۔ خوب سیال پیئے۔ اور اچھی صحت اور توانائی دینے والی غذا کھائے۔

2- اگر ٹھوس غذا نہ نگلی جا سکے تو یخنی وغیرہ دیں۔

3- اگر چھوٹا بچہ ماں کا دودھ نہ پی سکے تو ماں اپنا دودھ چمچ میں نکال کر پلائے۔

4- ممکن ہو تو آنکھوں کو بچانے کیلئے وٹامن اے دیں۔

5- بخار اور بے چینی کیلئے ایسیٹامینوفن یا (اسپرین) دیں۔

6- کان میں درد ہونے لگے تو ڈاکٹر کے مشورے سے اینٹی بائیوٹک دیں۔

7- اگر نمونیہ، گردن توڑ بخار یا پیٹ میں شدید درد ہو تو طبی امداد حاصل کریں۔

8- اگر دست آئیں تو پانی کی کمی دور کرنے کیلئے سیال یا O.R.S پلائیں۔

خسرہ کی روک تھام کیلئے اقدامات

خسرہ کی روک تھام کیلئے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں۔

(i) جن بچوں کو خسرہ ہو ان کو تمام دوسرے بچوں حتیٰ کہ بہن بھائیوں سے بھی دور رہنا چاہئے۔ خاص طور پر ان بچوں کو خسرہ کے مریض سے دور رکھیے۔ جو ناقص غذائیت کا

Marfat.com

شکار ہوں۔یا جن کو تپ دق کی بیماری ہو یا کوئی اور پرانی بیماری ہو۔

(ii) جس گھر میں کسی کو خسرہ ہو وہاں دوسرے گھرانوں کے بچوں کو نہیں جانا چاہئے۔

(iii) اگر کسی گھر میں کسی کو خسرہ ہو وہاں دوسرے گھرانوں کے بچوں کو نہ جانے دیں۔اگر کسی گھر میں کسی کو خسرہ ہو۔اس گھر کے دوسرے بچوں کو خسرہ ابھی نہیں ہوا تو ان کو ۱۰ دن تک اسکول، دوکان یا کسی اور مقامات پر نہیں جانا چاہئے۔

(iv) خسرہ کی روک تھام کیلئے اس امر کو یقینی بنایئے کہ بچے خوب اچھی غذا کھائیں۔

(v) جب آپ کے بچے ۸ سے ۱۴ ماہ کی عمر کے ہو جائیں تو ان کو خسرہ کے ٹیکے لگوائیں۔

تنگدستی کو دور کرنے کیلئے عظیم وظیفہ

یَـا مُسَبِّبَ الْاَسْبَـاب 500 بار اول و آخر 11، 11 بار درود پاک بعد از نماز عشاء قبلہ رو باوضو ننگے سر ایسی جگہ جہاں سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو۔پڑھا کریں انشاء اللہ خوشحالی آئے گی۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت: ۲/۲۵۶)

کالی کھانسی

کالی کھانسی کی چھوت لگنے کے بعد ایک یا دو ہفتے بعد نئے مریض کو یہ مرض ہو جاتا ہے۔یہ زکام کی طرح بخار کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔ناک بہتی ہے۔اور کھانسی ہوتی ہے۔

علامات

☆ ۳ ہفتے (Weeks) بعد کالی کھانسی کا مخصوص دورہ پڑنے لگتا ہے۔بچہ سانس لیے بغیر کئی بار تیزی سے کھانستا ہے۔یہاں تک کہ لیسدار بلغم کا لوتھڑا نکل آتا ہے۔اور ہوا

Marfat.com

اس کے پھیپھڑوں میں سیٹی کی سی آواز کے ساتھ داخل ہوتی ہے۔

☆ کالی کھانسی ۳ ماہ یا اس سے زیادہ عرصے تک جاری رہ سکتی ہے۔

علاج کی ضرورت

ایک برس سے کم عمر کے بچوں کیلئے کالی کھانسی خاص طور پر خطرناک ہے۔ اس لیے جلدی ٹیکہ لگوا لینا چاہئے...... دودھ پیتے بچوں میں سیٹی کی سی آواز نہیں آتی۔ اس لیے پتہ نہیں چلتا کہ انہیں کالی کھانسی ہے یا نہیں...... اگر ایسے کسی بچے کو کھانسی کے دورے پڑیں اور آنکھیں سوجی ہوئی ہوں اور آپ کے علاقہ میں کالی کھانسی کے مریض ہوں تو فوراً علاج کرائیں۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے دوائی استعمال کریں۔ اگر کالی کھانسی کے بعد سانس رک جائے تو اسے اوندھا کر کے اپنی انگلیوں سے اس کے منہ سے بلغم نکال دیں۔ پھر کمر پر ہاتھ سے تھپکی دیں۔

احتیاط

بچے کا وزن کم ہونے یا ناقص غذائیت کا شکار ہونے سے بچانے کیلئے بچے کی غذا کا خاص خیال رکھیں۔ الٹی ہونے کے بعد بچے کو ضرور کھلائیں پلائیں۔

(۶) بچوں کا فالج (پولیو)

۲ سال سے کم عمر بچوں میں پولیو کی بیماری سب سے زیادہ عام ہے۔ یہ زکام سے ملتے جلتے وائرس کے انفیکشن سے ہوتی ہے۔

علامات

☆ یہ اکثر بخار، الٹی، دست اور پٹھوں میں تکلیف کے ساتھ شروع ہوتی ہے۔

☆ عام طور پر بچہ چند روز میں بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی جسم کا کوئی حصہ کمزور یا فالج زدہ ہو جاتا ہے۔

☆ بیشتر یہ اثر ایک یا دونوں ٹانگوں میں ہوتا ہے۔ کمزور ٹانگیں وقت کے ساتھ

Marfat.com

ساتھ پتلی ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ انفیکشن ایک ٹانگ میں ہو تو وہ ٹانگ دوسری ٹانگ کے برابر بڑھتی نہیں ہے۔

علاج

جس بچہ کو زکام، بخار یا پولیو کے وائرس سے پیدا ہونے والی کوئی علامت ہو، اسے کسی دوا کے انجکشن نہ دیں۔ انجکشن کی وجہ سے ممکن ہے کہ پولیو کا ہلکا حملہ جس میں فالج نہیں ہوتا۔ فالج والے شدید حملے میں بدل جائے۔ جب تک شدید ضرورت نہ ہو بچوں کو ہرگز کوئی انجکشن نہ لگائیں۔

Marfat.com

﴿حصہ ششم﴾

گھر کو سنوارنے کے زریں اصول

گھر کے اندرونی نظام کو سنبھالنے کی ذمہ داری عورت کے سپرد ہوتی ہے۔ عورت میں یہ صلاحیتیں مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں کہ وہ خانگی امور کو ذمہ داری سے سرانجام دے سکے۔ اس لیے مرد کے ذمے گھر کے وہ کام لگائے گئے ہیں جن میں فعال صلاحیت درکار ہوتی ہے۔ مثلاً کمانا، دفاع کرنا، بیرونی معاملات کا انتظام کرنا وغیرہ۔ مردان کاموں کے لیے فطری طور پر زیادہ موزوں ہے۔ جبکہ گھر کے اندرونی کاموں کا انچارج عورت کو بنایا گیا ہے۔

گھر کی اشیاء کی ترتیب، اشیاء کی حفاظت، گھر کی دیکھ بھال میں مختلف قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تحفہ دلہن کے اس حصے میں ان مشکلات کا حل بیان کیا گیا ہے۔ عورت گھر میں رہتے ہوئے گھر کے مختلف مسائل حل کر سکتی ہے۔ ذیل میں وہ طریقے اور سلیقے بتائے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر گھر کے کام آسانی سے سرانجام دیئے جا سکتے ہیں۔

کچن گھر کی زینت ہوتا ہے۔ اس کی صفائی اس کی اشیاء کی حفاظت بیان کی گئی ہے اور کھانا بنانے کی چند تراکیب بیان کی گئی ہیں، تاکہ عورت صفائی ستھرائی کے ساتھ ساتھ کھانوں کے ذائقوں سے گھر کے افراد کے دلوں میں جگہ بنا سکے۔

Marfat.com

پودوں کی حفاظت کیلئے انڈوں کے چھلکے استعمال کریں

انڈوں کے چھلکے پیس کر کمروں میں رکھے گئے پودوں میں ڈالیں۔ منی پلانٹ کے پودوں میں یہ چھلکے ڈالیں تو اس کے پتے زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔

چائے کی پتی کا استعمال

چائے کی پتی کو چائے پکانے کے بعد ضائع نہ کریں۔ بلکہ اسے ٹھنڈا کر کے پودوں کی جڑوں میں ڈال دیں۔ پودے زیادہ بڑھیں گے۔ اور پھولیں گے۔

اگر سالن میں مرچ زیادہ ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے

اگر سالن میں مرچ زیادہ ہو جائے تو مندرجہ ذیل طریقوں سے مرچ کم کی جا سکتی ہے۔

1- اگر سالن میں مرچ زیادہ ہو جائے تو کھٹائی مثلاً ٹماٹر یا دہی ڈال دیں۔ مرچ کم ہو جائے گی۔

2- شوربے میں مرچیں کم کرنے کیلئے لیموں نچوڑ دیں۔

اگر سالن میں نمک زیادہ ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے

اگر سالن میں نمک زیادہ ہو جائے تو درج ذیل طریقوں سے نمک کم کیا جا سکتا ہے۔

1- اگر سالن میں نمک زیادہ پڑ جائے تو آٹے کا پیڑا بنا کر سالن میں ڈال دیں۔ نمک کم ہو جائے گا۔

2- اگر سالن میں نمک زیادہ پڑ جائے تو چھالیہ ڈال دیں۔ نمک کم ہو جائے گا۔

لہسن چھیلنے کا آسان طریقہ

لہسن کو چھیلنے سے پہلے اگر ایک دو گھنٹے پانی میں بھگو دیا جائے تو چھیلنے میں آسانی رہتی ہے۔

Marfat.com

مچھلی صاف کیسے کریں؟

مچھلی صاف کرنے سے پہلے ہاتھوں اور انگلیوں پر تھوڑا سا نمک اچھی طرح مل لیں۔ اور پھر مچھلی صاف کریں۔ اس طرح مچھلی ہاتھ سے نہیں پھسلتی۔

مچھلی کی بدبو دور کرنے کا طریقہ

i- مچھلی کی بو دور کرنے کیلئے اسے گندم کا آٹا اور سرسوں کا تیل اچھی طرح مل کر دھوئیں۔

ii- مچھلی پکانے سے پہلے اگر اس پر لیموں کا رس یا سرکہ ملا کر کچھ دیر کیلئے رکھ دیں تو اس کی بو دور ہو جائے گی۔ اور ذائقہ بھی اچھا آئے گا۔

پالش کیے ہوئے فرنیچر کی صفائی کیسے کریں؟

پالش کیے ہوئے فرنیچر کو تل کے تیل سے صاف کرنا چاہیے۔ اور بعد میں خشک کپڑے سے اچھی طرح رگڑا جائے۔ اس طریقے سے فرنیچر چمکدار ہو جائے گا۔

چینی کے برتنوں کی حفاظت کا طریقہ

چینی کا بنا ہوا برتن اگر گرم ہو تو اس میں ٹھنڈا پانی ہرگز نہ ڈالیں۔ اس صورت میں چینی کا اینمل خراب ہو جائے گا۔ اور وہ استعمال کے قابل نہ رہے گا۔

پھولوں کو بڑا کرنے اور داغوں سے بچانے کا طریقہ

i- گلاب کے پھولوں کو بڑا کرنے کیلئے انڈوں کے چھلکوں کو پیس کر گلاب کی کیاری میں ڈال دیں۔ اس سے پھول بڑے ہو جائیں گے۔ اور زیادہ خوبصورت دکھائی دیں گے۔

ii- پھولوں کو تازہ اور بے داغ رکھنے کیلئے ان پر عرق لیموں چھڑک دیں۔ تو یہ کافی عرصہ تک تروتازہ اور بے داغ رہیں گے۔

Marfat.com

چوہوں کو کیسے بھگائیں

جس جگہ پر چوہے موجود ہوں وہاں پیپر منٹ باریک کر کے ڈال دیں اس طریقے سے چوہے دوبارہ اس طرف رخ بھی نہیں کریں گے۔

لیموں کو تازہ رکھنے کا طریقہ

لیموں کو تازہ رکھنے کیلئے ان کو کسی برتن میں ڈال کر اس کے اوپر سوکھا نمک ڈال دیا جائے۔ اس سے لیموں کافی عرصہ تک تازہ حالت میں رہتے ہیں۔

لوہے کی اشیاء کو زنگ سے بچانے کا طریقہ

i- لوہے کی کسی بھی چیز سے زنگ اتارنے کیلئے روئی کا ایک ٹکڑا بھگو کر زنگ پر پھیریں۔ جس سے زنگ اتر جائے گا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کاسٹک سوڈے کو گرم پانی میں حل کر کے کسی لکڑی کے ڈنڈے کے سرے پر کپڑا باندھ کر لوہے پر اچھی طرح رگڑا جائے۔ جب زنگ اتر جائے تو اسے صابن کے ساتھ دھو لینا چاہئے اور پھر دھوپ میں خشک کر لیں۔

ii- آپ کے گھر میں اوزار بکس میں پڑے پڑے زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ اگر ان اوزاروں والے بکس میں کافور کی ڈلیاں رکھ دی جائیں تو پھر ان اوزاروں کو زنگ نہیں لگے گا۔

تھرماس کی صفائی کرنے کا طریقہ

تھرماس خالی ہونے کے بعد اگر اچھی طرح نہ دھویا جائے تو اس میں سے بو آنے لگتی ہے۔ اس بو کو دور کرنے کیلئے آدھا کپ سرکہ ڈال کر رکھ دیں۔ اور پھر چند گھنٹوں بعد پانی سے دھو لیں۔

پلاسٹک یا نائلون کو سخت کرنا

پلاسٹک یا نائلون کو سخت کرنے کیلئے اسے پٹرول میں ڈبو دینا چاہئے۔ کچھ دیر بعد

Marfat.com

یہ سخت ہو جائیں گے۔

پیاز کی سنہری رنگت

پیاز کو خوبصورت سنہری رنگت میں تلنے کا نسخہ یہ ہے کہ پیاز کو چھیل اور کاٹ کر پندرہ منٹ کیلئے تھوڑے سے دودھ میں بھگو دیں۔ پھر چھان کر تیل میں فرائی کر لیں۔ بہت خوبصورت سنہرا براؤن کلر ہو گا۔

اس پیاز کو انڈوں کے سالن یا ایسی مختلف ڈشز میں استعمال کریں۔ جہاں علیحدہ سے پیاز دکھائی دیتی ہو۔

چاولوں کو کیڑوں سے بچانے کا طریقہ

چاولوں کو کیڑوں سے بچانے کیلئے ان میں پسا ہوا نمک ملا دینا چاہئے۔ اس سے چاول کیڑوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایک من چاول میں تقریباً ایک کلو نمک کی مقدار ہونی چاہئے۔

کپڑوں کو زیادہ دیر تک استعمال کرنے اور پھٹنے سے بچانے کا طریقہ

اگر آپ چاہتے ہیں کہ کپڑا زیادہ دیر تک زیر استعمال رہے اور جلدی نہ پھٹے تو اسے کاسٹک سوڈا تیار کئے ہوئے صابن سے ہرگز نہ دھونا چاہئے۔ بلکہ صرف استعمال کریں تو کپڑے کی عمر میں اضافہ ہو گا۔

گوشت کو محفوظ کرنے کا طریقہ

کاغذی لیموں نچوڑ کر اس میں پرانا گڑ گھول کر صاف دھلے ہوئے گوشت پر لگا دیں۔ اس کے بعد باریک نمک پیس کر گوشت پر چھڑکیں۔ پھر دھوپ میں یا کوئلوں والے خالی گرم چولہے میں رکھ کر گوشت خشک کر لیں۔ یہ کافی ماہ تک خراب نہیں ہو گا۔

ٹماٹروں کو تازہ رکھنے کا طریقہ

ٹماٹروں کو سر کے والے پانی سے دھونے کے بعد ان کے سروں پر موم لگانے سے

Marfat.com

ٹماٹر کئی دنوں تک تازہ رہتے ہیں۔

سبزیوں کو تازہ رکھنے کا طریقہ

سبزی تازہ رکھنے کیلئے تھوڑے سے پانی میں سرکہ ملا کر سبزی پر چھڑک دیں۔ اس طرح سبزی کافی دیر تک تازہ رہے گی۔ اور جراثیم بھی مر جائیں گے۔

پھلوں کے چھلکوں کی افادیت

خربوزے کے چھلکے دھوپ میں سکھا کر گرائنڈر کرنے کے بعد گوشت اور دال گلانے کے کام آتے ہیں۔ لیموں وغیرہ کے چھلکے منجن، سر دھونے اور برتن چمکانے کے کام آتے ہیں۔ جبکہ کچے پپیتے سیخ کباب، چانپوں اور قیمہ، گوشت گلانے اور ذائقہ بڑھانے کے کام آتے ہیں۔

آٹے کو خمیر سے بچانے کا طریقہ

آٹے کو گوندھنے کے بعد اس پر گھی یا مکھن لگا دیا جائے تو اس پر پپڑی نہیں جمتی۔ مکھن لگا کر گیلا کپڑا نچوڑ کر آٹے پر ڈال دیں تو وہ خمیر نہیں ہوگا۔

کیلے کی طبی افادیت

i- اگر سانپ کاٹ لے تو کیلے کا تازہ رس نکال کر پلانے سے مار گزیدہ اچھا ہوتا ہے۔

ii- اگر رکا ہوا پیشاب بحال کرنا ہو تو مریض کو تیس گرام کیلے کی چھال کا رس پلانا چاہئے۔

iii- گرمی کی وجہ سے پیاس کی شدت کو کیلے کے استعمال سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

iv- کیلے کے تنے کا رس سونگھنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔

v- جو ورم یا سوزش گرمی کے سبب ہو اس پر کیلے کے پتے باندھنے چاہئیں۔

جوتے کو کھلا کرنے کا طریقہ

تنگ جوتے میں فلالین کا کپڑا تیز گرم پانی میں نچوڑنے کے بعد جوتے میں

ٹھونسنے سے جوتا پھیل کر کھل جاتا ہے۔

لکڑی کے دروازوں اور چارپائیوں کی حفاظت کا طریقہ

صابن کے چند ٹکڑے سرسوں کے تیل میں گرم کرنے کے بعد لکڑی کے دروازوں اور چارپائیوں کے جوڑوں میں ڈالنے سے کافی عرصہ تک چرچراہٹ ختم ہو جائے گی۔

چاندی کے برتنوں کی حفاظت کیسے کریں؟

آلو کے ٹکڑے چھلکوں سمیت پانی میں ابالنے کے بعد چاندی کے برتنوں کو دھویا جائے۔ تو برتن صاف، چمکدار اور دھبوں سے مبرا ہوں گے۔

استری کی حفاظت کا طریقہ

آلو سے استری کے نیچے والی سطح صاف ہو جاتی ہے۔

استری کو بہت زیادہ گرم کر کے کھردرے سوتی کپڑے پر پھیرنے سے صاف ہو جاتی ہے۔

دیمک ختم کرنے کا طریقہ

i- مٹی کا تیل چھڑکنے سے دیمک کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ii- تارکول لگانے سے یا کالا رنگ لگانے سے بھی دیمک کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

کریلوں کی کڑواہٹ کیسے دور کی جائے

کریلوں کے چھلکے اتار کر انہیں کاٹ لیں۔ بیج نکال کر کٹے ہوئے کریلوں پر نمک لگا کر انہیں اچھی طرح ملیں۔ تھوڑی دیر پڑا رہنے دیں تو کڑواہٹ دور ہو جائے گی۔

گوشت کو گلانے کا طریقہ

پکتے ہوئے گوشت میں تھوڑا سا چھالیہ یا ایک چٹکی شکر یا پھر ایک چٹکی کھانے کا سوڈا ڈال دیں تو گوشت جلد گل جائے گا۔ خربوزوں کا چھلکا یا پپیتہ کی ایک پھانک ڈال دینے سے بھی گوشت جلدی گل جاتا ہے۔ تھوڑی سی ادرک اور سرکہ ڈال کر بھی گوشت کو جلد گلایا

Marfat.com

جاسکتا ہے۔

چاولوں کو نکھارنے کا طریقہ

ابلتے ہوئے چاولوں میں ایک چمچی گھی ڈالیں تو وہ الگ الگ ہو جائیں گے۔ ابلتے چاولوں میں چند قطرے لیموں کا رس ڈالنے سے چاول سفید اور خوش ذائقہ ہو جائیں گے۔

ربڑ کی چیزوں کو محفوظ کرنے کا طریقہ

ربڑ کی چیزوں کو بکس میں رکھنے سے پہلے اگر ان کی تہوں میں ٹالکم پاوڈر چھڑک دیا جائے تو یہ چیزیں زیادہ عرصہ محفوظ رہتی ہیں۔

اسٹیل کے برتنوں کی صفائی کیسے کریں؟

نمک ملا کر ہلکا پانی گرم کر کے سرف سے دھولیں۔ اور پھر کسی سوتی کپڑے سے خشک کر لیں۔ اس طرح اسٹیل کے برتنوں پر خراشیں بھی نہیں پڑیں گی۔ اور یہ صاف اور چمکدار ہو جائیں گے۔

انڈوں کی حفاظت کا طریقہ

i- انڈوں پر چربی مل کر پسے ہوئے نمک میں دبا دیں تو وہ ایک ماہ تک خراب نہیں ہوں گے۔ صرف نمک میں دبا کر رکھنے سے بھی یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ii- گرم پگھلے ہوئے موم میں انڈوں کو ڈبو کر نکال لیں۔ اور پھر کسی ٹھنڈی جگہ پر محفوظ کر لیں۔ تو وہ کئی ماہ تک خراب نہیں ہوں گے۔

دودھ، دہی اور پنیر کو تازہ رکھنے کا طریقہ

دودھ، دہی اور پنیر کو تازہ رکھنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

دودھ گرم کرتے وقت دیگچی میں تھوڑا سا مکھن لگا لیا جائے تو دودھ نہیں ابلے گا۔

دودھ سے تیار کی گئی چیزیں مثلاً مکھن، پنیر، دہی اور کریم اگر فریزر میں رکھ دیں تو

Marfat.com

انہیں زیادہ دنوں تک استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

دہی جلد جمانے کیلئے دودھ میں تھوڑی سی ٹاٹری یا ٹارٹرک ایسڈ ملا دیں تو وہ جلدی جم جائے گا۔

پنیر کو زیادہ دیر تک تازہ رکھنے کیلئے اسے سرکہ میں بھیگے کپڑے میں لپیٹ کر رکھیں۔ تو پنیر کی تازگی دیر تک قائم رہے گی۔

گرمیوں کے موسم میں دودھ کو دن میں دو تین مرتبہ ابال کر اور ٹھنڈا کر کے کسی کھلے منہ والے برتن میں پانی ڈال کر دودھ کا برتن اس پانی میں رکھ دیں تو دودھ خراب نہیں ہو گا۔

دہی، مولی اور پنیر ملا کر کھانے سے درد قولنج ہونے کا ڈر رہتا ہے۔

مچھلی کے ساتھ دودھ، گنے کے رس یا شہد کھانے سے پھلبہری کی شکایت ہو جاتی ہے۔

دہی اور انڈا ایک ساتھ کھانا مضر صحت ہے۔

سیاہی کے دھبے دور کرنے کا طریقہ

☆ سرخ روشنائی کے داغوں کو بورکس کے محلول یا اسپرٹ اور سرکے کے محلول سے صاف کریں۔

☆ سیاہی اور کاجل کے داغ دھبوں پر نمک لگا دینے سے داغ دور ہو جاتے ہیں۔

☆ لیموں پر نمک لگا کر داغوں والی جگہ پر رگڑنے سے داغ صاف ہو جاتے ہیں۔ بعد میں پانی سے دھو کر دھوپ میں ڈال دیں۔

☆ سیاہی کے دھبے دور کرنے کیلئے کچا آلو چھیل کر داغوں والی جگہ پر رگڑیں۔ تو دھبے صاف ہو جاتے ہیں۔

☆ روشنائی والی جگہ پر پان میں استعمال ہونے والا چونا رگڑنے سے بھی داغ دور ہو جاتے ہیں۔

☆ نیلی سیاہی کے داغ کو پندرہ منٹ تک دودھ میں بھگو کر رکھ دیں۔ پھر کپڑے کو پانی سے دھولیں۔ داغ دور ہو جائیں گے۔

☆ اگر کپڑوں پر سرخ سیاہی کے داغ لگ جائیں تو ان کو دور کرنے کیلئے داغوں پر سرسوں کی لئی یا الکوحل لگائیں۔ تو داغ صاف ہو جائیں گے۔

☆ سیاہی کے داغ والی جگہ کو چند گھنٹے ٹماٹر کے رس میں بھگو دیں اور پھر دھولیں داغ صاف ہو جائیں گے۔

☆ کپڑوں پر سیاہی یا بال پوائنٹ کی لکیریں لگ جائیں تو انہیں سپرٹ سے بھی صاف کیا جا سکتا ہے۔

☆ کپڑوں سے سرخ روشنائی کے دھبے دور کرنے کے لئے ان پر دہی ڈال کر رگڑیں۔ اور پھر صابن سے اچھی طرح دھولیں۔

خون کے داغ دھبوں کو دور کرنے کا طریقہ

☆ کپڑوں پر خون کے دھبے لگ جائیں تو انہیں صاف کرنے کیلئے ٹھنڈا پانی استعمال کریں۔ ٹھنڈے پانی سے دھونے سے داغ دھبے دور ہو جائیں گے۔

☆ خون کے پرانے دھبے دور کرنے کیلئے ان پر امونیا لگائیں۔ اور کچھ دیر پڑا رہنے دیں۔ پھر صابن سے دھولیں۔

☆ خون کے دھبے پر نشاستے کی لئی پکا کر لگائیں۔ لئی سوکھ جائے تو اسے برش سے صاف کر دیں۔ دھبہ دور ہو جائے گا۔

☆ خون کے پرانے داغ پر نمک لگا کر کچھ دیر پڑا رہنے دیں۔ پھر صابن سے دھو ڈالیں۔ دھبے والے حصے کو کئی گھنٹے تک دودھ میں بھگو دیں، پھر اسے گرم دودھ سے رگڑ کر دھولیں۔ داغ صاف ہو جائے گا۔

سالن اور چکنائی کے نشان دور کرنے کا طریقہ

☆ ریشمی کپڑے پر سالن کا داغ لگ جائے تو اس پر ٹیلکم پاؤڈر چھڑک دیں۔ بعد

Marfat.com

میں نیم گرم پانی سے اچھی طرح دھولیں۔

☆ داغ پر چاک یا کھریا مٹی چھڑک کر رگڑیں۔تو بھی وہ صاف ہو جائے گا۔

☆ ریشمی یا گرم کپڑوں سے سالن یا چکنائی کے داغ دور کرنے کے لئے تھوڑا سا ایمونیا بھی پانی میں حل کر کے لگایا جاسکتا ہے۔اس مقصد کے لئے گرم پانی اور بوریکس کا محلول بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆ ریشمی یا گرم کپڑے پر سے چکنائی یا کسی اور چیز کے داغ دھبے دور کرنے کے لئے اس پر تھوڑا سا پیٹرول آہستہ آہستہ لگائیں۔پھر اسے دھوپ میں پھیلا دیں۔

☆ چکنائی کے داغ دور کرنے کے لئے کپڑے پر جاذب کاغذ رکھ کر اوپر گرم گرم استری کریں۔

☆ گرم کپڑوں سے چکنائی کے دھبے دور کرنے کیلئے ان پر دہی لگائیں۔پھر کچھ دیر بعد صابن سے دھولیں۔

پان اور چائے کے داغ دھبے دور کرنے کا طریقہ

☆ پسی ہوئی پھٹکری پان کے داغوں پر ملنے سے،اور نیم گرم پانی سے دھونے کے بعد صابن سے دھونے سے داغ دور ہو جاتے ہیں۔

☆ کچا امرود پان کے دھبوں پر رگڑنے سے دھبے صاف ہو جائیں گے۔

☆ پان کے دھبوں پر پیاز یا دودھ رگڑ کر صابن سے دھولیں۔

☆ سفید کپڑے پر پان کی پیک پڑ جائے تو داغ پر چونا رکھیں۔اور دوسرے دن صابن سے رگڑ کر دھولیں۔

☆ چائے کا داغ دور کرنے کیلئے داغ پر سہاگہ رگڑیں۔اور گرم پانی سے دھولیں۔

☆ چائے کے داغوں کو آلوؤں کے پانی میں رگڑ کر دھولیں۔

☆ کپڑوں پر ہائیڈروجن پرآکسائیڈ، گلیسرین یا پیٹرول لگا کر نیم گرم پانی اور صابن سے دھو کر بھی چائے کے داغ دھبے دور کیے جاسکتے ہیں۔

Marfat.com

☆ چائے کے داغوں پر بلیچنگ پاؤڈر اور پانی لگا کر پانچ دس منٹ تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر پانی سے دھولیں۔ دھبے دور ہو جائیں گے۔

پھلوں کے داغ دھبوں کو دور کرنے کا طریقہ

☆ کپڑوں پر سے پھلوں کے داغ دور کرنے کے لئے انہیں لیموں، گرم پانی اور صابن سے اچھی طرح دھولیں۔ تو داغ دور ہو جائیں گے۔

☆ رنگ دار کپڑوں سے جوس کے داغ دور کرنے کیلئے نوشادر کا محلول یا گلیسرین استعمال کریں۔

☆ پپیتے کے دھبے دور کرنے کیلئے پانی میں سرکہ ملا کر دھوئیں۔ تو کپڑے صاف ہو جائیں گے۔

☆ پھلوں کے داغ والے حصے کو ٹماٹر کے رس میں ڈبو کر خوب اچھی طرح مل لیں تو داغ دھبے دور ہو جائیں گے۔

☆ اورنج کے جوس کا داغ دور کرنے کیلئے گرم پانی میں بوریکس پاؤڈر ملا کر صابن سے دھولیں۔

مٹی اور کیچڑ کے داغ دھبوں کو صاف کرنے کا طریقہ

☆ مٹی اور کیچڑ کے داغ پر آلو کاٹ کر رگڑیں، کپڑے صاف ہو جائیں گے۔

☆ کپڑے پر لگی مٹی کو خشک ہونے دیں۔ پھر اسے رگڑ کر اتار لیں۔ اور صابن سے دھولیں۔

استری کے جلنے کے داغ دور کرنے کا طریقہ

☆ استری کے جلے داغ پر ٹشو پیپر رکھیں اور دو تین قطرے ہائیڈروجن پر آکسائیڈ کے ٹپکا دیں۔ پھر گیلی حالت میں کاغذ پر استری پھیر دیں۔ جلنے کا داغ دور ہو جائے گا۔

☆ جلنے کے داغ پر کارن فلور کی لئی بنا کر ملیں۔ پھر سوکھنے پر لئی اتار دیں۔ داغ ختم ہو جائیں گے۔

کپڑوں سے زنگ کے داغ دور کرنے کا طریقہ

☆ تھوڑا سا نمک لیں۔ اس میں لیموں کا رس ملا کر زنگ والے حصے پر رگڑیں داغ ختم ہو جائے گا۔

☆ اگر روئی کو سرکے میں بھگو کر زنگ والی چیز پر ملا جائے تو زنگ صاف ہو جاتا ہے۔

☆ اگر کپڑوں پر زنگ کا داغ پرانا ہے تو چاول ابال کر کھولتی ہوئی پیچ میں کپڑے کا زنگ والا حصہ ڈال دیں۔ دو گھنٹے تک بھیگا رہنے دیں۔ اور پھر صابن سے دھو لیں۔ داغ صاف ہو جائے گا۔

تیل، رنگ اور تارکول کے داغ دھبے صاف کرنے کا طریقہ

☆ کپڑوں پر مشین کے تیل کا داغ دور کرنے کیلئے اس پر الکحل یا پیٹرول رگڑیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اس پر بڑا سا سیاہی چوس رکھ کر گرم استری پھیر دیں۔ سیاہی چوس چکنائی جذب کر لے گا۔

☆ رنگ کے داغ پر مٹی کا تیل ملیں اور پھر سرکہ پانی میں ملا کر اسے دھو لیں۔ سپرٹ اور امونیا میں روئی بھگو کر داغ والی جگہ پر دو تین مرتبہ رکھنے سے بھی رنگ کے دھبے دور ہو جائیں گے۔

☆ رنگ اور پینٹ کے دھبے تارپین کے تیل میں رگڑ کر صابن سے دھوئیں۔ تو وہ جلد صاف ہو جائیں گے۔ ایملشن پینٹ کے دھبے تارپین کے تیل کی بجائے سپرٹ اور پانی کے محلول سے صاف کریں۔

☆ گریس اور تیل کے داغ دھبے دور کرنے کیلئے کپڑوں کو کاربن ٹیٹرا کلورائڈ کے محلول میں دھوئیں۔

☆ ایمونیا اور تارپین کا تیل ہم وزن لے کر اس میں داغ دھبوں والا حصہ کچھ دیر تک بھگو دیں۔ اور پھر صابن سے اچھی طرح دھو ڈالیں۔ دھبے دور ہو جائیں گے۔

Marfat.com

☆ تارکول کے داغ تارپین کے تیل یا پیٹرول میں اچھی طرح رگڑیں۔ اور پھر نیم گرم پانی اور صابن سے اچھی طرح دھولیں۔

قالین صاف کرنے کا طریقہ

ایک کپڑا تارپین کے تیل اور گرم پانی میں بھگودیں۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کپڑے سے قالین کو صاف کریں۔ تو وہ خوب چمکے گا۔

اگر قالین پر دودھ یا کوئی اور چیز گر جائے تو ایک سادہ اسفنج لے کر ہلکا سا گیلا کر کے اس سے قالین صاف کریں۔ تو دودھ یا کوئی دوسری گری ہوئی چیز صاف ہو جائے گی۔

اگر قالین پر کانچ کے ٹکڑے یا شیشہ وغیرہ گر جائے تو موٹا اونی کپڑا لے کر تھوڑا سا گیلا کرلیں اس سے کانچ کے ٹکڑے آسانی سے سمیٹے جاسکتے ہیں۔

پان اور تمباکو کے داغ دھبوں کو دور کرنے کا طریقہ

☆ داغ والے حصہ کو ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ اور پھر گرم گلیسرین اس پر لگا دیں۔ آدھے گھنٹے بعد صابن اور پانی سے دھولیں۔ داغ دور ہو جائے گا۔

☆ اگر تمباکو کے داغ والے حصے پر لیموں کا رس اور الکحل لگا دیں تو داغ ختم ہو جائے گا۔

☆ کتھے چونے کا داغ والا کپڑا صابن سے دھولیں۔ اور پھر داغ والے حصے کو تیز گرم دودھ کی ایک پیالی میں بھگودیں۔ دس منٹ بعد رگڑ کر دوبارہ پانی سے دھو ڈالیں۔

☆ پیاز کدوکش کر کے دھبے پر رگڑیں تو پان کا دھبہ دور ہو جائے گا۔

پیتل کے برتن صاف کیسے رکھیں جائیں؟

☆ پیتل کے برتن یا گلدان صاف کرنے کیلئے کھٹا سنگترہ یا لیموں کاٹ کر ملنے سے ان پر جمی میل اتر جائے گی۔ اور وہ پھر چمکنے لگیں گے۔

☆ تھوڑی سی املی پانی میں بھگو کر اچھی طرح مل لیں۔ کچھ دیر بعد اس پانی سے

Marfat.com

پیتل کے برتن دھوئیں۔تو وہ چمک جائیں گے۔

کپڑوں کو کیڑوں سے کیسے بچایا جائے

☆ کپڑوں پر فارمل ڈی ہائیڈ کا محلول چھڑک دیں تو وہ کیڑوں سے محفوظ رہیں گے۔سوتی یا ریشمی کپڑے جو زیر استعمال نہ ہوں ان پر یہ محلول چھڑک کر الماری یا صندوق میں رکھے جاسکتے ہیں۔

☆ کپڑوں کے نیچے نیم کے پتے اور ان کی تہہ میں فنائل کی گولیاں رکھ دینے سے بھی انہیں کیڑا نہیں لگے گا۔پندرہ دن یا ایک ماہ بعد کپڑوں کو دھوپ لگائیں۔اور الماری یا صندوق صاف کریں۔

ایلومینیم کے برتن صاف کرنے کا طریقہ

☆ لیموں کے رس میں کپڑا بھگو کر ایلومینیم کے برتن کو صاف کریں۔اور پانی سے دھو ڈالیں۔تو وہ چمکدار ہو جائیں گے۔

☆ ایلومینیم کے برتن سے جلی ہوئی چیز اتارنے کیلئے پیاز کاٹ کر برتن میں ڈالیں۔اور پانی ملا کر ابال لیں اور برتن صاف کریں تو برتن صاف ہو جائے گا۔

☆ ایلومینیم کے برتنوں کو دھان کا کھردرا اور سوکھا بھوسہ لے کر صاف کرنے کے بعد صابن اور پانی سے اچھی طرح دھولیں۔تو برتن صاف اور چمکدار ہو جائیں گے۔

اونی کپڑے نرم اور گرم بنانے کا طریقہ

گرم اور اونی کپڑوں کو دھوتے وقت اگر پانی میں ایک چائے کے چمچے کے برابر زیتون کا تیل ڈال لیں تو کپڑے زیادہ نرم اور گرم محسوس ہوں گے۔

شیشے اور چینی کے برتنوں کو چمکدار بنانے کا طریقہ

☆ شیشے کے برتنوں کو لیموں کا عرق یا نمک اور سرکہ ملا کر دھونے سے برتن چمکدار ہو جائیں گے۔

Marfat.com

☆ شیشے اور چینی کے برتن صرف نمک یا سرکہ کے ساتھ دھونے سے بھی صاف ہو جاتے ہیں۔

تانبے کے برتنوں کو صاف کرنے کا طریقہ

☆ نمک کے پانی میں سرکہ ملا کر تانبے کے برتن صاف کرنے سے ان کی میل دور ہو جائے گی۔

☆ پانی میں کپڑے دھونے کا سوڈا ڈال کر ابال لیں۔ اور پھر اس سے تانبے کے برتن دھوئیں۔ تو وہ صاف ستھرے ہو جائیں گے۔

☆ سرکے میں کپڑے دھونے کا سوڈا اور چونا ملا کر بھی تانبے اور جست کے برتن دھوئیں تو وہ صاف ستھرے ہو جائیں گے۔

☆ برتنوں سے دھوئیں کے داغ دور کرنے کیلئے انہیں گیلے کپڑے اور نمک سے رگڑیں۔

اسٹین لیس اسٹیل کے برتنوں کو صاف کرنے کا طریقہ

نرم کپڑا ابیلنگ پاؤڈر میں نم کر کے برتنوں پر ملیں۔ تو وہ صاف ہو جائیں گے۔

فرش سے داغ دھبے دور کرنے کا طریقہ

☆ فرش پر اگر سفیدی کے دھبے پڑ جائیں تو انہیں دور کرنے کے لیے کپڑوں کو دھونے کا سوڈا اور سرسوں کا تیل تھوڑا تھوڑا لے کر حسب ضرورت پانی میں حل کر لیں اور پھر اس میں کپڑا بھگو کر فرش پر رگڑیں۔ تو فرش صاف ہو جائے گا۔

☆ چونے کے داغوں کو فوری طور پر تازہ پانی سے اور خشک داغوں کو سرکے اور گرم پانی کے محلول سے بھی صاف کیا جا سکتا ہے۔

☆ کپڑے دھونے کا سوڈا، نمک اور پھٹکری صابن ملے گرم پانی میں ڈال کر فرش دھونے سے بھی داغ دھبے دور ہوتے ہیں۔ اور فرش میں چمک پیدا ہوتی ہے۔

Marfat.com

☆ فرش پر روغن گر جائے تو اسے مٹی کے تیل سے صاف کیا جاسکتا ہے۔

☆ فرش پر سبز کائی جم جائے اس پر سفیدی چھڑک دیں۔ پھر چند گھنٹوں بعد جھاڑو سے اچھی طرح رگڑ کر پانی سے دھولیں کائی اتر جائے گی۔

☆ سنگ مرمر کا فرش صاف کرنے کیلئے گرم پانی میں چند قطرے ایمونیا ملا کر دھویا جائے تو وہ بہتر طور پر صاف ہوگا۔

فریج کی صفائی کا طریقہ

☆ فریج اگر گندا ہو جائے تو گرم پانی میں تھوڑا سا سوڈا بائی کارب (کھانے کا سوڈا) ڈال کر اس میں نرم کپڑا بھگو کر صفائی کریں۔

☆ خشک کھانے یا ایسی اشیاء جو ایک دوسرے کی خوشبو جذب کریں انہیں پلاسٹک کے بیگوں میں بند کر کے رکھیں۔

☆ اگر فریج میں ایک چھوٹا سا پیاز رکھ دیں تو فریج میں سے پھلوں کی بو نہیں آئے گی۔

☆ فریج کی ٹرے میں اگر برف کے ٹکڑے جم جائیں تو ان پر ٹھنڈا پانی ڈالیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد نکال لیں آسانی سے نکل آئیں گے۔

باورچی خانے کی صفائی کا طریقہ

☆ باورچی خانے کی نالیوں میں گھی یا چکنائی جم جائے تو ان پر مٹھی بھر کپڑے دھونے کا سوڈا ڈال دیں۔ اور اس کے اوپر آدھی پیالی سرکہ ڈال دیں۔ پانچ یا دس منٹ بعد گرم پانی سے نالی دھوئیں۔

☆ لکڑی پر دھوئیں یا کالک کے داغ دور کرنے کے لیے نوشادر ملا مٹی کا تیل لکڑی پر لگائیں تو داغ دور ہو جائیں گے۔

☆ ریت اور برتن دھونے کا پاؤڈر ملا کر اس سے بیسن مانجھیں تو وہ خوب صاف ہو جائے گا۔

Marfat.com

☆ لوہے کا توا یا کڑاہی دھونے کے بعد تیل لگالیں تو زنگ نہیں لگے گا۔ انہیں صاف کرنے کیلئے نم دار کپڑے کے ساتھ سوڈا لگا کر ملیں اور دھولیں۔

☆ چھری کانٹے اور چمچوں کو واشنگ پاؤڈر سے دھونے کے بعد کپڑے سے صاف کریں۔ چاقو، چھریوں کو نمک سے دور رکھیں۔ اگر ان پر زیتون کا تیل لگالیں تو وہ دیر تک چمکدار رہیں گے۔ چھری کانٹوں کے دھونے کیلئے سیال بلیچنگ ہرگز استعمال نہ کریں۔ چاقو چھریوں کے دستے لیمن جوس اور نمک ملا کر صاف کریں۔ پلاسٹک کے دستوں کو لیمن جوس اور پانی کے محلول سے صاف کیا جاسکتا ہے۔

مکھی اور مچھر کو بھگانے کا طریقہ

گرمیوں کے موسم میں مچھروں سے نجات کیلئے کمرے میں نیم کے پتے، گندھک یا کلونجی جلائیں۔ ان کے دھوئیں سے مچھر کا خاتمہ ہو جائے گا۔

مچھروں سے بچنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ رات کو سونے سے قبل منہ اور ہاتھ پاؤں پر سرسوں کا تیل، لیموں کا رس مل لیں۔ مچھر نہیں کاٹیں گے۔

مچھروں سے بچاؤ کیلئے لوبان سلگائیں، اس کی تیز بو اور دھوئیں سے مچھر کمرے میں نہیں آئیں گے۔

مکھیوں سے نجات کیلئے فرش اور دیواروں پر فینائل یا ڈیٹول کا چھڑکاؤ کریں۔

چائے کی استعمال شدہ پتی سکھا کر دہکتے ہوئے انگاروں پر ڈال دیں۔

مکھیاں قریب نہیں آئیں گی۔ جہاں مکھیاں زیادہ آتی ہوں وہاں پر پودینے کے پتے رکھ دیں مکھیاں نہیں آئیں گی۔

Marfat.com

یادداشت بڑھانے کا طریقہ

☆......اگر رات کو نیند نہ آتی ہو اور یادداشت بھی کمزور ہو تو رات کو سونے سے قبل اصلی سرسوں کا تیل پاؤں میں مل کر سوئیں۔ اس طرح آپ کے دماغ کو سکون ملے گا۔ خوب نیند آئے گی۔ اور یادداشت بھی تیز ہوگی۔

☆......ایک چھوٹی سبز الائچی اور چٹکی بھر پسی ہوئی دار چینی چبا کر دودھ کا ایک گلاس پینے سے بچوں کا کمزور حافظہ تیز ہو جائے گا۔

☆......صبح کے غسل کے بعد تلسی کے پانچ پتے پانی کے ساتھ کھانے سے دماغ کی کمزوری دور ہو جاتی ہے اور یادداشت تیز ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

مچھلی کا مصالحہ دار قورمہ

سامان

بڑے سائز کی مچھلی ۲ کلو......آدھا کلو گھی......لونگیں تین عدد......تھوڑا سا کیوڑہ......
تھوڑا سا زعفران......دار چینی کا ایک ٹکڑا......لہسن آدھ پاؤ......دہی ایک پاؤ......

ترکیب

سب سے پہلے پیاز کے ٹکڑے گھی میں سرخ کر لیں۔ جب وہ سرخ ہو جائیں تو گھی سے نکال کر الگ رکھ دیں۔ اور جب سخت ہو جائیں تو دہی میں ڈال دیں۔ لہسن کا عرق نکال لیں۔ مچھلی کے بڑے بڑے ٹکڑے کر کے اس میں لہسن کا عرق ملا دیں۔ اور دہی ملا دیں۔ لونگ، زعفران، الائچی، دار چینی حسب ضرورت ڈال دیں۔ اور گھی شامل کر کے چڑھا دیں۔ جب پکنے لگے تو آہستہ آہستہ کفگیر چلاتے رہیں۔ یہ یاد رکھیں کہ ٹکڑے ٹوٹ

نہ جائیں۔ جب وہ سرخ ہو جائیں اور مصالحہ وغیرہ یکجان ہو جائے تو حسب ضرورت پانی ڈال کر دم پر رکھ دیں۔ اور کیوڑہ اور زعفران پیس کر پتیلی کے اندر ڈال دیں۔ جب مچھلی کے ٹکڑے اور مصالحہ گھی چھوڑنے لگے تو پتیلی کو چولہے سے اتار لیں۔

گاجر کا حلوہ

سامان

گاجر سرخ ایک کلو...... گھی ایک پاؤ...... کھویا ایک پاؤ...... دودھ آدھ کلو...... الائچی سبز بارہ عدد...... انڈے چھ عدد...... زعفران ایک چمچہ...... کیوڑہ چار بڑے چمچے...... چاندی کے ورق حسب ضرورت۔

ترکیب

گاجروں کو چھیل کر ان کی گٹھلی نکال لیں۔ اور کدوکش کر کے چولہے پر چڑھا دیں۔ اور ہلکی آنچ پر اس کا پانی خشک کر دیں۔ اور گاجروں کو گلنے دیں۔ اب ایک کڑاہی میں ڈال کر اس میں الائچی ڈال دیں۔ اور کڑکڑانے کے بعد اس میں گاجریں ڈال دیں اور بھونتے جائیں۔ ساتھ تھوڑا تھوڑا دودھ ڈالتے جائیں۔ یہاں تک کہ دودھ بھی خشک ہو جائے۔ اور گاجر بھی بھن کر گھی چھوڑ دے۔ تو اس میں زعفران، کیوڑہ ڈال دیں۔ پھر انڈوں کو ابال کر چھیل لیں۔ اور دو دو ٹکڑے کر لیں۔ اب ایک ڈش میں حلوہ نکالیں۔ اس کے اوپر کھویا جو کہ سفید اور بالکل تازہ ہو ڈال دیں۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بیچ بیچ انڈے لگا دیں۔ ساتھ چاندی کے ورق لگا دیں۔

مچھلی کا پلاؤ

سامان

[illegible] چاول آدھ کلو...... گھی تین چھٹانک...... لہسن دو

Marfat.com

گٹھی بڑی..... پیاز دو عدد..... زیرہ سفید..... سوکھا دھنیہ دونوں ملا کر ایک چمچی چائے کے برابر گرم مصالحہ حسب ضرورت۔

ترکیب

مچھلی کو صاف کر کے دھولیں۔ اور اس کے ایک سے ٹکڑے ڈبل روٹی کے سلائس کی طرح بنالیں۔ لہسن آدھ پاؤ چھیل کر اس میں نمک، سرخ مرچ، دولونگ، ایک چمچی سفید زیرہ، ایک چٹکی سیاہ زیرہ، سوکھا دھنیا، چار عدد سیاہ مرچ، ایک موٹی الائچی ڈال کر باریک پیس لیں۔ اس میں تھوڑا سا پانی ملا کر لئی کی طرح بنالیں۔ اب یہ لئی نما مرکب مچھلی کے ٹکڑوں کو لگا دیں۔ لگانے کے بعد مچھلی ریفریجریٹر میں رکھ دیں۔ کم از کم دو گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ دو دن اگر آپ کو دو دن رکھنا ہے تو مچھلی برف والے خانے میں رکھیں۔ اور اگر دو گھنٹے رکھنا ہے تو مچھلی نیچے والے خانے میں رکھیں۔ اب مچھلی کو گھی میں تل لیں۔ اس کا مصالحہ سرخ ہو جائے۔ ہلکی آنچ پر تلنے سے مچھلی کا مصالحہ سرخ رہے گا۔ سیاہ نہیں ہونے پائے گا۔ اب مچھلی اتار لیں۔ چاول کو آدھ گھنٹہ کے لیے بھگو دیں، اب گھی میں پیاز بھون کر بادامی رنگ کر کے اوپر گرم مصالحہ تھوڑا سا ڈال دیں اور چاول سے دگنا پانی ڈال دیں، پانی پکنے پر اس میں چاول ڈال دیں۔ جب چاول پک جائیں اور دم دینے کے لائق ہو جائیں تو اس میں مچھلی کے تلے ہوئے ٹکڑے ڈال دیں۔ اس کا مصالحہ اور گھی بھی ساتھ ڈال کر دم پر لگائیں چند منٹ کے بعد مچھلی کا پلاؤ تیار ہے۔

گاجر کا مربہ

سامان

گاجریں ۲ کلو..... چینی ۲ کلو..... چھوٹی الائچی چند دانے۔

ترکیب

گاجریں اور چینی ایک بڑے برتن میں رات بھر پانی میں پڑی رہنے دیں۔ صبح کو

Marfat.com

چھوٹی الائچی ڈال کر پکائیں۔ جب چاشنی تار چھوڑنے لگے۔ چولہے سے اتار کر کسی مرتبان میں بند کر کے رکھ دیجئے۔

گوشت کے رول

سامان

گوشت آدھا کلو ثابت ٹکڑا...... گھی ایک پاؤ...... انڈے دو عدد...... آلو آدھ پاؤ...... ڈبل روٹی کا چورا، نمک، سرخ مرچ، کالی مرچ حسب پسند۔

ترکیب

گوشت کے ٹکڑے کو کانٹے سے چھیل لیں۔ اور نمک، مرچ، کالی مرچ گوشت پر مل دیں، آلو ابال لیں۔ ایک ستھرے کاغذ پر گھی لگا کر مصالحہ لگا گوشت کے اوپر ایک طرف لپیٹ دیں۔ اور اب دوسری طرف سے گوشت کے ٹکڑے کو لپیٹ دیں اور اچھا سا رول بنا لیں۔ اور کچھ دیر کے بعد ان کو فریج میں رکھ دیں تا کہ سخت ہو جائیں۔ پھر اسے نکال کر آدھ انچ موٹے ٹکڑے تیز چھری سے کاٹ لیں، اور پھر ڈبل روٹی کا چورا اور انڈے لگا کر گھی میں تلے جائیں۔ سرخ ہونے پر اتار لیں۔ بہت مزے دار رول تیار ہیں۔

چپل کباب

سامان

قیمہ آدھ کلو...... مکئی کا آٹا ایک کلو...... ہری پیاز ایک پاؤ...... لہسن آٹھ گریاں...... ثابت سرخ مرچ دس عدد...... ثابت دھنیا ڈیڑھ چمچ...... سفید زیرہ ایک چمچ...... گرم مصالحہ ایک چمچ، میٹھا سوڈا چٹکی بھر...... گھی یا چربی حسب ضرورت۔

ترکیب

قیمہ دھو کر اس میں مکئی کا آٹا خوب اچھی طرح ملائیں۔ ہری پیاز باریک کاٹ کر

Marfat.com

ڈال دیں۔ لہسن بھی ڈال دیں۔ یہ سب چیزیں بمعہ مصالحہ تھوڑے سے پانی میں ملائیں۔ گھی گرم کریں۔ بڑے سائز کے چپٹے بیضوی شکل کے کباب بنا کر تلیں۔ خوب سرخ کر کے اتار لیں۔ اور چٹنی ڈال کر مزے سے کھائیں۔

کریلے کا اچار

سامان

کریلے ایک کلو...... سرسوں کا تیل آدھ کلو...... میتھرے آدھی چھٹانک...... کلونجی آدھی چھٹانک...... سرخ مرچ آدھ پاؤ...... نمک حسب ذائقہ...... دھنیا خشک ثابت آدھ چھٹانک...... ہلدی ذرا سی۔

ترکیب

کریلے درمیانہ سائز کر لیں۔ اور ان کو چھلکے سمیت دھو کر صاف کر لیں اور خشک کر لیں ان کو درمیان سے کاٹ کر ان کے بیج نکال دیں۔ تیل میں سب مصالحے ثابت ہی ملا دیں نمک اور سرخ مرچ پیس کر ملا دیں۔ یہ تیل سے بھیگا ہوا مصالحہ کریلوں میں بھر کر ان کو دھاگے سے بند کر دیں۔ باقی مصالحہ اور تیل ایک مرتبان میں ڈال کر کریلے بھی ساتھ ڈال دیں۔ اور چار پانچ دن تک نہ کھولیں۔ روزانہ دو تین گھنٹے دھوپ میں رکھیں چار پانچ دن بعد کریلوں کا رنگ بدل جائے گا۔ اور نہایت عمدہ کریلے کا اچار تیار ہو جائے گا۔

قیمے کے سموسے

اجزاء

قیمہ ساتھ مصالحہ بھنا ہوا...... 250 گرام

میدہ...... آدھ کلو

گھی...... 150 گرام

Marfat.com

نمک.....تھوڑا سا

ترکیب

میدے کو گھی سے گوندھیں.....اور اس میں نمک ملا لیں.....پھر تھوڑا سا پانی بھی ڈال لیں.....مگر میدہ سخت رہنا چاہئے.....اس کے پیڑے بنا کر بیلن سے بیل کر چھوٹی چھوٹی روٹیاں بنا لیں.....ان کو دوہرا کر کے ان میں قیمہ بھر دیں..... یہ سموسوں کی شکل بن جائیں گے.....انہیں گھی میں تل لیں۔

قیمے اور آلو کے کٹلس :

اجزاء

قیمہ.....250 گرام

آلو.....350 گرام

انڈے.....2 عدد

گھی اور ڈبل روٹی کا چورا.....حسب ضرورت

نمک اور لال مرچ.....حسب ضرورت

دھنیہ، گرم مصالحہ.....حسب ضرورت

ترکیب

پہلے آلوؤں کو ابال لیں.....پھر قیمہ ابال لیں.....ان آلوؤں اور قیمے کو پیس کر ان میں مصالحہ ملا لیں.....اور چکھ کر ذائقہ معلوم کر لیں.....اگر کسی چیز کی کمی ہو تو مزید شامل کر لیں.....اس مرکب کی ٹکیاں بنا کر ان میں پہلے انڈے کا لیپ کریں.....اس کے اوپر ڈبل روٹی کا چورا چھڑک کر ان ٹکیوں کو گھی میں تل لیں.....کٹلس تیار ہو جائیں گے۔

قیمہ اور انڈا

اجزاء

قیمہ......آدھ کلو

انڈے......جتنے مناسب سمجھیں

ٹماٹر......دو بڑے

گھی......آدھ پاؤ

پیاز......تین عدد

ادرک......ایک چھوٹا سا ٹکڑا

ہرا دھنیہ......تھوڑا سا

پسا ہوا گرم مصالحہ......ایک چائے کا چمچہ

ترکیب

قیمہ بھون کر تیار کر لیں......پھر فرائی پان میں گھی گرم کریں......اور انڈے توڑ کر اس میں ڈال دیں......ان پر نمک اور پسی ہوئی کالی مرچ حسب ذائقہ چھڑکیں......اور پلٹتے رہیں...... انڈوں کو قیمے میں ڈال دیں...... اور چمچ سے دونوں کو خوب اچھی طرح چلائیں...... یہاں تک کہ گھی چھوڑنے لگیں......اب قیمہ میں ہرا دھنیہ کتر کر ڈال دیں...... اسے صرف چند منٹ تک چولہے پر رہنے دیں......پھر اتار لیں...... قیمہ انڈا ڈش تیار ہے۔

اختتامیہ

الحمد للہ شادی مبارک کتاب کے بعد بالخصوص دلہن کے لیے ''تحفہ دلہن'' تیار کی ہے جس میں ایک عورت کو زندگی کے ہر مرحلے میں کامیاب بنانے کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔امید واثق ہے یہ کتاب ہر عورت کے ہاتھ کی زینت بنے گی۔

غبار راہ طیبہ

Marfat.com

اِس کتاب میں آپ پڑھیں گے

- بہترین شوہر کا انتخاب
- بننے سنورنے کی شرعی حیثیت
- نکاح ۔۔۔ نگاہِ اسلام میں جہیز شریعت کے آئینے میں
- دوانِ امید کیئے جانے والے اعمال اور احتیاطیں
- بچوں کی دیکھ بھال اور تہذیب و تعلیم
- خاوند کے حقوق قرآن و حدیث کی روشنی میں
- ماں، بیٹی، ساس، بہو اور بیوی کا مثالی کردار
- گھر کو سنورانے کے زریں اصول
- انتہائی اہم، دلچسپ اور مفید گھریلو چٹکلے
- بیماریاں اور ان کا دوا، دعا، دم اور پرہیز سے علاج
- اور بھی بہت کچھ جو آپ کے لئے پڑھنا ضروری اور مفید ہے

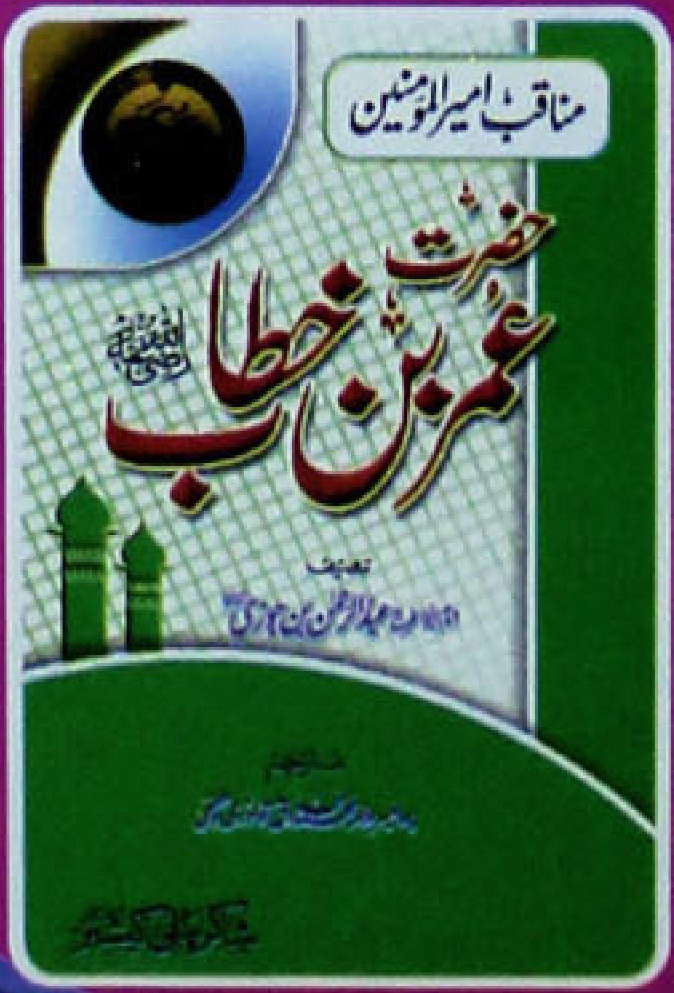

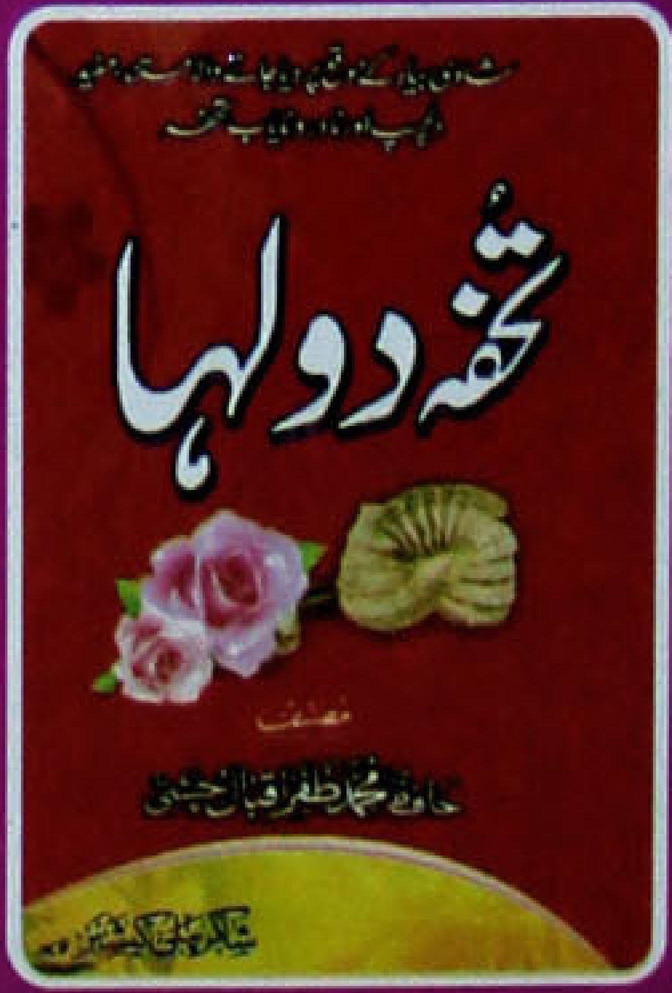

Shabbir 0322-7202212

شاکر پبلی کیشنز
اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

Marfat.com